Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

2/-
597

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम ...बिसाले बाकी...

लेखक ...मुन्शी लाल M.A.

प्रकाशन वर्ष ...1927...

आगत संख्या ...597...

Punjab Religious Studies

Punjab Educ Store

597:U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

934

597

وصالِ باری

جسے

منشی لعل ایم۔اے
سابق اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور

نے

مسٹر رالف والڈو ٹرائنی صاحب کی انگریزی
کتاب موسومہ "انٹیوُن وِدوی اِنفِنٹ" سے
اُردو میں ترجمہ کیا

لاہور
رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز
ایجوکیشنل پبلشرز

۱۹۲۷ء

مفید عام پریس لاہور میں باہتمام لالہ موتی رام منیجر چھپی

دفعہ دوم　　تعداد جلد ۱۰۰۰　　قیمت ۱۰ آنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱	تمہید	۱
۲	کائنات کی اصلی حقیقت	۲
۳	انسانی زندگی کی اصلی حقیقت	۵
۴	کمال زندگی۔ جسمانی صحت اور طاقت ...	۲۵
۵	محبت کا راز۔ طاقت اور نتائج	۵۸
۶	بصیرت اور اندرونی الہام	۷۰
۷	کامل امن کا حاصل کرنا	۹۰
۸	مکمل طاقت حاصل کرنا	۱۰۱
۹	ہر شے کی افراط۔ اقبالمندی کا قانون ...	۱۱۵
۱۰	انسان کس طرح سے پیغمبر۔ انبیا۔ ولی اور نجات دہندے بنے	۱۲۷
۱۱	تمام مذہبوں کا بنیادی اصول۔ مذہب عامہ	۱۳۳
۱۲	نہایت اعلےٰ درجے کی دولت حاصل کرنے کا طریق	۱۳۹

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

597.U

کامل امن۔ طاقت اور افراط

تمہید

دنیا میں دو طرح کے شخص ہوتے ہیں۔ ایک وہ لوگ ہیں۔ جو اس بات کے معتقد ہیں کہ دنیا کے تمام حوادث بہتری کے لئے ہیں۔ اور دوسرے وہ لوگ جن کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ دنیا کے تمام حوادث بتری کے لئے ہیں۔ پہلی قسم کے لوگوں کو ہم صواب جو اور دوسری قسم کے لوگوں کو عیب جو کہینگے۔ صواب جو بھی صحیح ہے۔ اور عیب جو بھی صحیح ہے۔ گو یہ ایکدوسرے سے اس قدر مختلف ہیں جیسے کہ روشنی تاریکی سے۔ لیکن دونو اپنے اپنے نقطۂ دید کے لحاظ سے راستی پر ہیں اور اس لئے دونو کی زندگی کا دار و مدار اُن کے نقاطِ نظر پر ہے۔ اس سے یہ تحقیق ہو جاتا ہے۔ کہ آیا اس شخص کی زندگی طاقت یا کمزوری کی ہے۔ امن یا دُکھ کی ہے۔ کامیابی یا ناکامیابی کی ہے۔

صواب جو کو یہ طاقت حاصل ہے۔ کہ وہ چیزوں کو ہر پہلو سے کما حقہ طور پر دیکھ سکے اور ان کے صحیح صحیح تعلقات معلوم کر سکے عیب جو صرف محدود اور یکطرفہ نظر سے دیکھتا ہے۔ اور اس لئے چیزوں کے پورے پورے حالات سے ناواقف رہتا ہے۔ صواب جو کی عقل بصیرت سے منور ہے۔ اور عیب جو کی عقل پر جہالت کا پردہ چھایا ہوا ہے۔ ہر ایک شخص اپنی اپنی دنیا اپنے اندرونی خیالات کے موافق بنا رہا ہے۔ اور جیسے اس کے خیالات ہوتے ہیں ویسی ہی عمارت بنا کر کھڑی کر دیتا ہے صواب جو اپنی اعلےٰ دانائی اور واقفیت کے ذریعہ اپنی ہی بہشت بنا رہا ہے۔ اور جس درجہ کی وہ اپنی بہشت بناتا ہے باقی تمام دنیا کے لئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھی ویسی ہی بہشت بنانے میں مدد دیتا ہے۔ برعکس اس کے عیب جو اپنے محدود خیالات کے ذریعہ اپنی ہی دوزخ بنا رہا ہے۔ اور جس درجہ کی وہ اپنی دوزخ بناتا ہے باقی تمام انسانوں کے لئے بھی ویسی ہی دوزخ بنانے میں مدد و معاون ہے +

تم میں اور مجھ میں صواب جو یا عیب جو کے اوصاف غالب ہیں۔ پس ہم دونو ہر لمحہ اپنی اپنی بہشت یا دوزخ بنا رہے ہیں۔ اور جس درجہ کی ہم یہ بہشت یا دوزخ اپنے لئے بنا رہے ہیں۔ اسی درجہ کی اور تمام دنیا کے لئے بھی بنانے میں سعی کر رہے ہیں +

یہاں پر بہشت کے مرادی معنے اتفاق کے لئے گئے ہیں۔ اور دوزخ کے معنے نفاق کے۔ جہاں اتفاق ہے وہاں پر تمام چیزیں ایک دوسرے سے مربوط اور پیوستہ ہیں اور امن و امان کی حالت جاری ہے جہاں نفاق ہے وہاں پر ہر ایک شئے دوسری سے علیحدہ ہے۔ اور بد نظمی کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا +

کائنات کی اصلی حقیقت

اس کائنات کی اصلی حقیقت وہ لا انتہا زندگی اور غیر محدود طاقت کی روح ہے۔ جو سب کے ساتھ ساتھ ہے۔ جو سب کو آکساتی رہتی ہے اور جس کا اظہار سب کے اندر ہے۔ یہ روح زندگی کا وہ قائم بالذات اصول ہے۔ جس سے اب تک سب کچھ ظہور میں آیا ہے اور آئندہ بھی متواتر ظہور میں آتا رہیگا۔ اگر ایک مفرد زندگی ہے۔ تو اس سے یہ لازم آیا کہ ایک لا انتہا زندگی بھی ضرور ہے۔ جس سے اس مفرد زندگی کا ظہور ہے۔ اگر عشق یا محبت کی ایک صفت یا طاقت ہے تو اس کے ماخذ کے لئے لا انتہا عشق یا محبت کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر بصیرت ہے تو اس کی پیدائش کے لئے کامل یا عقل کل کا ہونا لازمی ہے۔ یہی حالت امن اور طاقت کی بھی ہے الغرض کل مادی چیزوں کی نسبت یہ امر درست ہے +

پس یہ لا انتہا زندگی اور طاقت کی روح سب میں ہے اور سب کچھ اسی کا ظہور ہے۔ بڑے بڑے غیر متغیر قوانین اور قوتیں اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تمام کائنات میں رائج ہیں۔ اور ہمارے چاروں طرف موجود ہیں۔ انہی قوانین اور قوتوں کے ذریعہ یہ غیر محدود طاقت اس کائنات میں ہر ایک شے پیدا کر رہی ہے۔ ہر طرح سے کام کر رہی ہے۔ اور سب پر حکومت کر رہی ہے۔ جو کام ہم روز مرہ کرتے رہتے ہیں انہی قوانین اور قوتوں کے ذریعہ عمل میں آتے ہیں۔ ہر ایک پھول جو سڑک کے کنارے اُگتا ہے۔ بعض بڑے بڑے اور اٹل قوانین کے مطابق پھوٹتا ہے بڑھتا ہے کھلتا ہے۔ اور کملا جاتا ہے۔ ہر ایک برف کا گالا جو زمین اور آسمان کے درمیان حرکت کرتا رہتا ہے خاص خاص غیر متغیر قوانین کے مطابق ہی بنتا ہے۔ گرتا ہے اور پگھل جاتا ہے +

الغرض اس تمام کائنات میں سوائے قانون کے اور کچھ نہیں ہے اگر یہ سچ ہے تو ضرور ان سب کی پشت پر ایک ایسی طاقت ہے جس نے یہ سب قانون بنائے اور یہ طاقت ان سب بنے ہوئے قوانین سے ضرور برتر ہے۔ اس لا انتہا زندگی اور طاقت کی روح کو جو سب کے ساتھ موجود ہے خدا کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔ تم اس کا جو چاہو سو نام رکھ سکتے ہو۔ مثلاً نور کریمی۔ مسبب الاسباب۔ روح اعظم۔ قدرت مطلق۔ علی ہذالقیاس۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ ان سب کے معنی وہی ہوں جو یہاں پر بیان کئے گئے ہیں +

پس خدا یہ لا انتہا روح ہے جو تمام کائنات میں پھیلی ہوئی ہے یہاں تک کہ سب کچھ اسی سے ہے۔ اور اسی میں سب کچھ ہے اور کوئی چیز اس کے باہر نہیں ہے۔ درحقیقت ہم اُسی میں رہتے ہیں اُسی میں چلتے پھرتے ہیں اور ہمارا وجود اُسی میں ہے۔ وہی ہماری زندگی کی جان ہے۔ اور وہی خود ہماری جان ہے۔ اسی نے ہم کو زندگی عطا کی اور اسی سے ہمیں زندگی عطا ہو رہی ہے۔ ہم خدا کی زندگی میں شریک ہیں۔ اور گو ہم اس سے مختلف ہیں۔ کیونکہ ہم علیحدہ علیحدہ مفرد روحیں ہیں اور وہ ایک لا انتہا روح ہے جس میں ہم اور باقی تمام چیزیں شامل ہیں۔ لیکن در اصل خدا کی زندگی اور انسان کی زندگی دونو بعینہ یکساں ہیں اور اس لئے ایک ہی ہیں یہ دونو ہیئت اور صورت میں جدا نہیں گو رتبہ یا درجہ میں جدا ہوں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بڑے بڑے عالم اور صاحب کمال ہو چکے ہیں اور اب بھی موجود ہیں - جن کا یہ یقین ہے کہ ہماری زندگی کا سرچشمہ خدا ہے - اور ہماری چھوٹی چھوٹی ندیاں اُس بحر زخار سے نکلی ہیں - اور ایسے بھی لوگ ہو چکے ہیں اور اب بھی موجود ہیں - جن کا یہ یقین ہے - کہ ہماری زندگی اور خداوند تعالےٰ کی زندگی دونو ایک ہی ہیں - اور اس لئے خدا اور انسان ایک ہیں - ان میں کچھ فرق نہیں - اب سوال یہ ہے کہ ان دونو میں کون صحیح ہے ؟ اگر ٹھیک ٹھیک سوچا جائے اور غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ دونو صحیح ہیں +

پہلا اعتقاد لو - اگر خدا سب کی پشت پر زندگی کی لا انتہا روح موجود ہے - اور اسی سے سب کچھ ظہور میں آیا ہے تو پھر صاف ظاہر ہے - کہ ہماری زندگی بحیثیت انفرادی اسی لا انتہا ماخذ سے متواتر عطا ہوتی رہتی ہے - اب دوسرا اعتقاد لو - اگر ہماری زندگی انفرادی روحوں کی طرح زندگی کی اس لا انتہا روح سے براہ راست عطا ہوئی ہیں - اور اسی کا جزو ہیں - تو لا انتہا روح کا درجہ جو ہر ایک کی زندگی میں ظاہر ہوا ہے صفت میں بعینہ اپنے اسی ماخذ کی مانند ہونا چاہئے جیسے کہ سمندر کے پانی کے قطرہ میں بعینہ سمندر ہی کے اوصاف اور خاصیتیں پائی جاتی ہیں - درحقیقت اسی طرح ہونا چاہئے - اور کسی طرح نہیں - مگر پچھلی حالت میں مندرجہ ذیل امر سے غلط فہمی ہو جانے کا اندیشہ ہے - یعنی یہ کہ اگرچہ خدا کی زندگی اور انسان کی زندگی دراصل یکساں ہیں - لیکن خدا کی زندگی ہر فرد بشر کی زندگی سے اس قدر برتر ہے کہ اس میں اور سب کچھ شامل ہے - یا یہ کہو کہ زندگی کے اوصاف کے لحاظ سے تو وہ دونو دراصل یکساں ہیں مگر زندگی کے درجہ کے لحاظ سے وہ دونو بہت ہی مختلف ہیں +

اس طرح سے کیا یہ صاف ظاہر نہیں ہے کہ یہ دونو قسم کے خیالات صحیح ہیں ؟ بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ یہ دونو خیالات ایک ہی ہیں ان دونو خیالات کی تشریح ایک ہی تمثیل سے ہو سکتی ہے +

فرض کرو کہ وادی میں ایک حوض ہے - اور اس میں پہاڑ کے اوپر کے حوض سے پانی آتا رہتا ہے اور اس پہاڑ کے حوض میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پانی کا لا انتہا ذخیرہ موجود ہے - پس یہ سچ ہے کہ وادی کے حوض میں پہاڑ کے بڑے حوض میں سے پانی یہ بہ کر برابر آتا رہتا ہے - اور یہ بھی سچ ہے کہ اس چھوٹے حوض کا پانی ماہیت خوبی اور اوصاف کے لحاظ سے بعینہٖ بڑے حوض کے پانی جیسا ہے - مگر فرق صرف اتنا ہے کہ پہاڑ کا حوض اپنے پانی کی مقدار کے لحاظ سے وادی کے حوض سے اس قدر بڑھ کر ہے کہ وہ وادی جیسے بے شمار حوضوں کو پانی پہنچا سکتا ہے - اور پھر بھی اس کا پانی کا ذخیرہ ختم نہیں ہوتا +

یہی حال انسانی زندگی کا ہے - پس اگر یہ مان لیں - جیسا کہ ہم نے ابھی مان لیا ہے - اور اس میں اختلاف لانے کی کوئی گنجائش معلوم نہیں ہوتی کہ یہ زندگی کی لا انتہا روح سب کے ساتھ ہے یہی سب کی زندگی ہے - اور اسی سے سب کچھ ظہور میں آتا ہے - تو پھر ہر ایک فرد بشر کی زندگی مثلاً ہماری اور تمہاری زندگی سب اسی لا انتہا ماخذ سے ظہور میں آنی چاہئیں - اور اگر یہ سچ ہے تو جو زندگی انسان میں اس چشمہ سے آتی ہے وہ ضرور اصلیت اور ماہیت کے لحاظ سے اسی زندگی کی لا انتہا روح سے ملتی جلتی ہے اگر کچھ فرق ہے تو اصلیت میں نہیں صرف مقدار یا درجہ ہے +

پس اگر یہ سچ ہے تو کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ انسان جس قدر اس چشمہ سے حاصل کرتا ہے اسی قدر وہ قرب ایزدی حاصل کر لیتا ہے ؟ اگر یہ درست ہے تو اس سے یہ ایک لازمی نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ جس قدر انسان اس قرب ایزدی کو حاصل کرتا ہے اسی قدر اس میں خدائی طاقتیں ظہور پاتی ہیں - اور اگر یہ خدائی طاقتیں بیحد ہیں تو کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ انسان اپنی اصلی حقیقت کو نہ جان کر اپنے لئے قیود قایم کر لیتا ہے - ورنہ انسان اگر کوشش کرے اور اپنی اصلیت کو معلوم کرے تو قرب ایزدی کے ذریعہ بیحد طاقتیں حاصل کر سکتا ہے +

انسانی زندگی کی اصلی حقیقت

ہم کائنات کی اصلی حقیقت پہلے بیان کر چکے ہیں - اور اس میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمارا اتفاق ہے - یعنی یہ لا انتہا زندگی کی روح سب کے ساتھ ہے اور اسی روح سے سب کی پیدائش ہے - کائنات کی اس اصلی حقیقت سے ہم یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں - کہ انسانی زندگی کی حقیقت اور ماہیت کیا ہے - اس سوال کا جواب گزشتہ بیان سے مل سکتا ہے +

انسانی زندگی مثلاً تمہاری اور میری زندگی میں سب سے بڑی بات یہ ہے - کہ ہم اس امر کو بخوبی سمجھیں اور ذہن نشین کر لیں کہ ہم اور یہ لا انتہا زندگی دونو ایک ہی ہیں اور ہم اس ایزدی رَو کو اپنے میں آنے دیں - انسانی زندگی میں یہ عظیم اور اعلےٰ ترین حقیقت ہے - کیونکہ اور تمام چیزیں اسی میں شامل ہیں - اور اسی سے وقوع میں آتی ہیں - جس قدر ہم اس یگانگت کو بخوبی سمجھینگے اور ایزدی رو کو اپنے میں آنے دینگے اسی قدر ہم - انتہا زندگی کے اوصاف اور طاقتوں کو اپنے اندر محسوس کر سکینگے +

اب سوال یہ ہے کہ اس سے کیا مراد ہے - اس کے صرف یہ معنی ہیں کہ ہم اپنی اصلی اور حقیقی مطابقت پہچاننے لگتے ہیں اور اپنی زندگی کو ان بڑے بڑے قوانین اور طاقتوں کے موافق بنائے جاتے ہیں اور اس طرح سے وہ بڑے بڑے الہام ربّانی ہم پر منکشف ہونے ممکن ہیں - جو دنیا کی گزشتہ تواریخ میں تمام نبیوں - اولیاؤں - رشی مُنی اور نجات دہندوں اور تمام بڑے بڑے اور طاقتور آدمیوں پر منکشف ہوئے ہیں - کیونکہ جس قدر ہم اس بات کو بخوبی سمجھینگے اور اس لا انتہا ماخذ سے اپنا تعلق ظاہر کرینگے - اسی قدر ہماری اعلےٰ تر طاقتیں ہمارے اندر حرکت کرینگی - عمل کرینگی اور ظاہر ہونگی +

ممکن ہے کہ ہم اکثر لوگوں کی طرح جہالت کے باعث اس ایزدی رَو اور ان اعلیٰ درجہ کی قوتوں اور طاقتوں کو اپنے اندر نہ آنے دیں یا ہم ارادتاً اِن کا عمل اپنے اوپر نہ ہونے دیں اور اس طرح ہم ان طاقتوں سے محروم رہیں - جو ہمیں اپنی ہستی کی ماہیت کی وجہ سے ورثہ میں ملی ہیں اور جن کا حاصل کرنا ہمارا استحقاق ہے - برعکس اس کے یہ بھی ممکن ہے کہ ہم اپنی اصلی زندگی اور اس لا انتہا زندگی کو ایک سمجھیں اور اس ایزدی رَو کو ایسی پوری طرح سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنے اندر آنے دیں اور ان اعلےٰ قوتوں - الہام اور طاقتوں کا عمل ایسے کامل طور سے ہونے دیں - کہ ہم درحقیقت اور در اصل قرب ایزدی اور لا انتہا طاقتیں حاصل کرکے گویا ایزدی انسان بن جائیں +

ایزدی انسان کیا ہے؟ وہ شخص جس میں خداوند تعالےٰ کی طاقتوں کا اظہار ہے - گو وہ ابھی انسان ہے - کوئی شخص اس قسم کے مرد یا عورت کے لئے کوئی قیود یا حدیں قایم نہیں کرسکتا - قیود صرف خودی کی یا اس مرد یا عورت کی اپنی ہی قیود ہو سکتی ہیں - اکثر لوگوں کی قیود کا جز اعظم جہالت ہے - اور اس لئے بہت سے لوگ اپنی محدود تنگ اور ٹھٹھری ہوئی زندگی بسر کرتے ہیں - صرف اس سبب سے کہ وہ زیادہ وسیع زندگی کو جو ان کو ورثہ میں ملی ہے سمجھنے اور حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے - اور اب تک اُن کو یہ معلوم نہیں کہ ہماری زندگی کی اصلیت کیا ہے - اور کس سے مطابقت رکھتی ہے +

بنی نوع انسان نے ابھی اس بات کو پورا پورا نہیں سمجھا ہے کہ انسان کا اصلی نفس اور خدا کی زندگی وہ تو ایک ہی ہیں - ابھی تک انسان نے ایزدی رَو کو جہالت کے باعث اپنے میں نہیں آنے دیا - اور اس لئے اس نے اپنے آپ کو لا انتہا طاقتوں اور قوتوں کے ظاہر ہونے کا ذریعہ نہیں بنایا - جب ہم اپنے تئیں صرف انسان خیال کرتے ہیں - تو ہم ویسی ہی یعنی انسانی زندگی بسر کرتے ہیں - اور صرف انسانوں جیسی طاقتیں رکھتے ہیں - لیکن جب ہم اس حقیقت کو سمجھیں کہ ہم ایزدی انسان ہیں - تو ہم ویسی ہی یعنی ایزدی یا خدائی زندگی بسر کرتے ہیں - اور ہم میں ایزدی انسانوں جیسی طاقتیں ہوتی ہیں - جس قدر ہم اپنے اندر اس ایزدی رَو کو آنے دینگے - اسی قدر ہم صرف انسانوں کے رتبہ کو چھوڑ کر ایزدی انسانوں کا رتبہ حاصل کرینگے +

ہمارا ایک دوست ہے اس کے قبضہ میں کنول کے پھولوں کا ایک خوشنما تالاب ہے - یہ اس کی جائداد میں ایک چھوٹا سا قدرتی تالاب یا حوض ہے - اور اس کے مزرعہ میں کچھ فاصلہ پر دامن کوہ کے ایک بڑے حوض میں سے پانی آتا ہے اور حوض میں سے اس پانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے آنے کے لئے ایک دروازہ یا راستہ بنا ہوا ہے - یہ خطہ نہایت ہی خوشنما ہے - یہاں پر عین موسم گرما کے دنوں میں پانی کے صاف شفاف سطح پر کنول کے پھول خوب کھلے ہوئے ہوتے ہیں - ماہ جون میں گلاب کے پھول اور اور خود رو پھول برابر اس کے کناروں پر کھلے رہتے ہیں - پرندے یہاں پر پانی پینے اور نہانے کے لئے آتے ہیں - اور ہر ایک شخص صبح سے شام تک ان خوش الحان پرندوں کی راگنیاں سُنکر محظوظ ہوتا ہے - اس خود رو پھولوں کے باغ میں شہد کی مکھیاں متواتر کام کرتی رہتی ہیں - اور اس تالاب کے پیچھے جہاں تک نظر پہنچ سکتی ہے - ایک خوشنما باغیچہ دکھائی دیتا ہے جس میں مختلف طرح کے خود رو پھل پھول اور کئی طرح کے گھاس اگے ہوئے ہیں"

یہ ہمارا دوست ایک انسان ہے - بلکہ انسان سے بڑھ کر ایک ایزدی انسان ہے - اور اسے اپنے ہمجنسوں سے بڑی الفت ہے اور اسی وجہ سے اس کی جائداد یا ملکیت کے دروازہ پر اس قسم کی عبارت نہیں لکھی ہوئی ہے - مثلاً "یہ ہماری ملکیت ہے - یہاں پر آنے کی کسی کو اجازت نہیں" - "یہاں سے گذرنے والے گرفتار کئے جائینگے" - یعنے کسی شخص کو یہاں آنے کی ممانعت یا کسی قسم کی روک ٹوک نہیں ہے - بلکہ ایک خوشنما پگ ڈنڈی کے اختتام پر جہاں سے کہ خود رو جنگل میں ہو کر اس دلفریب خطہ میں پہنچ جاتے ہیں - یہ لفظ لکھے ہوئے ہیں - "آئیے کنولوں کے تالاب پر تشریف لائیے" - سب لوگ ہمارے دوست سے محبت کرتے ہیں - کیا وجہ؟ وہ اس سے محبت کئے بغیر نہیں رہ سکتے - وہ خود اُن سے بڑی محبت کرتا ہے - اور اُلفت سے پیش آتا ہے - اور جو کچھ اس کا ہے - وہی اُن کا ہے +

یہاں پر اکثر بہت سے خوش مزاج اور چنچل بچے کھیلتے رہتے ہیں - بہت دفعہ پژمردہ - تھکے ماندے مرد - عورت یہاں پر آتے ہیں اور یہاں پر ٹھیرنے اور آرام لینے کے بعد واپس جاتے وقت اُن کے چہرے بشاش نظر آتے ہیں - گویا اُن کی کلفت دور ہو گئی اور اُن کے دِلوں میں راحت آ گئی - اور یہاں سے رخصت ہوتے ہوئے بیٹے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کبھی کبھی ان کو آہستہ سے یہ کہتے ہوئے سُنا ہے۔ "خدا ہمارے بھائی کو جنّت نصیب کرے۔ اس کا بھلا ہو" بہت سے لوگ تو اس قطعہ کو "باغ الٰہی" کہتے ہیں۔ میرے دوست نے اس کا نام "روح کا باغ" رکھ چھوڑا ہے اور وہ یہاں پر خلوت میں بہت سے گھنٹے گزار دیتا ہے۔ مینے اکثر دیکھا ہے کہ جب اور شخص چلے گئے ہیں تو وہ اکیلا اِدھر اُدھر ٹہلتا پھرتا ہے۔ یا نرمل چاندنی میں ایک پُرانے سے گنواری بنچ پر بیٹھ کر خود رَو پھولوں کی خوشبو سونگھتا رہتا ہے۔ یہ شخص نہایت سیدھا سادا اور خوش وضع ہے۔ اس کا بیان ہے کہ یہاں پر اس کے لئے زندگی کی اصلی نعمتیں مہیّا ہو جاتی ہیں اور اس کو اکثر بڑی بڑی اور مفید تجویزیں یکا یک گویا الہام کے ذریعہ سوجھ جاتی ہیں +

اس کے عین قرب وجوار میں ہر ایک شے سے شفقت۔ آسائش بہتری۔ بشاشت ٹپکتی ہے۔ نیز مواشی اور بھیڑ جب وہ باغیچہ کے کنارے کی پُرانی پتھر کی دیوار کے پاس آتے ہیں اور اس خوشنما قطعہ زمین پر نظر ڈالتے ہیں تو لوگوں کی طرح لطف اٹھاتے ہیں۔ وہاں پر وہ خوشی اور آنند حاصل کرکے گویا تبسّم سے بشاش نظر آتے ہیں۔ یا شاید دیکھنے والے یا تماشائی کو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ان جانوروں میں صریح طور پر ہنسی خوشی کی علامت دیکھ کر تبسم کئے بغیر نہیں رہ سکتا +

تالاب کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے اور یہ دروازہ اتنا فراخ ہے کہ اس کے ذریعہ اوپر کے حوض سے اس قدر کثیر پانی آتا رہتا ہے کہ وہ ایک نہر کے جاری رکھنے کے لئے بہت کافی ہوتا ہے۔ یہ نہر نیچے کے کھیتوں میں بہتی ہے۔ اور اس سے پہاڑ کا خالص پانی وہاں پر چرنے والے مویشیوں اور بھیڑ بکریوں کو ملتا رہتا ہے۔ اور یہی نہر ہمسایوں کے کھیتوں کو بھی سرسبز کرتی ہے +

کچھ عرصہ پہلے ہمارا دوست ایک برس تک غیر حاضر رہا۔ اور اپنی جائداد اپنی غیر حاضری میں ایک شخص کو کرایہ دے گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس شخص کی طبیعت عملی باتوں کی طرف بہت رجوع تھی اور یہ اپنا وقت سوائے صریح اور عملی فائدہ کے اور کسی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کام میں خرچ کرنا نہیں چاہتا تھا۔ چنانچہ جس راستہ سے حوض کا پانی تالاب میں آتا تھا وہ راستہ بند کر دیا گیا۔ اور اب یہ بلور کی مانند صاف شفاف پہاڑ کا پانی بہ کر اور کہیں نہیں جاتا تھا ہمارے دوست نے جو یہ تختی لکھ کر لگا رکھی تھی کہ ہر ایک شخص کو اس تالاب میں آنے کی اجازت ہے ہٹا دی گئی۔ اور اب خوش مزاج بچے۔ مرد اور عورت تالاب کے پاس نظر نہیں آتے تھے۔ ہر ایک شے میں بہت کچھ تبدیلی ہو گئی۔ زندگی بخش پانی کے نہ ہونے کے باعث تالاب کے پھول کملا گئے۔ اور ان کی لمبی لمبی ڈنڈیاں گر کر نیچے کیچڑ میں دب گئیں۔ جو مچھلیاں پہلے اس کے شفاف پانی میں تیرتی پھرتی تھیں اب مردہ ہو گئیں اور پاس آنے والوں کو اُن کی بدبو اور سڑاند آتی تھی۔ اب نہ اس تالاب کے کناروں پر پھول کھلتے تھے اور نہ پرندے اس کا پانی پینے اور اس میں نہانے کے لئے آتے تھے۔ اور نہ وہ مکھیوں کی بھنبھناہٹ سنائی دیتی تھی۔ اور جو قدرتی نہر نیچے کے کھیتوں میں بہتی تھی اب خشک ہو گئی۔ اور بیچارے مویشیوں اور بھیڑ بکریوں کو پہاڑ کا صاف پانی نہیں ملتا تھا۔

ہمارا دوست اس قطعۂ زمین اور کنول کے تالاب پر بڑی توجہ مبذول کیا کرتا تھا۔ اب جو ان میں فرق پڑا ہے اس کا باعث صریحاً یہی معلوم ہوتا ہے کہ تالاب میں حوض سے پانی آنے کا راستہ بند کر دیا گیا۔ اور اس لئے تالاب کی زندگی کا سوت بند ہو گیا۔ اور اس وجہ سے کنول کے تالاب کی ہی صورت نہیں بدل گئی بلکہ آس پاس کے کھیتوں میں بھی پانی کی نہر جاتی بند ہو گئی۔ جس کے کنارے مواشی اور گلے پانی پینے آیا کرتے تھے۔

کیا یہ تمثیل بعینہ انسانی زندگی پر صادق نہیں آ سکتی؟ جس قدر ہم اس لا انتہا اور غیر محدود روح سے جو کل انسان کی روحِ رواں ہے اپنا تعلق اور یگانگت معلوم کرینگے۔ اور جس قدر ہم اس ایزدی رَو کو اپنے میں آنے دینگے اُسی قدر ہم جا بجا نہائت اعلےٰ۔ نہایت طاقتور اور نہائت خوشنما روح سے موانست ظاہر کرینگے اور جس قدر ہم میں یہ اعلےٰ سوت آئینگے اُسی قدر ہم میں سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نکل کر اوروں تک جائینگے - حتیٰ کہ جو شخص ہم سے وصل میں آئینگے ہماری موافقت اور یگانگت ایزدی کا فائدہ اٹھائینگے - یہ ہمارے دوست کا کنول کا تالاب ہے یہ ایسا شخص ہے جو اس کائنات میں کامل ترین اور بہترین شے سے الفت رکھتا ہے - اور جس قدر ہم اس لا انتہا اور غیر محدود منبع سے اپنی یگانگت کے معلوم کرنے میں قاصر رہینگے - اور اس لئے اس ایزدی رو کو اپنے اندر آنے سے بند رکھینگے اسی قدر ہماری حالت ایسی ہو جائیگی - کہ وہاں پر کسی قسم کی بہبودی خوبی یا خوشنمائی اور طاقت نظر نہ آئیگی - پس اس حالت میں جو شخص ہمارے پاس آئینگے انہیں فائدہ تو کہاں بلکہ نقصان پہنچیگا - یہ کنول کے تالاب کا وہ قطعہ ہے جبکہ مزرعہ ایک کرایہ دار کے قبضہ میں تھا +

کنول کے تالاب اور ہماری تمہاری زندگی میں ایک یہ فرق ہے تالاب میں اس قدر طاقت نہیں کہ وہ خود دروازے کو کھول دے اور حوض میں سے اپنے اندر پانی آنے دے - اس امر میں وہ بے بس ہے اور بیرونی مدد کا محتاج ہے - لیکن ہم میں اور تم میں اندرونی طاقت موجود ہے جس کے ذریعہ ہم اپنی مرضی کے موافق اس ایزدی رو کو اپنے میں آنے دیتے ہیں یا آنے سے روکتے ہیں - یہ اختیار ہم کو نفس کی طاقت یا خیال کے عمل کے ذریعہ حاصل ہے +

روحانی زندگی براہ راست خداوند تعالےٰ سے عطا ہوئی ہے - اسی کے ذریعہ ہم لا انتہا ذات باری سے وابستہ ہیں پھر جسمانی زندگی بھی ہے - اسی کے ذریعہ ہم اپنے ارد گرد کی مادی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں - خیال کی زندگی ایک کو دوسرے سے وصل کر دیتی ہے - یہی ان دونو کے درمیان حرکت کرتی اور کرشمے دکھاتی رہتی ہے +

اور زیادہ بیان کرنے سے پہلے ہمیں خیال کی ماہیت پر مختصراً غور کرنا لازم ہے - خیال صرف ایک غیر معین تجرید یا اسی قسم کی کوئی شے نہیں ہے - جیسا کہ اکثر بار سمجھا گیا ہے - برعکس اس کے خیال ایک اصلی جیتی جاگتی زندہ طاقت ہے - جو اس کائنات میں نہائت ہی موثر اور جاں بخش - تیز فہم اور زود رس اور غیر مغلوب ہے +

ہم اپنے علم کیمیا کے کارخانوں میں مختلف قسم کے تجربوں سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ بڑی حقیقت ثابت کر رہے ہیں کہ خیالات بمنزلہ قانون کے ہیں۔ ان میں یعنی خیالات میں صورت صفت مادہ اور طاقت ہوتی ہیں۔ اور ہم یہ امر معلوم کرنے لگے ہیں کہ ایک ایسی شے ہے۔ جس کو ہم "سائنس آو تھوٹ" یا علم خیال کہہ سکتے ہیں اور ہم یہ بھی معلوم کرنے لگے ہیں کہ ہم میں اپنے خیال کی قوتوں کے ذریعہ ہر ایک شے کے پیدا کرنے کی طاقت حاصل ہے۔ اور یہ طاقت مجازی نہیں بلکہ حقیقی ہے +

ہمارے اردگرد کی مادی دنیا میں ہر ایک شے یا ہر ایک شے جو کبھی اس دنیا میں معلوم ہوئی ہے۔ اوّل خیال میں پیدا ہوئی۔ اور یہیں سے اس کی صورت بنی۔ مثلاً کیا قلعہ کیا بُت کیا تصویر کیا گھنٹہ ہر ایک شے مادّی صورت اختیار کرنے سے پہلے بنانے والے کے مرقع ذہن پر پیدا ہوئی اور وجود میں آئی۔ خاص دنیا ہی جس میں ہم رہتے ہیں اس لا انتہا اور غیر محدود رُوح یعنی خداوند تعالےٰ کے خیال کی طاقتوں کا نتیجہ ہے۔ اور اگر یہ سچ ہے جیسا کہ ہم نے معلوم کیا ہے کہ ہم اور روح اعظم در اصل ایک ہی ہیں اور ہماری زندگی اور اس لا انتہا روح کی زندگی میں بالکل مطابقت ہے تو کیا ہم اس سے یہ معلوم نہیں کر سکتے کہ جس قدر ہم اس بڑی حقیقت کو بخوبی سمجھینگے اسی قدر ہم میں بھی اپنی اندرونی روحانی خیال کی قوتوں کے عمل کے ذریعہ یہ پیدا کرنے کی طاقت یعنی قوت موجدہ مہیّا ہوگی +

ہر ایک شے پہلے غیر مرئی دنیا میں موجود ہوتی ہے۔ اور بعد میں مرئی دنیا میں ظہور پاتی ہے۔ اور اس معنے میں یہ بات سچ ہے کہ غیر مرئی چیزیں اصلی ہیں اور جو چیزیں مرئی ہیں وہ غیر اصلی یا نقلی ہیں۔ غیر مرئی چیزیں علّت ہیں اور مرئی چیزیں معلول ہیں۔ غیر مرئی چیزیں ابدی اور پائدار ہیں اور مرئی چیزیں بدلنے والی اور ناپائدار ہیں +

"کلمہ کی طاقت" (شبد سکتی) لفظاً و معناً ایک علمی صداقت ہے ہم اپنے خیال کی قوتوں کے عمل کے ذریعہ قوت موجدہ رکھتے ہیں۔ کلمہ یا کلام ان اندرونی قوتوں کے عمل کا صرف بیرونی اظہار ہے۔ پس کلمہ جو منہ سے نکلتا ہے گویا ایک ذریعہ ہے جس سے خیال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی قوتیں کسی خاص سمت پر مرکوز ہوتی ہیں اور رہنما ہوتی ہیں۔ یعنے کسی خاص بات پر جم کر رجوع کرتی ہیں۔ اور اُس کی طرف اپنے آپ کو لگاتی ہیں۔ اور اس طرح خیال کی قوتوں کا یکسو کرنا اور اُن کو ایک طرف لگانا ضروری ہے۔ پیشتر اس کے کہ ان کی طاقت کسی خارجی یا مادّی صورت میں صریح طور پر ظہور میں آوے ❖

"ہوائی قلعے بنانا" یا "خیالی پلاؤ پکانا" اس کی نسبت بہت کچھ کہا گیا ہے۔ اور جو شخص اس قسم کی عمارت بنانے یا اس طرح کے پلاؤ پکانے کا عادی ہے اُسے لوگ اچھا نہیں سمجھتے۔ لیکن رہنے کے لئے زمین پر عمارت بنانے سے پہلے یا کھانے کے لئے ظاہری طور پر پُلاؤ پکانے سے پہلے ہوا میں عمارت کا بنانا یا خیال میں پُلاؤ پکانے کی ترکیب سوچ لینا ہمیشہ ضروری ہے۔ جو شخص ہوا میں قلعے بنانے یا خیالی پلاؤ پکانے کا عادی ہے اُسے یہ دقت نہیں ہوتی۔ کہ ان قلعوں کو پہلے ہوا میں بنانا پڑتا ہے یا پلاؤ بنانے کی ترکیب پہلے خیال میں سوچنی پڑتی ہے۔ بلکہ دقت یہ ہے۔ کہ وہ یہیں بس کر جاتا ہے آگے نہیں چلتا اور اِن ہوائی قلعوں یا خیالی پلاؤ کو مادّی صورت میں لاکر نہیں دیکھتا۔ یعنے اپنے خیالات کو عملی طور پر اپنی زندگی اور چال چلن میں نہیں برتتا۔ وُہ اِس کام کا صرف ایک حِصّہ بناتا ہے جو بہت ضروری حصّہ ہے۔ لیکن دوسرا حصّہ جو اسی قدر ضروری ہے۔ اُسے غیر مکمل رہنے دیتا ہے ❖

خیال کی قوتوں کے تعلق میں ذہن یا نفس کی کشش کرنے والی طاقت ہے۔ اور یہاں پر بھی قانون ثقل ہی عمل کرتا رہتا ہے یعنی یہ کہ ایک ہی جنس کی چیزیں آپس میں کشش کرتی ہیں۔ اس لئے ہم زندگی کی مرئی اور غیر مرئی طرفوں سے صرف اُن قوتوں اور صورتوں کو اپنی طرف متواتر کھینچتے رہتے ہیں۔ جو ہمارے ہی خیالات سے مشابہت رکھتی ہے ❖

یہ قانون اپنا عمل برابر کرتا رہتا ہے خواہ ہم اس کو جانیں یا نہ جانیں۔ گویا ہم خیال کے ایک بڑے بھاری سمندر میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور ہمارے ارد گرد کی ہوا میں متواتر وہ خیال کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قوتیں بھری ہوئی ہیں - جو لہروں کی صورت میں متواتر اُٹھتی رہتی ہیں - اور اِدھر اُدھر پھرتی ہیں - ان خیال کی قوتوں کا اثر کم و بیش ہم سب پر ہوتا ہے خواہ ہم اُسے محسوس کریں یا نہ کریں - اور اس اثر کی مقدار ہمارے سریع الحس ہونے پر موقوف ہے - یعنی جس قدر کہ ہم منفی ہیں - اس صورت میں بیرونی چیزیں ہم پر بخوبی اثر کر سکتی ہیں - اور ہم خود ان تاثیروں پر قادر ہیں - اور یہ تحقیق کرتے ہیں - کہ ہم کونسی تاثیروں کو اپنے عالم خیال میں داخل ہونے دیں - اور اپنی زندگی پر اثر کرنے دیں ÷

بعض ہم میں سے اُوروں کی نسبت زیادہ سریع الحس ہیں - بدن کی ساخت کے لحاظ سے ان کے جسم زیادہ نازک بنے ہوئے ہیں - اور زیادہ اثر پذیر ہوتے ہیں - یہ عموماً وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ اُن لوگوں کے ذہنی تاثرات سے کم و بیش مؤثر ہو جاتے ہیں جن لوگوں سے انہیں ملنے کا اتفاق ہوتا ہے - یا جن کے ساتھ وہ رہتے سہتے ہیں - ایک بڑے اخبار کا اڈیٹر ہمارا دوست ہے - یہ شخص اس قدر سریع الحس ہے کہ اگر وہ کسی ایک مجمع میں شریک ہو - اور بہت سے لوگوں سے ہاتھ ملائے اور گفتگو کرے تو ممکن نہیں کہ اُن کی مختلف ذہنی اور جسمانی حالتیں اس شخص میں اثر پذیر نہ ہو جائیں یہ حالتیں اُس پر اتنا اثر کرتی ہیں - کہ وہ دو تین دن بعد تک اپنے آپے میں نہیں ہوتا اور اپنا کام بھی ٹھیک ٹھیک نہیں کر سکتا ÷

بعض شخص سریع الحس ہونا بُرا سمجھتے ہیں - لیکن ہماری رائے میں یہ ہرگز بُرا نہیں بلکہ اچھا ہے - کیونکہ ایسی صورت میں وہ شخص اندرونی روح کی اعلےٰ تر محرکات پر زیادہ عمل کریگا - اور اعلےٰ درجہ کی بیرونی یا خارجی قوتوں اور تاثیروں کا اُس پر بہت کچھ اثر ہوگا - مگر ہاں اس درجہ کا سریع الحس ہونا بُرا اور مضر ہے - کہ وہ شخص اپنی طبیعت کو اِن بیرونی تاثیروں سے نہ ہٹا سکے اور تمام نقصان دہ اور ناپسندیدہ صورتوں سے اپنے تئیں محفوظ نہ رکھ سکے - ہر ایک شخص خواہ وہ کیسا ہی سریع الحس اور نازک مزاج کیوں نہ ہو یہ طاقت حاصل کر سکتا ہے ÷

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ طاقت ذہنی عمل کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔ علاوہ ازیں ہر ایک شخص کے لئے خواہ وہ سریع الحس ہو یا نہ ہو۔ یہ عادت نہایت ہی عمدہ ہے۔ کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنی طبیعت پر ایسا ضابطہ ہو کہ یہ کہ سکے کہ "اب میں گھٹ کے پٹ بند کرتا ہوں۔ اب میں مثبت ہوں۔ یعنی تمام سفلی باتوں کو طبیعت سے خارج کرتا ہوں۔ اور تمام علوی باتوں کو اپنی طبیعت میں راہ دینے کے لئے تیار ہوں"۔ عمداً کبھی کبھی اس قسم کی ذہنی حالت اختیار کرنے سے عادت پڑ جاتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص اِس حالت میں نہایت ہی سرگرمی سے مصروف ہے۔ تو اس سے اس قدر طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ جو کچھ وہ چاہتا ہے سو ہو جاتا ہے۔ اس طرح زندگی کی مرئی اور غیر مرئی اطراف سے تمام ادنےٰ اور ناپسندیدہ تاثیریں آنی بند ہو جاتی ہیں اور تمام اعلےٰ درجہ کی تاثیریں آجاتی ہیں۔ اور جس قدر ہم ان اعلےٰ درجہ کی تاثیروں کے طالب ہونگے۔ اُسی قدر یہ تاثیریں ہم میں آئینگی ❖

اب سوال یہ ہے۔ کہ زندگی کی غیر مرئی طرف سے کیا مراد ہے اول۔ وہ خیال کی قوتیں اور ہمارے ارد گرد کے کرۂ ہوائی میں وہ ذہنی حالتیں اور تاثیرات جو مادّی [illegible] کے ذریعہ مادّی دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں۔ دوم وہی قوتیں جو اُن لوگوں سے وقوع میں آتی ہیں۔ جنہوں نے اِس مادّی جسم کو چھوڑ دیا ہے یا جن سے یہ جسم علٰحدہ ہو گیا ہے۔ اور جو اب اَور قسم کے جسموں کے ذریعہ اِن قوتوں کو ظاہر کر رہے ہیں ❖

وہی نوع انسان کے ہر ایک فرد بشر کی ہستی مادّی دنیا کے حسی طبقہ پر شروع ہوتی ہے۔ لیکن جُوں جُوں اُس کی ابدی زندگی اور طاقتیں ظہور پذیر ہوتی ہیں اُسی قدر بتدریج طبقات علوی سے گزر کر وہ ایسے اعلےٰ طبقہ پر پہنچ جاتا ہے جس کی شوکت وعظمت بیان سے باہر ہے۔ ہر ایک کثیف سیارے کے اوپر لیکن اُس کے ہی احاطہ کے اندر ویسا ہی ایک لطیف سیارہ یا روحانی دنیا ہے۔ جیسا کہ ہر ایک مادّی جسم کے اندر اور اوپر ویسا ہی ایک لطیف یا روحانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جسم ہے اور مادّی اس روحانی جسم کا صرف بیرونی مثنّے اور کثیف اظہار ہے۔ اِس لطیف روحانی ستارے سے جو عالم علوی میں پہنچے ہوئے انسانوں کا خاص وطن ہے۔ اُوپر اور نیچے ہر دو حالت میں بے شمار طبقے ہیں۔ جو روحانی ہستی کی اُس معراج تک پہنچتے ہیں۔ جو حسی انسان کے خیال میں بھی نہیں آسکتی۔ چنانچہ قالب دو طرح کے ہوتے ہیں۔ جسمانی وجود لیکن یہ گویا ایک عارضی پوست ہے۔ جس کے اندر اور جس کے ذریعہ اصلی اور مستقل لطیف جسم تعین وتکمیل پاتا ہے۔ جیسے کہ بال کا دانہ اپنے چھلکے یا پوست کے ذریعہ مکمل ہوتا ہے۔ اور اس پوست کا اور کچھ فائدہ نہیں ہے۔ اس لازوال لطیف جسم اور ایسے ہی آس پاس کے لطیف کروں۔ اور مختلف کروں کے تعلقات کے ذریعہ شخصیت اور شخصی زندگی ہمیشہ کے لئے قائم رہتی ہے" +

زندگی خواہ کسی صورت میں ہو اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ برابر جاری رہتی ہے۔ گو اُس کی صورت بدل جائے۔ زندگی دنیا کا ایک ابدی اصول ہے۔ اور یہ اصول ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ گو جس کے ذریعہ یہ اصول ظاہر ہوتا ہے۔ اُس کی صورت بدل جائے "میرے باپ کے مکان میں بہت سے کمرے ہیں" اور اگر کوئی شخص مادّی جسم کو چھوڑ کر چلا جائے تو اِس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس کی ہستی برابر اپنے راستہ پر سیدھی نہیں چلی جا رہی ہے۔ اِس ہستی کا شروع ہونا نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ پہلے اِس کا کہیں ختم نہیں تھا۔ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جہاں سے اُس نے اس طبقہ کو چھوڑا تھا۔ وہاں سے دوسری صورت میں شروع ہو گئی ہے۔ کیونکہ تمام زندگی سیڑھی بہ سیڑھی ایک کامل زینہ ہے۔ جس میں اچھل یا کُود کر چڑھنا ممکن نہیں ہے۔ یعنے یہ کہ زندگی رفتہ رفتہ نشو و نما پاتی ہے۔ اور عروج حاصل کرتی ہے۔ اور یہ نہیں کہ ادنےٰ حالتوں کو چھوڑ کر دفعتہً اعلےٰ ترین حالت کو پہنچ جائے +

پھر دوسری صورت میں انفاس یا مختلف درجوں اور تاثیروں کی ایسی زندگیاں ہیں جیسی کہ مادّی شکل میں ہیں۔ پس اگر یہ بڑا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قانون کہ ہمجنس ہمجنس کو کشش کرتا ہے۔ جاری ہے تو ہم متواتر اس قسم کی زندگی سے ایسی تاثیریں اور حالتیں اپنی طرف کھینچتے رہتے ہیں جو ہمارے خیالات اور زندگیوں سے بہت کچھ ملتی جلتی ہیں۔ ایک شخص کہتا ہے کہ اگر اس طرح پر ہم موثر ہوتے ہیں تو یہ ایک بڑا واہیات اور خوفناک خیال ہے۔ اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ ہرگز نہیں۔ زندگی کا سلسلہ ایک ہی ہے۔ ہم سب ایک ہی عام اور کلیہ زندگی میں وابستہ ہیں۔ اور خاص کر ہم اس طرح نہیں بھی بندھے ہوئے ہیں جب ہم اس امر پر غور کرتے ہیں کہ اس بات کا تصفیہ کرنا بالکل ہمارے اختیار میں ہے۔ کہ ہم کس قسم کے خیالات اپنے اندر آنے دینگے۔ اور اس لئے کس قسم کی تاثیروں کو ہم اپنی طرف کشش کرینگے۔ اور ہم بید مجنوں کی طرح واقعات کے بس میں نہیں ہیں یعنے جو طرف زبردست دیکھی اُسی کے ہو لئے۔ ہاں اگر ہم خود واقعات کے بس میں ہونا چاہیں تو یہ اور بات ہے +

اپنی ذہنی زندگی میں یا تو ہم اپنی زندگی کے جہاز کی پتوار کو پکڑ کر ٹھیک ٹھیک تحقیق کر لیتے ہیں کہ کس راستہ سے چلنا ہے۔ اور کن کن مقامات سے گزرنا ہے۔ یا ہم ایسا کرنے میں قاصر رہتے ہیں اور اس قصور کے باعث ہم بے اختیار بہے پھرتے ہیں۔ اور ہر ایک آنے والا ہوا کا جھوکا ہمیں اِدھر اُدھر اُڑا لیجاتا ہے۔ اس لئے برعکس اس کے کوئی خاص خیال ہمارے لئے مبارکبادی اور خوشی کا باعث ہوگا۔ کیونکہ اس طرح سے جو بڑے بڑے نہائت شریف اور عمدہ لوگ اس صفحۂ دنیا پر خواہ کسی وقت میں خواہ کسی جگہ پر ہو چکے ہیں اُن کی مدد اور تاثیر سے کام لے سکتے ہیں +

عقل کے رُو سے ہم یہی یقین کر سکتے ہیں کہ جن لوگوں نے اس دنیا میں نہائت محبّت اور جوش سے محنت کی ہے۔ اب بھی وہ اُسی طرح پر محنت کر رہے ہیں۔ اور غالباً اور بھی زیادہ سرگرمی اور جوش سے محنت کر رہے ہیں +

"اور الائشا نے دعا مانگی اور کہا۔ اے خدا میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ اس شخص کی آنکھیں کھول دے تاکہ یہ دیکھ سکے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور خداوند تعالےٰ نے اس نوجوان مرد کی آنکھیں کھول دیں - اور اس نے دیکھا - اور تعجب ہے کہ اس پہاڑ پر الائیشا کے گرد آتشی گھوڑے اور رتھ آ کھڑے ہوئے" +

چند روز ہوئے جبکہ میں اور میرا ایک دوست گھوڑوں پر سوار ہو کر جا رہے تھے - ہم یہ ذکر کر رہے تھے کہ دیکھو آج کل کے لوگ جا بجا زندگی کی بڑی بڑی باتوں میں زیادہ شوق لے رہے ہیں - اندرونی قوتوں کا علم بڑے جوش سے حاصل کر رہے ہیں - اور ان میں ہمیشہ یہ خواہش بڑھتی جاتی ہے کہ وہ اپنی ماہیت معلوم کریں اور لا انتہا ذات باری سے اپنے اصلی تعلقات دریافت کریں اور جب اس بات کا ذکر تھا کہ تمام دنیا روحانی علم کی طرف رجوع کر رہی ہے اور بڑی بڑی باتیں معلوم کر رہی ہے - جس علم کا آغاز اس صدی کے پچھلے سالوں میں صاف صاف نظر آ رہا تھا اور جس کی روز افزوں ترقی ہم آئندہ صدی کے ابتدائی سالوں میں دیکھینگے - اُس وقت میں نے یہ کہا "ایمرسن جس نے اپنے زمانہ میں اس سے بڑھ کر ترقی کی تھی - جو نہائت ہی باکمال اور عالم فاضل شخص تھا - اور جس نے اِن بہترین روحانی ترقی کی صورتوں کے پیدا کرنے میں ایسی وفا داری اور بے باکی سے محنت کی تھی - کاش آج اس حالت کو دیکھنے کے لئے ہمارے پاس موجود ہوتا اور وہ یہ حالت دیکھ کر کیسا خوش ہوتا" - اس کا جواب یہ ملا - "ہمیں کس طرح معلوم کہ اب وہ اِس حالت کو نہیں دیکھ رہا ہے - علاوہ ازیں یہ کس طرح معلوم کہ اس حالت میں اُس کا دخل نہیں ہے - شائد پہلے سے بھی زیادہ اب اُس کا دخل ہو تو کیا تعجب ہے ؟" اس امر کے یاد دلانے پر میں نے اپنے دوست کا شکریہ ادا کیا - اور فی الحقیقت درست ہے "کیا وہ تمام فائدہ پہنچانے والی روحیں اس لئے نہیں بھیجی گئی ہیں کہ وہ اُن کو فائدہ پہنچائیں جو آئندہ کے لئے نجات کے وارث ہونگے" ؟

چونکہ یہ بات سائنس سے آج کل بخوبی ثابت ہے کہ جو چیزیں ہم دیکھتے ہیں موجودہ چیزوں کا بہت ہی تھوڑا جزو ہیں - ہماری زندگیوں میں اور ہمارے آس پاس کی دنیا میں جو اصلی اور جان بخش قوتیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کام کر رہی ہیں ان کو معمولی جسمانی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ مگر یہ قوتیں دراصل علّت ہیں اور جو تمام چیزیں کہ ہم دیکھتے ہیں وہ ان کے معلول ہیں۔ خیالات قوتیں ہیں۔ ہمجنس ہمجنس کو بناتی ہے اور ہمجنس ہمجنس کو کشش کرتی ہے۔ پس جو شخص اپنے خیالات پر قادر ہے وہ اپنی زندگی پر قادر ہے۔ یعنی اُس کی زندگی اُس کے خیالات کے مطابق اچھا یا بُرا رنگ پکڑتی ہے +

ایک صاحب بصیرت یہ کہتا ہے "روحانی اور مادی چیزوں کے درمیان مطابقت کا قانون نہایت ہی ٹھیک طور سے کام کرتا رہتا ہے ماتمی صورت لوگوں کے پاس ماتمی چیزیں ہی آتی ہیں۔ مثل مشہور ہے۔ "روتے گئے موئے کی خبر لائے"۔ ہمیشہ کم ہمت اور مایوس لوگ کسی چیز میں کامیاب نہیں ہوتے اور صرف کسی اور کے سر کھاتے ہیں اور اس کے لئے وبال جان ہو جاتے ہیں۔ پُر از امید بھروسے والے اور بشاش لوگوں کو خود بخود کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ کسی شخص کے گھر کے آنگن اور پچھواڑے کی صورت ہی سے اُس کی طبیعت کا حال صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔ گھر میں بیٹھی ہوئی عورت کی پوشاک سے اس کے دل کا حال کھُل جاتا ہے۔ پھوہڑ اور غلیظ سے نا اُمیدی۔ بے پروائی اور بد انتظامی یا بے ترتیبی ٹپکتی ہے۔ چیتھڑے۔ پھٹے پُرانے کپڑے اور خاک دھول یہ چیزیں جسم پر ہونے سے پہلے ہمیشہ ذہن میں ہُوا کرتی ہیں۔ جیسا خیال ہوگا ضرور اُسی کے مطابق ظاہری سامان مہیا کئے جائینگے۔ جیسے کہ ایک سولیوشن میں تانبے کا مرئی ٹکڑا اسی سولیوشن میں تانبے کے غیر مرئی ٹکڑوں کو اپنے پر کشش کر لیتا ہے۔ جس شخص کی طبیعت ہمیشہ پُر از اُمید بھروسے والی اور دلیر ہوتی ہے اور اپنے ارادہ پر مستقل ہو کر اُسی پر قایم رہتی ہے وہ اپنے اس ارادے کے حسب حال اور اُس کے پورا کرنے والی چیزوں اور طاقتوں کو بہم پہنچاتی ہے +

"تمہارا ہر ایک خیال ہر طرح سے تمہارے لئے دراصل ایک قیمتی شے ہے۔ تمہارے جسم کی طاقت۔ تمہارے ذہن کی تقویت۔ کسی کام میں تمہارا کامیاب ہونا۔ تمہاری صحت سے دوسروں کو خوشی کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میسّر ہونا۔ یہ سب باتیں تمہارے خیالات کی خاصیت پر موقوف ہیں۔ جس حالت میں تم اپنے نفس کو لگاؤ گے اُسی حالت کے مطابق تمہاری روح غیر مرئی چیز کی حالت کو تسلیم کریگی۔ جیسا کیمیائی قانون ہے۔ ویسا ہی روحانی قانون ہے۔ علم کیمیا صرف اُن عناصر پر محدود نہیں۔ جن کو ہم دیکھتے ہیں۔ جن عنصروں کو ہم جسمانی آنکھ کے ذریعہ نہیں دیکھتے وہ مرئی عنصروں سے ہزاروں گُنا زیادہ ہیں۔ حضرت عیسےٰ کا یہ حکم۔ کہ "جو لوگ تمہارے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ اور نفرت سے پیش آتے ہیں تم اُن کے ساتھ بھلائی کرو" ایک علمی حقیقت اور قدرتی قانون پر مبنی ہے۔ پس نیکی کرنا کیا ہے؟ گویا قدرت میں جتنے طاقتور اور عمدہ اجزاء موجود ہیں۔ اُن سب کو اپنی طرف رجوع کرنا ہے اور بُرائی کرنا کیا ہے؟ گویا قدرت کے تمام مخالف اور غارتگر اجزاؤں کو اپنی طرف رجوع کرنا ہے۔ جب ہماری آنکھیں کھُل جاتی ہیں اور ہمیں صاف صاف نظر آنے لگتا ہے تو ہم اپنی حفاظت کی غرض سے تمام بدی کے خیالات کو اپنے اندر نہ آنے دینگے۔ جو لوگ نفرت اور کراہیت میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہ اسی حالت میں مر جائینگے۔ یعنی "جو لوگ تلوار کے جوہر دکھا کر روزی کماتے ہیں۔ آخر تلوار ہی کھا کر مرینگے"۔ ہر ایک بدی کا خیال بمنزلہ ایک تلوار کے ہے۔ جو دوسرے شخص کو نشانہ بنا کر اس پر کھینچی گئی ہے۔ اگر اس کے بدلے میں دوسرا شخص بھی تلوار نکال لے تو یہ دونو کے لئے مضر ہے"+

ایک اور شخص ہے جو جس شخص کا ذکر کرتا ہے اُس کی ماہیئت سے بخوبی واقف ہے۔ اُس کا بیان ہے "قانون کشش عملیات کے ہر طبقے میں جاری ہے اور جس چیز کی ہم خواہش یا توقع کرتے ہیں اُسی کو ہم کشش کرتے ہیں۔ اگر ہم خواہش ایک چیز کی کریں اور توقع دُوسری چیز کی رکھیں تو ہم مثل ایسے خاندانوں کے ہیں جہاں آپس میں پھوٹ پڑی ہوئی ہے۔ اور جو جلدی ہی غارت ہو جاتے ہیں۔ سچ ہے۔ ؎

ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت + دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو کچھ تم چاہتے ہو مستقل طور سے اسی بات کی پختہ توقع رکھو۔ اور پھر جو تم چاہتے ہو وہی تم کو مل جائیگا"۔ چاہے کوئی خیال تمہارے دل میں ہو۔ جب تک تم اس خیال پر جمے رہو گے۔ خواہ تم خشکی پر جاؤ۔ خواہ تری میں پھرو۔ تم دانستہ یا نا دانستہ طور سے متواتر اپنی طرف بعینہ اُسی چیز کو کشش کرو گے۔ جو تمہارے خیال کی غالب خاصیت سے مطابقت رکھتی ہے۔ خیالات ہمارے اپنے ہیں۔ اور ہم ثابت قدمی سے اُن کو اپنی طبیعت اور مذاق کے موافق ترتیب دے سکتے ہیں۔ اور راہ راست پر لا سکتے ہیں +

ہم نے ابھی نفس یا ذہن کی کشش کرنے والی طاقت کا ذکر کیا ہے۔ اعتقاد یا یقین بھی خیالی قوتوں ہی کا ایک عمل ہے۔ جو ایک سرگرم یا پُرجوش خواہش کی صورت میں ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ توقع ہوتی ہے کہ یہ خواہش پوری ہو جائیگی۔ اور جس قدر یہ یقین یا یہ پُرجوش خواہش قوی اُمید کے ذریعہ برابر قائم اور تر و تازہ رہتی ہے۔ اُسی قدر وہ اُمید بر آتی ہے۔ یا مطلوبہ شے حاصل ہو جاتی ہے۔ یا غیر مرئی سے مرئی حالت میں مبدل ہو جاتی ہے۔ یا روحانی سے مادّی صورت اختیار کر لیتی ہے +

لیکن اگر اس میں ذرا بھی شک و شبہ یا اندیشہ کو دخل ہو جائے تو جو شے کہ پہلے نہائت ہی طاقتور تھی۔ اب اس قدر کمزور اور نیست و نابود ہو جائیگی کہ وہ ہرگز نہیں مل سکتی۔ مضبوط توقع کے ذریعہ قائم اور تر و تازہ رکھنے سے وہ شے ایک قوت بن جاتی ہے۔ اور ایک کشش کرنے والی غیر مغلوب اور مطلق طاقت ہو جاتی ہے۔ اور جس قدر یہ غیر محدود طاقت ہوگی۔ اُسی قدر غیر محدود نتائج بھی ظہور میں آئیں گے +

ہم معلوم کرینگے۔ جیسا کہ ہم آج کل جلدی سے معلوم کرنے لگے ہیں کہ اعتقاد یا یقین کے بارے میں جو بڑی بڑی باتیں کہی گئی ہیں اور جو بڑے بڑے قول و قرار کئے گئے ہیں وہ نرے بیہودہ خیالات نہیں ہیں بلکہ تمام بڑے بڑے علمی واقعات یا حقیقتیں ہیں اور بڑے بڑے غیر متغیر قانون پر مبنی ہیں۔ ہم اپنے کیمیائی

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تجربوں میں بھی وہ قوانین دریافت کرنے لگے ہیں۔ جو ان قوتوں پر حاوی ہیں اور اب عرصہ سے ہم ان میں سے بعض قوانین کو بے سوچے سمجھے نہیں بلکہ سوچ سمجھکر استعمال میں لانے لگے ہیں۔ جیسا کہ اکثر دیکھا گیا ہے +

آج کل ارادت کے بارہ میں بھی بہت کچھ قیل و قال ہے بہت دفعہ یہ ذکر کرتے ہیں کہ ارادت گویا خود ایک قوت ہے۔ لیکن ارادت ایک قوت یا طاقت صرف اُس حالت میں ہے۔ جبکہ وہ خیال کی قوتوں کے اظہار کی ایک خاص صورت ہو۔ کیونکہ اس 'ارادت' ہی کے ذریعہ خیال جمتا ہے اور کسی خاص طرف منتقل ہوتا ہے۔ اور جس قدر یہ خیال اس طرح جم کر کسی خاص طرف لگ جاتا ہے۔ اسی قدر ارادت اپنا مقررہ اور مفوضہ کام کرنے میں کامیاب ہوتی ہے +

ایک طرح سے دو قسم کی ارادت ہیں۔ ایک انسانی۔ دوسری ایزدی۔ انسانی قوت ارادت کو ہم آسانی کے لئے اپنے ادنےٰ نفس کی ارادت کہہ سکتے ہیں۔ یہ وہ ارادت ہے جو صرف ذہنی اور جسمانی دنیا میں نشو و نما پاتی ہے۔ اسے حِسی ارادت بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ اُس شخص کی ارادت ہے۔ جسے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہے۔ کہ صرف عقل اور طبعی حواس کی زندگی سے برتر بھی ایک زندگی ہے۔ اور جب ہم اِس اعلےٰ زندگی کو سمجھ لیتے ہیں اور اس کے مطابق عمل کرنے لگتے ہیں تو اس سے یہ عقل اور حواس نہ زائل ہوتے ہیں نہ کم ہوتے ہیں۔ بلکہ برعکس اس کے نہائت کمال کو پہنچ جاتے ہیں۔ اور نہائت اعلےٰ درجہ کا حظ اٹھانے کے لائق ہو جاتے ہیں۔ ایزدی ارادت اعلےٰ نفس کی ارادت ہے ایسے شخص کی ارادت ہے جو ذاتِ باری سے اپنی یگانگت پہنچانتا ہے۔ اور جو اسی وجہ سے ہر ایک کام میں اپنی ارادت کو ایزدی ارادت کے تابع رکھتا ہے۔ "تیرا مالک خداوند تعالےٰ جو تیرے اندر ہے قادر مطلق ہے" +

انسانی ارادت کی ایک حد ہے۔ قانون کہتا ہے کہ یہاں تک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جا سکتی ہے اس سے آگے نہیں - ایزدی ارادت کے لئے کوئی حد نہیں - یہ سب سے برتر ہے - قانون کا حکم ہے کہ تمام چیزیں تم پر عیاں ہیں اور تمہارے تابع ہیں اور اس لئے جس قدر انسانی ارادت ایزدی ارادت میں مبدّل ہوگی - اور جس قدر ایزدی ارادت کے مطابق کام کریگی اسی قدر اعلےٰ ترین ہو جائیگی - اُس وقت یہ ہوگا کہ جس چیز کے لئے تو حکم کریگا وہی تجھ کو مل جائیگی پس زندگی اور طاقت کا بڑا راز یہ ہے کہ ہر ایک شخص اس لاانتہا ذات باری سے اپنا تعلق سمجھ کر قائم رکھے +

ہر ایک زندگی کی طاقت بلکہ خاص زندگی جس شئے سے تعلق رکھتی ہے اُس کے مطابق ہوتی ہے - خداوند تعالےٰ ہمارے اندر موجود ہے - اور نیز ہمارے باہر بھی جو اِن حواس سے پرے اعلےٰ درجہ کی ہستی ہے - وہ یعنے خداوند تعالےٰ اس دنیا میں اور ہماری تمہاری زندگی میں آج اس طرح پیدا کر رہا ہے - کام کر رہا ہے اور حکومت کر رہا ہے - بعینہ جس طرح کہ وہ ہمیشہ سے کرتا چلا آیا ہے - ممکن ہے کہ ہم اُسے ایک پردیسی مالک کی طرح خیال کریں - یعنے وہ جو اس بڑی کائنات کی قوتوں کو عمل میں لاکر متحرک کر گیا اور پھر خود چلا گیا +

مگر جس قدر ہم اس کو باطن میں اور ظاہر میں موجود تسلیم کرینگے - اُسی قدر ہم اس کی زندگی اور طاقت میں شریک ہو سکینگے کیونکہ جس قدر ہم اُسے زندگی اور طاقت کی غیر محدود روح تسلیم کرینگے جو آج خاص اس وقت سب میں اور سب کے اندر کام کر رہی ہے - اور ظاہر ہو رہی ہے - اور پھر جس قدر ہم اپنی زندگی اور اس اعلےٰ زندگی کو ایک سمجھینگے - اُسی قدر ہم اُس کی زندگی کے اوصاف میں شریک ہونگے - اور اپنے میں اُن اوصاف کو عملاً قائم کرینگے - جس قدر ہم اس اندرونی اور بیرونی زندگی کی سرائت کرنے والی رَو کو اپنے اندر آنے دیں گے اُسی قدر ہم اس بات کا ذریعہ بنینگے - کہ غیر محدود عقل اور طاقت ہمارے اندر کام کر سکے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ذہن کے ذریعہ ہی ہم اصلی روحانی زندگی کو جسمانی زندگی سے تعلق دے سکتے ہیں اور اس طرح روحانی زندگی کو جسمانی زندگی کے ذریعہ ظاہر ہونے اور کام کرنے دیتے ہیں۔ خیال کی زندگی کا ہمیشہ اندر سے الہام کے طور پر منوّر ہونا ضروری ہے۔ یہ الہامی روشنی اس قدر آ سکتی ہے۔ جس قدر کہ ہم ذہن کے ذریعہ ذات باری کے ساتھ اپنی یگانگت کا ادراک و اقرار کریں۔ کیونکہ ہر ایک روح اُسی ذات باری کو حالت انفرادی میں ظاہر کرتی ہے +

اس سے ہمارے لئے اندرونی ہدائت موجود ہے۔ جس کو ہم اِن ٹوئیشن یا ضمیر یا الہام کہتے ہیں۔ روحانی طبیعت اور روحانی عقل کے لئے الہام عملاً وہی کام دیتا ہے۔ جو کچھ کہ ادراک خارجی حِسی طبیعت اور معمولی عقل کے لئے۔ یہ ایک اندرونی روحانی حس ہے۔ جس کے ذریعہ انسان پر خداوند تعالےٰ کا علم اور قدرت اور زندگی کے بھید کھل جاتے ہیں اور جس کے باعث انسان سمجھ کر خدا تعالےٰ سے یگانگت اور رفاقت معلوم کرتا ہے۔ اور اپنی ایزدی خاصیت اور اعلےٰ ہستی کو سمجھنے لگتا ہے۔ کہ در اصل وہ خداوند تعالےٰ کا بیٹا ہے۔ الہام ربّانی کے ذریعہ اس اندرونی ضمیر کو مکمل کرنے سے روحانی عظمت اور نور حقیقی حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اس کے باعث جن چیزوں پر انسان غور کرتا ہے ان کی اصلیت۔ خاصیت اور مدّعا کو بخوبی سمجھ لیتا ہے۔ ہم مکرر کہتے ہیں کہ روحانی حِس ہے۔ جس کا رُخ اندر کی طرف ہے۔ جیسے کہ جسمانی حِس کا رُخ باہر کی طرف ہے۔ اور چونکہ اس میں اصلی حقیقت کو بذات خود معلوم کرنے اور جاننے کی طاقت حاصل ہے۔ اور واقفیت کے بیرونی ماخذ سے اس کو کچھ تعلق نہیں ہے۔ اس لئے ہم اس کو پاک ضمیر یا الہام اندرونی کہتے ہیں۔ تمام الہامی تلقین اور روحانی انکشاف اس بات پر مبنی ہیں کہ ہم روح کی اس روحانی قوت کی موجودگی کو تسلیم کریں اور یہ بھی مانیں کہ اس میں ان انکشافات کے قبول کرنے اور سمجھنے کی طاقت ہے۔ جو شخص اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ وہ اور اس کا حقیقی باپ یعنے خدا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

روح کے لحاظ سے ایک ہیں - اس سے اس کی روح میں اندرونی حواس کے ذریعہ عالم الغیب خداوند تعالےٰ کی طرف سے الہام اور روشنی ہونے لگتی ہے - اور ایزدی طاقت مطلق کا ظہور بھی اُس میں ہونے لگتا ہے - اور اس کے باعث وہ صاحب کشف اور صاحب کرامت بن جاتا ہے +

"روحانی زندگی کے اس اعلےٰ میدان پر ذہن غیر شخصی حالت ظاہر کرتا ہے اور بلا رُو رعائت - آزادی سے کام کرتا ہے - اصل حقیقت کو بذات خود سمجھ لیتا ہے - اور بیرونی وسائل علم کی کچھ ضرورت نہیں رہتی - چونکہ الہام ایزدی ہوتا ہے اس لئے ہر ایک شے اعلیٰ درجہ کی عقل کل کی روشنی میں صاف صاف نظر آتی ہے - ہر ایک شے کا مُدّعا اور اس کی اصلی حقیقت اس روحانی حس کے ذریعہ بخوبی کھل جاتی ہے" - بعض لوگ اس کو لسان الغیب کہتے ہیں - بعض اسے خدا کا کلام بولتے ہیں - اور بعض اسے چھٹی حس کے نام سے پکارتے ہیں - یہ ہماری اندرونی روحانی حس ہے +

جس قدر ہم اپنی اصلی حقیقت کو معلوم کریں - اور اپنا لا انتہا ذات باری کی زندگی سے یگانگت کا تعلق سمجھیں - اور جس قدر ہم اس ایزدی رَو کو اپنے اندر آنے دیں اسی قدر یہ کلام ضمیری یہ روحانی آواز یہ ربّانی کلام صاف صاف ہدایت کرتا ہے - اور جس قدر ہم اس کی موجودگی کو تسلیم کریں - اِس کو غور سے سُنیں اور اس کی تعمیل کریں - اُسی قدر یہ ہمیشہ زیادہ صفائی سے ہدائت کریگا یہاں تک کہ رفتہ رفتہ ایک ایسا وقت آئیگا جبکہ اس کی ہدائت بے خطا اور بالکل صائب ہوگی +

کمال زندگی - جسمانی صحت اور طاقت

خداوند تعالےٰ غیر محدود زندگی کی روح ہے - اگر ہم اس زندگی میں شریک ہیں اور اس زندگی کی ایزدی رَو کو اپنے اندر آنے دینے کی طاقت رکھتے ہیں تو جہاں تک جسمانی زندگی کا تعلق ہے - اس کے کچھ اور معنی ہیں جو بادی النظر میں ہمارے خیال میں نہیں آ سکتے - کیونکہ یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ غیر محدود زندگی کی روح فی نفسہ ایسی ہے کہ اس میں کسی بیماری کو دخل نہیں ہو سکتا اور اگر یہ امر درست ہے تو جس جسم میں یہ روح داخل ہے اور جس کے اندر آزادی سے سرائت کرتی رہتی ہے اُس میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کسی قسم کی بیماری نہیں رہ سکتی +

شروع میں ہمیں یہ جاننا چاہیئے کہ جہاں تک جسمانی زندگی کا تعلق ہے تمام زندگی اندر سے باہر کی طرف ظہور میں آتی ہے۔ ایک غیر متغیّر قانون ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے۔" جیسے اندر ویسے ہی باہر۔ جیسی علّت ویسا معلول"۔ یعنے خیال کی قوتیں۔ مختلف ذہنی حالتیں اور جذبات۔ سب کے سب رفتہ رفتہ اپنا اثر جسم پر ظاہر کرتے ہیں +

کسی شخص کا یہ قول ہے۔" آج کل اس بات کا بڑا چرچا سننے میں آتا ہے کہ ذہن یا نفس جسم پر بہت کچھ اثر رکھتا ہے۔ لیکن میں اس امر میں چنداں یقین نہیں کرتا"۔ یقین نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟ دیکھو ایک شخص تمہیں اچانک کوئی بُری خبر سُنائے۔ تمہارا چہرہ زرد پڑ جاتا ہے۔ تم کانپنے لگتے ہو یا شائد تمہیں غشی آجاتی ہے۔ مگر یہ خبر تمہیں تمہارے ذہن کے ذریعہ ہی دی گئی ہے۔ مثلاً تمہارا کوئی دوست تمہیں کھانے کے وقت کوئی ایسی بات کہے۔ جو ناخوشگوار معلوم ہو۔ یہ سُن کر تم آزردہ ہو گئے۔ ابھی تک تو تم کھانا مزے سے کھا رہے تھے۔ مگر یہ بات سنتے ہی بھوک جاتی رہی لیکن جو کچھ کہا گیا تھا وہ تمہارے ذہن میں کھُب گیا۔ اور ذہن کے سبب سے تم پر اثر پیدا ہُوا +

اور تمثیل لو۔ دیکھو ایک نوجوان شخص پاؤں رگڑتا ہُوا جا رہا ہے۔ اور راستہ میں ذرا ذرا سی روک پر بھی ٹھوکریں کھاتا جاتا ہے۔ کیا وجہ؟ صرف یہ کہ وہ شخص ضعیف العقل اور مخبوط الحواس ہے۔ یا یہ کہو کہ ذہن کی لغزاں حالت سے جسم کی لغزاں حالت پیدا ہوتی ہے۔ پختہ طبیعت والے کا پاؤں جم کر پڑتا ہے۔ اور بیقرار طبیعت والے کا پاؤں قدم قدم پر لڑکھڑاتا رہتا ہے +

اور لو۔ مثلاً ایک ناگہانی آفت آن پڑتی ہے۔ تم کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہو۔ کانپنے لگ جاتے ہو۔ اور ڈر کے مارے بیقرار ہو۔ تم کیوں نہیں ہل جُل سکتے۔ اور تمہارے کانپنے کی کیا وجہ ہے؟ اس پر بھی تم یہ یقین کرتے ہو کہ ذہن کا جسم پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ فرض کرو کہ ایک لمحہ تک تم پر غصّہ کی حالت طاری ہے۔ اس کے چند گھنٹے بعد تک تم شکایت کرتے رہتے ہو کہ ہائے سخت درد سر ہو گیا۔ اور پھر بھی تم یہ نہیں سمجھتے کہ خیالات اور جذبے جسم پر کیا اثر رکھتے ہیں +

ایک دو روز کی بات ہے کہ ایک دوست سے باتیں کرتے ہوئے ہم پریشانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا تشتت خاطر کا ذکر کر رہے تھے۔ اس نے کہا۔ کہ "میرے والد میں تردّد و تفکّر کی بڑی عادت ہے"۔ میں نے جواب دیا کہ "تمہارے والد تندرست نہیں ہیں۔ اور نہ وہ مضبوط۔ توانا قوی اور چست و چالاک ہیں" پھر میں اس کے سامنے اس کے والد کی حالت زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کرنے لگا۔ اور اُن تکلیفوں کا ذکر کیا۔ جو اُسے ستاتی رہتی ہیں۔ وہ حیران ہو کر میری طرف دیکھنے لگا اور کہنے لگا۔ "آپ تو میرے والد کو نہیں جانتے"۔ میں نے جواب دیا "نہیں میں نہیں جانتا"۔ "تو پھر جس مرض میں وہ مبتلا ہیں آپ اُس کو اِس طرح ٹھیک ٹھیک کیونکر بیان کر سکتے ہیں"۔ تم نے مجھ سے ابھی کہا تھا کہ تمہارے والد میں تردّد و تفکّر کی بڑی عادت ہے۔ جب تم نے مجھ سے یہ کہا تو مجھے اس کا سبب معلوم ہو گیا۔ تمہارے والد کی حالت بیان کرنے میں مَیں نے صرف یہ کیا ہے کہ اُس سبب کے مخصوص نتائج دکھا دیئے +

خوف اور پریشانی سے جسم کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ زندگی کی طاقتیں سُستی اور آہستگی سے کام کرتی ہیں۔ برعکس اس کے امید اور آسودگی سے جسم کے راستے کھل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ زندگی کی طاقتیں جسم کے اندر اس طرح اُچھلتی اور جوش مارتی ہیں کہ بیماری شاذ و نادر ہی آ سکے اور اپنا تسلط کر سکے +

بہت دن کا عرصہ نہیں ہُوا کہ ایک عورت میرے ایک دوست سے اپنی ایک سخت جسمانی تکلیف کا ذکر کر رہی تھی۔ میرا دوست اتفاق سے یہ جانتا تھا کہ اس عورت اور اس کی بہن کے درمیان رشتۂ اتحاد نہیں ہے۔ جو تکلیفیں اس عورت نے بیان کیں اس نے ان کو بغور سُنا اور پھر ٹھیک اُس کے چہرے کی طرف دیکھ کر ایک کراری لیکن محبت بھری آواز سے یہ کہا۔ "اپنی بہن کا قصور معاف کر دو"۔ اس عورت نے اس کی طرف حیران ہو کر دیکھا۔ اور یہ کہا "میں اپنی بہن کو معاف نہیں کر سکتی"۔ اُس نے اُس کے جواب میں یہ کہا "تو پھر اچھا۔ وجع مفاصل اور ریح کی قسم سے تکلیفیں بھگتے جاؤ" +

چند ہفتوں کے بعد وہ عورت پھر اُسے ملی وہ اس کی طرف بھرے قدموں آئی اور کہنے لگی "میں نے تمہاری نصیحت مان لی۔ میں اپنی بہن سے ملی اور میں نے اُسے معاف کر دیا۔ اب ہم میں پھر پوری پوری صفائی اور محبت ہو گئی ہے"۔ اور مجھے یاد ہے کہ جس دن ہمارا دونو کا ملاپ ہُوا۔ اُسی دن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے میری تکلیفیں کم ہوتی گئیں اور آج ان تکلیفوں کا نشان تک بھی نہیں رہا معلوم نہیں کیا سبب - اور درحقیقت ہم دونو بہنوں میں اس قدر گہری دوستی ہوگئی ہے - کہ اب ہم ایک دوسری کے بنا مشکل سے رہ سکتی ہیں، اس سے علت و معلول کا تعلق ثابت ہے +

مندرجہ ذیل قسم کے کئی واقعات سُننے میں آئے ہیں - جن کی پوری پوری تصدیق ہو چکی ہے - چند لمحہ کے لئے ایک بچہ کی ماں پر نہایت ہی غصہ کی حالت طاری رہی - اور دودھ پیتا بچہ ایک گھنٹے کے اندر اندر مرگیا - گویا اس تھوڑی دیر کے عرصے میں اس کی ماں کے سارے بدن میں زہر سرائت کر گیا - اور یہ زہر اس کے دودھ میں مل گیا - اسی قسم کی اور حالتوں میں اس سے سخت بیماری اور تشنج کی علامتیں پیدا ہوئی ہیں +

ایک مشہور سائنس داں نے مندرجہ ذیل تجربہ کئی بار آزمایا - ایک کمرے کو گرمی پہنچانے کے بعد اس میں کئی آدمی رکھے گئے - ہر ایک آدمی پر ایک لمحہ کے لئے کسی نہ کسی قسم کا خاص جذبہ غالب تھا - ایک شخص سخت غصہ میں بھرا ہوا تھا - اور دوسرے لوگوں میں دیگر مختلف قسم کے جذبے بھرے ہوئے تھے - تجربہ کرنے والے نے ان میں سے ہر ایک آدمی کے جسم سے پسینہ کا قطرہ لیا - اور نہائت احتیاط سے کیمیائی تجزّی کے ذریعہ اُس نے ہر ایک آدمی پر جو خاص خاص جذبہ طاری تھا معلوم کر لیا - اور جب اُن آدمیوں کے تھوک کی علیحدہ علیحدہ کیمیائی تجزّی کی گئی - تب بھی عملاً وہی نتائج ظہور میں آئے +

مندرجہ ذیل بیان امریکہ کے ایک مشہور مصنّف کا ہے - یہ ہمارے ایک بہت بڑے طب کے مدرسہ کا لائق ڈگری یافتہ ہے - اور جو طاقتیں جسم کی بنانے والی ہیں - اور جو طاقتیں جسم کی بگاڑنے والی ہیں - اس نے ان دونو طاقتوں کا بغور مطالعہ کیا ہے - "ذہن یا نفس جسم کا قدرتی محافظ ہے - ہر ایک خیال اپنا اثر پیدا کرنا چاہتا ہے - اور بیماری کی بھیانک ذہنی تصویریں عیاشی اور تمام قسم کی بُرائیاں روح کے اندر کنٹھ مالا (خنازیر) اور کوڑھ (جُذام) پیدا کرتی ہیں اور روح کے ذریعہ ان کا اثر جسم پر نمایاں ہوتا ہے - غصہ کے سبب تھوک کی کیمیائی خاصیتیں زہر میں مبدّل ہو جاتی ہیں - اور یہ زہر زندگی کے لئے خطرناک اور مہلک ہوتا ہے - یہ تو سب جانتے ہیں کہ یکایک آنے والے اور سخت جذبوں سے انسان کا دل چند گھنٹوں میں کمزور ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہیں ہوگیا۔ بلکہ یہ جذبے اس کی موت اور دیوانگی کا باعث ہوئے ہیں سائنس دانوں نے دریافت کیا ہے۔ کہ جو شخص ارتکاب گناہ کی سخت پشیمانی کے باعث یکایک ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ اور عرق عرق ہو جاتا ہے۔ اس کے پسینہ اور معمولی پسینہ میں کیمیائی اختلاف ہے۔ اور بعض وقت ایک مجرم کے ذہن کی حالت اس کے پسینہ کی کیمیائی تجزی کرنے سے ٹھیک ٹھیک معلوم ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جب اس مجرم کا پسینہ سیلینگ ایسڈ (ایک قسم کا تیزآب) کے ساتھ ملایا جاتا ہے۔ تو اس کا رنگ ایک خاص قسم کا نافرمانی ہو جاتا ہے۔ یہ بات مشہور ہے کہ صرف دہشت یا ڈر کے باعث ہزاروں شخص قربان ہو گئے۔ اور برعکس اس کے دلیری یا جرأت نے بہتوں کو حوصلہ اور طاقت بخشی ہے +

ماں میں غصہ ہونے سے دودھ پیتے بچے کو زہر چڑھ جاتا ہے۔ دیری جو ایک مشہور شخص گھوڑوں کا سدھانے والا تھا بیان کرتا ہے۔ کہ ایک غصہ کا کلمہ کہنے سے بعض اوقات ایک گھوڑے کی نبض ایک منٹ میں دس دفعہ زیادہ بھڑکنے لگتی ہے۔ اگر یہ بات ایک جانور کی نسبت درست ہے تو پھر انسانی ہستی پر خصوصاً بچے پر اس کی طاقت کا کیا کہنا ہے۔ یعنے غصہ بچے پر تو بہت ہی زیادہ اثر پیدا کریگا۔ جب کوئی ذہنی جذبہ بہت تیزی پر ہوتا ہے تو اُس سے اکثر قے آنے لگتی ہے۔ سخت غصہ یا ڈر سے یرقان (پیلیا) ہو جانے کا احتمال ہے۔ سخت غصہ کی حالت سے مرگی (سکتہ) اور موت سرزد ہوئی ہیں۔ بلا شک کئی بار ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ ذہنی تکلیف یا سخت پریشانی کی حالت ایک رات تک رہنے کے باعث ایک شخص کی زندگی تباہ ہوگئی ہے۔ رنج۔ دیر پا حسد یا جلن۔ متواتر فکر اور اندر ہی اندر کھانے والا اور کمزور کرنے والا تردد۔ ان سب باتوں سے بعض وقت دیوانگی کی حالت ظہور میں آتی ہے اور جس شخص میں یہ جذبے غالب ہیں وہ اکثر دیوانہ ہو جاتا ہے۔ اُداسی کے خیالات اور مزاج کی نقیض یا ناموافق حالتوں سے بیماری خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ اور ذہن کے خراب ہو جانے سے اس کی آلودہ اور وبائی سطح پر جرم پیدا ہوتا ہے اور بڑھتا ہے۔ مثلاً سچ کہا ہے + بیت

حسد کا زہر دل میں گر جاوے رم خیالات و اُلفت کو کر دے بھسم

ان سب باتوں سے ہم وہ بڑی حقیقت معلوم کرتے ہیں۔ جس کو ہم آج

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سائنس کے رو سے ثابت کر رہے ہیں یعنی یہ کہ مختلف ذہنی حالتیں۔ تاثرات اور جذبے جسم پر اپنا خاص خاص جداگانہ اثر پیدا کرتے ہیں۔ اور اگر ان میں سے کسی کو آزاد کر دیا جائے یا دخل دیا جائے تو وہ باری باری بیماری کی نرالی صورتیں پیدا کر دیگا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد یہ نرالی قسم کی بیماریاں کہنہ ہو جائینگی +

اب ہم ان کے عمل کے طرز کی نسبت کچھ بیان کرتے ہیں مثلاً اگر ایک شخص پر کچھ عرصہ تک غصہ کی حالت طاری رہی ہے تو اس کی جسمانی ساخت میں گویا ایک جسمانی گرج کا طوفان قایم ہوگیا۔ جس کا اثر یہ ہوتا ہے۔ کہ بدن کی باقاعدہ صحیح و سالم اور زندگی بخش رطوبتیں خراب ہو جاتی ہیں یا کمزور ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے قدرتی عمل کرنے کی بجائے وہ رطوبتیں زہر آلودہ اور مضر ہو جاتی ہیں۔ اور اگر یہی حالت کچھ عرصہ تک برابر جاری رہے تو مجموعی اثر ہونے سے ان سے ایک خاص قسم کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے اور یہ بیماری رفتہ رفتہ پرانی پڑ جاتی ہے۔ پس اس کے برعکس تاثر یا جذبہ مثلاً مہربانی۔ محبت۔ نیک نیتی۔ خیر خواہی ان سے تمام جسمانی رطوبتوں میں صحیح و سالم۔ پاک و صاف اور زندگی بخش اثر پیدا ہوتا رہتا ہے۔ جسم کے تمام راستے آزاد اور کھلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ زندگی کی طاقتیں ان کے اندر اچھلتی۔ کودتی اور بڑے جوش و خروش سے داخل ہوتی رہتی ہیں اور یہی طاقتیں جوش میں آکر اور متحرک ہوکر بتدریج اپنی مخالف طاقتوں کی زہریلی اور مرض پیدا کرنے والی تاثیروں کو دور کر دینگی اور نیست و نابود کر دینگی +

ایک طبیب ایک مریض کو دیکھنے جاتا ہے۔ گو آج صبح اس نے کچھ دوائی نہیں دی تو ہم اس کے جانے ہی سے مریض کی تشفی ہوگئی اور پہلے سے بہتر ہوگیا۔ طبیب کا آنا کیا تھا گویا وہ اپنے ساتھ صحت و تندرستی کی روح خندہ پیشانی اور عمدہ طبیعت اور مزاج کی شگفتگی اور امید مریض کے کمرے میں لایا تھا اور ان سب باتوں کو وہیں چھوڑ کر چلا گیا۔ درحقیقت اس امید اور شگفتہ مزاجی نے مریض کے دل پر بہت کچھ اثر پیدا کیا۔ اور طبیب کے باعث مریض کی یہ ذہنی حالت ہونے سے اس کا اثر مریض کے جسم پر ہوا اور اس ذہنی اثر یا تغیر کے باعث مریض کی حالت روز بروز اچھی ہوتی جاتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ سچ کہا ہے۔ "ایک دم ہزار اُمید"۔ "اگر آسرا نہ ہوتا تو کیا حال ہوتا"۔ "جب تک سانس ہے تب تک آس ہے"۔

جس شخص کی صحت اچھی نہیں ہے۔ ہم نے بعض وقت اُسے دوسرے شخص کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے۔ "آپ کے آنے سے میں ہمیشہ بہتر ہو جاتا ہوں"۔ اس بیان میں بہت کچھ علمی راز پنہاں ہے۔ "عقلمند کی زبان ہی معجون مفرح کا کام دیتی ہے"۔ ذہنی ایما یا اشارہ کا انسان کی طبیعت پر بہت کچھ اثر ہوتا ہے۔ یہ بات نہائت قابل غور ہے۔ اور اس کے مطالعہ کرنے میں بہت کچھ لطف حاصل ہوتا ہے۔ دنیا میں ایک شخص نہایت مشہور سائنس دان ہے۔ اور وہ علم بدن سے واقف اور نہائت مشہور تشریح دان بھی ہے۔ اس کا بیان ہے کہ "تجربوں سے میں نے ثابت کیا ہے کہ انسان کے بدن کی کل ساخت ایک برس سے کم میں بالکل بدلی جا سکتی ہے۔ اور بدن کے بعض حصے چند ہفتوں کے اندر ہی اندر بالکل نئے ہو سکتے ہیں"۔

مجھ سے لوگ یہ سوال کرتے ہیں۔ "کیا تم یہ کہتے ہو کہ اندرونی طاقتوں کے عمل کے ذریعہ جسم بیماری کی حالت سے صحیح و سالم حالت میں تبدیل ہو سکتا ہے؟ ہاں فی الحقیقت ایسا ہی ہوتا ہے۔ علاوہ بریں علاج کا قدرتی طریقہ یہی ہے۔ اور جس طریقہ میں بوٹیوں دوائیوں اور بیرونی چیزوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ تو مصنوعی طریقہ ہے۔ بوٹی یا دوائی صرف اتنا کر سکتی ہے کہ روک یا مزاحمتوں کو دور کر دے۔ تاکہ زندگی کی طاقتیں زیادہ تر اچھی طرح سے کارروائی کر سکیں۔ شفا یابی کی اصلی ترکیب تو زندگی کی اندرونی طاقتوں ہی کو عمل میں لانے سے شروع ہوتی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ ایک نہایت مشہور سرجن اور طبیب نے اپنے ہم پیشہ رفیقوں کے سامنے اس طرح بیان کیا۔ "طبابت کے پیشے میں مدت مدید تک یہ بات نامعلوم رہی کہ زندگی کے اصول یا غذائیت پر کونسی شے ضروری اثر رکھتی ہے۔ اور اکثر غور و مطالعہ سے یہ بات قرار پائی ہے کہ مادی شے کا ذہن پر بہت کچھ عمل یا اثر ہوتا ہے۔ اس سے علم طبابت میں بہت کچھ ترقی نہیں ہوئی۔ اور یہی وجہ ہے کہ معالجہ میں روحانی یا ذہنی اثر سے چنداں کام نہیں لیا گیا۔ لیکن اب اُنیسویں صدی کی روشنی چمکی ہے اور اس لئے بنی نوع انسان نے قدرت کی پوشیدہ طاقتوں کی طرف قدم بڑھایا ہے۔ طبیبوں کو اب علم النفس و القوا کا مطالعہ مجبوراً کرنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پڑتا ہے۔ اور ذہنی ادویات دافع امراض کے وسیع میدان میں تحقیقات کرنی پڑتی ہے۔ اب سستی کرنے۔ شک و شبہ دل میں لانے یا تامل کرنے کا وقت نہیں ہے۔ جو شخص اس امر کی جستجو میں سستی کرتا ہے۔ وہ گمراہ ہے۔ کیونکہ تمام عالم اسی تحریک میں ساعی اور سرگرم ہے"۔

میں اس امر سے واقف ہوں کہ جس معاملہ کا ہم اب ذکر کر رہے ہیں اس کے متعلق پچھلے چند سالوں میں بہت کچھ بے وقوفی ہوئی ہے۔ لوگوں نے بہت بیہودہ باتیں اور دعوے کئے ہیں۔ لیکن اس سے قدرت کے بڑے بڑے مخفی قوانین کی تردید نہیں ہو سکتی۔ اور نہ اس بات کو ان خاص قوانین سے مطلق سروکار ہے۔ علم اخلاق۔ فلسفہ یا الہیات کی تحقیقات میں بھی شروع شروع میں ایسی بیہودگیاں ہوتی رہی ہیں۔ لیکن جوں جوں زمانہ گزرتا جاتا ہے یہ بیوقوفی اور بیہودگی کی باتیں جاتی رہی ہیں اور بڑے بڑے دائمی اصول ہمیشہ کے لئے زیادہ تشریح و توضیح کے ساتھ قائم ہو گئے ہیں۔

میں خود ایسے بہت سے واقعات سے واقف ہوں کہ جہاں ان طاقتوں کے عمل کے ذریعہ پوری پوری اور مستقل شفا یابی ظہور میں آئی ہے۔ بعض حالتوں میں تو بہت ہی تھوڑے عرصہ میں پورا پورا اور مستقل علاج ہو گیا ہے۔ بعض ان میں سے ایسے واقعات یا حالتیں ہیں کہ ان میں دوائی کے برابر استعمال سے کچھ بھی نہیں ہوا۔ اور طبیبوں نے لاچار ہو کر جواب دے دیا اور کہا کہ یہ مرض لا علاج ہیں۔ ہر زمانہ اور ہر مذہب میں کثرت سے اس قسم کے حالات ملتے ہیں۔ اور ایسے علاج کرنے کی طاقت آج کل ہم میں کیوں نہیں موجود ہونی چاہیئے؟ طاقت تو موجود ہے۔ پر جس قدر ہم اُن بڑے قوانین کو جانینگے جو زمانہ سابق میں تسلیم کئے گئے تھے۔ اُسی قدر ہم طاقت کو کام میں لا سکینگے۔

ایک شخص دوسرے شخص کو بہت کچھ شفا پہنچا سکتا ہے لیکن اس میں یہ ضروری ہے کہ جس شخص کا علاج کیا جائے وہ بھی دلی اعتقاد رکھتا ہو اور اس کام میں ممد ہو۔ حضرت عیسےٰ نے جن بیماروں کو شفا دی اُن سے کہا کرتے تھے کہ تم اعتقاد رکھو اور اس معاملے میں میرے ممد رہو۔ مریض سے اُن کا سوال ہمیشہ یہ ہوتا تھا۔ کیا تجھے اعتقاد ہے؟ اس طرح سے حضرت عیسےٰ نے جس شخص کا علاج کیا گویا اُس میں جان بخش طاقتیں پھونک دیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر کوئی شخص بہت کمزوری کی حالت میں ہے یا اس کا نظام عصبی بالکل درہم برہم ہوگیا ہے یا اُس کا ذہن بیماری کے غلبہ کے باعث ٹھیک ٹھیک کام نہیں کرتا تو اس شخص کے لئے کچھ عرصہ تک یہ بہتر ہوگا کہ دوسرے شخص کی مدد اور اتحاد کا متلاشی رہے۔ لیکن ایسے شخص کے لئے یہ بہت ہی بہتر ہوگا کہ وہ یہ جان لے کہ میری اندرونی طاقتیں ہی میری شفا کے لئے کافی ہیں۔ ایک شخص دوسرے شخص کا علاج کر سکتا ہے۔ لیکن مستقل طور پر شفایابی حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر ایک شخص اپنا علاج آپ کرے۔ اس طرح سے ایک شخص کے لئے دوسرا شخص معلم یا ہادی کا کام دے سکتا ہے۔ تاکہ وہ اپنی اندرونی قوتوں کی طاقت کو بخوبی سمجھ سکے۔ لیکن دائمی شفا حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر شخص اپنے دل کا زور لگائے۔ حضرت عیسےٰ کی نصیحت ہمیشہ یہ ہوتی تھی "جا اور آئندہ سے گناہ نہ کر"۔ یا یہ کہ "جا تیری گناہ بخش دی گئیں"۔ اس سے یہ ایک ابدی اور غیر لغیر حقیقت جتائی گئی ہے۔ کہ تمام قسم کے گناہ اور اس کی منتج مصیبت قانون کی خلاف ورزی کا براہ راست یا ضمنی نتیجہ ہے۔ خواہ ہم اس قانون کے خلاف دانستہ عمل کریں یا ناوانستہ۔ خواہ ارادتاً عمل کریں یا غیر ارادتاً۔

یہ منشا ہے کہ مصیبت صرف اس وقت تک رہے۔ جب تک کہ گناہ رہے یہ ضرور نہیں کہ گناہ مذہبی معنوں میں ہو۔ بلکہ ہمیشہ فلسفی معنوں میں ہو۔ گو اکثر بار دونو معنوں میں بھی ہو۔ جس وقت کہ قانون کے خلاف ورزی کرنا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور جس وقت کوئی شخص قانون کے عین مطابق عمل کرنے لگتا ہے۔ اسی وقت مصیبت یا تکلیف کا باعث دُور ہو جاتا ہے۔ اور اگرچہ پچھلی گناہ یا قانون کے خلاف ورزی کرنے کا مجموعی اثر روح کے اندر کچھ باقی ہو۔ لیکن سبب دُور ہو جاتا ہے۔ اور اس لئے جو گناہ کا پچھلا اثر باقی ہے۔ اس میں کچھ اضافہ نہیں ہونے پاتا۔ اور جب راست اور درست قوتیں اپنا کام کرنے لگینگی تو پچھلے گناہ کے باعث جو بیماری باقی رہ گئی ہے۔ وہ بھی جاتی رہیگی۔

انسان کو چاہیئے کہ اس بات کو بخوبی سمجھے۔ اور ذہن نشین کرے کہ میں اور وہ غیر محدود روح جو کل جانداروں کی زندگی ہے۔ دونو دراصل ایک ہی ہیں۔ یہی ایک بات ہے۔ جس کے باعث انسان قوانین کی پوری پوری مطابقت کرنے لگیگا۔ اس کے سوا اور کوئی بات نہیں۔ اس حالت میں کسی قسم کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیماری نہیں رہ سکتی۔ اور اسی بات کو بخوبی سمجھنے اور اس ایزدی رو کو اپنے اندر آنے دینے سے ہی ہر قسم کی باقیماندہ بیماری یا متعدّی مرض فوراً دور ہو جاتا ہے۔ مثلاً اس لا انتہا ذات باری نے فرمایا ہے۔ "میں اپنی روح تم میں ڈالونگا۔ اور تم جی اٹھو گے اور زندہ رہو گے +

جونہیں کوئی انسان اپنا تعلق یا یگانگت اس غیر محدود روح سے بخوبی سمجھ لیتا ہے۔ وہ اپنے تئیں نرا مٹی کا پتلا نہیں سمجھتا بلکہ روحانی ہستی سمجھنے لگتا ہے۔ پھر وہ اس قسم کی غلطی نہیں کرتا۔ کہ اپنے تئیں ایک جسم خیال کرے جو بیماریوں۔ برائیوں اور مرضوں میں مبتلا رہتا ہے۔ بلکہ اب وہ یہ امر ذہن نشین کر لیتا ہے کہ "میں روح ہوں اور اب بھی اسی قدر روح ہوں جس قدر روح کہ میں آئندہ ہونگا یا ہو سکتا ہوں اور جسم جس میں کہ میں رہتا ہوں میرا مکان یا گھر ہے۔ اسے خود میں نے بنایا ہے۔ اور میں اس پر قابض ہوں"۔ اور جونہیں وہ خود مالک ہونیکی طاقت کو تسلیم کرنے لگتا ہے اُسی وقت سے وہ جسم کو اپنے اوپر غالب نہیں ہونے دیتا آئندہ سے وہ ان اصولوں یا طاقتوں کا اندیشہ نہیں کرتا جنکو وہ اپنی ناواقفیت سے جسم پر غالب یا موثر ہونے دیتا ہے۔ جونہیں وہ اپنی عظمت اور طاقت کو بخوبی سمجھ لیتا ہے وہ اب ان طاقتوں سے بالکل نہیں ڈرتا بلکہ وہ ان سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اس طرح پر وہ ان طاقتوں کے مطابق عمل کرنے لگتا ہے یا یہ کہو کہ ان طاقتوں کو اس طرح ترتیب دیتا ہے اور اس طرح قابو میں رکھتا ہے۔ کہ وہ خود اس کے مطابق ہو جاتی ہیں۔ جو پہلے ان طاقتوں کا غلام بنا ہوا تھا۔ اب وہ ان کا آقا بن جاتا ہے۔ جونہیں ہم کسی چیز کو چاہنے یا اُس سے پیار کرنے لگتے ہیں تو وہ چیز ہمیں آئندہ سے تکلیف نہیں پہنچاتی +

آج کل تقریباً بہت سے لوگ ایسے ہیں جو جسم کے کمزور ہیں اور مختلف بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ یہ لوگ ضرور تندرست اور قوی ہو جائیں۔ اگر یہ خدا تعالےٰ کو اپنا کام کرنے کا موقع دیں۔ ایسے لوگوں سے میں یہ کہتا ہوں کہ وہ ایزدی رو کو اپنے اندر آنے سے روکیں اور کچھ ہی کرو مگر ایزدی رَو کو بند نہ ہونے دو۔ اُسے اپنے اندر برابر آنے دو۔ اسے خود اپنی طرف کھینچو جس قدر تم ایزدی رَو کو اپنے اندر آنے دوگے۔ اُس کی اندر آنے والی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رَو تمہارے جسم کے اندر ایک ایسی جان بخش طاقت پیدا کر دیگی کہ جو کچھ پرانی روک یا بیماری جسم میں غالب ہے۔ وہ سب اس طاقت کے سامنے دور ہو جائیگی۔ خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے "جو لوگ میرے کلموں کی تلاش میں ہیں وہ کلمے ان لوگوں کے لیئے بمنزلہ جان کے ہیں۔ اور اُن کے گوشت یا جسم کے لیئے صحت کا باعث ہیں" +

ایک چوبچا ہے جس میں سے گدلے پانی کی نہر یا دھار بہت دنوں سے جاری ہے۔ رفتہ رفتہ اس چونچے کی اطراف اور تہ میں مٹی جمع ہو گئی ہے اور یہ مٹی برابر جمع ہوتی رہیگی۔ جب تک کہ گدلا پانی چونچے میں سے بہ کر جاتا ہے۔ اسے بدل ڈالو۔ چونچے میں بلور کی مانند صاف شفاف پانی کی جلد جلد بہنے والی دھار آنے دو۔ اور بہت تھوڑے عرصہ میں جو مٹی اس کی اطراف اور تہ میں جمع ہو گئی ہے وہ بھی بہ جائیگی۔ چوبچا بالکل صاف ہو جائیگا۔ اب وہ خوشنما دکھائی دینے لگیگا بدنما نہیں۔ علاوہ بریں جو پانی کہ اب اس میں سے بہتا ہے نہایت قیمتی ہوگا۔ جو لوگ اس پانی کو کام میں لائینگے ان کے لیئے یہ پانی تازگی بخش ہوگا۔ اور صحت اور طاقت کا ذریعہ ہوگا +

بلاشک جس قدر تم اپنی یگانگت۔ زندگی کی اس لا انتہا روح سے بخوبی سمجھو گے اور اس طرح اپنی پوشیدہ طاقتوں اور قوتوں سے دراصل کام لوگے تمہاری بیماری آرام میں۔ نا اتفاقی اتفاق میں۔ تکلیف اور رنج وافر صحت اور تقویت میں مبدّل ہو جائینگے۔ اور جس قدر تم اس کامل حقیقت اور اس وافر صحت اور تقویت کو اپنے اندر محسوس کروگے۔ اسی قدر اس کا اثر ان لوگوں پر بھی ہوگا۔ جو تم سے ملتے جلتے ہیں۔ کیونکہ یہ یاد رہے کہ بیماری کی طرح صحت بھی اُڑ کر اوروں کو چمٹ جاتی ہے اور جلدی اپنا اثر کرتی ہے +

اب لوگ مجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ ان مسئلوں کے عملی استعمال کی نسبت مجمل طور پر کیا کہ سکتے ہو۔ جس سے کہ ہم کامل جسمانی صحت حاصل کر سکیں اور موجودہ بیماری سے شفا یاب ہو سکیں۔ اس کے جواب میں یہ کہ سکتے ہیں۔ کہ بڑی بات یہ ہے کہ اول بڑے بنیادی اصول کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اور یہ ضرور ہے کہ ہر ایک شخص بطور خود اس اصول پر عمل کرنا اور مشق کرنا سیکھے۔ کوئی شخص دوسرے شخص کے لیئے یہ کام بخوبی نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس شخص کو خود ہی کرنا چاہیئے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوّل یہ کہ سکتے ہیں کہ ہر ایک شخص میں کامل صحت کا خیال ہونے سے ہی اس کی اصلی اور جان بخش طاقتیں اپنا اپنا عمل کرینگی - اور اس سے رفتہ رفتہ مطلوبہ نتیجہ کم و بیش ظہور میں آئیگا - یعنی کامل صحت حاصل ہوگی پھر جب ہم اس بڑے اصول کی نسبت براہ راست ذکر کرتے ہیں - تو اس اصول کی خاصیت سے یہ صاف ظاہر ہے کہ عمل اظہار کی بجائے عمل تحصیل سے بہت کچھ ہو سکتا ہے - گو بعض شخصوں کو اس اصول کے صاف صاف اظہار اور بیان سے بہت کچھ مدد مل سکتی ہے - اور یہی اظہار اُن کے لئے اس اصول کے بخوبی سمجھنے اور حاصل کرنے کا ذریعہ ہے +

چونکہ تمام زندگی علیحدہ علیحدہ اس اعلےٰ زندگی کا لا انتہا روح سے ظہور میں آئی ہے اور متواتر آتی رہتی ہے - اس لئے جس قدر تم زندگی کی اس لا انتہا روح کو بخوبی سمجھو گے - اور حاصل کرو گے - اور جس قدر تم اس بات کو بخوبی سمجھ کر ایزدی رو کو اپنے اندر آنے دو گے - اسی قدر تم اُن طاقتیں کو عمل میں لاؤ گے جو کبھی نہ کبھی تمہارے جسم میں وافر صحت اور توانائی کی حالت پیدا کر دینگی - کیونکہ جب تم اس امر کو بخوبی سمجھو گے کہ زندگی کی اس لا انتہا روح میں بذات خود کسی قسم کی بیماری عائد ہو نہیں سکتی اور پھر جب تم اس زندگی کے ساتھ اپنی یگانگت سمجھ کر یہ اچھی طرح جان لوگے کہ یہی زندگی تم میں موجود ہے - تو تم اسے اپنے اندر اس قدر کثرت سے سرائت کرنے دو گے - کہ جسم کی خراب اور مرض آلودہ حالتیں اس روح کی کامل طاقت کے بس میں ہونگی - یعنی یہ سب خراب حالتیں صحت اور تندرستی میں مبدل ہو جائینگی لیکن اس امر کا جلد یا دیر سے ظہور میں آنا بالکل تم پر ہی منحصر ہے +

ایسے بھی لوگ ہوئے ہیں جنہوں نے اس بات کو بخوبی سمجھ لیا ہے اور ایزدی رَو کو اپنے اندر آنے دیا ہے - یہاں تک کہ انہوں نے بہت جلد اور مستقل طور پر صحت حاصل کی ہے - جس قدر زیادہ تیزی یا قیام ہوگا - اُسی قدر وقت کم لگیگا - مگر یہ تیزی یا قیام آسودہ اور چپ چاپ طور پر ہو اور اس کے آنے کی برابر امید ہو نہ کہ ایسی تیزی یا قیام ہو جس میں اندیشہ اور خلل واقع ہوں اور جس کے برابر آنے کی اُمید نہ ہو - علاوہ اس کے ایسے بھی لوگ ہیں جنہوں نے اس بات کو بتدریج سمجھا اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حاصل کیا ہے +

جو عمل ذیل میں بیان کیا جاتا ہے اس سے بہت سے شخصوں کو بڑی مدد ملیگی اور بہت سوں کو صحت کلی حاصل ہوگی - وہ عمل یہ ہے - نفس میں اطمینان ہو - یعنی طبیعت میں شانتی ہو - اور دل میں سب لوگوں کے لئے محبّت بھری ہوئی ہو ایسی حالت میں ہوکر اندرونی نفس کے امن اور خلوت پسند حجرے میں داخل ہو جاؤ - اور یہ دھیان کرو کہ میں اور زندگی کی لا انتہا روح دونو ایک ہی ہیں - اور یہ لا انتہا روح میری زندگی کی زندگی ہے - پھر میں چونکہ روح ہوں اور میری روحانی ہستی ہے - اس لئے میری خاص اصلی ذات میں کسی طرح کی بیماری نہیں آ سکتی - چونکہ میرے جسم میں بیماری نے گھر کر لیا ہے - اب میں اپنے جسم کے اندر اس لا انتہا زندگی کی سرائت کرنے والی رَو کو اس کے سارے حصّوں میں بخوبی بہنے دیتا ہوں اور اب بھی یہ رَو میرے جسم میں برابر جاری ہے - اور جا بجا حرکت کر رہی ہے - اور شفایابی کا عمل ہو رہا ہے - اس بات کو ایسی پوری طرح ذہن نشین کرو - کہ تم اپنے جسم میں جوش - حرکت اور تیزی معلوم کرنے لگو - گویا جان بخش طاقتیں خوب زور شور سے عمل کر رہی ہیں - اور یہ یقین کرو کہ شفایابی کا کام برابر جاری ہے اور اس یقین پر متواتر جمے رہو - بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ چاہتے کچھ ہیں لیکن اُمید کچھ اور کرتے ہیں - ان کا بھلائی کی طاقت میں اتنا ایمان نہیں ہوتا جتنا کہ بُرائی کی طاقت میں ہوتا ہے - اور اسی وجہ سے وہ مریض رہتے ہیں +

اگر کوئی شخص مقررہ اوقات میں جتنی دفعہ اس سے ہو سکے اپنے تئیں اس دھیان میں لگائے یا اس امر کو بخوبی سمجھے یا اس بات کو معالج سمجھ کر اپنی شفایابی کا ذریعہ بنائے اور پھر اپنے نفس کو متواتر اسی حالت میں رہنے دے تاکہ یہ قوت یا طاقت برابر کام کرتی رہے تو یہ شخص تعجب کریگا - اور حیران ہوگا کہ اس کا جسم بہت جلد بیماری اور بے اعتدالی کی حالت کو چھوڑ کر صحت اور اعتدال اختیار کریگا - مگر اس تعجب اور حیرانی کی کوئی خاص وجہ نہیں ہے - کیونکہ اس طریقہ پر چلنے سے وہ شخص صرف قادر مطلق کی طاقت ایزدی کو اپنا عمل کرنے دیتا ہے - اور یہ طاقت اپنا عمل آخرکار ہر حالت میں کرے گی ::

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر کوئی خاص مقامی مشکل یا تکلیف ہے اور وہ شخص یہ چاہتا ہے کہ کل جسم کے علاوہ اس خاص حصّہ پر اس لا انتہا روح کا اثر ہو تو وہ اس خاص حصّہ کا خیال اپنے نفس میں باندھ سکتا ہے۔کیونکہ اس طرح پر خیال کو جسم کے کسی خاص حصّہ پر جمانے سے جان بخش طاقتوں کا اثر اس حصّہ میں زیادہ ہوتا رہتا ہے۔مگر ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اس طرح سے جس قدر شفایابی ظہور میں آئیگی اس کے نتائج مستقل طور پر دور نہ ہونگے۔جب تک کہ بواعث یا ان نتائج کے پیدا کرنے والے اسباب دور نہ ہو جائیں۔یا یہ کہو کہ جب تک قانون کے خلاف ورزی کیا جائیگا۔تب تک تکلیف اور بیماری برابر جاری رہیگی +

جس امر پر ہم غور کر رہے ہیں اس کو بخوبی سمجھنے سے جسم کی مریض حالت پر ہی اثر نہ ہوگا۔بلکہ جہاں کہیں یہ خراب حالت نہیں ہے وہاں پر جسم میں زیادہ تقویت۔تیزی اور طاقت حاصل ہوگی +

تمام زمانوں میں اور تمام ملکوں میں اندرونی طاقتوں کے عمل کے ذریعہ بہت سے لوگ شفایاب ہوئے ہیں۔اور ان کی شفایابی میں بیرونی ذریعوں سے کچھ بھی کام نہیں لیا گیا ہے۔مختلف طریقے کام میں لائے گئے ہیں یا یہ کہو کہ ان کو مختلف نام دیئے گئے ہیں۔لیکن بڑا قانون جو کل کی بنیاد ہے ایک ہی ہے۔اور آج کل بھی وہی قانون جاری ہے۔جب حضرت عیسےٰ نے اپنے حواریوں کو باہر بھیجا تو ان کی یہ ہدایت تھی کہ بیماروں اور مصیبت زدوں کو شفا بخشو اور نیز لوگوں کو تلقین کرو۔عیسائی مذہب کے آغاز میں جو بڑے بڑے ولی اور اسقف ہوئے ہیں اُن کو شفا دینے کی طاقت حاصل تھی اور شفا دینا بھی ان کا ایک فرض تھا +

جیسی طاقت لوگوں کو پہلے زمانہ میں حاصل تھی۔آج کل ہم میں بھی ویسی طاقت کیوں نہیں حاصل ہو سکتی ؟ کیا کچھ قانون بدل گئے ہیں ؟ بدلنے کا کیا کام وہ تو بالکل ویسے ہی ہیں۔تو پھر کیوں یہ طاقت حاصل نہیں ہو سکتی؟ صرف اس لئے کہ چند مستثنےٰ لوگوں کے سوا جو کہیں کہیں شاذ و نادر پائے جاتے ہیں۔ہم قانون کی ماہیت اور اصلیت کو نہیں پہنچ سکتے۔اور اس قانون کی تہ کو پہنچنے کی بجائے صرف بالائی کارروائی کرتے ہیں۔جب تک ہم اس قانون کے نرے لفظوں پر غور کرتے ہیں تب تک ہم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیکن اس قانون کے اصلی مطلب اور ماہیت کو ہی سمجھنے سے ہم میں جان اور طاقت آسکتی ہے۔ جو شخص اس قانون کے ظاہری اور لفظی معنوں کو چھوڑ کر اس کے معنوی اور اصلی مطلب پر غور کریگا۔ اور اس اصلیت کو بخوبی سمجھیگا۔ اس میں پہلے زمانے کے لوگوں کی طرح طاقت ایزدی سرائت کریگی۔ اور یہ شخص دوسروں کو بھی یہ طاقت عطا کر سکیگا۔ کیونکہ یہ شخص ایک متحرک طاقت ہے۔ اور دوسروں کے ساتھ مستند کلام یا گفتگو کرتا ہے +

آج کل ہم جلدی اس بات کو معلوم کرتے جاتے ہیں اور جوں جوں زمانہ گزرتا جائیگا۔ ہم اور بھی زیادہ تر اِس بات کو معلوم کرینگے۔ کہ عملی طور پر تمام قسم کی بیماری اور تکلیف جو اُس کے باعث ہوتی ہے اس کی اصلیت ذہن کی اور تاثرات کی خراب حالتیں ہیں۔ جس طرح ہم کسی چیز کو ذہن میں خیال کرتے ہیں۔ اسی طرح اس کے نتیجے اچھے یا بُرے کم و بیش ہم پر مرتب ہوتے ہیں۔ اگر ہم اس چیز سے ڈرتے ہیں یا اگر ہم اُسے اپنے برخلاف سمجھتے ہیں تو غالباً وہ چیز ہم پر نقصان دہ یا نیز منحوس نتائج پیدا کریگی۔ لیکن اگر ہم اس چیز کے ساتھ موانست ظاہر کریں یعنے چپکے چپکے اس کا علم حاصل کریں اور دل میں اپنی برتری اُس پر جتائیں تو جس قدر ہم یہ بات کامیابی سے کر سکیں گے اسی قدر وہ چیز ہمیں نقصان نہیں پہنچائیگی +

کوئی بیماری ہمارے جسم میں داخل نہیں ہو سکتی اور نہ وہ ہمارے جسم پر حاوی ہو سکتی ہے۔ اِلّا وہ ہمارے جسم کے اندر اپنے مطابق کوئی شے معلوم کرے جس کے باعث وہ بیماری راہ پا سکتی ہے۔ علےٰ ہذا القیاس کوئی بُرائی یا کسی قسم کی ناپسندیدہ حالت ہماری زندگی میں نہیں آسکتی اِلّا ہماری زندگی میں کوئی شے اس کو اپنی طرف کھینچنے والی ہو جس سے کہ وہ بُرائی یا ناپسندیدہ حالت آسکے۔ جس قدر جلدی ہم اپنے پر آنے والی چیزوں کے باعث کو اپنے ہی اندر ڈھونڈینگے اُسی قدر بہتر ہوگا کیونکہ اس طرح کرنے سے ہم اپنے اندر جلدی ایسی حالتیں پیدا کر سکینگے جن سے کہ نیکی یا بھلائی ہی ہمارے اندر داخل ہو سکے +

ہمیں خود ہی اپنی خاصیتوں کے رُو سے تمام حالتوں پر غالب ہونا چاہیئے لیکن ہماری جہالت کے باعث ہر ایک قسم کی بے شمار حالتیں ہم پر غالب آکر ہمیں مغلوب کر لیتی ہیں اور ہم ان کے بس میں ہو جاتے ہیں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا میں ہوا کے ٹھنڈے جھوکے سے ڈرتا ہوں؟ اس جھوکے میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے مجھے تکلیف ہو اور جس سے مجھے زکام یا شاید کسی قسم کی بیماری پیدا ہو۔ یہ خداوند تعالےٰ کی پاک و صاف ہوا کا ایک چھوٹا سا پاک کرنے والا جھوکا ہے۔ اس جھوکے کا مجھ پر اتنا ہی اثر ہو سکتا ہے جتنا کہ میں چاہوں کہ اس کا اثر مجھ پر ہو۔ ہمیں بواعث اور موقعوں یا حالتوں میں تمیز کرنی چاہیئے۔ جھوکا باعث نہیں ہے اور نہ اس کے ساتھ اور کوئی باعث شامل ہے +

مثلاً فرض کرو دو شخص ایک ہی ہوا کے جھوکے میں بیٹھے ہوئے ہیں ایک شخص کو تو اس سے تکلیف دہ اثر پیدا ہوا اور دوسرا اس سے کچھ بھی تکلیف معلوم نہیں کرتا بلکہ لطف اٹھاتا ہے۔ پس ایک شخص تو حادثات کے بس میں ہے۔ وہ جھوکے سے ڈرتا ہے اس کے آگے سکڑ جاتا ہے اور ہمیشہ یہ خیال کرتا رہتا ہے کہ مجھے اس سے نقصان یا تکلیف پہنچتی ہے۔ یا یہ کہو کہ یہ شخص اس جھوکے کو اپنے اوپر غالب ہونے دیتا ہے اور اس کو ہر ایک راستہ سے اپنے میں داخل ہونے دیتا ہے اور اس طرح وہ جھوکا طاقتور ہو کر اس شخص میں اپنا زور دکھاتا ہے اور یہ طاقت خود اسی شخص نے اس جھوکے میں آنے دی۔ ورنہ یہ جھوکا بذات خود بے ضرر اور مفید ہے۔ برعکس اس کے دوسرا شخص اپنے آپ کو حادثات پر غالب سمجھتا ہے نہ کہ اُن کا غلام۔ اُسے جھوکے کا کچھ بھی فکر نہیں۔ یہ شخص اُس سے اپنی موانست ظاہر کرتا ہے خود اس پر غالب آ جاتا ہے۔ اور تکلیف اٹھانے کی بجائے اس سے لطف حاصل کرتا ہے۔ اور اس جھوکے سے اس شخص کو یہی فائدہ نہیں پہنچتا کہ باہر سے تازی اور خالص ہوا اُس کے اندر آ جائے بلکہ یہ شخص آئندہ بھی اسی قسم کی تازی اور خالص ہوا کھانے کے لئے مستعد اور مضبوط ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ہوا کا جھوکا بذات خود بیماری کا باعث ہوتا تو دونو شخصوں کے لئے ایک ہی سے نتیجے ظہور میں آتے۔ چونکہ ایک ہی سے نتیجے وقوع میں نہیں آتے اس سے ثابت ہے کہ یہ جھوکا باعث نہیں ہے بلکہ ایک موقع ہے۔ جو ہر ایک شخص کے لئے اس کی اندرونی حالت کے مطابق نتیجے پیدا کرتا ہے +

بیچارہ ہوا کا جھوکا! جو لوگ اپنی کمزوری ٹھیک ٹھیک نہیں معلوم کر سکتے اور جو مالک بننے کی بجائے سدا غلامی کی حالت میں رہنا چاہتے ہیں وہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہزاروں بار کیا بلکہ لاکھوں بار اس ہوا کے جھوکے کو صدقہ کا بکرا بناتے ہیں اسی پہ الزام لگاتے ہیں کہ اس سے ہمیں فلاں تکلیف پیدا ہوئی۔ ذرا اس کو سوچو۔ اس کے کیا معنی ہیں! ایک انسان جو ابدی خداوند تعالےٰ کی شبیہ ہے جو خدا کی زندگی اور طاقت میں شراکت رکھتا ہے۔ اور جو حکومت کرنے کے لئے پیدا ہوا ہے۔ پھر کیا وجہ کہ وہ ایک چھوٹے سے زندگی بخش اور خالص ہوا کے جھوکے سے ڈرے اور اس کے سامنے کانپے اور گرا جائے لیکن یہ صدقہ کے بکرے سستے مل گئے ہیں اور کچھ نہیں تو یہ تو ہے کہ ہمارا نفس ہمیشہ طرح طرح کے دھوکوں میں پڑا رہتا ہے اور کہیں کسی کو جھوٹا دوش دیتا ہے اور کہیں کسی کو +

ہوا کے جھوکے سے جو کسی شخص پر بُرا اثر پیدا ہوتا ہے اس کے دُور کرنے کا سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے۔ کہ اول انسان اپنے اندر خالص اور صحت بخش عوارض پیدا کرے اور پھر اس جھوکے کی نسبت اپنا خیال بدل لے۔ اُس امر کو مان لو کہ ہوا کے جھوکے میں بذات خود کچھ بھی طاقت نہیں ہے اس میں جو کچھ طاقت ہے وہ سب تمہاری ہی دی ہوئی ہے۔ اس طرح سے تم اس کے ساتھ موانست پیدا کروگے اور آئندہ اُس سے ڈروگے نہیں۔ پھر چند بار ہوا کے جھوکے میں بیٹھو اور اُس کے عادی ہو جاؤ۔ کیونکہ ہر ایک شخص اگر ہوا کے جھوکے کا ہوشیاری سے مقابلہ کرے تو اس کے برداشت کرنے کا عادی ہو جاتا ہے۔ لیکن فرض کرو کہ ایک شخص صحت کے لحاظ سے نازک حالت میں ہے یا خاصکر ہوا کے جھوکوں سے اسے تکلیف پہنچی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ شروع میں کسی قدر احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ بہت سخت ہوا کے جھوکے سے بچو۔ خصوصاً اس حالت میں جبکہ تم اپنے تئیں اس کی سختی جھیلنے کے قابل نہ خیال کرو۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم ابھی ہوا کے جھوکے سے ڈرتے ہو۔ عقل سلیم زندگی کے تمام کاروبار میں ایک بڑی معتبر رہنما ہے۔ اسی کی ہدائت پر یہاں بھی عمل کرو۔ یعنی اپنی عقل سے کام لو اور جیسا مناسب سمجھو اس طرح کرو +

اگر ہم حکومت کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں اور یہ امر مسلم ہے کیونکہ بعض شخصوں نے یہ رتبہ حاصل کیا ہے اور جو بات کہ ایک شخص نے کر دکھائی ہے تو کبھی نہ کبھی سب لوگ اس بات کو کر سکینگے۔ اس لئے یہ ضرور نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ ہم کسی مادی شے کے بس میں ہوں۔ جس قدر ہم اپنی اندرونی طاقتوں کو سمجھینگے اُسی قدر ہم تحکّم اور تسلط کر سکینگے۔ اور جس قدر ہم اپنی اندرونی طاقتوں کو سمجھنے میں قاصر رہینگے اُسی قدر ہم غلام بنینگے اور دوسروں کے زیر حکم ہونگے۔ جو کچھ ہمارے اندر ہے وہ سب اپنا بنایا ہؤا ہے۔ اور جو شے ہمارے پاس آتی ہے وہ ہماری بُلائی ہوئی آتی ہے۔ اور یہ سب کام روحانی قانون کے بموجب ہوتا ہے۔ کیونکہ تمام قدرتی قانون روحانی قانون ہے +

تمام انسانی زندگی علّت و معلول کے سلسلے میں مسلسل ہے اس زندگی میں کیا بلکہ تمام کائنات میں کوئی ایسی شے نہیں ہے جسے اتفاق کہتے ہیں یعنی کوئی بات اتفاق سے ظہور میں نہیں آتی بلکہ اس کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے پس جو کچھ ہماری زندگی میں وقوع میں آتا ہے کیا ہم اُس پر قناعت نہیں کرتے؟ اصل میں یہ بات کرنی چاہیئے کہ ہمیں اپنا وقت تقدیر کو بُرا کہنے یا اس پر الزام لگانے میں صرف نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ تقدیر ایک صرف خیالی ہے۔ اور ہماری ہی من گھڑت شے ہے۔ بلکہ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اندر غور کریں۔ اور جو اسباب وہاں پر کام کر رہے ہیں ان کو تبدیل کریں تاکہ اور طرح کی چیزیں میسّر ہوں کیونکہ جس قسم کی چیزیں ہم چاہینگے بعینہ ویسی ہی ہمیں مہیّا ہونگی۔ یہ بات صرف مادی جسم کی حالت میں ہی صحیح نہیں ہے بلکہ یہ بات زندگی کی تمام صورتوں اور شرائط پر عائد ہو سکتی ہے۔ جو کچھ ہم دل سے چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے اور اگر ہم دانستہ یا نادانستہ طور پر جس شے کو نہیں چاہتے وہ شے نہ آسکتی ہے اور نہ آئیگی۔ اس میں شک نہیں کہ بعض شخص شروع میں اس امر پر یقین نہیں کرینگے اور نہ اس کو بخوبی سمجھینگے لیکن جس قدر کوئی شخص سچّے اور صاف دل سے اس امر پر غور کرے اور پھر خیال کی طاقتوں کے پوشیدہ لیکن نیز اور مطلق العنان عملوں کا مطالعہ کرے اور جبکہ وہ اپنے اندر اور اپنے اردگرد اُن کے نتائج کے سلسلہ کا پتا لگائیگا تو یہ امر اس پر بخوبی روشن ہو جائیگا اور اُسے آسانی سے سمجھ لیگا +

علاوہ بریں جو کچھ کسی شخص کو ملتا ہے یا جو واقعہ اُس کو پیش آتا ہے۔ اور اس سے جو اثر اُس شخص پر ہوتا ہے یہ اثر بالکل اُس امر پر موقوف ہے کہ وہ اس واقعہ یا شے کی نسبت کیا خیال کرتا ہے کیا فلاں واقعہ یا حالت سے تمہیں تکلیف پہنچتی ہے؟ بہت خوب۔ اُس سے تمہیں تکلیف پہنچتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے اور وہ تمہارے امن و امان میں خلل انداز ہوتا ہے یا رنگ میں بھنگ ڈالتا ہے اس لئے کہ تم اُسے خود اپنی تکلیف دہی کا باعث سمجھتے ہو۔ تم اس لئے پیدا ہوئے ہو کہ اپنی خاص قلمرو پر مطلق العنان یا پورا پورا اختیار رکھو لیکن اگر تم خود ہی اپنی مرضی سے یہ اختیار یا حکومت۔ گو تھوڑے عرصہ کے لئے ہی کیوں نہ ہو کسی دوسرے شخص کو یا کسی اور شے کو سونپ دوگے تو پھر بلا شک تم اُس کے غلام بن جاؤگے اور بالکل اُسی کے قابو میں رہوگے +

اگر تم چاہتے ہو کہ گزرنے والے واقعات تم پر کسی طرح خلل انداز نہ ہوں اور تم کو اپنی جگہ سے نہ ہلائیں تو یہ ضروری ہے کہ تم پہلے اپنا مرکز دریافت کرو پھر تمہیں چاہیئے کہ اپنے اس مرکز پر مستقل طور سے جمے بیٹھے رہو اور اس مرکز سے کُل دُنیا پر حکومت کرو۔ جو شخص خود واقعات کو بس میں نہیں کرتا اس کے لئے برعکس معاملہ ہو جاتا ہے۔ یعنے وہ شخص خود واقعات کے بس میں ہو جاتا ہے۔ اپنا مرکز معلوم کرو اور اس میں مستحکم ہوکر بیٹھ جاؤ۔ کسی دوسرے شخص یا شے کو اس میں داخل نہ ہونے دو جس قدر تم ایسا کروگے تم اپنی نسبت یہ معلوم کروگے کہ ہم اس مرکز میں روز بروز زیادہ مستحکم ہوتے جاتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ہر ایک شخص اپنا مرکز کس طرح معلوم کرسکتا ہے؟ یہ مرکز اس امر کو بخوبی سمجھنے اور حاصل کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مجھ میں اور لا انتہا ذات باری میں کچھ بھید نہیں ہے۔ دونو ایک ہیں اور ہمیشہ اور ہر حالت میں اس بات پر عمل کرتا رہے +

لیکن اگر تم اپنے ہی مرکز سے حکومت نہ کرو اور اگر تم فلاں شخص یا شے کو یہ سمجھ لو کہ اس سے تمہیں تکلیف بُرائی یا نقصان پہنچتا ہے یعنے اس میں تمہیں نقصان وغیرہ پہنچانیکی طاقت ہے تو پھر جو کچھ اس شخص یا شے سے ظہور میں آئے اُسے بھگتو۔ مثل مشہور ہے۔ خود کردہ را چہ علاج۔ لیکن پھر تم تمام چیزوں کو بُرا نہ کہو اور ان پہ الزام نہ لگاؤ کہ اُن میں نیکی اور رحمت کا سلسلہ نہیں ہے۔ در اصل ہر ایک شے اور واقعہ میں خداوند تعالےٰ کی طرف سے ابدی نیکی اور رحمت کا سلسلہ عطا کیا ہُوا ہے اور سب کچھ انسان کے فائدہ کے لئے ہے۔ اس کے برعکس خیال کرنا انسان کی بھول ہے اور اس کی سمجھ کا پھیر ہے +

اگر تمہاری روح کی کھڑکیاں میلی ہیں اور اُن پہ میل جما ہُوا ہے تو اُن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کھڑکیوں میں سے دنیا نہیں میلی اور بے ترتیب نظر آئیگی۔ مگر اپنی شکایتیں بند کرو اور اپنی حالت پر حسرت اور افسوس کرنا چھوڑ دو۔ کیونکہ ان باتوں سے تو صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تمہاری کھڑکیوں کے آئینے صفائی چاہتے ہیں۔ لیکن یہ جان لو کہ جو تمہارا دوست اپنی کھڑکیوں کو صاف رکھتا ہے اس غرض سے کہ ابدی سورج کی شعاعیں اندر کی سب چیزوں کو منوّر کر دیں اور باہر کی تمام چیزوں کو صاف صاف دکھا دیں۔ وہ دوست تم سے مختلف دنیا میں زندگی بسر کرتا ہے +

پس جاؤ اور اپنی کھڑکیوں کے آئینوں کو دھو ڈالو اور کسی اور دنیا کی خواہش کرنیکی بجائے تم اِسی دنیا میں عجیب عجیب خوشنما چیزیں دیکھوگے۔ اور اگر نہیں اس دنیا میں ہر طرف اعلےٰ درجہ کی خوشنما اور خوبصورت چیزیں نہ ملیں تو اغلب ہے کہ ایسی چیزیں اور کسی جگہ بھی تم کو نہیں ملینگی +

"چشم بینا کے لیئے کانٹے دار جھاڑی کے ہر پتے" پر جو اوس کا قطرہ ہے ایک دُرِّ شہوار ہے اور شیکسپیئر جیسے صاحب بصیرت کے لیئے ہر گلی کوچہ سانگ تماشوں سے بھرا ہوا ہے" +

شعر

ہر سنگ میں شرار ہے تیرے ظہور کا — موسےٰ نہیں کہ سیر کروں کوہ طور کا

در دیوار درپن بھئے جت دیکھوں تت توہ — کانکر پاتھر ٹھیکری بھئے آرسی موہ

شیکسپیئر انگریزی زبان میں ایک بڑا شاعر اور ناٹک نویس ہوا ہے اور اگر اسے ملک الشعرا کہیں تو بھی بجا ہے۔ اس نے ایک جگہ یہ خیال ظاہر کیا ہے "اے پیارے دوست ہم جو پستی کی حالت میں ہیں یہ ہماری قسمت کا قصور نہیں ہے بلکہ ہمارا ہی قصور ہے"۔ اور شیکسپیئر نے اپنی زندگی میں جو نہائت عمدہ تصنیف کی ہے وہ اس امر کی کافی شہادت ہے کہ جن باتوں پر ہم غور کر رہے ہیں وہ اُن کی اصلیت کو بخوبی سمجھتا تھا۔ علاوہ بریں جس بارہ میں ہم غور کر رہے ہیں اس کی تائید میں اس نے ایک بڑا مسئلہ بیان کیا ہے وہ یہ ہے "ہمارے شک وشبہ ہی ہمیں ڈبونے والے آستین کے سانپ ہیں اور جس منفعت کا حاصل کرنا ہماری قدرت میں ہے اس کے لیئے کوشش کرنے سے ہم کو ڈرا دیتے ہیں"۔

غالباً دنیا میں ہمارے لیئے بُری صورتیں پیدا کرنیوالی شے خوف سے زیادہ کوئی نہیں ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم کسی چیز سے نہ ڈریں اور جب ہم اپنے آپ کو بخوبی جان لینگے تو ہم کسی چیز سے نہ ڈرینگے۔ اُردو زبان میں ایک مثل مشہور ہے "ڈرا سو مرا"۔ اور ایک فرانسیسی کہتا ہے "تم نے بعض رنجوں کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو دفیعہ کر دیا ہے اور سخت سے سخت رنج جو تمہیں پیش آئے ان سے بچکر تم ابھی تک زندہ ہو۔ لیکن تم نے نہ آنے والی مصیبتوں سے یعنی صرف ڈر کے مارے کہ وہ مصیبتیں آئینگی اور اصل میں آئیں نہیں۔ کس قدر سخت تکلیفیں سہیں" +

خوف اور بے اعتقادی دونو ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ خوف بے اعتقادی سے پیدا ہوتا ہے اور بے اعتقادی خوف سے۔ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص کس قدر خوف کھانے یا ڈرنے کا عادی ہے۔ تو میں یہ بتا سکتا ہوں کہ وہ شخص کس قدر بے اعتقاد ہے۔ پریشانی یا تردد کی طرح خوف بھی ایک ایسا مہمان ہے جس کی خاطر تواضع میں بہت کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ یہ دونو یعنی پریشانی اور خوف اتنے گراں ہیں اور ان کی خاطر تواضع میں اس قدر صرف کثیر ہوتا ہے کہ کوئی شخص ان کی مہمان نوازی کا مقدور نہیں رکھتا جس شے سے ہم ڈرتے ہیں اسی کو ہم منگاتے ہیں جس طرح کہ نفس کی مختلف حالت سے ہم مرغوب یا پسندیدہ تاثیرات یا حالتوں کو طلب کرتے ہیں اور کشش کرتے ہیں جس نفس پر خوف طاری ہے وہ جن چیزوں سے ڈرتا ہے انہیں کو اپنے اندر آنے دیتا ہے۔ اور جن حالتوں سے خوف کھاتا ہے وہی اس پر طاری ہو جاتی ہیں +

ایک دن طاعون کی بیماری ایک مشرقی جاتری کو راستہ میں ملی۔ جاتری نے اُس سے پوچھا "تم کہاں جا رہی ہو"۔ اس نے جواب دیا "میں پانچ ہزار لوگوں کی جان ہلاک کرنے کے لئے بغداد کی طرف جا رہی ہوں"۔ چند دنوں بعد جب طاعون واپس آ رہی تھی وہی جاتری اس سے پھر ملا۔ جاتری نے کہا "تم نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ میں بغداد میں پانچ ہزار لوگوں کو مار ڈالنے کے لئے جا رہی ہوں۔ اب تو تم نے پانچ کی جگہ پچاس ہزار مار ڈالے"۔ طاعون نے کہا پچاس ہزار نہیں میں نے تو صرف پانچ ہزار کو ہلاک کیا ہے۔ جیسا کہ میں نے تم سے کہا تھا۔ باقی سب لوگ اپنے ڈر سے مرے ہیں +

خوف کے مارے بدن کے سب رگ پٹھے مارے جاتے ہیں خوف کے باعث خون چلنا چلتا بند ہو جاتا ہے۔ نیز تمام زندگی کی طاقتیں باقاعدہ اور صحیح حرکت کرنے سے رہ جاتی ہیں۔ خوف سے جسم سخت اور بے حس و حرکت ہو جاتا ہے +

جن چیزوں سے ہم ڈرتے ہیں وہی ہماری طرف کھچ آتی ہیں بلکہ جن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لوگوں کی نسبت ہمارا یہ خیال ہے کہ یہ لوگ فلاں حالتوں سے ڈرتے ہیں اُن لوگوں کو بھی ہم انہی حالتوں میں گرفتار کرا دیتے ہیں۔ اور جس قدر ہمارا اپنا خیال مضبوط ہوگا اور جس قدر ان لوگوں پر ہمارے خیال کا اثر ہوگا اُسی قدر ہم اور یہ لوگ ان حالتوں کو اپنی طرف کشش کر لینگے اور یہ کشش برابر جاری رہیگی گو ہم اور دوسرے لوگ اس کے عمل سے واقف بھی نہ ہوں +

عموماً بچّوں پر خاصکر جب وہ بہت چھوٹے ہوتے ہیں بڑے لوگوں کی نسبت اِرد گِرد کی باتوں کا بہت کچھ اثر ہوتا ہے بعض تو عکسی تصویر کی تختی کی مانند تاثیر پذیر اور سریع الحس ہوتے ہیں۔ ان پر آس پاس کی چیزوں کا نقش بہت جلد پڑتا ہے۔ اور جوں جوں وہ زیادہ عمر کے ہوتے ہیں یہ نقش زیادہ گہرا ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس جن شخصوں کی نگرانی میں یہ بچّے ہیں اُن شخصوں کو اپنی ذہنی حالتوں کے ٹھیک کرنے میں ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اور خاصکر والدہ کو حمل کی حالت میں بہت ہوشیار رہنا چاہیئے۔ جبکہ بچّہ اُس کے پیٹ میں ہوتا ہے کیونکہ اس وقت ہر ایک خیال اور ہر ایک ذہنی حالت نازائیدہ بچے کی زندگی پر بہت کچھ صریح اثر رکھتی ہے۔ والدین کو احتیاط رکھنی چاہیئے کہ وہ بچّے میں خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑی عمر کا ہو ناجائز خوف نہ پیدا کریں۔ والدین اکثر یا تو فکر کے مارے ایسا کرتے ہیں یا بعض اوقات حد سے زیادہ احتیاط کے تقاضے سے۔ لیکن احتیاط کی زیادتی ایسی بُری ہے جیسی احتیاط کی کمی +

مجھے کئی ایسی مثالیں معلوم ہیں کہ بچّے کو اس قدر متواتر ڈرایا گیا۔ اس خیال سے کہ فلاں حالت اُس پر غلبہ نہ پائے۔ کہ جن باتوں کا ڈر تھا وہی اُس میں آگئیں اور اگر اس بچّے کو اس قدر نہ ڈرایا جاتا تو غالباً وہ باتیں اس پر غلبہ نہ پاتیں۔ بسا اوقات تو خوف کی کوئی کافی وجہ نہیں ہوتی اور جس حالت میں کوئی وجہ ہے تو اس صورت میں یہ بہتر ہوگا کہ اس کے برعکس حالت خیال کیجائے تاکہ جو قوت اپنا کام یا اثر کر رہی ہے وہ زائل ہوکر اُس کا اثر جاتا رہے اور پھر بچّے کو عقلمندی اور طاقت کا خیال دلایا جائے تاکہ بچّہ اُس حالت کا مقابلہ کر سکے اور اس پر غالب آجائے نہ کہ اس سے مغلوب ہو جائے +

ایک ہی دو روز کی بات ہے کہ ایک دوست مجھے اس بارہ میں اپنی زندگی کے تجربہ کا حال بتا رہا تھا۔ ایسے وقت میں جبکہ وہ ایک خاص عادت کا بہت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سخت مقابلہ کر رہا تھا۔ اس کی ماں اور وہ نوجوان عورت جس سے اُس کی شادی ہونیوالی تھی لیکن اس شادی کے لئے ایک خاص میعاد معین تھی اور یہ شرط تھی کہ اس عرصہ میں وہ شخص اپنی عادت پر غالب آجائے۔ ان دونو نے اُس کو اس قدر ڈرایا کہ وہ اُن کے خوف دلانیوالے خیالات کے بس میں ہو گیا اور پست حوصلہ اور کم ہمّت ہوکر اپنی عادت پر غالب نہ آسکا۔ وہ ہمیشہ اُن کے ڈرانے والے خیالات کو ہی سوچتا رہتا تھا۔ وہ برابر شک وشبہ میں پڑا ہوا تھا۔ وہ اپنی ماں اور اس نوجوان عورت کے سوالات کا جواب کافی طور پر نہ دے سکتا تھا۔ اس لئے انہوں نے اُس کے دل میں جو شبہ اور خوف پیدا کر دیا تھا اس سے اُس کی ہمّت ٹوٹ گئی اور وہ کچھ بھی کوشش نہ کرسکا اس لئے اس کی ماں اور اس نوجوان عورت نے اس شخص میں جرأت اور تقویت پیدا کرنے کی بجائے اُسے اور بھی پست ہمّت کر دیا اور اس کے دِل میں یہ بٹھا دیا کہ اُس کا کوشش کرنا بالکل عبث ہے +

دیکھو یہاں پر دو شخص تھے جو اُس سے بہت محبّت کرتے تھے اور جو اُسے اپنی عادت پر غالب آنے کے لئے سب کچھ کر سکتے تھے۔ لیکن چونکہ یہ دونو عورتیں خیال کی قوتوں کی چپکے چپکے اثر کرنے والی اور غالب آنے والی طاقت سے ناواقف تھیں اس لئے اس کو حوصلہ دینے اور اُس کی ہمت بڑھانے کی بجائے انہوں نے اسے نہتا کرکے بالکل پست ہمت کر دیا اور کچھ تو وہ خود پست ہمّت تھا انہوں نے اُسے ڈرا کر اور بھی اس کا دل توڑ دیا۔ اس وجہ سے اس کے لئے یہ لڑائی تگنی مشکل ہو گئی +

خوف پریشانی اور اسی قسم کی تمام ذہنی حالتوں میں مصروف رہنے سے۔ کوئی شخص ہو خواہ مرد خواہ عورت خواہ بچّہ۔ ہر ایک کو بہت نقصان پہنچتا ہے خوف سے خون جسم میں اچھی طرح حرکت نہیں کرتا اور صحت میں فرق آجاتا ہے۔ پریشانی سے جسم کو اندر ہی اندر گھن لگ جاتا ہے اور اُسے کمزور کرکر آخرش اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی ہے اس سے کچھ حاصل نہیں ہوتا بلکہ نقصان ہی نقصان ہے۔ اگر کسی نقصان کا مدّت تک رنج کیا جائے تو بھی یہی حالت ہوگی۔ ہر ایک ذہنی حالت اپنے ساتھ خاص خاص مرض لاتی ہے۔ مثلاً حصول دولت کی بے حد آرزو کرنا۔ کوتاہ دست اور بخیل ہونا۔ روپیہ اکٹھا کرنے کی تمنّا رکھنا۔ ہر ایک سے اسی قسم کے نتائج پیدا ہونگے۔ غصّہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حسد۔کینہ۔متواتر عیب جوئی کی عادت۔شہوت۔ہر ایک سے ایسے ایسے خاص خاص نتائج پیدا ہوتے ہیں۔جن سے جسم اندر ہی اندر گھلتا جاتا ہے کمزور ہوتا جاتا ہے اور آخرش پاش پاش ہو جاتا ہے +

ہم معلوم کرینگے کہ راست روی یا نیکوکاری یعنی اعلےٰ تر قوانین کے موافق زندگی بسر کرنے سے نہ صرف خوشی اور بہبودی ملتی ہے بلکہ جسمانی صحت بھی حاصل ہوتی ہے۔عبرانی قوم کے ایک مشہور پیغمبر نے زندگی کی نسبت یہ بیان کیا ہے جس بیان کو ہم زندگی کے لئے اکسیر کہیں تو بجا ہے "جیسے کے راست روی یا نیکوکاری زندگی بخشتی ہے اسی طرح کجروی یا بدکرداری موت لاتی ہے"۔"برعکس اس کے راست روی یا نیکوکاری کے طریق میں سلامتی ہے اور اس کے رستہ میں موت نہیں ہے"۔ایک زمانہ ایسا آئیگا جبکہ یہ معلوم ہوگا کہ اس کا مطلب اس سے بڑھکر ہے جو اکثر لوگ اب تک قیاس کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔"یہ کہنا انسان کے اپنے اختیار میں ہے کہ میری روح ایک خوشنما عالیشان محل میں رہیگی یا میرے بنائے ہوئے جھونپڑے میں رہیگی جو آخرکار تباہ اور برباد ہو جائیگا"+

بے شمار لوگوں کے جسم جو ادھوری اور غیر موزوں زندگی بسر کرتے ہیں ان تاثیرات کے باعث اپنے وقت سے پہلے ہر سال کمزور ہوتے جاتے ہیں اور فنا ہو جاتے ہیں۔افسوس ان بیچارے مکانوں یعنے جسموں پر! اصل میں منشا یہ تھا کہ یہ مکان نہایت خوشنما مندر ہوں لیکن جاہل بے پروا اور دھوکے میں آئے ہوئے مکینوں کے سبب یہ مکان ویران ہو گئے۔افسوس ہے ان مکانوں پر!

جو شخص غور سے مشاہدہ کرنے والا ہے اور جس نے خیال کی قوتوں کی طاقت کا بغور مطالعہ کیا ہے وہ شخص آواز حرکات اور خط و خال کے ذریعہ وہ نتائج معلوم کرلیگا جو اُس کے ذہن کی موجودہ صورتوں اور حالتوں سے ظہور میں آئے ہیں اور اگر اُس شخص سے ذہن کی موجودہ حالتیں اور صورتیں بیان کیجائیں تو وہ آواز حرکات اور خط و خال کا چربہ کھینچیگا اور نیز عام طور پر وہ خاص جسمانی تکلیفیں بھی بیان کر دیگا۔جن میں وہ مریض مبتلا ہے +

ہم نے ایک مستند شخص سے سُنا ہے کہ مختلف جانوروں کے جسموں کے پختہ ہونے میں جو وقت لگتا ہے اور جتنے عرصہ تک وہ جیتے ہیں اس کے مقابلہ میں اگر انسان کے جسم اس کی ساخت اور اس کے سن بلوغ پر پہنچنے کے عرصہ پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ آج کل جو انسان کی عمر ہے اس کی نسبت انسان کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قدرتی عمر تقریباً ایک سو بیس ۱۲۰ سال کی ہونی چاہیئے۔ لیکن بہت سے شخص جو ہمارے اِرد گرد موجود ہیں اُن پر غور کرو کہ اُن کے جسم جلدی بوڑھے اور کمزور ہوتے جاتے ہیں اور شکستہ ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی عمر کے وسط پر بھی نہیں پہنچنے پاتے اور مرجاتے ہیں +

پس چونکہ زندگی کی اصلی میعاد اس طرح سے کم ہو گئی ہے۔ اس لئے سب لوگوں کو یہ یقین ہو گیا ہے کہ عمر طبعی اتنی ہی تھوڑی ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ بہت سے لوگ جب ایک خاص عمر تک پہنچ جاتے ہیں تو یہ دیکھکر کہ لوگوں پر اس عمر میں بڑھاپا چھا جاتا ہے اور وہ تھکے ٹوٹے ہو جاتے ہیں وہ اس بات کو سچ سمجھ لیتے ہیں اور یہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ ہماری بھی ضرور یہی حالت ہوگی جیسے اوروں کی ہؤا کرتی ہے اور اس خیال سے وقت سے پہلے اپنے پر تباہی اور بربادی لاتے ہیں۔ در اصل جسم کے بنانے اور از سر نو تعمیر کرنے میں انسان کے ذہن یا نفس کا بڑا زبردست اور طاقتور اثر ہوتا ہے۔ جس قدر ہم ان تاثیرات کو زیادہ اچھی طرح سمجھینگے اسی قدر لوگ اس بات کے عادی ہو جائینگے کہ وہ خوشی سے توقع رکھیں گے۔ کہ ہم ایک سو بیس کے قریب پہنچینگے +

اس وقت مجھے ایک مہربان بی بی یاد آتی ہے جس کی عمر اسّی برس کے قریب ہے۔ اکثر لوگ تو اسے بوڑھی عورت کہینگے خصوصاً وہ لوگ جو عمر کو برسوں کی تعداد میں شمار کرتے ہیں لیکن اس عورت کو بڑھیا کہنا ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ سیاہ کو سفید کہدینا۔ یہ عورت پچیس ۲۵ برس کی لڑکی سے زیادہ بڑھیا نہیں معلوم ہوتی بلکہ بہت سی پچیس ۲۵ برس کی عمر والیوں سے بھی جوان معلوم ہوتی ہے۔ چونکہ یہ عورت تمام لوگوں اور تمام چیزوں میں نیکی یا بھلائی کی تلاش میں ہے اس لیئے اس نے ہر جگہ نیکی ہی نیکی دیکھی ہے۔ اس کے مزاج اور کلام کی عمدگی جیسی اب ہے اور جس سے اس نے تمام لوگوں کے دلوں کو گرویدہ خاطر کر لیا ہے ایسا ہی مزاج اور کلام اس کا عمر بھر رہا ہے ان تمام برسوں میں اس نے سینکڑوں ہزاروں لوگوں میں بشاشت ہمّت اُمید اور تقویت پیدا کر دی ہے۔ اور یقین ہے کہ ابھی اور بہت سے برسوں تک ایسا ہی کرتی رہیگی +

اس کے خیال میں کسی قسم کے خوف پریشانی نفرت حسد بغض رنج و الم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کمینہ پن اور طمع نے راہ نہیں پایا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چونکہ اس کا نفس ان بیقاعدہ اور بیہودہ حالتوں سے بری ہے اس لئے اس کے جسم میں وہ بیماریاں بھی نمودار نہیں ہوئیں جو اکثر لوگوں میں ہوا کرتی ہیں۔ یہ لوگ اپنی جہالت اور ناواقفیت سے یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ بیماریاں قدرتی ہیں اور سب کو ہوا کرتی ہیں اور اُن کا خیال ہے کہ یہ سب کچھ دائمی انتظام کائنات کے بموجب ہوتا رہتا ہے۔ اور اسی وجہ سے بیماریوں اور مرضوں میں مبتلا ہونا ہر ایک کے لئے لازمی ہے۔ اس عورت نے اپنی زندگی میں مختلف طرح کے واقعات اور تجربے دیکھے ہیں گویا یہ بڑی جہاندیدہ عورت ہے۔ یہانتک کہ یہ تمام چیزیں اس کے خیال میں اور اسی لئے اس کی زندگی میں داخل ہو جاتیں اگر وہ جہالت سے انہیں اپنے اندر داخل ہونے دیتی۔ برعکس اس کے اس نے عقلمندی سے یہ بات معلوم کر لی ہے کہ بہرحال ایک سلطنت پر تو وہ پوری پوری قابض اور حاکم ہے اور یہ سلطنت اس کے نفس یا ذہن کی سلطنت ہے اور جیسا اس کا حکم ہوتا ہے اس کے مطابق بعض چیزیں اس سلطنت میں داخل ہونے پاتی ہیں اور بعض بالکل داخل نہیں ہونے پاتیں علاوہ ازیں اُسے یہ بھی معلوم ہے کہ اس بات کا تصفیہ کرنے سے یعنی اپنے ذہن میں کس قسم کے خیالات آنے دے اور کس قسم کے نہیں۔ وہ اپنی زندگی کی تمام حالتوں کا تصفیہ کر رہی ہے۔ جب ہم اس عورت کو اِدھر اُدھر چلتے ہوئے دیکھتے ہیں اس کی بشاش طبیعت اور اُس کے جوانوں کے سے قدموں پر نظر ڈالتے ہیں اور اُس کے خوشی سے بھرے ہوئے قہقہوں کو سنتے ہیں تو حقیقت میں بڑی خوشی جوش اور سرور حاصل ہوتا ہے۔ در حقیقت یہ بات شیکسپیئر کو بھی معلوم تھی۔ اُس کا بیان ہے۔ "نفس یا ذہن ہی کے باعث جسم مالا مال ہوتا ہے"+

حال کا ذکر ہے کہ جب وہ سڑک پر ٹہل رہی تھی میں اُسے مندرجہ ذیل کام کرتے ہوئے دیکھکر بہت خوش ہوا۔ سڑک کے کنارے جو بچے کھیل رہے تھے اُن سے باتیں کرنے کے لئے اور کسی قدر ان کے کھیلوں میں شریک ہونے کے لئے ڈرا ٹھیر گئی۔ پھر اپنا قدم کسی قدر بڑھایا اس غرض سے کہ دھوبن جو اس کے کپڑے دھوکر صاف کر رہی تھی اور اُن کو ہلا جلا کر سکھا رہی تھی اُس سے کچھ بات چیت کرے۔ پھر ایک مزدور سے باتیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرنے کے لئے ٹھیر گئی جو اپنے کام پر سے اپنا کھانے کا برتن ہاتھ میں لئے ہوئے آ رہا تھا۔ بعد میں ایک عورت جو گاڑی میں جا رہی تھی اس کے سلام کا جواب دینے لگی۔ اور اس طرح سے جو لوگ اُس کے پاس آتے تھے ان سب میں اپنی خوشنما اور بشاش زندگی کی جھلک پیدا کر رہی تھی +

جب میں اس کی حرکات کو غور سے دیکھ رہا تھا خوش قسمتی سے ایک بڑھیا عورت اُس کے پاس سے گزری۔ یہ عورت دراصل بوڑھی تھی گو اُس کی نسبت عمر میں دس پندرہ برس چھوٹی ہوگی۔ تاہم اس کی پیٹھ جھک گئی تھی اور اس کے جوڑوں اور پٹھوں میں بھی حرکت کی قابلیت بہت کم ہو گئی تھی۔ وہ چپ چاپ تھی اور اس کے چہرہ پر اُداسی چھائی ہوئی تھی۔ علاوہ بریں سر پر کالی ٹوپی پہنے ہوئے تھی اور چہرہ پر ایک بڑا بھاری نقاب اور بھی زیادہ سیاہ رنگ کا پڑا ہوا تھا۔ جس سے اس کی صورت اور بھی زیادہ ماتمی دکھائی دیتی تھی۔ اس کی کل پوشاک اسی قسم کی تھی۔ اس نیم وحشیانہ لباس اور اس کی صورت اور چہرے سے دو باتوں کا اظہار ہوتا تھا۔ اول اُس کے ذاتی غم اور تفکّرات جن کو وہ اس طرز سے برابر یاد رکھتی تھی دوم چیزوں کی ابدی نیکی اور لاانتہا ذات باری کی محبّت یعنی عشق الٰہی اور اس کی لازوال نیکی میں ایمان نہ لانا اور یقین نہ کرنا +

چونکہ یہ بڑھیا عورت اپنے ہی مرض غم اور تفکّرات میں مبتلا تھی اُسے کسی قسم کی خوشی امید ہمّت اور کوئی عمدہ اور قیمتی شے نہ خود میسر تھی اور نہ وہ انہیں اور لوگوں کو دے سکتی تھی جو اس کے پاس سے گزرتے تھے یا جن سے وہ ملتی جلتی تھی۔ بلکہ اس کے برعکس وہ تمام لوگوں کے دلوں میں وہ ذہنی حالتیں سمجھاتی اور پیدا کرتی تھی جو ہماری عام زندگی میں اکثر پائی جاتی ہیں اور بہت سے لوگوں میں ان حالتوں کو دو بالا کر دیتی تھی۔ اور جب یہ عورت ہماری مشفقہ کے پاس سے ہو کر گزری تو اس کے سر کے ذرا جھک جانے سے اور اس کے چہرے کے اظہار سے مندرجہ ذیل خیال مفہوم ہوتا تھا۔ گویا وہ ہماری مشفقہ سے یہ کہتی ہوئی معلوم ہوتی تھی "تمہاری پوشاک اور تمہارا رویہ تمہاری عمر کے مطابق نہیں معلوم ہوتا" الحمد للہ کہ ہماری مشفقہ کا لباس اور چلن ایسا نہیں ہے اور ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالےٰ ہمیں اسی عمدہ نمونہ کے بے شمار شخص اس دنیا میں نصیب کرے۔ اور خدا کرے یہ لوگ ہزار برس جئیں۔ بنی نوع انسان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے لیئے مبارک ہوں اور اپنے بے شمار ہمسائیوں کو اپنی عمدہ زندگیوں کی تاثیر بخشیں +

اگر تم ہمیشہ نوجوان رہنا چاہتے ہو اور بڑے ہوکر بھی خوش مزاجی اور بشاشت قائم رکھنا چاہتے ہو تو تمہیں صرف ایک امر کی احتیاط رکھنی چاہیئے یعنی یہ کہ تم اپنی خیالی دنیا میں کس طرح زندگی بسر کرتے ہو اس سے سب باتوں کا تصفیہ ہو جائیگا۔ بدھ جی مہاراج کا جنہیں الہام ربانی ہو گیا تھا قول ہے "روح ہی سب کچھ ہے۔ جو کچھ تم سوچتے ہو تم ویسے ہی ہو جاتے ہو"۔ رسکن جو انگلستان میں ایک بڑا مشہور مصنف ہو گزرا ہے اس کا بھی یہی خیال تھا جیسا کہ اُس کے مندرجہ ذیل قول سے ثابت ہے "اپنے لیئے خوشنما اور پسندیدہ خیالوں کے آشیانے بناؤ۔ ہم میں سے کسی کو یہ بات اب تک معلوم نہیں ہے کہ ہم عمدہ خیال کی بدولت کیسے کیسے خوبصورت اور عمدہ محل بناکر کھڑے کر سکتے ہیں۔ جن میں کوئی مصیبت اور نحوست نہیں آسکتی۔ اور نہ جاننے کا باعث یہ ہے کہ ہمیں ابتدائے عمر میں کسی نے اس قسم کی تعلیم نہیں دی"۔ اگر تم اپنے بدن میں جوانی یا بچپن کیسی چالاکی طاقت اور خوشنمائی قائم رکھنا چاہتے ہو تو تمہیں چاہیئے کہ ان باتوں کو اپنے ذہن میں بھرو اور کوئی ناپاک خیال اپنے اندر نہ آنے دو اور پھر یہی باتیں تمہارے جسم میں بیرونی صورت میں نمایاں ہونگی۔ جس قدر اپنے خیال میں تم جوان بنے رہوگے اسی قدر تمہارے جسم میں بھی جوانی بنی رہیگی اور اس سے تم دیکھوگے کہ تمہارا جسم تمہارے نفس کو مدد دیگا۔ کیونکہ جسم نفس کی اسی طرح مدد کرتا ہے۔ جیسا کہ نفس جسم کو بناتا ہے +

تم متواتر اپنے جسم میں ایسی حالتیں بناتے اور ظاہر کرتے رہتے ہو جو تمہارے اندرونی خیالات اور تاثرات سے قرابت رکھتی ہیں۔ اس طرح تم اپنے اندر سے ہی عمارت نہیں بنا رہے بلکہ باہر سے بھی تم اسی قسم کی طاقتوں کو اپنے اندر کھینچتے رہتے ہو۔ جیسا تمہارا خاص خیال ہوتا ہے ویسا ہی یا اُسی قسم کا خیال باہر سے آجاتا ہے۔ مثلاً اگر تمہارا اندرونی خیال بشاشت امید اور خوشی سے بھرا ہوا ہوگا۔ تو تم میں اسی قسم کے اور خیالات آجائینگے۔ اور اگر تمہارا خیال رنج ڈر اور مایوسی سے بھرا ہوا ہے تو تمہیں اور ایسے ہی خیالات سوجھینگے +

اگر تمہارا خیال رنج ڈر اور مایوسی سے بھرا ہوا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ تم شاید نا دانستہ طور سے رفتہ رفتہ اسی قسم کے اور خیالات سے تعلق بڑھاتے رہے ہو۔ تمہیں اب پیچھے ہٹنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ تم اپنے میں بچپن کی ابتدائی حالت پھر پیدا کرو اور بے فکری کے خیال دل میں لاؤ۔ جو بہت سے بچے ملکر کھیلتے رہتے ہیں انہیں کھیل کے خیالات آتے رہتے ہیں۔ اگر کسی بچے کو اکیلا چھوڑ دیا جائے اور اور بچے اس کے پاس نہ ہوں۔ تو یہ بچہ فوراً افسردہ خاطر ہوکر چپ چاپ اور بے حس و حرکت ہو جائیگا اور بالکل کھیلے کودے گا نہیں۔ گویا اس بچے کو اس کے خیالات کی خاص رَو سے علیحدہ کر دیا اور گویا اب وہ اپنی اصلی حالت میں نہیں ہے +

"تمہیں اب پھر اس قسم کے بچپن کے بشاش خیالات کی رَو کو اندر آنے دینے کی ضرورت ہے۔ یہ رَو اب رفتہ رفتہ تم میں آنی بند ہو گئی ہے۔ تم اب حد سے زیادہ سنجیدہ یا اُداس ہو گئے ہو یا یہ کہ زندگی کے بڑے بڑے کاروبار میں مصروف ہو تم اب بھی خوش طبعی اور بشاشت ظاہر کر سکتے ہو اور اس کے لئے یہ ضرور نہیں کہ بچہ پن یا بیہودگی کرو۔ ہنسی خوشی کی حالت میں تم اپنا کام اور بھی اچھی طرح کر سکتے ہو۔ اور اگر تم برابر سنجیدگی اُداسی اور غور و فکر کی حالت رکھوگے تو اس سے تم نقصان اُٹھاؤگے۔ بہت سے لوگ جو اس افسردہ حالت میں عرصہ دراز تک رہتے ہیں تو اس کا نتیجہ یہ ہؤا ہے کہ مسکرانا بھی اُن کے لئے مُشکل ہو جاتا ہے +

"اٹھارہ یا بیس برس کی عمر میں تم نے بچپن کی کھلنڈری اور خوش طبع حالت سے نکلنا شروع کیا۔ تم نے زیادہ سنجیدگی اختیار کی۔ تم کسی کام میں پڑ گئے۔ اور اس کام کے تفکّرات دقتوں اور ذمہ داریوں میں کم و بیش پھنس گئے۔ تم ایسے کاروبار میں شریک ہو گئے جس میں تمہیں بہت کچھ دقت یا تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ یا تم کسی ایسے کام میں مصروف ہو گئے جس کے انجام دینے میں تمہیں کھیلنے کے لئے وقت نہیں ملا۔ بعد میں جب تم اپنے سے بڑی عمر کے لوگوں میں ملے جلے تو تم میں ان کے پرانے خیالات بھر گئے تم ان کی طرح ایک خاص عملی طور پر سوچنے لگے اور ان کی غلط فہمیوں کو تم نے بے چون و چرا سچ مان لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ تمہارے اندر فکر و تفکّرات سے بھرے ہوئے خیالات کی رَو آنے لگی۔ اور بے خبری میں تم اسی رَو میں بہے چلے گئے یعنے اسی قسم کے خیالات میں محو ہو گئے۔ یہ خیالات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تمہارے خون اور گوشت میں رم گئے۔ تمہارے جسم کی ظاہری صورت ان خیالات کی رَو سے ملکر بنی ہے جو تمہارے ذہن سے تمہارے جسم میں آتی رہتی ہے اسی حالت میں برسوں گزر گئے اور اب تم دیکھتے ہو کہ تمہاری بیرونی حرکات میں پہلے جیسی چستی و چالاکی نہیں رہی تمہاری چال بھدی ہو گئی اور مشکل سے چل پھر سکتے ہو چنانچہ اب تم درخت پر ایسی آسانی سے نہیں چڑھ سکتے جیسے کہ چودہ پندرہ برس کی عمر میں چڑھ سکتے تھے۔ تمہارے بیرونی افعال و حرکات میں تیزی اور پھرتی کا نہ رہنا تمہارے ذہنی خیالات کا نتیجہ ہے +

"اب بتدریج ہی تمہاری حالت بہتر ہو سکتی ہے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ عمدہ خیالات کی مضبوط رَو اپنے ذہن میں برابر آنے دو۔ قادر مطلق سے یہ التجا کرو کہ وہ تمہیں نیک راستہ دکھائے اور مضر اور ناپاک خیالات سے ہٹا کر تمہارے ذہن کو صحت بخش اور پاکیزہ خیالات کی طرف رجوع کرے +

"حیوانوں کی طرح ہماری نسل کے لوگوں کے جسم گزشتہ زمانہ میں کمزور اور بوسیدہ ہو گئے۔ روحانی علم کی ترقی سے اس بوسیدگی کا سبب معلوم ہو جائیگا اور یہ بھی ثابت ہوگا کہ ہم ایک اعلےٰ قانون یا طاقت کے ذریعہ اپنی مادی حالت کو درست کر سکتے ہیں اور ہمیشہ اپنے جسم کو از سرِ نو بنا کر اس میں زیادہ طاقت پیدا کر سکتے ہیں۔ اور زمانہ گزشتہ کی طرح اس قانون یا طاقت کو بے سوچے سمجھے استعمال میں نہیں لاتے جس سے ہمارے جسم کمزور ہو جائیں اور آخرش فنا ہو جائیں" +

کامل اور وافر صحت کا ہونا زندگی کی اصلی اور طبعی حالت ہے۔ اس کے برعکس جو حالت ہے وہ غیر طبعی اور غیر معمولی ہے۔ اور یہ غیر طبعی اور غیر معمولی حالت عموماً گمراہی کے باعث وقوع میں آتی ہے۔ خداوند تعالےٰ نے مرض مصیبت اور بیماری ہرگز پیدا نہیں کی یہ سب انسان کی اپنی بنائی ہوئی ہیں قوانین ہستی کے خلاف عمل کرنے سے ہی یہ باتیں ظہور میں آتی ہیں۔ ہم ان تکلیفوں کے دیکھنے کے اس قدر عادی ہو گئے ہیں کہ ہم رفتہ رفتہ اگر ان کو قدرتی نہ خیال کریں تو معمولی تو ضرور سمجھنے لگتے ہیں +

ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ طبیب جسم کا علاج کرنے کی بجائے ذہن یا نفس کو شفا بخشنے کی کوشش کیا کرینگے اور اس سے صحت جسمانی عمل میں آئیگی۔ یا یہ کہو کہ اصلی طبیب ادیب ہُوا کریگا۔ اس کا کام یہ نہ ہوگا کہ بیماری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا مرض آنے کے بعد لوگوں کو تندرست کرے بلکہ وہ ان کو پہلے ہی سے ایسا اچھا رکھیگا کہ بیماری پیدا نہ ہو۔ اس سے بھی آگے ایک وقت ایسا آئیگا کہ ہر ایک شخص خود ہی طبیب ہوگا اور اپنا علاج آپ کر لیگا۔ جس قدر ہم اپنی ہستی کے اعلےٰ قوانین کے مطابق زندگی بسر کرینگے اور جس قدر ہم ذہن اور روح کی طاقتوں سے زیادہ اچھی طرح واقفیت حاصل کرینگے اسی قدر ہم جسم کی طرف کم توجہ دینگے یعنے جسم کی معمولی احتیاط رکھنے میں تو کمی نہیں کرینگے۔ لیکن اس کا خیال کم کریں گے +

آج کل ہزاروں جسموں کی حالت بہتر ہو جائے اگر ان کے مالک اُن جسموں کا زیادہ خیال کرنا یا ان پر زیادہ توجہ دینا چھوڑ دیں۔ قاعدہ ہے کہ جو لوگ اپنے جسموں کا بہت کم خیال کرتے ہیں ان کی صحت بہت اچھی رہتی ہے۔ بہت سے لوگ اسی سبب سے ہمیشہ بیمار رہتے ہیں کہ وہ حد سے زیادہ اپنے جسموں کے فکر و تردد میں پڑے رہتے ہیں +

جسم کو غذا ورزش تازہ ہوا اور دھوپ جس کی اُسے ضرورت ہے پہنچاتے رہو اور اسے صاف رکھو اور پھر اس کا جہاں تک ہو سکے بہت کم خیال کرو اپنے خیالات اور گفتگو میں جسم کی منفی حالت پر زور نہ دو بیماری اور امراض کا ذکر نہ کرو۔ ان باتوں کا ذکر کرنے سے تم اپنے تئیں نقصان پہنچاتے ہو اور ان لوگوں کو بھی جو تمہاری بات بغور سنتے ہیں۔ ایسی باتوں کا ذکر کرو جن کے سُننے سے لوگوں کی حالت بہتر ہو۔ اس طرح تم ان میں صحت اور تقویت پیدا کروگے اور کمزوری اور بیماری کو دور کروگے +

منفی حالت پر زور دینا ہمیشہ مضر ہوتا ہے۔ جسم کی نسبت بھی یہ مسئلہ ایسا ہی درست ہے جیسے اور سب چیزوں کی نسبت۔ ایک شخص جس نے کامل طبیب اور حکیم حاذق ہونے کے علاوہ انسان کی اندرونی قوتوں اور طاقتوں کا بغور مطالعہ اور مشاہدہ بھی کیا ہے اس کا مندرجہ ذیل کلام خاصکر قابل سند ہے۔ "بیماری کا خیال کرنے سے ہمیں صحت نہیں حاصل ہو سکتی جیسے کہ مکمل حالت پر غور کرنے سے ہم حالت کمال کو نہیں پہنچ سکتے اور بے سری آوازوں کے سُننے سے سُر کا رس نہیں آ سکتا۔ ہمیں ہمیشہ صحت اور ثبات کا اعلےٰ ترین خیال اپنے ذہن میں قایم رکھنا چاہیے +

"اپنی صحت کی بابت کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالو جو تم نہیں چاہتے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنی بیماریوں پر زور نہ دو اور ان کی علامات کا غور سے مطالعہ نہ کرو۔اس بات کا اپنے تئیں ہرگز یقین نہ دلاؤ کہ تم اپنے پر پورے پورے ضابط نہیں ہو۔ پکّے ہوکر یہ کہو کہ تم اپنی جسمانی بیماریوں پر غالب ہو اور اپنے تئیں کسی ادنےٰ طاقت کا غلام نہ سمجھو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں بچّوں کو شروع ہی سے یہ سکھانا چاہتا ہوں کہ وہ عمدہ اور صحت بخش خیالات سوچنے کی عادت ڈالنے اعلےٰ درجہ کے خیالات پیدا کرنے اور پاک و صاف زندگی بسر کرنے سے اپنے اور بیماری کے درمیان ایک سدِّ راہ بنا کر کھڑی کرلیں۔میں انہیں یہ تعلیم دینا چاہتا ہوں کہ وہ موت کے تمام خیالات بیماری کی تمام صورتیں تمام مخالف تاثّرات اور جذبے مثل نفرت کینہ انتقام حسد اور لذّت نفسانی کے یک قلم اپنے اندر سے اس طرح خارج کردیں جس طرح کہ برائی کرنے کی تحریص کو اپنے دلوں سے نکالنا چاہتے ہیں۔میں انہیں مندرجہ ذیل تلقین کرونگا۔خراب غذا خراب پانی اور خراب ہوا سے خون بگڑ جاتا ہے۔خراب خون سے رگ و ریشے خراب ہو جاتے ہیں اور اس طرح گوشت کے خراب ہونے سے اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔عمدہ اور صحت بخش خیالات تندرست جسم کے لئے اسی قدر ضروری ہیں جیسے پاک خیالات پاکیزگی کی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔مضبوط قوت ارادت کے ترقّی دینے میں کوشش کرنی چاہیئے اور ہر طرح سے زندگی کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے کمر بستہ رہنا چاہیئے۔ بیماروں کو چاہیئے کہ امید اطمینان اور تسلی رکھیں۔ہمارے وہم اور خیالات ہی ہماری ترقّی کے سدِّ راہ ہیں۔کوئی شخص اپنے بھروسے سے زیادہ کامیابی یا صحت حاصل نہیں کرسکتا۔عموماً جو رکاوٹیں ہمیں پیش آتی ہیں وہ ہماری اپنی ہی پیدا کی ہوئی ہیں +

"اس کائنات میں ہم جنس چیزوں سے ہم جنس چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ نفرت سے نفرت بغض سے بغض کینہ سے کینہ حسد سے حسد اور انتقام سے انتقام پیدا ہوتا ہے۔ ہر ایک ناقص خیال سے اور ناقص خیالات پیدا ہوتے ہیں اور یہی سلسلہ چلا جاتا ہے حتےٰ کہ اِنہی کی نالائق اور ناشائستہ پود سے دنیا بھر جاتی ہے۔ہر صاحب اولاد اور ہر ایک سچّا طبیب زمانہ آئندہ میں جسم میں دوائیاں بھرنے کی بجائے ذہن کو عمدہ اصولوں سے پُر کریگا۔زمانہ مستقبل کی مائیں اپنے بچّوں کو یہ سکھائینگی کہ غصّہ نفرت اور کینہ کے بخار کو محبّت کی دوا سے جو اس دنیا کی تمام بیماریوں کا علاج ہے رفع کرے۔آئندہ زمانہ کا طبیب لوگوں کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس امر کی تلقین دیگا کہ خوش طبعی یہی خواہی اور شریفانہ کام کرنے کی عادت پیدا کرو۔ صحت قایم رکھنے اور دل کو تقویت دینے کے لئے یہی مقوی دوائیاں ہیں اور دل کا بشاش رکھنا دوائی کی مانند فائدہ بخش ہے"۔

تمہارے ذہن کی سلامتی اور مضبوطی کی طرح تمہارے جسم کی صحت بھی تمہارے تعلقات پر موقوف ہے۔ ہم نے معلوم کر لیا ہے کہ قدرتاً زندگی کی اس لا انتہا روح میں اور کل زندگی کے اس ماخذ میں کسی قسم کی کمزوری اور بیماری داخل نہیں ہو سکتی۔ پس تم اس لا انتہا زندگی سے اپنی پوری پوری یگانگت بخوبی معلوم کرو۔ اسے اپنے اندر آزادی اور افراط سے آنے دو اور پھر تمہیں پوری پوری اور تازہ جسمانی صحت اور طاقت حاصل ہوگی۔

نیکی ہمیشہ بدی پر غالب آ سکتی ہے۔ صحت بیماری کو پامال کر سکتی ہے۔ کیونکہ انسان جیسا خیال کرتا ہے ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ پس ہوش میں آؤ اور پاک خیالات کو اپنے دلوں میں جگہ دو۔

اس کل کا لب لباب اس ایک فقرے میں آ سکتا ہے "خدا خیر محض اور صحت کامل ہے اور ویسے ہی تم ہو"۔ تمہیں اپنی اصلی ہستی سے واقفیت پیدا کرنی چاہیے۔ جب تمہیں یہ علم حاصل ہو جائیگا تو تم معلوم کرو گے۔ کہ تمہیں اس بات کے تحقیق کرنیکی طاقت ہو جائیگی کہ کونسی صورتیں یا حالتیں تمہارے جسم میں بیرونی طور پر نمایاں ہوں۔ تمہیں لا انتہا روح سے اپنی یگانگت پہچاننی اور سمجھنی چاہیئے۔ پس خدا کی مرضی تمہاری مرضی ہے۔ تمہاری مرضی خدا کی مرضی ہے۔ اور خدا کے نزدیک سب کچھ ممکن ہے"۔ جب ہم اس یگانگت کو سمجھ کر اس میں متواتر زندگی بسر کرنے سے علیحدگی کے خیال کو قطعی دور کر دینگے تو ہماری جسمانی بیماریاں اور کمزوریاں ہی نہیں جاتی رہینگی بلکہ ہر طرف سے تمام قسم کی قیود اور رکاوٹیں بھی جاتی رہینگی۔

پس "پرمیشور میں مگن ہو کر پرم آنند حاصل کرو اور وہ تمہارے سارے منورتھ سدھ کریگا"۔ پھر تمہارے اندر سے ہمیشہ یہ آواز آیا کریگی کہ میرے حصہ میں عمدہ قطعے آئے ہیں اور بڑا بیش بہا ترکہ مجھے پہنچا ہے۔ اپنے دل سے یہ اعتقاد دور کر دو کہ عمدہ چیزیں اور عمدہ واقعات تمہیں آئندہ نصیب ہونگے۔ اسی وقت اصلی زندگی میں داخل ہو جاؤ اور داخل ہو کر ان چیزوں اور واقعات پر قبضہ کر لو اور ان پر بخوبی قادر ہو جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ تمہارے جیسے صاحب وراثت کے لئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور شاہانہ ترکہ کے مالک کے لئے عمدہ سے عمدہ چیزیں ہی کافی ہو سکتی ہیں معمولی اور ادنےٰ درجہ کی ہرگز کافی نہیں ہو سکتیں +

محبت کا راز طاقت اور نتائج

یہ لا انتہا محبت کی روح ہے۔ جہاں ہم اس سے اپنی یگانگت پہچان لیتے ہیں ہم میں اس قدر محبت بھر جاتی ہے کہ تمام چیزوں میں نیکی ہی نیکی دیکھنے لگتے ہیں اور جب یہ امر بخوبی سمجھ لیتے ہیں کہ ہم اور یہ لا انتہا روح دونو ایک ہی ہیں تب یہ بھی سمجھ لیتے ہیں کہ ایک طرح سے ہم سب آپس میں ایک ہی ہیں۔ جب ہم اس بات کو جان لیتے ہیں تو ہم کسی شخص یا کسی چیز کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ ہم معلوم کرتے ہیں کہ ہم سب ایک بڑے جسم کے اعضا ہیں اور اگر ہم اس جسم کے کسی ایک عضو کو بھی نقصان پہنچائینگے تو اس سے باقی اعضا کو ضرور نقصان پہنچیگا اور یہ ہو نہیں سکتا کہ ایک عضو کو نقصان پہنچے اور باقی اعضا کو نہ پہنچے +

جب ہم یہ امر کماحقہ طور پر سمجھ لیتے ہیں کہ تمام ذی حیات متحد الاصل ہیں یعنی یہ کہ تمام شخص اس ایک لا انتہا روح سے حصہ پاتے ہیں اور اسی لئے وہی لا انتہا زندگی ہر فرد بشر میں موجود ہے۔ تب تمام قسم کے تعصبات اور نفرت دور ہو جاتی ہیں محبت بڑھتی جاتی ہے اور درجہ کمال کو پہنچ جاتی ہے۔ پھر جہاں کہیں ہم جائیں اور جب کبھی اپنے ہم جنس سے ملیں تو ہم پہچان سکیں گے کہ اس کے اندر خدا ہے۔ اس طرح سے ہم نیکی کی تلاش کرتے ہیں اور اُسے پا لیتے ہیں۔ اس سے ہمیں ہمیشہ فائدہ رہتا ہے +

"جس شخص نے تلوار سنبھالی ہے وہ تلوار ہی سے مریگا" اس بڑے مسئلے میں بڑی گہری علمی حقیقت نہاں ہے۔ جو ہیں ہم خیال کی قوتوں کی پیچیدہ طاقتوں کو سمجھنے لگیں ہم فوراً دیکھ سکیں گے کہ جب ہم دوسرے شخص کی نسبت نفرت کے خیالات اپنے دل میں پیدا کرینگے تو اس پر بھی ہماری ان شیطانی قوتوں کا اثر ہوگا۔ چنانچہ وہی نفرت آمیز خیالات اس شخص میں پیدا ہو جائینگے اور الٹے ہماری طرف منعکس ہونگے۔ پس جب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کسی جذبے مثلاً نفرت یا غصہ کا اثر مادی جسم پر بھی ہوتا ہے تو ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ یہ امر ہمارے لئے کسقدر نقصان وہ اور گراں ہے۔ اسی قسم کے تمام خیالات یا جذبے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں مثلاً بغض عیب جوئی یا نکتہ چینی حسد حقارت۔ ان سب کے بارہ میں یہ امر درست ہے۔ آخر میں ہم معلوم کرینگے کہ دوسرے شخص کی نسبت اس قسم کے خیالات دلمیں رکھنے سے ہمیں ہمیشہ اس دوسرے شخص سے زیادہ نقصان پہنچتا ہے+

پس جب ہم اس بات کو بخوبی سمجھ لیتے ہیں کہ تمام گمراہی گناہ اور جرم کی اصل خود غرضی ہے اور تمام خود غرضی کی بنا جہالت ہے تو ہم تمام لوگوں کے کاموں کو محبت کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔ جاہل اپنے مقصد کے حاصل کرنے میں تمام دنیا کو بھی نقصان پہنچانے سے دریغ نہیں کرتا اور اس لئے جاہل ہی خود غرض شخص ہے۔ جو شخص در اصل عقلمند ہے وہ ہرگز خود غرض نہیں ہوتا۔ یہ شخص اہل بصیرت ہے۔ اور اس بات کو جانتا ہے کہ چونکہ میں ایک بڑے جسم کا ایک عضو ہوں اس لئے مجھے کل جسم کو فائدہ پہنچنے پر ہی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ وہ خاص اپنے لئے کوئی ایسی بات نہیں چاہتا جسے وہ تمام بنی نوع انسان کے لئے بھی نہ چاہتا ہو+

اگر تمام گمراہی گناہ اور جرم کی اصل خود غرضی ہے اور تمام خود غرضی کی بنا جہالت ہے تو جب ہم اُن دونو میں سے کسی ایک صفت کا اظہار دیکھتے ہیں تو جس شخص سے ہم ملیں گے اس میں نیکی کی اُمید رکھینگے اور نیکی ہی کی تلاش میں رہینگے بشرطیکہ ہم اپنی اعلےٰ درجہ کی اندرونی حالت پر مستقل ہیں جب خدا خدا سے ہمکلام ہوتا ہے تو خدا ہی جواب دیتا ہے اور خدائی طاقت کا اظہار کرتا ہے۔ لیکن جب شیطان شیطان سے مخاطب ہوتا ہے۔ تو شیطان ہی جواب دیتا ہے اور شیطان ہی کو ہمیشہ نقصان پہنچتا ہے+

میں بعض وقت ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنتا ہوں "میں اس شخص میں کوئی نیکی یا بھلائی نہیں دیکھتا" کیا تم کوئی بھلائی نہیں دیکھتے؟ اس صورت میں تمہاری آنکھیں نہیں ہیں۔ ذرا زیادہ غور سے دیکھو اور خوض کرو۔ تو تمہیں ہر ایک انسانی روح میں وہی خدائی طاقت معلوم ہوگی۔ لیکن یاد رہے کہ خدا ہی خدا کو پہچان سکتا ہے۔ حضرت عیسےٰ ہمیشہ انسانوں کی نہایت اعلےٰ نہائت کامل اور نہائت عمدہ طاقت کی طرف خطاب کیا کرتے تھے وہ ہر ایک انسان کے اندر خدائی طاقت کو جانتے تھے۔ اور پہچانتے تھے۔ کیونکہ اُنہوں نے اوّل اُسے اپنے اندر محسوس کیا تھا وہ سُود خوروں اور گنہگاروں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے۔ قانون کی تعبیر کرنے والے اور اس کے مقلد فریسی وغیرہ اس امر کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کریہ یا زبون کہا کرتے تھے۔ وہ اپنی ہی خود بینی خود غرضی اور جہالت میں اس قدر مستغرق تھے کہ انہوں نے خدا کو اپنے اندر کبھی معلوم نہیں کیا۔ اور اسی وجہ سے یہ بات اُن کے خواب میں بھی نہیں آئی کہ سود خوروں اور گنہگاروں کی بھی حقیقی زندگی ہوا کرتی ہے +

جس قدر ہم کسی شخص کو یہ کہتے رہتے ہیں کہ وہ بدی یا گمراہی میں گرفتار ہے اسی قدر ہم اس میں بدی اور گمراہی کے خیالات پیدا کرتے ہیں جسقدر وہ سریع الحس ہے۔ یا جس قدر وہ اپنے پر بخوبی قادر نہیں ہے اسی قدر وہ اور لوگوں کے خیال کی طاقتوں کے بس میں ہوگا اور ان کے خیالات کا اس پر بُرا اثر ہوگا۔ اور اس طرح سے ہم دوسرے کو بُرا خیال کرکے اس کو برائی کی تحریص دلاتے ہیں۔ اور گویا ہم خود بُرائی کرنے میں شریک ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب ہم کسی شخص کو یہ خیال دلاتے ہیں کہ وہ راستی نیکی اور سچائی کے راستہ پر ہے تو ہم اس کے دل میں راست روی نیکی اور صداقت کے خیالات پیدا کرتے ہیں اور اس طریق سے ہم اس کی زندگی اور چال چلن پر نہایت عمدہ اثر پیدا کرتے ہیں اگر ہم اپنے ملنے والے لوگوں سے محبت اور پیار سے پیش آئیں تو ہم ان میں محبت کا جوش دلاتے ہیں اور وہ بھی ہم سے اسی قدر سرگرمی سے پر جوش اور پاک محبت کرنے لگتے ہیں۔ "اگر تم چاہتے ہو کہ تمام دنیا تم سے محبت کرے تو یہ ضرور ہے کہ تم اوّل ساری دنیا سے خود محبت کرو"۔ اس نصیحت میں ایک گہرا علمی مسئلہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہے +

جس قدر ہم اوروں سے محبت کرینگے اُسی قدر اور لوگ ہم سے محبت کرینگے خیالات طاقتیں ہیں۔ ہر ایک خیال اپنی ہی قسم کی طاقت پیدا کرتا ہے۔ ہر ایک خیال جو بمنزلہ علت کے ہے اپنے ہی جیسے معلول سے معمور ہوکر اپنے منبع کی طرف رجوع کرتا ہے۔ کارخانۂ ایزدی میں ہم سب لوگوں کے رشتے کچھ ایسے مِلے جُلے ہیں کہ تمہیں لازم ہے کہ عمدہ اور پاک خیالات کو دل میں جگہ دو۔ ان خیالات سے تمہارے کلام کی تاثیر میں اور تمہاری تقدیر کی بہتری میں بہت کچھ اصلی مدد مل سکتی ہے +

سب سے عمدہ بات یہ ہے کہ ہر ایک شخص دوسروں کی نسبت اپنے دل میں محبت کے خیالات رکھے اور میرے ایک دوست کی طرح اپنی محبت کا اظہار ہر ایک شخص سے اس طرز خیال میں ظاہر کرے "اے میرے پیارے۔ میں تم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے محبت کرتا ہوں" اور جب ہم اس بات کو بخوبی سمجھ لیتے ہیں کہ ہر ایک خیال واپس آنے یا زائل ہونے سے پہلے دوسروں پر اپنا اثر ضرور پیدا کرتا ہے تو ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ سب کے ساتھ محبت کرنے والا شخص اپنے ملنے والوں ہی کے لئے ایک برکت یا نعمت عظمےٰ نہیں ہے بلکہ تمام دنیا کے لئے اس کا دم غنیمت ہے۔ علاوہ اس کے ہر چہار طرف سے یہی محبت آمیز خیالات مختلف صورتوں میں اور لوگ اس کی طرف ظاہر کرتے ہیں +

دیکھو ان طاقتوں کا اثر جانوروں پر بھی ہوتا ہے۔ بہت سے لوگوں کی نسبت بعض جانور زیادہ سریع الحس ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ لوگوں کی نسبت ان جانوروں پر ہمارے خیالات اور ہماری ذہنی حالتوں اور تاثرات کا زیادہ جلد اثر ہوتا ہے۔ پس جب کبھی ہم کسی جانور سے ملتے ہیں تو اس سے محبت اور پیار کے خیالات ظاہر کرنے سے اس کو بہت کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں وہ جانور فوراً معلوم کر لیگا کہ آیا یہ ہمارے دلی خیالات ہیں یا یہ کہ ہم صرف زبان سے ہی ان کا اظہار کرتے ہیں اور تم اکثر یہ دیکھکر بڑے خوش ہو گے کہ وہ جانور بھی فوراً اظہار محبت کرتا ہے اور اس کی علامات سے صاف ظاہر ہونے لگتا ہے کہ وہ ہماری اس محبت اور پیار کو سمجھتا ہے اور اس کی قدر کرتا ہے +

کیا ہی خوبی اور خوش قسمتی کی بات ہو اگر ہم ایسی دنیا میں زندگی بسر کریں اور چلیں پھریں جہاں پر ہمیں ایزدی انسان یا دیوتا ہی ملیں۔ ایسی دنیا میں تم بھی رہ سکتے ہو اور میں بھی رہ سکتا ہوں۔ کیونکہ جس قدر اس اعلےٰ تر حقیقت کو بخوبی سمجھ لینگے اسی قدر ہم کو ہر ایک انسان کی روح میں خدا ہی خدا نظر آئیگا۔ اور جب ہم اپنے ہر ایک ملنے والے میں خداوند تعالےٰ کا ظہور دیکھ سکینگے تو پھر ہم ایسی دنیا میں زندگی بسر کرینگے +

جب ہم اس طرح پر ہر فرد بشر میں جلوۂ نور الٰہی معلوم کرینگے تو اس حق شناسی سے ہم اس جلوہ کو اور بھی زیادہ نمایاں کرینگے اور فروغ دینگے یہ کیسا عمدہ استحقاق ہے۔ جو استحقاق تمہیں حاصل ہے وہی مجھے بھی حاصل ہے۔ پھر ہم دوسرے شخص کی نسبت ظاہری مکر آمیز یا بالائی طور پر رائے نہیں لگاتے۔ کیونکہ اب ہمیں یہ طاقت حاصل ہو جاتی ہے کہ ظاہری قابل تغیر اور گمراہ کرنیوالی خودی کو چھوڑ کر اصلی غیر متغیر اور ابدی ذات یا آتما کو دیکھ سکتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں جو رفتہ رفتہ اعلےٰ درجہ کی خوشنمائی اور پاکی میں عیاں ہوگا۔ اور اس وقت ہم اس بات کو بھی بخوبی سمجھنے لگینگے کہ جب ہم دوسرے کو بُرا ٹھیراتے ہیں تو گویا ہم ساتھ ہی ساتھ اپنے تئیں بھی بُرا ٹھیرا رہے ہیں +

اس بات کو بخوبی سمجھنے سے ہم میں اس قدر محبّت بھر جاتی ہے اور جوش مارنے لگتی ہے کہ گویا محبت کا دریا اُمنڈ آتا ہے اور جو لوگ ہم سے ملتے ہیں اُن میں بھی اس کا پُرجوش اور زندگی بخش اثر نمایاں ہوتا ہے۔ یہ لوگ بھی ہم سے اُسی قسم کی محبت کرنے لگتے ہیں اور اس طرح گویا ہم ہر چہار طرف سے محبّت کو اپنی طرف برابر کشش کرتے رہتے ہیں۔ اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ ایک شخص کس قدر محبّت کرتا ہے۔ تو میں تمہیں یہ بتا سکوں گا کہ اس شخص نے ایزدی طاقت کا کس قدر مشاہدہ کر لیا ہے۔ اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ وہ شخص کسقدر محبت کرتا ہے تو میں تمہیں یہ بتا دونگا کہ اس شخص نے کس قدر خداوند تعالےٰ کا قرب حاصل کر لیا ہے۔ اور پھر اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ وہ شخص کس قدر محبت کرتا ہے تو میں تمہیں یہ بتا دونگا کہ وہ خداوند تعالےٰ کی سلطنت یعنے اتفاق اور موزونیت کی سلطنت میں کہاں تک پہنچ گیا ہے۔ کیونکہ "محبت قانون کی تعمیل ہے" +

ایک طرح سے سچ پوچھو تو محبّت ہی ہر ایک شے ہے۔ یہی زندگی کی کنجی ہے اور اس کے اثر ایسے ہیں کہ دنیا میں حرکت پیدا کر دیتے ہیں۔ دلمیں سب کی طرف سے محبّت رکھو اور سب تم سے محبّت کرینگے۔ اور اگر تم اوروں کی طرف سے دل میں کینہ یا نفرت رکھیگے تو اور لوگ بھی تم سے کینہ اور نفرت رکھینگے کیونکہ بدی زہر کا اثر رکھتی ہے۔ کینہ کے خیالات بمنزلہ تیروں کے ہیں جو ہدف سے منعکس ہو کر واپس آتے ہیں اور صاحب حسد اور صاحب غصّہ کے جگر میں ایسے زخم کاری لگاتے ہیں کہ پھر ان کا بھرنا ممکن نہیں +

تمہارے دل کا ہر ایک خیال بمنزلہ ایک قوت یا طاقت کے ہے جو باہر جاکر دوسروں پر اثر پیدا کرتا ہے اور پھر اُسی قسم کے خیال سے معمور ہو کر الٹا تمہارے پاس آجاتا ہے۔ یہ ایک غیر متغیر اور اٹل قانون ہے۔ علاوہ ازیں تمہارے دل کے ہر ایک خیال کا تمہارے جسم پر براہ راست اثر ہوتا ہے محبت اور اسی قسم کے اور جذبے اور تاثرات تو اصلی اور قدرتی ہیں اور کائنات کی ابدی ترتیب کے موافق ہیں کیونکہ "خداوند تعالےٰ محبّت ہے"۔ ان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے تمہارے جسم میں جان آتی ہے اور صحت بڑھتی ہے۔ تمہارے چہرہ پر رونق آجاتی ہے اور نور برسنے لگتا ہے اور تمہارے کلام میں شیرینی پائی جاتی ہے اور تم ہر صورت سے لوگوں کی نظروں میں دلکش بن جاتے ہو۔ اور چونکہ یہ بات سچ ہے کہ جس قدر تم سب لوگوں کے لئے محبت کے خیالات رکھوگے اسی قدر وہ بھی تم سے محبت کے خیالات رکھینگے اور چونکہ ان خیالات کا صریح اثر تمہارے ذہن یا نفس پر ہوتا ہے اور نفس کے ذریعہ جسم پر ہوتا ہے۔ گویا یہ اس قدر جان بخش طاقت باہر سے بطور امداد کے تم کو ملی ہے۔ پھر اس سے تم برابر اپنی ذہنی اور جسمانی زندگی کو بنا رہے ہو اور اس کی تاثیر سے تمہاری زندگی مالا مال ہو رہی ہے +

نفرت اور اسی قسم کے اور جذبے غیر طبعی اور خلاف فطرت ہیں۔ یہ سب ایک قسم کے بگاڑ ہیں اور اسی لئے کائنات کی ابدی ترتیب کے برخلاف ہیں کیونکہ محبت سے قانون کی تعمیل ہوتی ہے۔ تو ان سے جو محبت کی ضد ہیں قانون کی خلاف ورزی ظہور میں آتی ہے اور قانون کی خلاف ورزی میں کسی نہ کسی قسم کی تکلیف اور مصیبت کا ہونا لازمی ہے۔ اور اس تکلیف اور مصیبت سے بچنا محال ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس خاص قسم کی خلاف ورزی کا نتیجہ کیا ہوگا؟ جب تم غصہ نفرت کینہ حسد بغض عیب جوئی یا حقارت کے خیالات کو اپنے نفس میں غالب ہونے دوگے تو ان سے جسم کے اوپر تیزاب اور زہر کا اثر پیدا ہوگا۔ ان سے بدن گر جائیگا اور اگر اس قسم کے خیالات برابر رہیں تو ان سے جسم میں مختلف قسم کی بیماریاں نمایاں ہونگی اور آخرش بدن پاش پاش ہو جائیگا اور تمہارے نفس سے غارتگر اثر پیدا ہونے کے علاوہ اور لوگوں کے انفاس سے بھی اسی قسم کی تاثیریں تم میں ظاہر ہونگی اور یہ اور لوگوں کی غارتگر طاقتیں تمہاری غارتگر طاقتوں کو دو بالا کر دینگی اور اس سے جسم کے پارہ پارہ ہونے میں اور بھی مدد ملیگی +

پس معلوم ہوا کہ محبت سے محبت اور نفرت سے نفرت پیدا ہوتی ہے محبت اور نیکی سے جسم کو تقویت ہوتی ہے اور صحت قائم رہتی ہے۔ برعکس اس کے نفرت اور کینہ جسم کو کھا جاتے ہیں اور اس کی ہلاکت کا باعث ہوتے ہیں۔ محبت سے زندگی میں جان پڑتی ہے اور نفرت مرے کو مار ڈالتی ہے +

دنیا میں وفادار دل بہادر روحیں پاک اور صاف انفاس ہیں پس دنیا کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عمدہ سے عمدہ دل روح اور نفس دو اور اس کے عوض میں دنیا بھی تمہیں اسی قسم کا دل روح اور نفس دیگی۔ یعنے اگر تم وفاداری بہادری اور پاکی کے خیالات ظاہر کروگے تو اور لوگ بھی تم سے اسی قسم کے خیال ظاہر کرینگے۔ لوگوں سے محبت کرو اور لوگ تم سے بدل و جان محبت کرینگے اور یہ محبت سخت ضرورت کے وقت تمہاری پشت پناہ ہوگی۔ تم اوروں کا اعتبار کرو۔ اور بیسیوں شخص تمہارے قول اور فعل کا اعتبار کرینگے +

اب اکثر یہ سوال ہوتا ہے کہ وہ شخص مجھ سے نفرت یا دشمنی کیوں رکھتا ہے۔ جس کی نسبت میرے دل میں اس قسم کے خیالات اور تاثرات نہیں ہیں اور اس لئے میں اسے اپنا دشمن بنانے کا باعث نہیں ہوا ہوں؟ ممکن ہے کہ شاید یہ بات درست ہو لیکن غالب یہ ہے کہ اگر تمہارے نفس اور دل میں کسی قسم کی دشمنی یا مخالفت نہیں ہے تو تمہارے بہت ہی کم دشمن ہونگے یقین جانو کہ دنیا میں ایسا نہیں ہوتا۔ تمہاری طبیعت میں اس قسم کی کچھ بھی مخالفت نہیں ہے۔ بالفرض اگر دوسرا شخص بلا وجہ تم سے نفرت یا دشمنی کرے تو اس دشمنی کا شروع سے آخر تک محبت اور خیرخواہی کے خیالات سے مقابلہ کرو یعنی دشمنی کے عوض محبت سے پیش آؤ۔ اس طرح عمل کرنے سے تم اس دشمنی کے نتائج کو اس قدر پامال کردوگے کہ وہ تم تک پہنچ ہی نہیں سکتی اور اس لئے اس سے تمہیں کسی قسم کا نقصان نہیں ہوسکتا محبت مثبت ہے اور نفرت یا دشمنی سے زیادہ مضبوط اور طاقتور ہے اور محبت دشمنی پر ہمیشہ غالب آسکتی ہے +

برعکس اس کے اگر کوئی شخص تم سے دشمنی کرے اور تم بھی اس کے ساتھ دشمنی کرو تو وہ تم سے اور زیادہ دشمنی کریگا۔ تم گویا جلتی آگ میں ایندھن یا گھی ڈالتے ہو جس سے وہ آگ اور بھی زیادہ بھڑک اٹھیگی اور اسی طرح پر تم بدی کی حالتوں اور برائیوں کو بڑھاتے ہو اور زیادہ فروغ دیتے ہو۔ اس سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ بلکہ سراسر نقصان ہوگا۔ اور اگر تم دشمنی کے عوض میں محبت ظاہر کروگے تو تم اس دشمنی کی اس قدر بیخ کنی کروگے۔ کہ اس کا تم پر ذرا بھی اثر نہ ہوگا۔ اور وہ تمہارے پاس تک نہیں بھٹکے گی۔ بلکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کبھی نہ کبھی وہ دشمنی کرنے والا شخص تمہارا دوست بن جائیگا۔ دشمنی کے عوض دشمنی کرنے سے تم اپنے آپ کو ذلیل کرتے ہو اور دشمنی کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بدلے محبت کرنے سے تم خود ہی برتری حاصل نہیں کرتے بلکہ جو شخص تم سے دشمنی رکھتا ہے وہ بھی اعلیٰ تر حالت کو پہنچ جاتا ہے +

فارس کے ایک دانا کا قول ہے "ہمیشہ بدمزاجی کے بدلے حلم اور شرافت برتو اور سختی کے عوض نرمی اور مہربانی سے پیش آؤ۔ حلیم الطبع مہاوت ہاتھی جیسے جانور کو بھی ریشم کی ڈوری سے باندھ کر جہاں چاہے لے جا سکتا ہے۔ اپنے دشمن کے ساتھ ملائمت سے برتو۔ سلامتی اور امن کا مقابلہ کرنا گناہ ہے" بدھ مت کا اصول ہے "اگر کوئی شخص بیوقوفی سے مجھے نقصان پہنچائے تو میں اس کے بدلے اس کے ساتھ دل کھول کر محبت کرونگا۔ یعنی بے دریغ الفت سے پیش آؤنگا۔ وہ شخص جس قدر زیادہ برائی کریگا میں اتنا ہی زیادہ اس کے ساتھ بھلائی کرونگا" اہل چین کا قول ہے۔ "عقلمند شخص نقصان اور تکلیف کے بدلے فائدہ پہنچاتا ہے" ہندوؤں کا قول ہے "برائی کے بدلے بھلائی کرو غصہ پر محبت سے غالب آؤ۔ دشمنی دشمنی سے رفع نہیں ہوتی بلکہ محبت سے رفع ہوتی ہے" +

جو شخص در اصل عقلمند ہے وہ کسی کو بھی اپنا دشمن نہ جانیگا۔ ہم اکثر یہ فقرہ سنتے ہیں "کچھ پرواہ نہیں میں اس سے نبٹ لونگا" کیا تم نبٹ لوگے؟ کس طرح نبٹوگے؟ نبٹنے کے دو ہی طریق ہیں۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ تم اپنے خیال کے مطابق اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کرو جیسا کہ وہ تم سے کرتا ہے یعنی عوض معاوض گلہ ندارد۔ اگر تم ایسا کرتے ہو تو اس کے برابر تو ہو گئے لیکن خود بھی اس کی ذلیل حالت میں جا پڑوگے اور اس سے تم دونو نقصان اٹھاؤگے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ تم اپنے تئیں اس سے برتر ثابت کرو دشمنی کے بدلے محبت اور بدسلوکی کے بدلے مہربانی سے پیش آؤ۔ اسکو بھی برابر ہونا کہتے ہیں اور اس کے معنے یہ ہیں کہ تم اس دوسرے شخص کو بھی اپنی برتر حالت میں لے آتے ہو۔ لیکن یاد رکھو کہ جب تم دوسرے کی مدد کرتے ہو تو اسی کام کے ذریعے اپنی بھی مدد کرتے ہو۔ اور یہ ہرگز ہو نہیں سکتا کہ تم دوسرے کی تو مدد کرو اور اس سے تمہیں کچھ فائدہ نہ پہنچے اور اگر تم دوسروں کی مدد کرنے میں خودی کو چھوڑ دوگے اور اپنے آپ کو بھلا دوگے تو اس قسم کی خدمت کرنے سے تمہیں بہت زیادہ فائدہ پہنچیگا۔ اگر تم اس شخص سے اسی طرح پیش آؤ جس طرح کہ وہ تم سے پیش آتا ہے تو اس سے تم یہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ثابت کرتے ہو کہ تم میں ایک ایسی شے ہے جو دشمنی اور بد سلوکی کو تمہاری طرف کھینچتی ہے اب جو کچھ تمہیں مل رہا ہے تم اسی کے مستحق ہو اور اس میں تمہیں گلہ و شکوہ کا کوئی مقام نہیں ہے۔ اور اگر تم عقلمند ہو تو شکایت بھی نہ کرو۔ دوسرا طریق اختیار کرنے سے تم بخوبی اپنی مطلب براری کر سکتے ہو۔ تم خود فتح حاصل کر سکتے ہو اور ساتھ ہی اس شخص کی بھی خدمت کرتے ہو۔ اور اسے فائدہ پہنچاتے ہو جس کی صریحاً اُسے بڑی ضرورت ہے۔

اس طرح سے تم اس کی نجات کا باعث ہو سکتے ہو اور وہ اپنی باری میں اور مرد اور عورتوں کو نجات دے سکتا ہے۔ جو گمراہی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں اور فکر اور رنج کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔ اکثر اس بارہ میں بہت کچھ جد و جہد کرنی پڑتی ہے۔ ہمیں اپنے روزمرہ کی زندگی میں زیادہ نرمی یا حلم ہمدردی اور رحم کی ضرورت ہے جب ہم اس قدر رحم اور ہمدردی ظاہر کرنے کے عادی ہو جائینگے تو ہم نہ کسی پر الزام لگائینگے اور نہ کسی کو بُرا ٹھیرائینگے۔ الزام لگانے یا بُرا ٹھیرانے کی بجائے ہم ہمدردی کرینگے اور پہلے سے بھی زیادہ ایکدوسرے کی تشفی کرینگے۔ دکھ درد میں دوسروں کا ساتھ دینگے دنیا کی دشوار گذار گھاٹیوں اور منزلوں میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر لے جائینگے۔ ہر ایک سے محبت اور الفت سے پیش آئینگے۔ اور ایک دوسرے کو شفقت اور تلطف کی نگاہ سے دیکھینگے اور آپس میں شیریں کلامی سے برتینگے اور ہر حالت میں ایک دوسرے کے ممد و معاون ہونگے۔

جب ہم اس حقیقت کو بخوبی سمجھ لینگے کہ تمام بدی گمراہی اور گناہ اور تمام مصائب اور تکالیف جو ان سے پیدا ہوتی ہیں ان سب کا باعث جہالت ہے تو پھر ہم جہاں کہیں خواہ کسی صورت میں ہو ان باتوں کا اظہار دیکھینگے۔ اس وقت اگر ہماری طبیعتیں راہ راستی پر ہیں تو ہم اس شخص پر ترس کھائینگے اور اس کو ترحم کی نظر سے دیکھینگے جو مندرجہ بالا مصیبتوں میں گرفتار ہے۔ رحم کھاتے کھاتے ہم اُس سے محبت کرنے لگینگے اور محبت کے بعد اس کی خدمتگذاری کرینگے۔ طریق ایزدی یہی ہے۔ اس طرح ہم ایک کمزور شخص کو پامال کرنے اور زیر کرنے کی بجائے اس گرتے شخص کی ہاتھ پکڑینگے اور مدد کرینگے حتےٰ کہ وہ اپنے سہارے سے کھڑا ہو سکے اور اپنے اوپر خود قابض ہو جائے۔ لیکن چونکہ کل زندگی اندر سے باہر کی طرف نشو و نما پاتی ہے۔ اس لئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہی شخص پورا پورا قابض ہو سکیگا جس کے اندر اس کی اپنی اصلی ماہیت یعنی الوہیت کا علم ہو جاتا ہے۔ اور اس سے وہ اعلےٰ تر قوانین کو سمجھنے لگتا ہے۔ اور دوسرے شخص میں اس علم کے پیدا کرنے میں کامیاب ہونیکا سوائے اس کے اور کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ہم خود اپنے چلن اور رویہ سے اپنی اندرونی ایزدی خاصیت یا الوہیت کو ظاہر کریں +

نصیحت سے نہیں مثال سے کام لو وعظ سے نہیں اپنے چلن اور برتاؤ سے کام لو۔ کسی بات کا اظہار یا اقرار کرنا کافی نہیں بلکہ خود اُسے کر کر دکھاؤ۔ صرف یہ کہنا یا اس پر بحث کرنا مکتفی نہیں کہ اس طرح زندگی بسر کرنی چاہیئے بلکہ خود اس پر عمل کر کے دکھاؤ۔ کرتب یا عمل سے جیسا دوسروں پر اثر ہوتا ہے۔ اور کسی بات سے نہیں ہو سکتا۔ سچ کہا ہے کہ علم بے عمل کسی کام کا نہیں۔ جو کچھ ہم بوتے ہیں وہی ہم کاٹینگے اور جو چیز بوئی جاتی ہے اس سے اسی قسم کی پیداوار اُگتی ہے۔ ہم دوسرے شخص کو ظاہر میں صرف جسمانی صدمہ سے ہی نہیں مار ڈالتے بلکہ ہر ایک مخالف اور دشمنی کے بھرے خیال سے بھی ہم اس کو مار ڈال سکتے ہیں اور مار ڈالتے ہیں۔ اس طرح سے ہم دوسرے شخص ہی کو نہیں مار ڈالتے بلکہ جب ہم اس کو مار ڈالتے ہیں تو ہم خود بھی مرجاتے ہیں۔ بہت سے شخص اور لوگوں کی نسبت بدی کے خیالات اپنے اندر پیدا کرنے سے بیمار ہو گئے ہیں اور بعض تو در اصل ہلاک ہو گئے ہیں۔ دنیا میں دشمنی اور نفرت پھیلانے سے ہم اُسے دراصل جہنم بنا دیتے ہیں اور اس کے برعکس دنیا میں محبت اور الفت پیدا کرنے سے ہم اُسے در اصل ایک خوشنما اور شاندار فردوس کا نمونہ بنا دیتے ہیں +

جو شخص محبت نہیں کرتا وہ زندہ نہیں ہے بلکہ مثل مردہ کے ہے اور اگر زندہ ہے تو اسے زندہ درگور سمجھنا چاہیئے۔ جو شخص سب سے محبت اور الفت سے پیش آتا ہے اس کی زندگی مکمل ہے اور خوبیوں سے مالا مال ہے اور ہمیشہ خوشنما اور طاقتور ہوتی جاتی ہے۔ اس قسم کی زندگی بڑی وسیع ہے اور اس کا رعب اور وسعت بہت زیادہ ہے۔ جس قدر مرد اور عورت زیادہ فراخ دل ہونگے اُسی قدر ان کی محبت اور دوستی کا دائرہ زیادہ وسیع ہوگا۔ اور اگر وہ تنگدل ہیں تو اُن کی طبیعتیں کمینی اور محدود ہونگی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور وہ علیحدگی پسند ہونگے۔ ہر ایک شخص جو بیوقوف یا دیوانہ ہے سب سے علیحدہ رہ سکتا ہے۔ یہ بہت آسان بات ہے۔ لیکن محبّت عامہ رکھنا اور ہر ایک سے محبّت سے پیش آنا یہ بڑوں کا کام ہے اور اس سے عالی حوصلگی ظاہر ہوتی ہے۔ جو شخص تنگ ظرف اور خود بین ہے اور خودی کا بندہ ہے۔ اور اپنے لئے آسائش پسند ہے وہی علیحدہ رہتا ہے۔ لیکن جو شخص فراخ دل عالی مزاج اور خودی سے مبرّا ہے وہ کبھی اور لوگوں سے علیحدہ نہیں ہے۔ تنگ ظرف شخص ہی کامیابی یا عمدہ نتیجہ حاصل کرنے کے لئے جد و جہد کرتا ہے لیکن فراخ دل شخص کبھی ایسا نہیں کرتا۔ پہلا شخص اِدھر اُدھر پھرتا رہتا ہے۔ اس لئے کہ وہ لوگوں کے لئے مقبول نظر ہو جائے اور دنیا کے لوگ اس سے محبّت کرنے لگیں۔ لیکن دوسرا شخص گھر میں ہی بیٹھا رہتا ہے اور دنیا کے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ پہلا شخص تو خودی کو چاہتا ہے اور صرف اپنے ہی سے محبت کرتا ہے اور دوسرا شخص تمام دنیا سے محبّت کرتا ہے۔ اور اس وسیع محبّت میں وہ خود بھی شامل ہے +

پس درحقیقت یہ امر درست ہے کہ جس قدر کوئی شخص زیادہ محبّت کریگا اسی قدر وہ قرب ایزدی حاصل کریگا کیونکہ خدا لا انتہا محبّت کی روح ہے۔ اور جب ہم اس لا انتہا روح سے اپنی یگانگت بخوبی سمجھ لیتے ہیں تو عشق الٰہی یا محبّت عامہ ہم میں اس قدر بھر جاتی ہے اور ہمارے رگ و ریشہ میں اس قدر پیوست ہو جاتی ہے کہ اس سے ہماری زندگیاں بھرپور ہوکر اعلےٰ درجہ کی خوشی حاصل کرتی ہیں اور پھر تمام دنیا کے لوگوں کی زندگیوں کو بھی خوشی سے مالا مال کر دیتی ہیں +

جب ہم اس لا انتہا زندگی سے اپنی یگانگت بخوبی سمجھ لیتے ہیں تو ہم اپنے ہمجنسوں کے ساتھ صحیح تعلقات معلوم کر لیتے ہیں۔ ہم اس بڑے قانون کی مطابقت کرنے لگتے ہیں یعنی ہم اوروں کی خدمتگذاری میں خودی کو بھول جاتے ہیں اور ترک کر دیتے ہیں۔ ہمیں اس حقیقت کا علم ہو جاتا ہے کہ ہم سب کی زندگی ایک ہے اور اسی لئے ہم سب ایک بڑے کُل کے جزو ہیں۔ پھر ہم یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ اگر ہم دوسرے کے لئے کچھ کام کرینگے یا دوسرے کو کچھ فائدہ پہنچائینگے تو ساتھ ہی ہم اپنے لئے بھی وہی کام کرینگے اور اپنے تئیں بھی فائدہ پہنچائینگے۔ ہم یہ بھی سمجھنے لگتے ہیں کہ اگر ہم دوسرے کو نقصان پہنچائینگے تو ہمیں بھی نقصان پہنچیگا اور یہ ہو نہیں سکتا کہ ہم دوسرے کو تو نقصان پہنچائیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور ہمیں نقصان نہ پہنچے۔ ہم یہ بھی ذہن نشین کر لیتے ہیں کہ جو شخص صرف اپنے لئے جیتا ہے۔ وہ ایک تنگ محدود اور کمینی زندگی بسر کرتا ہے کیونکہ وہ اور انسانوں کی زندگی میں بالکل شریک نہیں ہوتا اور اس سے اوروں کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچتا۔ لیکن جو شخص دوسروں کی خدمتگذاری میں اپنی زندگی کو بھول جاتا ہے اس سے اس کی اپنی زندگی ہزار گنا کیا بلکہ لاکھ گنا بڑھ جاتی ہے اور نعمتوں اور برکتوں سے مالا مال ہو جاتی ہے۔ اور اس وسیع کل کے ہر ایک جز یا رکن کو جو خوشی سرور اور بیش بہا شے ملتی ہے وہ اس شخص کو بھی ملتی ہے کیونکہ وہ ہر فرد بشر اور کل کی زندگی میں شریک ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے بیت۔ مرنا بھلا ہے اس کا جو اپنے لئے جئے + جیتا ہے وہ جو مر چکا انسان کے لئے

یہاں ہم سچی خدمتگذاری کی بابت کچھ کہنا چاہتے ہیں پیٹر اور جون ایک روز گرجا کو جا رہے تھے اور جب وہ دروازہ میں داخل ہونے لگے تو انہیں ایک عاجز لنگڑا ملا۔ اس نے ان سے خیرات مانگی پیٹر نے یہ نہیں کیا کہ اس لنگڑے کو اس دن کی ضروریات رفع کرنے کے لئے کچھ دیدے اور پھر دوسرے دن کے لئے اُسی بیکسی کی حالت میں چھوڑ دے بلکہ اس نے اس کی اصلی خدمتگذاری کی گویا اُس نے تمام بنی نوع انسان کے لئے سچی خدمت کی جب اُس نے یہ کہا کہ میرے پاس روپے پیسے تو نہیں ہیں لیکن جو کچھ میرے پاس ہے میں تجھے دیتا ہوں۔ یہ کہکر اس نے اُس کو صحیح و سالم بنا دیا اور اس کا لنگڑا پن کھو دیا۔ پس اُس نے اُسے ایسی حالت میں کر دیا کہ وہ اپنی مدد آپ کر سکے یا یہ کہو کہ دوسرے کے لئے بڑی سے بڑی خدمتگذاری جو ہم کر سکتے ہیں یہ ہے کہ اُس کو اس قابل بنا دیں کہ وہ اپنی مدد آپ کر سکے۔ جس چیز کی کسی خاص وقت میں کسی شخص کو ضرورت ہے اگر وہی چیز اس کو بہم پہنچا دی جائے یعنی اسکی صرف موجودہ حاجت رفع کر دیجائے تو ممکن ہے کہ اس سے اس کی حالت میں ضعف آجائے گو یہ ہر حالت میں ضرور نہیں۔ اس ضعف کا آنا نہ آنا واقعات پر موقوف ہے۔ لیکن اگر کسی شخص کی اس طرح مدد کی جائے کہ وہ اپنی مدد آپ کر سکے تو اس سے اس میں ضعف کبھی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے اس کو ہمیشہ تقویت پہنچتی ہے اور اس کی ہمت بڑھتی ہے کیونکہ اس سے اس کو زیادہ وسیع اور قوی زندگی حاصل ہوتی ہے + اس غرض کے پورا کرنے کے لئے کہ دوسرا شخص اپنی مدد آپ کر سکے اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے اور کوئی بہتر طریق نہیں ہے کہ وہ اپنی اصلیت اور ماہیت کو جاننے لگے۔ اور اس لئے کہ وہ شخص اپنی اصلیت اور ماہیت کو جاننے لگے اس سے بہتر طریق اور کوئی نہیں ہے کہ وہ ان قوتوں سے واقف کیا جائے جو اسکی روح کے اندر خفیہ طور پر موجود ہیں۔ اور ان مخفی قوتوں سے واقف کرنے کے لئے اس سے بہتر طریق اور کوئی نہیں ہے کہ وہ لا انتہا زندگی اور طاقت سے اپنی یگانگت کو بخوبی سمجھے اور معلوم کرے اور اسی میں اپنی زندگی بسر کرے یہاں تک کہ وہ اس ایزدی رَو کو اپنے اندر آنے دے اس لئے کہ یہ ایزدی طاقت اس شخص کے ذریعہ کام کرے اور کرشمہ دکھائے +

ہم معلوم کرینگے کہ انہی بڑے بڑے مسئلوں سے ہماری مجلسی یا مدنی حالت سدھر سکتی ہے اور جب تک ہمیں ان کا علم کما حقہ نہیں ہوگا اور جب تک ہم ان مسئلوں کو عملی طور پر نہ برتینگے تب تک ہماری مدنی حالت ٹھیک نہیں ہو سکتی +

بصیرت اور اندرونی الہام

یہ لا انتہا دانائی یا بصیرت کی روح ہے اور جس قدر ہم اس رَو کو اپنے اندر آنے دینگے اسی قدر نہایت اعلےٰ درجہ کی دانائی ہم پر اور ہمارے ذریعہ اوروں پر خود بخود منکشف ہوگی۔ اس طرح سے ہم کائنات کے عین وسط میں پہنچ سکتے ہیں اور جو راز بہت سے لوگوں کے لئے پنہاں ہیں انہیں معلوم کر سکتے ہیں۔ یہ راز انہی لوگوں کے لئے پنہاں ہیں۔ بذاتہ پنہاں نہیں ہیں +

نہایت اعلےٰ درجہ کی بصیرت اور دانائی حاصل کرنے کے لئے ہمیں صرف ایزدی طاقت کی رہنمائی پر مطلق بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ سوائے خداوند تعالےٰ کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیں کسی دوسرے شخص کے پاس علم اور دانائی کے لئے کیوں جانا چاہیئے۔ خداوند تعالےٰ کے نزدیک خاص خاص شخصوں کا لحاظ نہیں ہوتا۔ اس کی نظروں میں سب لوگ یکساں ہیں۔ پھر ہمیں ان چیزوں کی تلاش میں دوسرے شخصوں کے پاس کیوں جانا چاہیئے؟ اور ہمیں اپنی جبلّی اور پیدائشی طاقتوں کو کیوں نکما ٹھیرانا چاہیئے؟ ہم سیدھے لا انتہا ماخذ کی طرف کیوں نہ رجوع کریں؟ "اگر کسی شخص میں دانائی کی کمی ہے تو اُسے خدا سے مانگنی چاہیئے"۔ خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ "وہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مجھے آواز دیں اور میں اُن کا جواب دونگا اور جب وہ گفتگو کر رہے ہیں تو میں اُن کی سنونگا" +

جب ہم اس طرح براہ راست اس لا انتہا ماخذ کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہم کسی شخص کی خاص خاص باتوں آئینوں یا کتابوں کے غلام نہیں ہیں۔ ہمیں ان وسائل سے جو حقیقتیں معلوم ہو سکیں ان کے معلوم کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ مگر ہمیں ان کو یعنے شخصیت کتابوں اور آئینوں کو وسائل یا وساطت سمجھنا چاہیئے اور ان کو اصلی ماخذ ہرگز نہیں خیال کرنا چاہیئے۔ ہمیں ان کو استادان کامل ہرگز نہیں جاننا چاہیئے۔ بلکہ صرف مدرس یا تلقین کرنے والے سمجھنا چاہیئے۔ بقول ایک شاعر کے ہمیں یہ بڑی حقیقت معلوم کرنی چاہیئے کہ معرفت ہمارے ہی اندر ہے۔ یہ بیرونی چیزوں سے پیدا نہیں ہوتی خواہ تم کچھ ہی یقین کرو۔ ہم سب میں ایک نہایت اندرونی مقام ہے جہاں کامل معرفت قیام رکھتی ہے +

تمام دنیا میں اس سے زیادہ ضروری ہدائیت یا حکم نہیں ہے اور یہ نہائیت ہی پُر معنی ہے اور وہ ہدایت یہ ہے۔" اپنی ذات پر بھروسہ رکھ اور اسی پر تکیہ کر" یا یہ کہو کہ اپنی خاص روح کی مطابعت کر کیونکہ تمہاری روح ہی کے ذریعہ خدا تمہیں ہدایت کرتا ہے۔ یہ ضمیر یا اندرونی رہنما ہے۔ یہ وہ روشنی ہے جو دنیا کے ہر ایک آدمی کو راستہ دکھاتی ہے۔ اسے ضمیر یا انتسکرن کہتے ہیں۔ یہی معرفت ہے۔ یہی تیری ضمیر پاک کا حکم ہے۔ یہی روح کی آواز ہے اور یہی ہدایت ایزدی ہے" تجھے اپنے پیچھے ایک آواز سنائی دیگی۔ جو یہ کہتی ہے۔ یہی راستہ ہے اسی میں چلو" +

جب حضرت موسےٰ پہاڑ پر تھے تو انہیں مختلف جسمانی حرکات اور اظہارات کے بعد چپکے چپکے ایک چھوٹی سی آواز سنائی دی۔ یہ آواز انہی کی روح کی ہدایت تھی اور اس کے ذریعہ لا انتہا ذات باری ان سے کلام کر رہی تھی اگر ہم اس انتسکرن کی آواز کی ہدائیت پر چلینگے تو یہ ہمیں روز بروز زیادہ صفائی اور وضاحت سے ہدائیت کریگی یہاں تک کہ رفتہ رفتہ اس کی ہدائیت ناطق اور بے خطا ہوگی۔ ہم میں بڑا نقص یہ ہے کہ ہم اپنی روح کی اس اندرونی ہدائیت کو بغور نہیں سنتے اور نہ اس کی پیروی کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہم میں آپس میں پھوٹ پڑ جاتی ہے۔ ہم کبھی اس طرف جاتے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور کبھی اس طرف اور کسی ایک بات پر ہمارا یقین پختہ نہیں ہوتا۔ میرا ایک دوست ہے جو اس اندرونی ہدائت کے احکام کو احتیاط سے بغور سنتا رہتا ہے۔ یعنی یہ کہ وہ ہمیشہ اپنی اندرونی ہدایتوں کے مطابق اس طرح پورا پورا اور فوراً عمل کرتا رہتا ہے اور اس لئے اس کی زندگی کے کار و بار ایسے مکمل طور سے اُن کے مطابق ہیں کہ وہ ہمیشہ ٹھیک کام ٹھیک وقت پر اور ٹھیک طریقہ سے کرتا ہے۔ اُسے ہمیشہ معلوم رہتا ہے کہ کب کام کرنا چاہئے۔ اور کس طرح کام کرنا چاہئے اور اس کی کبھی اس خاندان کی سی حالت نہیں ہوتی۔ جس میں آپس میں نقیض ہو +

فرض کرو ایک شخص کہتا ہے "کیا ہمیشہ اپنے انتسکرن کی ہدایتوں پر چلنا ہمارے لئے خطرناک نہ ہوگا۔ فرض کرو کہ ہمیں ایک ایسی ہدائت ہوتی ہے کہ اس سے ہم کسی شخص کو نقصان پہنچائیں" مگر ہمیں اس سے ڈرنا نہیں چاہئے کیونکہ روح کی ہدائت گویا روح کے ذریعہ خداوند تعالےٰ کا کلام ربّانی ہرگز ہرگز دوسرے کو نقصان پہنچانیگی ہدائت نہیں کریگا اور نہ ایسا کام کرنے کی ہدائت کریگا جو اعلےٰ ترین حق راستی اور انصاف پر مبنی نہ ہو اور اگر تمہیں کسی وقت اس قسم کی یعنی دوسرے کو نقصان پہنچانے کی تحریک بھی ہو تو یہ جان لو کہ وہ ضمیر کی ہدائت نہیں ہے یہ کوئی تمہارا ادنےٰ درجہ کا نفس ہے جو تم کو اس قسم کی تحریک دلاتا ہے +

عقل کو ترک کرنا یا اس سے کام نہ لینا واجب نہیں ہے۔ بلکہ عقل کو ہمیشہ اس اعلےٰ درجہ کے روحانی انکشاف سے منوّر کرنا چاہئے اور جس قدر ہم عقل کو اس سے منوّر کریں گے اسی قدر وہ روشنی اور طاقت کا ذریعہ ہوگی۔ جب ایک شخص اپنی شخصیّت مکمل طور سے سمجھ لیتا ہے۔ تو وہ علم اور دانائی کی سلطنت میں داخل ہو جاتا ہے اور شخصیّت کو سمجھنے سے مطلب یہ ہے کہ ہر ایک شخص اس بات کو سمجھ جائے کہ لا انتہا طاقت جو سب کی پشت پر ہے اس کے باہر کوئی طاقت نہیں ہے۔ جب ایک شخص اس بڑی حقیقت کو سمجھ لیتا ہے اور لا انتہا بصیرت کی اس روح کو اپنے اندر آنے دیتا ہے تو پھر وہ حقیقی تعلیم و تربیت کے راستہ میں داخل ہو جاتا ہے اور جو باتیں یا راز ایزدی پہلے اُسے معلوم نہ تھے اب وہ سب اس پر عیاں ہو جاتے ہیں۔ فی الحقیقت تمام اصلی تعلیم کی بنا یہی ہوتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چاہیئے۔ یہ گویا اندر سے باہر کی طرف ظاہر ہونا ہے۔ اور لا انتہا طاقت کے اندرونی پردوں کا بیرونی انکشاف ہے +

جن باتوں کا جاننا ہمارے لئے ضروری ہے وہ سب ہمیں معلوم ہو جائینگی اگر ہم اس لا انتہا روح کی ہدائت پر عمل کریں اس طرح سے ہم آئندہ کی باتیں معلوم کر سکینگے اور ہم میں چیزوں کی اصلی ماہیت دریافت کرنیکی طاقت حاصل ہو جائیگی۔ نہ کوئی نئے ستارے ہیں اور نہ کوئی نئے قوانین یا طاقتیں ہیں لیکن ہم اس لا انتہا بصیرت کی روح کو اپنے اندر اس طرح آنے دیتے ہیں کہ ہم وہ ستارے قوانین یا طاقتیں دریافت کر سکیں اور معلوم کر سکیں جو ہمیں پہلے سے معلوم نہ تھیں اور اس طرح سے یہ چیزیں ہمارے لئے نئی بن جاتی ہیں۔ جب ہم اس طرح سے اصلی حقیقت راستی یا معرفت کو معلوم کر لیتے ہیں تو پھر ہمیں ان باتوں کے جاننے کی ضرورت نہیں رہتی جو متواتر بدلتی رہتی ہیں پھر ہم اپنے اندرونی نفس کی حالت سکون میں داخل ہو سکتے ہیں ہم کھڑکی کھولکر باہر دیکھ سکتے ہیں اور اس طرح جب چاہیں مختلف باتیں معلوم کر سکتے ہیں۔ یہی اصلی دانائی یا بصیرت ہے" بصیرت خدا کا پہچاننا یا حق شناسی ہے"۔ بصیرت معرفتِ ذات کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے یہ علم سے بہت دُور ہے۔ بہت سی چیزوں کا علم صرف دیرپا قوت حافظہ کے ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے اور ذہن میں قائم رہ سکتا ہے یہ علم تعلیم کے ذریعہ میسر آتا ہے لیکن بصیرت اس علم یا واقفیت سے بدرجہا برتر ہے۔ کیونکہ علم جوہر نہیں وہ اس اوق بصیرت کا صرف ایک عارضہ ہے*

جو شخص بصیرت یا دانائی کی سلطنت میں داخل ہونا چاہتا ہے اس کے لئے یہ ضرور ہے کہ عقلی گھمنڈ دور کر دے اور مثل ایک چھوٹے بچے کے بن جائے۔ تعصبات اور متعصبانہ خیالات اور عقیدے ہمیشہ اصلی دانائی کے حاصل کرنے میں حارج ہوتے ہیں۔ متکبرانہ اور خود پسندانہ رائے اور خیالات کا ہمیشہ کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ ان کے باعث صداقت اور راستی کا راستہ مسدود ہو جاتا ہے +

ہم اپنے اِرد گرد مذہب سائنس علم تمدن اور علم مجلسی کے لحاظ سے ایسے لوگ دیکھتے ہیں جو عقلی گھمنڈ کے باعث اپنی ہی خود پسندی اور تعصبات کے خیالات میں اس قدر محو ہیں کہ وہ زمانہ حال کی صداقت اور راستی کی باتوں پر یقین نہیں لاتے۔ اور اپنی طبیعت میں عالی حوصلگی اور کشادگی پیدا کرنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی بجائے وہ تنگ ظرف اور اوچھے خیالات کے ہوتے جاتے ہیں اور اس لئے راستی کے خیالات اُن کے دلوں میں جاگزیں نہیں ہو سکتے۔ یہ لوگ دنیا کی ترقی میں مستعدی سے مدد دینے کی بجائے بمنزلہ لکڑیوں کے کُنڈوں کے ہیں جو ترقی کے پہیئوں کو چلنے سے روک دیتے ہیں یا یہ کہو کہ دنیا کی ترقی میں سد راہ ہیں۔ مگر یہ لوگ دنیا کی ترقی کو بند نہیں کر سکتے۔ یہ رفتہ رفتہ کچلے جاتے ہیں۔ اور پست ہمت ہو کر پیچھے رہ جاتے ہیں اور خداوند تعالیٰ کا راستی کی ترقی اور فتح یابی کا جھنڈا ثابت قدمی سے برابر آگے بڑھتا رہتا ہے +

جبکہ سٹیم انجن (دخانی کل) کا ابھی تجربہ ہو رہا تھا اور ابھی وہ اس قدر مکمل نہیں ہوا تھا کہ عملی طور پر کام میں آئے۔ ایک مشہور انگریز نے جو سائنس دانوں میں نامور تھا ایک طول طویل رسالہ لکھا اور اس میں ثابت کیا کہ یہ بالکل ناممکن ہے کہ سٹیم انجن کبھی سمندر پر چل سکے اور اُسے عبور کر سکے کیونکہ یہ قطعی ممکن نہیں کہ کوئی دخانی جہاز اپنی بھٹی کے استعمال کے لئے کافی کوئلہ لے جا سکے۔ اور اس کل ماجرے میں طرفہ داستان یہ ہے کہ اس محنت اور ہوشیاری سے تیار کئے ہوئے رسالہ کی پہلی اڈیشن کی کچھ جلدیں اس دخانی جہاز میں تھیں جس نے سب سے پہلی بار انگلستان سے امریکہ کا سفر کیا +

فی الحقیقت یہ ایک عجیب ماجرا ہے لیکن وہ شخص نہایت ہی عجیب ہے جو جان بوجھ کر اپنے تئیں صداقت اور راستی کے راستہ سے دور رکھتا ہے کیونکہ راستی بناوٹی تعصبانہ یا چند لوگوں کے مقرر کئے ہوئے ذریعوں سے حاصل نہیں ہوتی یا یہ بھی ممکن ہے کہ راستی مقررہ رواجوں یا عقیدوں کے پوری پوری مطابق نہ ہو یا ان کے مخالف ہو۔ برعکس اس کے تمہاری روح میں بہت سی کھڑکیاں کھلی ہونی چاہئیں تاکہ کل کائنات کی روشنی اس کے اندر داخل ہو کر اُسے خوشنما بنا دے۔ اور اگر تمہارے اندر ایک خاص قسم کا اعتقاد بھرا ہوا ہے تو اس میں مختلف ماخذ سے روشنی آنے کی گنجائش نہیں ہے۔ باطل توہمات کے پردوں کو پھاڑ ڈالو اور خوشنما فراخ اور اونچی کھڑکیوں کے اندر سے روشنی آنے دو۔ یعنی یہ کھڑکیاں راستی کی طرح فراخ ہوں اور فردوس کی مانند بلند ہوں۔ اپنے کان ستاروں کے مکمل باجے پر اور قدرت کی آواز پر لگالو تو تمہارا دل نیکی اور راستی کی طرف رجوع کریگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جیسے کہ سورج مکھی سورج کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور اُس کی روشنی سے نشو و نما پاتا ہے۔ ہزاروں شخص غائبانہ طور سے تمہاری اس بات میں مدد کرنے کے لئے تیار ہیں کہ تم معراج سعادت اور امن حاصل کرو۔ اور آسمان یا عالم الغیب کی تمام قوتیں تمہارے ارادے میں تقویت دینگی جزوی راستی کو چھوڑنے اور کامل راستی کو اختیار کرنے سے نہ ڈرو +

صداقت یا راستی کے داخل ہونے کے متعلق ایک بڑا قانون ہے۔ وہ قانون یہ ہے۔ جب کبھی کوئی شخص اپنے عقلی گھمنڈ تعصبات اور متعصبانہ خیالات یا کسی اور وجہ سے راستی کو اپنے اندر داخل نہیں ہونے دیتا تو ایک بڑا قانون ہے جس کا منشا یہ ہے کہ پھر ایسے شخص کو پوری پوری راستی اور کسی ذریعہ حاصل نہیں ہو سکتی۔ برعکس اس کے جب کوئی شخص راستی کو بے دریغ اپنے اندر آنے دیتا ہے خواہ وہ راستی کہیں سے آئے تب بھی ایک ایسا ہی بڑا قانون ہے جس میں یہ ہدائت ہے کہ ایسے شخص کو راستی تمام ذریعوں اور اطراف سے حاصل ہوگی۔ ایسے شخص کو آزادی حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ راستی ہی سے ہمیں آزادی ملتی ہے۔ دوسرا شخص غلامی کی حالت میں ہے کیونکہ اُس نے راستی کی طرف رجوع نہیں کیا اور جہاں راستی کی قدر نہیں وہاں پر راستی نہیں آئیگی +

جہاں راستی کو دخل نہیں وہاں عمدہ نعمتیں بھی جو راستی کے لوازمے ہیں میسر نہیں آ سکتیں۔ برعکس اُس کے اس حالت میں یعنی جہاں راستی نہیں ہے ایک قاصد آتا ہے جو اپنے ساتھ جسمانی روحانی اور عقلی امراض مثلاً اعضا کی بیکاری بیماری اور موت لاتا ہے۔ جو شخص دوسرے شخص کو بیدریغ اور آزادانہ طور سے راستی کی تلاش نہیں کرنے دیتا اور جو دوسرے کے لئے راستی کا شارح اور مترجم ہونا چاہتا ہے اس غرض سے کہ وہ میرے ہی ذریعہ راستی حاصل کرے اور بذات خود راستی کے معلوم کرنیکی کوشش نہ کرے ایسے شخص سے پرہیز کرنا واجب ہے کیونکہ یہ مثل ایک چور یا رہزن کے ہے۔ یہ شخص بڑا بھاری نقصان پہنچاتا ہے کیونکہ یہ دوسرے شخص کی زندگی کو صریح اور قطعی نقصان پہنچا رہا ہے +

کون شخص ایسا ہے جس نے کسی آدمی کو خواہ وہ کوئی آدمی ہو خداوند تعالےٰ کی غیر محدود اور لا انتہا راستی کا محافظ نگہبان اور عطا کرنیوالا بتایا ہو؟ البتہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت سے شخصوں کو اس قسم کی تحریک ہوتی ہے اور اس لیے اُنہیں راستی کے تلقین کرنے والے کہتے ہیں لیکن اصلی تلقین کرنے والا یا واعظ دوسرے کے لئے راستی کا شارح ہونا پسند نہیں کریگا۔ اصلی واعظ وہی ہے جو اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کی اصلی ماہیت اور اس کی اندرونی طاقتوں سے واقف کرادے تاکہ وہ خود راستی کو سمجھنے لگے۔ اس کے علاوہ اور تمام شخصوں کو ذاتی اغراض طمع یا ذاتی نفع مدِ نظر ہوتا ہے علاوہ ازیں جو شخص اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ مجھ میں کامل راستی موجود ہے اور جو کچھ مجھ میں ہے وہی ٹھیک ٹھیک راستی ہے باقی سب غلط ہے۔ ایسا شخص متعصب بیوقوف یا شریر ہے +

مشرقی علم ادب میں ایک مینڈک کا قصہ مشہور ہے۔ یہ مینڈک ایک کوئیں میں رہتا تھا اور اپنے چھوٹے کوئیں سے کبھی باہر نہیں گیا تھا ایک دن ایک اور مینڈک جس کا گھر سمندر میں تھا اس کے کوئیں کے پاس آیا۔ سب چیزوں کے دیکھنے سے نہائت خوش ہوکر وہ اندر گیا۔ کوئیں والے مینڈک نے کہا "تم کون ہو اور کہاں رہتے ہو"؟ "میں فلانا ہوں اور میرا گھر سمندر میں ہے"۔ "سمندر؟ وہ کیا چیز ہے اور کہاں ہوتا ہے؟" "وہ پانی کا ایک بہت بڑا قطعہ ہے اور بہت دور نہیں ہے"۔ "تمہارا سمندر کتنا بڑا ہے؟" "آہ۔ بہت بڑا ہے"۔ ایک چھوٹے سے پتھر کی طرف جو پاس ہی پڑا تھا اشارہ کرکے کہا "کیا اتنا بڑا ہے"؟ "اس سے تو بہت ہی بڑا ہے" پھر جس تختے پر وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے اس کی طرف اشارہ کرکے کہا "کیا اتنا بڑا ہے؟" "اس سے بھی بہت بڑا ہے"۔ "تو پھر بتاؤ کتنا بڑا ہے" "جس سمندر میں مَیں رہتا ہوں وہ تمہارے سارے کنوئیں سے بڑا ہے۔ تمہارے کنوئیں جیسے اس میں سے لاکھوں کنوئیں بنیں"۔ "واہیات۔ یونہی بیہودہ بکتے ہو۔ تم دھوکے باز اور جھوٹے ہو۔ میرے کنوئیں سے نکل جاؤ۔ نکل جاؤ۔ میں تمہارے جیسے مینڈکوں سے باتیں نہیں کیا کرتا" +

خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے "تم راستی حاصل کروگے اور یہ راستی تم کو آزاد کریگی"۔ اگر تم راستی سے کنارہ کشی کروگے تو تم اپنے ہی خودی کے خیالات میں زندگی بسر کروگے اور تمہاری خود پسندیاں تمہیں بیوقوف اور دیوانہ بنا دینگی۔ یہ بیان بہت سے شخصوں پر عاید ہو سکتا ہے جو اپنی اعلےٰ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عقلی تحصیل اور لیاقت پر ناز کرتے ہیں جب ذہنی ترقی رُک جاتی ہے تو وہ دیوانہ پن کی حالت ہو جاتی ہے۔ جو شخص کسی نہ کسی وجہ سے صداقت کو اپنے اندر نہیں آنے دیتا اور اسی لیئے ترقی یا بالیدگی کو بھی نہیں آنے دیتا وہ ایک قسم کی دیوانہ پن کی حالت میں ہو جاتا ہے گو اس حالت کو اس نام سے نہیں پکارتے۔ برعکس اس کے ایک اور قسم کی مسدود ترقی وہ ہے جو اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ تمام چیزوں یا باتوں کو خود ثابت کیئے بغیر مان لیا جائے صرف اس لیئے کہ فلاں شخص کہتا ہے خاص کتاب میں لکھا ہے یا ایک خاص آئین ہے۔ یہ خیال اس شخص میں پیدا ہوتا ہے جو ہمیشہ باہر کی طرف دیکھتا رہتا ہے۔ اور اپنی اندرونی روشنی کی پیروی نہیں کرتا اور نہ اس کو ہوشیاری سے سنوارتا کہ وہ زیادہ صفائی سے چمکے اور ہدایت کرے

ہمیں چاہیئے کہ اس شاعر کی مانند بہادر اور نڈر ہوں جو یہ کہتا ہے۔ "اس وقت سے میں اپنے تئیں تمام حدّوں اور خیالی زنجیروں اور قیدوں سے آزاد سمجھتا ہوں۔ جہاں میں چاہوں وہاں جاتا ہوں میں اپنے پر مطلق العنان حاکم ہوں۔ دوسروں کی باتوں کو غور سے سنتا ہوں اور جو کچھ وہ کہیں اُس پر بخوبی غور کرتا ہوں خود غور و تامل سے کام لیتا ہوں تفتیش کرتا ہوں۔ قبول کرتا ہوں اور غور و فکر کرتا ہوں۔ لیکن اگر کوئی دوسرا شخص مجھے اپنے خیال کی زنجیروں میں جبراً باندھنا چاہے تو میں اُن زنجیروں کو فوراً توڑ ڈالتا ہوں اور خود اپنی سمجھ سے کام لیتا ہوں"۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ خداوند تعالےٰ کے غیر محدود علم راستی یا معرفت کا دروازہ سب کے لیئے کھلا ہوا ہے اور سب کے لیئے یکساں طور سے کھلا ہوا ہے اور ہر ایک شخص وہاں قیام کر سکتا ہے جس قدر کہ وہ سرگرمی اور دل سے اس کے حاصل کرنے کی خواہش کرے اور اپنے آپ کو اس کے اندر جانے دے۔

اس دانائی کے بارہ میں جو ہمیں ہماری روز مرّہ کی زندگی میں ہدایت کرتی رہتی ہے کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کا جاننا ہمارے لیئے مناسب اور بہتر ہو۔ جب ہم اس دانائی کے حاصل کرنے کے قانون کو تسلیم کرتے ہیں اور اس قانون کا استعمال عقلمندی سے کر سکتے ہیں۔ ہمیں جاننا چاہیئے کہ سب چیزیں ہماری ہی ہیں جو ہیں کہ ہم یہ جان لیں کہ ہم اُن کو کس طرح اپنا بنا سکتے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

"میں اسے ایک غیر متغیر قانون سمجھتا ہوں اور اس سے کوئی روح گریز نہیں کر سکتی کہ ہم میں وہ شے موجود ہے۔ جس کے ذریعہ جس چیز کی ہمیں ضرورت ہے یا جس کے ہم زیادہ تر مستحق ہیں وہ ہماری طرف کھچ آئیگی"۔

اگر ایسا زمانہ آجائے جبکہ ہم کو یہ نہ معلوم ہو کہ کیا طریق اختیار کریں اور کس طرف رجوع کریں تو اس میں ہمارا ہی قصور ہے اگر یہ ہمارا قصور ہے تو پھر اس غیر طبعی حالت کا درست کرنا بھی ہمارے ہی اختیار میں ہے۔ ایسی حالت میں آنیکی ہرگز ضرورت نہیں ہے اگر ہم باخبر رہیں اور جو روشنی اور قوتیں ہمارے اندر ہیں اُن کا خیال رکھیں اور اُن پر عمل کریں۔ یہ اندرونی روشنی ہمیشہ منور رہتی ہے۔ ہمیں صرف ہوشیاری اور محنت سے اس امر کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ ہم اور کسی شے کو اپنے اور اس روشنی کے درمیان حائل نہ ہونے دیں۔ "تو ہی زندگی کا چشمہ ہے تیری ہی روشنی سے ہم روشنی دیکھ سکتے ہیں"۔

مجھے بہت سے عارف لوگوں سے واقفیت ہے ان میں سے ایک عارف کا کلام درج کرتا ہوں۔ اس شخص کو اپنی خدا شناسی کے باعث اڑے وقت میں کبھی یہ دقت نہیں ہوئی کہ میں کیا کروں اور جو کرنا ہے اسے کس طرح کروں۔ "بیرونی ذریعوں سے جب تمہیں کوئی کافی ہدائت نہ ملے اور تم اس شش و پنج میں ہو کہ کیا طریق اختیار کیا جائے تو اندرونی ہی آنکھ سے دیکھو اور اندرونی ہی کان سے سنو اور اس سیدھے سادے قدرتی اور خوشگوار عمل کو جاری رہنے دو اور اس میں شک و شبہ کو دخل نہ دو۔ تمام مشکلات اور غیر معمولی پریشانی کی حالت میں ہمیں صرف ایک سیدھی سادی ہدائت پر عمل کرنیکی ضرورت ہے اور یہ ہدائت اور تمام ضروری ہدائتوں کی طرح پُرانی مقدس کتاب میں ہی مل سکتی ہے اور اس ہدائت کو بہت سے لوگ پڑھتے ہیں لیکن افسوس بہت تھوڑے اُسے سمجھتے ہیں وہ ہدائت یہ ہے۔ "اپنے اندرونی حجرے میں داخل ہو جاؤ اور دروازہ بند کر لو"۔ کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ ہم دراصل مقفل ہو کر ایک کوٹھڑی میں بیٹھ جائیں اگر اس کے یہ معنی ہیں تو اس حکم کی تعمیل کھلے میدان میں اور کھلے سمندر پر نہیں ہو سکتی اور حضرت عیسےٰ کو شہر کے رہائشی مکانوں کے تنگ کمروں سے اتنی محبت نہ تھی جتنی کہ جھیلوں اور جنگلوں سے تھی۔ پھر بھی اُن کی نصیحتیں اتنی دور دور تک پھیل گئی ہیں کہ روئے زمین پر نہ تو کوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسا مقام ہے اور نہ کوئی ایسی ہماری حالت ہے جبکہ ہم ان پر عمل نکر سکتے ہوں +

"ایک شخص کا ذکر ہے کہ اُسے اندرونی الہام ہؤا کرتا تھا۔ یہ شخص شہر کے ایک دفتر میں کلارک تھا جہاں اور بہت سے کلارک برابر کام کرتے رہتے تھے اور اکثر زور سے پکار پکار کر باتیں کرتے تھے۔ یہ با اعتقاد شخص بہت سی مختلف آوازوں سے بالکل نہیں گھبراتا تھا اور کسی مشکل کے وقت اپنے اندر محو ہوکر ایسی پوری پوری خلوت میں ہو جاتا اور اپنی اندرونی روح کی طرف ایسے مکمل طور سے رجوع کرتا اور تمام توجہ ہٹانے والے اور پریشان کرنے والے خیالات اور چیزوں سے اپنی طبیعت کو اس طرح کامیابی کے ساتھ ہٹا لیتا گویا وہ کسی سنسان بن میں تن تنہا بیٹھا ہؤا ہے۔ اس عالم خاموشی میں اپنی مشکل کو ایک سوال کی صورت میں پیش کرکے جس کا تحقیق جواب ملنے کی اُسے امید ہوتی تھی وہ خود بالکل چپ چاپ اور بے حس و حرکت ہو جاتا تھا۔ یہانتک کہ اُسے اس سوال کا جواب ملجاتا۔ اور بہت سے برسوں کے تجربہ میں ایسا ایک دفعہ بھی نہیں ہؤا کہ اُسے جواب نہ ملا ہو یا غلط جواب ملا ہو۔ یا یہ کہو کہ اُس نے کبھی مایوسی یا گمراہی کی تکلیف نہیں اٹھائی۔ اندرونی الہام کے ذریعہ راستی یا صداقت کا معلوم کرنا روزانہ غذا ہے جو ہماری روزانہ بھوک کو سیر کرتی ہے۔ یہ راستی کا الہام بطور امرت یا امر پھل کے ہے جو ہر روز ریگستان میں ہمیں میسّر آتا ہے اور ہر روز اس قدر سامان ملتا ہے۔ کہ وہ اس دن کی ضرورت کے لئے کفائت کرتا ہے۔ ان اندرونی انکشافات پر فوراً عمل کرنا ضروری ہے۔ اور اگر اُن کی تعمیل میں دیر کی جائے تو پھر یہ پوشیدہ ہو جاتے ہیں اور صحیح الہامات کی بجائے غلط اور گمراہی کے خیالات دل میں آنے لگتے ہیں۔ اور یہ خیالات راستی اور نیکی کے لحاظ سے ایک دوسرے سے نقیض ہوتے ہیں +

"قانون کلیہ میں ایک شرط کا بجالانا سب پر واجب ہے اور اس کی تعمیل ہمارے لئے ضروری ہے۔ یعنی راستی کے جاننے کی خواہش کے سوا اور تمام خواہشوں کو دور کر دو۔ اور اس کے ساتھ یہ پاک ارادہ مصمم کر لو کہ جو حق یا راستی الہام ربّانی کے ذریعہ صاف صاف معلوم ہو اس کی تعمیل کی جائے صرف راستی کی خواہش میں پورے پورے لولین دہو اور اور کسی خواہش کو دخل نہ دو۔ اس ایک حکم کی تعمیل کرو اور اس بات کو ہرگز نہ بھولو کہ توقع اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خواہش بمنزلہ دولہا اور دلہن کے ہیں اور ہمیشہ لازم ملزوم ہیں اور تم دیکھوگے کہ تمہارا راستہ جو اب تک تاریک تھا آسمانی شعاعوں سے منور ہو جائے گا۔ یعنی جہالت کا پردہ اُٹھ جائیگا اور ساری حقیقت صاف صاف نظر آنے لگے گی۔ کیونکہ جب اندر کی آنکھ کھُل جاتی ہے تو باہر کی آنکھیں خود بخود اُس کی مدد کے لیئے کھُل جاتی ہیں"۔ اس کو ہم "حالت سکوت" میں پہنچنا کہہ سکتے ہیں۔ یہ گویا اُس روشنی کے ذریعہ معلوم کرنا اور رہنما ہونا ہے جو روشنی اس دنیا کے ہر ایک شخص کو منور کرتی ہے یہ گویا تمہاری اپنی ہی روح کے کلام کو بغور سننا اور اس پر چلنا ہے۔ یہ کلام تمہارے اعلےٰ تر نفس کا کلام ہے +

یہ روح ایزدی ہے اور جب ہم اس میں سے خداوند تعالےٰ کی غیر محدود روح کو دیکھنے لگتے ہیں تو اس سے تمام باتیں ہم پر منکشف ہو جاتی ہیں۔ جب انسان ایزدی روشنی سے اپنا رُخ پھیر لیتا ہے تو اس کے لیئے تمام باتیں پوشیدہ ہو جاتی ہیں۔ در اصل کوئی شے بذات خود پوشیدہ نہیں ہے۔ جب روحانی حس کھُل جاتی ہے۔ تب وہ جسمانی حواس اور عقل کی تمام حدود اور قیود سے باہر نکل جاتی ہے۔ اور جس قدر ہم ان قیود سے پرے نکل جائینگے اور یہ سمجھ سکینگے کہ اصلی زندگی اور لا انتہا زندگی ایک ہی ہیں ان دونو میں مطلق فرق نہیں۔ اس وقت ہم ایسے مقام پر پہنچ جائینگے جہاں یہ آواز ہمیشہ سنائی دیگی اور ہمیں برابر ہدائت کرتی رہیگی بشرطیکہ ہم اس کی تعمیل کریں اور اس لیئے ہمیں اس مقام پر ہمیشہ ایزدی نور اور تلقین میسر آئیگی۔ اس بات کو جاننا اور اسے بخوبی سمجھ کر اس کے مطابق زندگی بسر کرنا آئندہ کے لیئے فردوس میں رہنا نہیں ہے۔ بلکہ یہ کہو کہ ہم اسی جگہ اور اسی وقت یعنی آج اور ہر روز یہیں فردوس میں زندگی بسر کر رہے ہیں +

کسی انسانی روح کو اس کے بغیر رہنے کی ضرورت نہیں یعنی اس قسم کا فردوس ہر ایک کو میسر آ سکتا ہے۔ اگر وہ چاہے۔ جب ہم اپنا رُخ ٹھیک سمت میں کرینگے تو یہ صورت ایسی آسانی سے اور خود بخود پیدا ہو جائیگی جیسے کہ پھول کا کھلنا اور ہواؤں کا چلنا۔ یہ فردوس روپے پیسے سے مول نہیں لیا جا سکتا۔ یہ ایک ایسی حالت ہے کہ اس کو اس دنیا میں ہر ایک شخص اپنے خیال میں لا سکتا ہے اور اس کا تصور بخوبی باندھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سکتا ہے خواہ وہ امیر ہو خواہ غریب بادشاہ ہو خواہ کسان آقا ہو خواہ نوکر سب لوگ اس کے مساوی حصہ دار ہیں۔ چنانچہ اگر کسان جستجو کرکے اس کو سب سے پہلے لے لے تو وہ بادشاہ کی زندگی سے کئی درجے بڑھ کر خوشنما اور طاقتور زندگی بسر کریگا۔ اسی طرح اگر نوکر اس حالت کو پہلے معلوم کرے تو وہ اپنے آقا سے برتر زندگی بسر کریگا +

اگر تم تمام قسم کی دنیا میں نہائت اعلےٰ نہائت مکمل اور نہائت عمدہ زندگی حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر اس خیال کو دور کردو کہ تمہاری زندگی خدا کی زندگی سے علیحدہ ہے اپنے یگانگت کے خیال پر جمے رہو۔ ایسا کرنے سے تم اس ایزدی زندگی کا تصور زیادہ زیادہ اپنے دل میں باندھوگے اور جب تم اس قسم کی زندگی بسر کروگے تو تم دیکھوگے کہ کوئی عمدہ شے یا نعمت تم سے دُور نہ رہیگی کیونکہ اس میں تمام چیزیں شامل ہیں۔ پھر بلا کسی خوف و خطر اور شک و شبہ کے تمہارا صرف یہ کام ہوگا کہ جو کام تم اپنے ہاتھوں سے کرنے کے لئے دیکھو اُسے آج کرلو اور آئندہ آنے والے کل کے لئے طیار رہو اور یہ جان لو کہ کل یعنی آئندہ زمانہ تمہاری عقلی روحانی اور جسمانی زندگی کے لئے آئندہ کے سامان بہم پہنچائیگا۔ یاد رکھو کہ جب تک کل نہ آجائے تب تک کل کے سامان کی بھی ضرورت نہیں ہے +

اگر کوئی شخص قانون پر پورا پورا یقین کرنا چاہتا ہے قانون ضرور اس کو ہدائت کرے گا۔ جو شخص قانون پر پورے دل سے یقین نہیں کرتے انہی کو غیر یقینی اور نا قابل اطمینان نتیجے حاصل ہوتے ہیں خداوند تعالےٰ سے زیادہ مضبوط اور زیادہ تحقیق کوئی شے نہیں ہے جو شخص بالکل اُس کی پناہ میں آجاتا ہے۔ اور اپنے تئیں کلہم اس کے حوالے کردیتا ہے وہ کبھی خطا نہیں کھاتا۔ پس زندگی کا راز یہ ہے کہ ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ ہمیشہ اسی تصور میں زندگی بسر کرے خواہ وہ دن میں اور رات میں بیداری اور خوابیدگی کی حالت میں کچھ ہی کرتا ہو اور کہیں ہو۔ خواہ ہم سوئے ہوئے ہوں خواہ جاگے ہوئے ہوں دونوں حالتوں میں اس قسم کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ یہاں پر ہم خوابیدگی کے بارہ میں اور حالت خوابیدگی میں ہدائت اور الہام حاصل کرنے کے متعلق چند باتوں پر غور کرینگے +

حالت خوابیدگی میں صرف مادّی جسم ہی ساکن اور چپ چاپ رہتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور روحانی زندگی معہ اپنے حرکات اور اعمال کے برابر جاری رہتی ہے - نیند قدرت کا انتظام ہے جس سے کہ جسم تروتازہ اور مضبوط رہ سکے اور حالت بیداری میں جو کمی ہوتی رہتی ہے اس کی تلافی ہو سکے - نیند ایک قدرتی سامان ہے جو تھکے ماندے جسم کو تازہ کرتی رہتی ہے اگر جسم کو کافی نیند نہ پہنچائی جائے تاکہ جسم میں جو کمی ہو وہ نیند کے ذریعہ پوری ہو جائے تو جسم رفتہ رفتہ زوال پذیر اور کمزور ہو جاتا ہے اور اس حالت میں ہر قسم کی بیماری یا مرض جسم میں جلدی داخل ہو سکتا ہے - یہی وجہ ہے کہ جب جسم کو نیند نہ آنے سے تھکن ہو جاتی ہے تو اسے سردی لگ جاتی ہے اور زکام ہو جاتا ہے - اگر اس قسم کی تھکن نہ ہو تو یہ عارضے نہیں ہو سکتے اس بیماری اور تھکن کی حالت میں بیرونی عوارض کا جسم پر زیادہ جلدی اثر ہو جاتا ہے - اور اگر جسم اپنی اصلی اور باقاعدہ حالت میں ہو تو اتنا جلدی اثر نہ ہو - اور ان عوارض کا اثر سب سے اوّل ہمیشہ جسم کے کمزور تھکے ٹوٹے حصّوں پر ہوتا ہے

ہمارے جسم ہمیں برتر مقاصد پورا کرنے کے لئے عطا ہوئے ہیں گو عموماً ہم اپنے جسموں سے یہ کام نہیں لیتے - بہت سی حالتوں میں جہانکہ جسم اپنے مالک پر حاوی ہوتا ہے یہ امر خاصکر درست ہے - جس قدر ہم نفس اور روح کی اعلےٰ طاقتوں کو بخوبی ذہن نشین کرینگے اسی قدر جسم اُن کی تاثیر کے باعث کم کثیف اور بھاری ہوگا اور اس کی ساخت اور صورت زیادہ لطیف ہوگی - اور پھر چونکہ نفس اپنے میں اور اپنے متعلق تمام اعلےٰ درجہ کی چیزوں میں لطف حاصل کرتا ہے اور حظ اٹھاتا ہے اس لئے کھانے پینے کی زیادتیاں طبعاً اور خود بخود جاتی رہتی ہیں - نیز زیادہ بھاری کثیف اور کم قیمت چیزوں کے کھانے پینے کی خواہش جاتی رہتی ہے - مثلاً جانوروں کا گوشت ہر قسم کی شراب اور ہر قسم کی چیزیں جو جسم میں بیجا سرور پیدا کریں اور خواہشات نفسانی کو بڑھائیں اور ان چیزوں سے جسم اور دماغ کو پاکیزگی تقویت مضبوطی اور غذائیت نہیں پہنچتی اور نہ اُن کی کمی پوری ہوتی ہے - جس قدر جسم کم کثیف اور کم بھاری ہوگا اور اُس کی بناوٹ اور صورت زیادہ لطیف ہوگی اسی قدر اس کے اجزا کم ضائع ہونگے اور جو اجزا ضائع ہونگے آسانی سے ان کی جگہ اور سالم اجزا پیدا ہو جائینگے یہانتک کہ جسم زیادہ باقاعدہ اور یکساں حالت میں رہیگا - جب یہ ٹھیک ہے تو پھر دراصل بہت کم نیند

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی ضرورت ہوگی۔ اور جس قدر نیند لینگے اُس سے اس زیادہ لطیف جسم کو کثیف جسم کی نسبت بہت فائدہ پہنچیگا +

اس طرح سے جس قدر جسم زیادہ لطیف ہوتا جائیگا یا یہ کہو کہ جس قدر جلدی انکشاف یا کُشادگی کا عمل جاری رہیگا اسی قدر جسم نفس اور روح کو اعلےٰ درجہ کے ادراکات حاصل کرنے میں مدد دیگا اور اس طرح پر جسم نفس کی ویسی ہی مدد کریگا جیسے کہ نفس جسم کی مدت میں مدد کرتا ہے۔ بلا شک یہی بات ایک لائق شخص کے مندرجہ ذیل بیان سے ظاہر ہوتی ہے "ہمیں بلند آواز سے یہ کہنا چاہیئے کہ تمام عمدہ چیزیں ہماری ہی ہیں اور روح اور جسم دونو یکساں طور پر ایک دوسرے کے ممد و معاون ہیں" پس نیند کے ذریعہ ہمارے جسم کو آرام پہنچتا ہے۔ اور وہ از سرِ نو تر و تازہ ہو جاتا ہے روح کو آرام کی ضرورت نہیں ہے اور جس حالت میں جسم کو نو نیند سے آرام ملتا ہے لیکن روح اب بھی اُسی طرح کام کرتی رہتی ہے۔ جیسے کہ جسم کی پھرتی کی حالت میں کام کیا کرتی ہے +

بعض شخص جو روح کی حرکتوں سے بخوبی ماہر ہیں بیان کرتے ہیں کہ ہم خوابیدگی کی حالت میں سفر کرتے رہتے ہیں بعض شخص ایسے ہیں کہ جو نظارے یا کیفیتیں اُنہوں نے دیکھی ہیں جو واقفیت حاصل کی ہے اور جو واقعات گذرے ہیں ان سب کو ہو بہو یاد کر سکتے ہیں اور عمل میں لا سکتے ہیں۔ بہت سے شخص ایسا نہیں کر سکتے اور اس لئے اس قسم کی تحصیل سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے یا یہ کہو کہ جو کچھ اس طرح حاصل کر سکتے تھے اُسے کھو بیٹھتے ہیں مگر وہ یہ کہتے ہیں کہ جس قدر ہم قوانین کو سمجھتے ہیں اسی قدر ہماری طاقت میں ہے کہ جہاں ہم چاہیں چلے جائیں۔ اور اس قسم کے تمام تجربوں کو پھر زندہ کر سکیں۔ خیر یہ لوگ کچھ ہی کر سکیں اس سے کچھ بحث نہیں مگر یہ بات فی الحقیقت درست ہے۔ کہ خوابیدگی کی حالت میں ہمیں با قاعدہ اور قدرتی طور پر یہ طاقت مہیا ہے کہ ہم بہت کچھ مفید اور قیمتی ہدایت روشنی اور بالیدگی حاصل کر سکیں جو اکثر لوگوں کو آج کل میسر نہیں آ سکتی +

اگر روحانی زندگی جس کے ذریعہ ہم غیر محدود اور لا انتہا روح سے وابستہ ہیں ہمیشہ متحرک رہتی ہے۔ نیز اس صورت میں جبکہ جسم حالت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سکون میں ہوتا ہے۔ تو پھر نفس جب کوئی شخص سویا ہوا ہو ایسی صورتیں کیوں نہ پیدا کرے کہ جسم تو آرام میں رہے اور خود روح کے ذریعہ برابر روشنی یا الہام حاصل کرتا رہے اور جو کچھ حاصل کرے اس سے بیداری کی حالت میں اپنی زندگی میں فائدہ اُٹھائے۔ یہ البتہ ہو سکتا ہے۔ اور بعض شخصوں نے اس سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ اور بسا اوقات اس طرح روح کے ذریعہ بہت سے الہام طبعاً اور قدرتاً حاصل ہو جاتے ہیں کیونکہ اسوقت بیرونی مادّی دنیا سے تمام قسم کے ذرائع آمد و رفت مسدود ہو جاتے ہیں۔ میں ان شخصوں کو جانتا ہوں جو نیند میں بہت کام کرتے ہیں اور جس بات کو معلوم کرنا چاہتے ہیں اس کی نسبت انہیں بہت کچھ معلومات بہم پہنچ جاتی ہیں۔ یہ تو بہت سے لوگوں کو معلوم ہے کہ جب ہم سوتے وقت نفس سے یہ کہدیتے ہیں کہ فلاں وقت ہمیں جگا دینا تو اسی لمحہ ہماری آنکھ کھل جاتی ہے۔ اکثر جو مشکل سوال ہم سے حالت بیداری میں حل نہیں ہو سکتے تھے اُن کو ہم نے خوابیدگی کی حالت میں حل کر لیا +

میری ایک مشہور اخبار نویس مشفقہ نے اس طرح پر ایک لمبا چوڑا اخبار کا مضمون اپنے ذہن میں صاف صاف اور مکمل طور پر بٹھا لیا۔ وہ اکثر اس ذریعہ سے مدد لیا کرتی ہے۔ اخبار کے کارکن اڈیٹر نے ایک روز شام کو اس عورت سے کہا کہ تم یہ مضمون صبح تیار کر رکھنا۔ اس مضمون میں غیر معمولی احتیاط کی ضرورت تھی اور واقعات کا علم بھی درکار تھا۔ اس معاملہ میں اُس کو کچھ بھی معلوم نہ تھا۔ اور جس قدر اُس نے اس بارہ میں معلومات دریافت کرنے کی کوشش کی وہ کچھ کارگر نہ ہوئی +

وہ اس مضمون کو سوچنے اور لکھنے بیٹھی۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُس کی سوچنے کی قوتیں اُسے جواب دے دیتی ہیں۔ صریحاً ناکامیابی نظر آتی تھی۔ لاچار مایوس ہوکر اس نے سونے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اور اس مضمون کو اس طرح ذہن میں رکھکر کہ اُسے نیند میں زیادہ سے زیادہ مدد مل سکے وہ سوگئی اور صبح تک خوب گہری نیند سوئی۔ جب وہ سوکر اٹھی تو سب سے اوّل گذشتہ شام کا کام اس کے ذہن میں آیا۔ وہ چند منٹ تک چپ چاپ پڑی رہی اور جب وہ اس طرح پڑی ہوئی تھی تو ایسا معلوم ہوا کہ وہ مضمون مکمل طور پر شروع سے آخر تک لکھا لکھایا اس کے ذہن کے سامنے آموجود ہوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ اُس سارے کو پڑھ گئی۔ بستر سے اُٹھی اور کپڑے پہننے کے بغیر قلم لیکر اُسے کاغذ پر لکھ لیا گویا دراصل اس نے اپنے لئے صرف ایک نقل نویس کا کام کیا +

جبکہ نفس کسی خاص طرف رجوع ہو رہا ہے وہ برابر اُسی سلسلۂ خیالات کو سوچتا رہیگا جب تک کہ کوئی اور شے اُس کے خیال کو دوسری طرف نہ لے جائے اور نیند میں چونکہ صرف جسم ہی بے حس و حرکت ہوتا ہے۔ اور نفس اور روح برابر اپنا عمل کرتے رہتے ہیں اس لئے سونے کی حالت میں جب نفس کو ایک خاص طرف رجوع کیا جائے تو وہ اسی سمت پر چلا جائیگا اور موقع پر اگر ہم چاہیں تو وہ اپنی حرکت کے نتائج کو ظاہر کر دیگا۔ بعض شخص تو اس قسم کے نتائج بہت جلد پیدا کر سکتے ہیں اور بعضوں کو ان کے پیدا کرنے میں دیر لگے گی۔ چپ چاپ اور لگاتار کوشش سے یہ قابلیت بڑھ سکتی ہے +

پس ذہن کی قانون کشش کی طاقت کے ذریعہ چونکہ ذہن ہمیشہ متحرک رہتا ہے خوابیدگی کی حالت میں ہمیں اس قسم کے خیالات آتے رہتے ہیں جو سونے سے پہلے جاگنے کی حالت میں آتے تھے۔ اس طرح سے ہم جس قسم کے تاثرات اور خیالات پیدا کرنا چاہیں اُنہی میں اپنی طبیعت کو لگا سکتے ہیں اور اس لئے خوابیدگی کی حالت میں بہت کچھ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ ہماری اندرونی قوتیں سونے کی حالت میں زیادہ اثر پذیر ہوتی ہیں اور زیادہ آزادی سے عمل کرتی ہیں جاگنے کی حالت میں اتنی نہیں۔ پس جب ہم سوتے ہیں ہمیں اس بات کی بہت زیادہ احتیاط رکھنی چاہیئے کہ کس قسم کے خیالات ہمارے نفس میں آتے رہتے ہیں کیونکہ ہم میں ہمارے سلسلۂ خیالات کے مطابق ہی خیالات آئینگے۔ یہ سب بالکل ہمارے ہی اختیار میں ہے +

اس وجہ سے کہ اس حالت میں خیالات زیادہ آتے رہتے ہیں ہم اس قانون کے سمجھنے اور استعمال میں لانے سے اس طرح پر بہت جلدی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں اور اتنا فائدہ اس حالت میں نہیں اٹھا سکتے ہیں جبکہ طبعی حواس ہمارے اِرد گِرد کی مادّی دنیا پر کھلم کھلا عمل کر رہے ہوں۔ بہت سے شخصوں کے لئے مندرجہ ذیل قسم کی مشق بڑی مفید ہوگی۔ جب تمہیں کسی خاص قسم کے الہام یا علم کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس الہام یا علم کا ہونا تم اپنے لئے جائز اور مناسب سمجھتے ہو مثلاً ایک شبہ والی اور مشکوک کارروائی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں الہام کا ہونا۔ تو جب تم سونے لگو اول اپنے ذہن میں سب کے حق میں صلح اور خیرخواہی کی نیت رکھو۔ اس طرح سے تم اپنے تئیں سب کے ساتھ ایک موانست اور موافقت کی حالت میں لاتے ہو اور اس کے بدلے اپنی طرف اسی قسم کی صلح آمیز حالتیں کشش کرتے ہو +

پھر اس دلجمعی اور امن کی حالت میں رہکر جس چیز کے الہام یا اُس کے علم کی تمہیں ضرورت ہے اس کے لئے خاموشی اور اطمینان سے اپنی سرگرم خواہش ظاہر کرو۔ اس قسم کے خوف اور اندیشے کہ شاید یہ الہام یا علم نہ ہو اپنے ذہن سے دُور کردو کیونکہ جس قدر اطمینان اور دلجمعی سے تم کام کروگے اُسی قدر تم ضرور کامیاب ہوگے۔ ذہن کو امید کی حالت میں رکھو اور اس بات پر پختہ یقین کرو اور توقع رکھو کہ جب تم جاگوگے تو مطلوبہ نتائج تمہیں حاصل ہونگے۔ پھر جب تم جاگو تو ایسا نہ ہو کہ خارجی دنیا کے کسی قسم کے خیالات یا تحریکات سے تمہاری توجہ بٹ جائے بلکہ کچھ عرصہ تک اندرونی نقش اور تاثیرات کو برابر آنے دو اور ان پر غور کرو۔ جب یہ اندرونی خیالات آجائیں اور صاف طور پر ظاہر ہو جائیں تو فوراً ان پر عمل کرو۔ جس قدر تم ایسا کروگے اسی قدر اس بات کو زیادہ کامیابی کے ساتھ کرنے کی طاقت بڑھتی جائیگی +

یا اگر کسی بلا غرضانہ مقصد کو مدِ نظر رکھکر تم اپنی قوتوں میں سے کسی قوت کو بڑھانا اور نشو و نما دینا چاہو یا اپنے جسم کی صحت اور مضبوطی کو ترقی دینا چاہو تو اس کے مطابق نفس کی حالت اختیار کرو اور تمہاری خاص حاجتوں یا خواہشوں کے مطابق اس حالت کی صورت خود بخود تمہیں سوجھ جائیگی۔ اس طرح سے جن خاص قسم کی قوتوں سے یہ نتیجے پیدا ہوتے ہیں اُن کی طرف تم اپنے آپ کو رجوع کروگے ان سے اپنا تعلق ظاہر کروگے اور اُنہی کو اپنے اندر عمل میں لاؤگے۔ تم اپنی خواہشوں کا بے دھڑک اظہار کرو۔ اس طرح سے تم اُن لرزاں قوتوں کو عمل میں لاؤگے جو باہر جاتی ہیں اور اپنا نقش کہیں نہ کہیں جماتی ہیں اور جو خود حرکت میں آکر یا اور قوتوں کے ساتھ ملکر تمہاری خواہشوں کو عمل میں لانا شروع کرتی ہیں۔ جو شخص اعلےٰ قوانین اور قوتوں کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔ اس کو ہر طرح کی نیکی اور عمدہ شے میسر ہوگی اور کوئی عمدہ شے اس سے دُور نہ ہوگی۔ جو شخص اپنی عطیہ طاقتوں کو جانتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے اور اُن کو عقلمندی سے کام میں لاتا ہے اُس کی کوئی خواہش ایسی نہیں ہے جو سیر نہ ہوگی یعنی جو کچھ وہ چاہیگا سو ہو جائیگا +

اگر تم سوتے وقت سب کے لئے صرف محبت اور خیر خواہی صلح اور اتفاق کے خیالات ظاہر کرو تو تم اطمینان اور امن سے سوؤگے اور نیند سے تر و تازہ ہوکر اُٹھوگے اور اس سے تمہاری ذہنی جسمانی اور روحانی طاقت بڑھ جائیگی - اس طرح پر تم اس کائنات کی تمام امن اور اتفاق پیدا کرنے والی قوتوں سے ملکر کام کر رہے ہو +

میرا ایک دوست ہمدردی کے کام کرنیکی وجہ سے تمام دنیا میں مشہور ہے اُس نے مجھ سے بیان کیا کہ میں بہت دفعہ آدھی رات کو یکایک جاگ اُٹھتا ہوں اور میرے دل میں الہام کے طور پر میرے کام کے متعلق کوئی نہ کوئی تجویز سوجھ پڑتی ہے - اور جب میں چپ چاپ پڑا ہؤا اس تجویز کو سوچتا رہتا ہوں تو اس تجویز کو کامیابی سے عمل میں لانے کے تمام طریقے خود بخود صاف صاف میرے ذہن میں آجاتے ہیں اس طرح پر بہت سی تجویزیں جو کبھی خیال میں بھی نہیں آسکتی تھیں سوجھ جاتی ہیں اور پوری ہو جاتی ہیں - اور یہ بات البتہ عام لوگوں کو بڑی عجیب اور کرشمہ معلوم ہوتی ہے - یہ شخص سریع الحس ہے - اعلےٰ تر قوانین کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتا ہے اور جو کام اُس نے شروع کیا ہے اس میں تن من دھن سے ساعی اور سرگرم رہتا ہے وہ اس بات کو پوری طرح نہیں جانتا کہ یہ الہامات یا انکشافات اُس کو کس طرح آتے ہیں اور کہاں سے آتے ہیں - اس بات کو در اصل کوئی بھی نہیں جان سکتا گو ہر ایک شخص اپنا اپنا قیاس گھڑے لیکن ہم صرف اتنا جانتے ہیں اور اس وقت اتنا ہی جاننا کافی ہے - کہ جو شخص اپنی ہستی کے اعلےٰ قوانین کے موافق زندگی بسر کرتا ہے اور ہر ایک امر میں ان کی ہدایتوں کو بغور سنتا رہتا ہے - تو یہ قوانین اُس شخص کو ہدائت کرتے رہتے ہیں +

نہائت اعلےٰ درجہ کے رویا اور الہام اسی قدر آئینگے جس قدر ہم اُن کے آنے کے لئے واجب شرائط مہیا کریں - جس شخص نے اس مضمون کا بغور مطالعہ کیا ہے اس کا بیان ہے " یہ ایک بالکل صحیح اور ٹھیک ٹھیک تجربہ ہے کہ جب جسم سویا ہؤا ہو تو اس وقت باقاعدہ روحانی تعلیم حاصل ہوسکتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور ہم میں سے بہت سے شخصوں کو یہ تعلیم ٹھیک ٹھیک اور خاطر خواہ حاصل ہوتی رہے اگر ہم اندرونی حالتوں پر زیادہ توجہ دیں اور بیرونی حالتوں اور ان کی فرضی لیکن بناوٹی ضروریات کا کم خیال رکھیں۔۔۔۔۔ جیسے ہمارے خیالات ہونگے ویسے ہی ہم اس دنیا میں ہیں اور آئندہ دنیا میں بھی ویسے ہی ہونگے۔ اور دن کی نسبت رات کے وقت ہمیں بہت زیادہ خیالات آتے رہتے ہیں کیونکہ جب ہم بیرونی دنیا سے غافل رہتے ہیں تو اندرونی دنیا کا حال خوب اچھی طرح معلوم کرتے رہتے ہیں اور غیر مرئی دنیا ایک حقیقی اور اصلی مقام ہے۔ جہاں بالکل ذہنی اور اخلاقی خیالات سے کام لیا جاتا ہے۔ جب ہم حواس کے بیرونی ذرائعوں سے واقفیت نہیں حاصل کرتے تب ہم ادراک کے اندرونی راستوں سے تعلیم حاصل کرتے رہتے ہیں اور جب یہ حقیقت ٹھیک ٹھیک سمجھ میں آجائیگی تو عموماً لوگ یہ کیا کرینگے کہ جس مضمون کے بارہ میں وہ خاص واقفیت اور ہدائت حاصل کرنا چاہتے ہیں اُس خاص مضمون کو اپنے ذہن میں رکھکر سوئینگے جو شخص فرعون کی قسم کا ہے اُسے خواب آتے رہتے ہیں اور اسی طرح اس کے آبدار اور باورچی کو بھی خواب آتے رہتے ہیں۔ لیکن جو شخص یوسف صفت ہے یا یہ کہو کہ خدا رسیدہ ہے اُسے صرف خواب ہی نہیں آتے رہتے بلکہ وہ اُن کی تعبیر کرتا ہے اُن کی اصلیت کو سمجھتا ہے اور اُن سے فائدہ اٹھاتا ہے +

لیکن اب سوال یہ ہے کہ فرعون کو اپنے خواب سمجھنے کی طاقت کیوں نہیں حاصل تھی؟ اور یوسفؑ کیوں خدارسیدہ تھا؟ اس کی کیا وجہ ہے کہ حضرت یوسفؑ کو صرف خواب ہی نہیں آتے تھے بلکہ ان میں اس قدر طاقت تھی کہ اپنے اور اور لوگوں کے خواب کی تعبیر کر سکیں؟ صرف دونو کی سوانح عمریاں پڑھو اور یہ سوانح عمریاں ایسی ہیں کہ جو چاہے سوچ سکتا ہے در اصل موثر اور عمدہ زندگی بسر کرنے میں بہت کچھ طاقت ہوتی ہے اور جس قدر کوئی اپنی ہستی کے قوانین کے مطابق ٹھیک ٹھیک زندگی بسر کرتا ہے اسی قدر وہ خود نہائت اعلےٰ درجہ کی طاقت اور خوشی حاصل کرتا ہے اور تمام دنیا کے لئے بھی بہت مفید ہوتا ہے اگر کوئی شخص اپنی مرضی ہی سے دوزخ میں رہنا چاہے تو رہ سکتا ہے۔ ورنہ اگر وہ آج دوزخ میں رہنا نہ چاہے تو ممکن نہیں کہ دنیا کی تمام طاقتیں اس کو دوزخ چھوڑنے سے روک سکیں۔ ہر ایک شخص جس درجہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی اعلےٰ بہشت میں پہنچنا چاہے پہنچ سکتا ہے اور جب وہ اس درجہ کی اعلےٰ بہشت میں پہنچنے کا ارادہ کر لیتا ہے تو اس دنیا کی تمام اعلےٰ طاقتیں اس کو اس اعلےٰ رتبہ پر پہنچانے میں بالاتفاق ممد و معاون ہوتی ہیں +

جب کوئی شخص نیند سے اٹھتا ہے اور حالت بیداری میں آتا ہے تو اس وقت اس کی حالت خاصکر آخذ اور نقش پذیر ہوتی ہے۔ مادی دنیا سے تمام تعلقات کچھ عرصہ کے لئے بند ہو گئے ہیں اور ذہن پہلے سے زیادہ آزاد اور اصلی حالت میں ہوتا ہے۔ اور کسی قدر ایک اثر پذیر تختی سے ملتا جلتا ہے جہاں پر نقش اور تاثیروں کے نشان جھٹ پٹ قائم رہ سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت دفعہ نہائت اعلےٰ اور عمدہ خیالات بہت سویرے ہی کسی شخص کے ذہن نشین ہوتے ہیں پیشتر اس کے کہ دن کے کاروبار اور پریشانیاں جو ان کاموں کے باعث ظہور میں آتی ہیں اپنا اثر پیدا کریں یہ بھی ایک وجہ ہے کہ بہت سے لوگ نہائت عمدہ کام دن کے شروع گھنٹوں میں کر سکتے ہیں +

لیکن یہ بات اس لئے بھی مفید اور بیش قیمت ہے کہ اس سے روزمرہ کی زندگی پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ ذہن اس وقت کاغذ کے کورے تختے کی طرح ہوتا ہے۔ ہم اس عمدہ وقت سے اس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں کہ ذہن کے مختلف عملوں کو نہائت اعلےٰ اور پسندیدہ طریقوں کی طرف رجوع کریں اور اس طرح گویا دن کا کام شروع کریں +

ہر روز صبح کو طبیعت تازہ ہوتی ہے اور نیا کام شروع ہوتا ہے۔ گویا ہم اس وقت اپنا کاروبار از سر نو شروع کرنے لگتے ہیں۔ اب بالکل سب کچھ ہمارے ہی اختیار میں ہوتا ہے اور جب صبح کا وقت اور اس کا نیا کام شروع ہوتا ہے تو تمام کل کی باتوں کو جانے دو۔ ان سے ہمیں کچھ سروکار نہیں۔ مثل مشہور ہے "گزشتہ را صلوٰۃ" صرف یہ جاننا کافی ہے۔ کہ جو طریق زندگی ہمارا کل تھا اس سے آج کا طریق معین ہو گیا ہے۔ علاوہ بریں جب صبح اور اس کا نیا کام شروع ہو اس وقت تمام فردا یا آئندہ کی باتوں کا کچھ خیال نہ کرو کیونکہ ان سے ہمیں آج کچھ کام نہیں پڑتا۔ مثل مشہور ہے "کل کی کل دیکھی جائیگی" صرف اتنا جاننا کافی ہے کہ جو طریق زندگی ہم آج اختیار کرتے ہیں اس سے کل کا طریق زندگی معین ہو جائیگا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آج کے دن کا صرف پہلا گھنٹہ معہ اس کی تمام عظمت و شوکت کے اور معہ اس کی تمام اعلےٰ ممکنات کے جو آئندہ ہونے والی ہوں اور ہر ایک مابعد کا گھنٹہ جب وہ آجائے لیکن آنے سے پیشتر نہیں یعنی وقت موجودہ کو پچھلے اور اگلے زمانہ کا خیال نہ کرکے نہائت عمدہ طور سے بسر کرو۔ یہی عمدہ چال چلن کا معیار ہے اس سیدھے سادے طریق سے ہر ایک شخص اس نہائت اعلےٰ زندگی کا تصوّر باندھیگا جو کبھی خیال میں آسکتی ہے اور اس بارہ میں کوئی ایسی شے نہیں ہے جو خیال میں تو آسکے لیکن جو کسی نہ کسی طرح کسی نہ کسی وقت اور کسی نہ کسی جگہ حاصل نہ ہو سکے +

اس طریق سے سب لوگوں کے لئے نہائت اعلےٰ زندگی بسر کرنا ممکن ہے کیونکہ کوئی شخص اگر وہ حقیقت میں سرگرم ہو اور در اصل چاہتا بھی ہو ایسا نہیں ہے جو ایک گھنٹے کے لئے بھی اپنی اعلےٰ سے اعلےٰ حالت میں زندگی نہ بسر کرسکے۔ لیکن نہائت سرگرم کوشش کے باعث اگرچہ ایسا شخص ضرور ہو بھی سکتا ہے تو پھر وہ اس قانون کی رو سے کہ ہمجنس شے اپنی ہمجنس شے کو بناتی ہے یا پیدا کرتی ہے۔ دوسرے گھنٹے میں اس نہائت اعلےٰ حالت کے قریب تر پہنچ جائیگا اور اس سے دوسرے گھنٹے میں اور بھی قریب تر ہوگا اور علےٰ ہذا القیاس۔ یہانتک کہ کبھی نہ کبھی ایک وقت ایسا آئیگا کہ اُس کے لئے وہ حالت معمولی اور طبعی ہو جائیگی اور اور کوئی حالت غیر معمولی ہوگی اور اس کے حاصل کرنے میں کوشش کرنی پڑیگی +

اس طرح پر ہر ایک شخص اس کائنات میں اعلےٰ ترین اور بہترین شے سے محبت کرنے لگتا ہے اور اس سے وصل حاصل کرلیتا ہے اور اسی وجہ سے یہ اعلےٰ ترین اور بہترین شے اس شخص سے محبت کرنے لگتی ہے اور وصل حاصل کر لیتی ہے۔ یہ چیزیں ہر موقع پر اس کی مدد کرتی ہیں اور در اصل تمام چیزوں کو حرکت دے کر اس کی طرف لاتی ہیں کیونکہ فی الحقیقت اس نے سب سے پہلے ان کی طرف رجوع کی تھی +

کامل امن کا حاصل کرنا

یہ لاانتہا امن کی روح ہے اور جو ہیں ہم اس سے موافقت ظاہر کرتے ہیں تو ہمارے اندر امن کی رو بہی چلی آتی ہے کیونکہ امن موافقت ہے۔ اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بڑے مسئلے میں کہ "روحانی طبیعت رکھنا زندگی اور امن ہے" بڑے گہرے معنے نہاں ہیں۔ اس حقیقت کا جاننا کہ ہم روح ہیں اور اسی خیال میں زندگی بسر کرنا روحانی طبیعت رکھنا ہے اور اسی لئے موافقت اور امن کی حالت میں ہونا ہے۔ افسوس ہزارہا مرد اور عورت ہمارے اردگرد ہیں جو فکر کے مارے تھکے ٹوٹے ہیں مصیبت اور بیماری میں گرفتار ہیں۔ اِدھر اُدھر امن کی تلاش میں دوڑتے پھرتے ہیں۔ جسم روح اور نفس سے عاجز ہیں۔ اور ملکوں کو جاتے ہیں تمام روئے زمین پر سفر کرتے ہیں پھر واپس آجاتے ہیں لیکن امن کہیں بھی نہیں پاتے۔ بلاشک ان لوگوں نے امن کو نہیں پایا اور نہ وہ ہرگز اسے اس طریق سے پائینگے کیونکہ وہ اُسے ایسی جگہ تلاش کر رہے ہیں جہاں وہ موجود نہیں ہے وہ اس کی تلاش میں باہر مارے مارے پھر رہے ہیں حالانکہ انہیں اس کو اپنے اندر کھوجنا چاہیئے۔ امن صرف اندر ہی مل سکتا ہے اور اگر وہاں پر کسی کو نہ ملے تو پھر وہ اُسے اور کہیں مل ہی نہیں سکتا +

امن خارجی دنیا میں نہیں ہے وہ ہر ایک شخص کی روح کے اندر ہے گو ہم اُس کی تلاش میں بہت سے مختلف راستوں میں سفر کریں اُسے جسمانی بھوک پیاس اور خواہشات نفسانی کے طریقوں میں ڈھونڈیں بیرونی دنیا کی تمام گزرگاہوں میں اس کی تلاش کریں اور اِدھر اُدھر اس کا تعاقب کریں لیکن وہ ہمیشہ ہماری گرفت یا پہنچ سے باہر رہیگا کیونکہ ہم اس کی ایسی جگہ تلاش کر رہے ہیں جہاں وہ موجود نہیں ہے مگر ہم جس قدر اپنی بھوک پیاس اور نفسانی خواہشوں کا انتظام اپنی اندرونی روح کی تحریکات کے مطابق کرینگے اسی قدر خوشی اور امن کی اعلےٰ ترصورتیں ہماری زندگی میں داخل ہونگی۔ برعکس اس کے جس قدر ہم ایسا کرنے میں قاصر رہینگے بیماری تکلیف اور بےچینی ہمارے اندر داخل ہونگی۔

خدا سے یگانگت حاصل کرنا امن حاصل کرنا ہے۔ اس بات کو پورا پورا اور مکمل طور سے حاصل کرنے کے لئے سب سے بڑا وسیلہ یہ ہے کہ انسان بچّوں کی سی سادگی اختیار کرے اسی سادگی کے ذریعہ انسان پدر حقیقی کے ساتھ اپنے اصلی تعلقات معلوم کر سکتا ہے میں جانتا ہوں کہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اس لا انتہا زندگی یا یہ کہو کہ اس لا انتہا امن کی روح سے اپنی یگانگت ایسی اچھی طرح معلوم کر لی ہے کہ یہ لوگ خوشی کے مارے پھولے نہیں سماتے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مجھے خاصکر اس وقت ایک نوجوان شخص کا حال یاد آیا کہ وہ کئی برسوں سے بیمار رہتا تھا اور کمزوری کے باعث اس کی صحت بالکل بگڑ گئی تھی۔ اس کا یہ خیال ہوگیا تھا کہ اس زندگی میں بالکل کسی طرح کا لطف نہیں ہے اور اسے ہر ایک شے اور ہر ایک شخص بُرا معلوم ہوتا تھا اور جن شخصوں سے وہ ملتا تھا وہ بھی اس کو ایسا ہی خیال کرتے تھے۔ کچھ بہت عرصہ نہیں ہُوا کہ اس نے اس لا انتہا طاقت سے اپنی یگانگت ایسی اچھی طرح سے معلوم کرلی کہ اس نے اس ایزدی رَو کو کھلم کھلا اپنے اندر آنے دیا یہانتک کہ آجکل اس کی صحت بالکل ٹھیک ہے اور اکثر جب میں اُسے اب ملتا ہوں وہ بے ساختہ یہ پکار اٹھتا ہے۔ آہا! زندہ رہنا ایک بڑی بھاری خوشی ہے"+

ہماری پولیس کی فوج میں ایک افسر ہے اس نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ بہت دفعہ جبکہ میں کام پر نہیں ہوتا ہوں اور شام کے وقت اپنے گھر جا رہا ہوں تو مجھے اس لا انتہا طاقت کے ساتھ اپنی یگانگت ایسے جوش وخروش سے معلوم ہوتی ہے اور یہ لا انتہا امن کی روح مجھ پر اس قدر حاوی ہو جاتی ہے اور مجھ میں اس قدر سما جاتی ہے۔ گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے قدم زمین سے اکھڑے جاتے ہیں اور کوئی لطیف طاقت جو میرے اندر بھری ہوئی ہے مجھے اٹھائے ہوئے آسمان کی طرف لے جاتی ہے +

جو شخص اس اعلےٰ نعمت کو حاصل کر لیتا ہے اُسے ہرگز کوئی ڈر نہیں رہتا کیونکہ اُسے ہمیشہ یہ اطمینان ہے کہ میرا حفاظت کرنے والا موجود ہے۔ اور اس برکت کا حاصل کرنا ہی گویا پوری پوری حفاظت کا میسر آنا ہے۔ ایسے شخص کی نسبت یہ کلمے بالکل درست ہیں "کوئی ہتھیار جو تجھ پر چلانے کے لئے بنایا جائے نہیں کام دیگا"۔ "میرے مکان کے پاس ہرگز کوئی بُرائی نہیں آ سکتی"۔ "روئے زمین کے پتھر بھی تجھ سے اُنس رکھینگے اور حیوانات تجھ سے آشتی برتینگے"+

یہ مرد اور عورت ایسے ہیں جو جادو کی زندگی بسر کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں جو ہم کسی چیز سے ڈرتے ہیں اسی وقت گویا اُس چیز کا عمل ہم اپنے اندر ہونے دیتے ہیں۔ جو شخص کسی جانور سے مطلق نہیں ڈرتا وہ جانور اس کو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ جو ہیں وہ ڈرتا ہے گویا وہ خطرے کو اپنے اندر راہ دیتا ہے بعض جانور مثلاً کتا ڈرنے والے شخص کو فوراً تاڑ جاتے ہیں اور اس سے اُنہیں نقصان پہنچانیکی جرأت ہو جاتی ہے۔ جس قدر ہم اس لا انتہا طاقت سے اپنی یگانگت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پوری طرح سمجھ لیں اسی قدر ہم مطمئن اور شانت سبھاؤ ہو جاتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے واقعات جو پہلے ہمیں ستاتے تھے اور تکلیف دیتے تھے اب ہماری طبیعت ان سے بالکل پریشان نہیں ہوتی ہمیں اب لوگوں سے مایوسی نہیں حاصل ہوتی کیونکہ ہم ہمیشہ ان کے دل کا صحیح صحیح حال معلوم کر لیتے ہیں - ہم ان کی روحوں کے اندر داخل ہوکر ان کے اصلی اغراض اور محرکات کو معلوم کر لیتے ہیں جو ان کے باطن میں عمل کر رہی ہیں +

حال کا ذکر ہے کہ ایک شریف آدمی میرے ایک دوست کے پاس آیا اور بڑے تپاک سے ہاتھ ملا کر کہا "حضرت میں آپ سے ملکر بہت ہی خوش ہوا" میرے دوست نے آناً فاناً میں اس کا حال معلوم کر لیا اور اس کی آنکھ کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھا اور جواب میں یہ کہا "نہیں تم غلطی پر ہو - تم مجھ سے ملکر خوش نہیں ہوئے - بلکہ تم بہت کچھ گھبرا سے گئے ہو - یہانتک کہ دیکھو اب تمہارے چہرے پر خجالت چھا گئی" اس شریف آدمی نے جواب دیا "تم جانتے ہو کہ آجکل کے زمانہ میں بناوٹ اور تکلف بہت ہے اس لئے ہمیں کچھ نہ کچھ دکھاوا کرنا پڑتا ہے اور بعض وقت لوگوں کو دکھانے کے لئے جو حالت باطن میں نہیں ہے اسے ظاہر میں اختیار کرنا پڑتا ہے" میرے دوست نے پھر ایک دفعہ اس کے چہرہ کی طرف غور سے دیکھا اور کہا "تم اب بھی غلطی پر ہو - میں تمہیں ایک چھوٹی سی نصیحت کرتا ہوں - اگر تم ہمیشہ راستی کی جھوٹی صورت اختیار کرنے کی بجائے راستی ہی کو پہچانو اور راستی ہی کا اظہار کرو تو تم ہمیشہ زیادہ خوشحال رہوگے اور اپنی حالت کا زیادہ خیال رکھوگے" +

جوہیں ہم لوگوں کا اندرونی حال صحیح صحیح معلوم کر سکینگے تو ہمیں ان سے مایوسی نہ ہوگی اور نہ ہم ان کو خواہ مخواہ بڑھاوینگے - کیونکہ ایسا کرنے سے مایوسی لازمی ہے پستی یا زوال کی حالت کبھی نہ کبھی ضرور آئیگی علاوہ ازیں اس طرح ہم بہت دفعہ اپنے دوستوں کے چال چلن پر انصاف سے رائے نہیں لگا سکتے بلکہ رائے لگانے میں غلطی کر جاتے ہیں - جب ہم اس امن کی روح کے ساتھ موانست ظاہر کرتے ہیں تو تمام بری خبریں اور ظاہری بد سلوکی خواہ دوست کی طرف سے ہو خواہ دشمن کی طرف سے ہمارے امن میں خلل انداز نہ ہونگی - جب ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ ہم اپنی زندگی اور اپنے کاموں میں حق راستی اور انصاف کے اس ابدی مسئلہ پر قائم ہیں جو تمام کائنات میں رائج ہے جو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کُل میں اتحاد پیدا کرتا ہے اور کُل پر حکمران ہے اور جو آخر میں ہمیشہ سب پر غالب رہیگا۔ اس وقت اوّل تو اس قسم کی کوئی بات یعنے بُرائی بدسلوکی وغیرہ ہمارے پاس تک نہیں آسکتی اور اگر آئے بھی اور خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو ہم ہمیشہ آسودہ اور مطمئن رہینگے اور ہمارے امن اور اطمینان میں کبھی کسی طرح کا خلل نہ آئیگا +

جن چیزوں سے رنج تکلیف اور جدائی پیدا ہوتی ہے وہ اس پرم شانتی کی حالت میں ہم پر غالب نہیں ہو سکینگی جیسے کہ اب غالب پاجاتی ہیں۔ کیونکہ اصلی دانائی یا بصیرت کے ذریعہ ہم ٹھیک ٹھیک مقام معلوم کر لینگے اور تمام چیزوں کے صحیح تعلقات جان جائینگے۔ جس شخص کی روح نے اس اعلےٰ درجہ کی حالت کو حاصل کر لیا ہے۔ اسے دوستوں کے مرنے سے کچھ بھی رنج نہ ہوگا کیونکہ اس شخص کو معلوم ہے کہ موت کوئی چیز نہیں ہے۔ کیونکہ ہر ایک شخص اس لاانتہا زندگی میں شریک ہی نہیں ہے۔ بلکہ وہ اس میں ابدی حصّہ لینے والا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ مادّی جسم کے ناش ہو جانے سے اصلی روح کو کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچتا۔ چونکہ اس شخص کا اعتقاد اعلےٰ تر ہے۔ اور اس کی روح نے اطمینان حاصل کر لیا ہے۔ اس لئے یہ خود یہ بات سمجھ سکتا ہے اور دوسروں کو جو اتنے قوی دل والے نہیں ہیں یہ کہ سکتا ہے "اے پیارے دوستو! عقل سے کام لو اور اپنے آنسو فوراً پونچھ ڈالو۔ جو چیز اس ارتھی پر رکھی ہوئی ہے اس کے لئے افسوس کرنا یا اس پر ایک آنسو بھی بہانا بیفائدہ ہے۔ یہ صرف ایک ناچیز شے یعنی سیپ کا ایک نرا خول یا کوڑی ہے اور بیش قیمت موتی اس کے اندر سے چلا گیا ہے۔ یہ خول تو نکما تھا۔ اسے وہیں پڑا رہنے دو۔ موتی یعنی روح ہی سب کچھ تھی وہ یہاں یعنی ہمارے اندر موجود ہے"۔ اور اگر جدائی کے بارہ میں پوچھو تو یہ شخص بخوبی سمجھتا ہے کہ روح کے لئے کوئی قید نہیں ہے۔ اور روحانی مکالمہ یعنی روحوں کا ایک دوسرے سے بات چیت کرنا سب کے اختیار میں ہے خواہ دونو روحیں جسم رکھتی ہوں خواہ ایک جسم رکھتی ہو۔ اور دوسری جسم سے باہر ہو۔ جس قدر اعلےٰ درجے کی روحانی زندگی کا تصوّر بندھ جاتا ہے اسی قدر یہ اعلےٰ درجے کا روحانی مکالمہ عمل میں آ سکتا ہے +

جن چیزوں کی طرف ہم رجوع کرتے ہیں وہ ہمیشہ ہمارے پاس آجاتی ہیں۔ قدیم زمانے کے لوگ فرشتوں کے دیکھنے کی امید کرتے تھے اور انہوں نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فرشتوں کو دیکھ لیا۔ لیکن کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ تو ان کو دیکھ لیتے اور ہم اب ان کو نہ دیکھ سکیں اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ فرشتے قدیم زمانے کے لوگوں کے پاس آتے تھے اور رہتے تھے اور اب ہمارے پاس نہ آئیں نہ رہیں۔ کیونکہ تمام کائنات پر حکومت کرنے والے بڑے بڑے قوانین جو پہلے تھے وہی اب ہیں اُن میں کسی طرح کا تغیر تبدل ہو نہیں سکتا۔ اگر فرشتے اب ہماری خدمت کرنے کے لئے نہ آئیں تو اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ ہم انہیں بلاتے نہیں اور جس دروازہ سے کہ وہ ہم میں آ سکتے تھے ہم اس کو بند رکھتے ہیں +

جس قدر ہم اس ایزدی رَو کو اندر آنے دینے سے اس امن کی روح کو اپنے اندر بھر لینگے اسی قدر وہ ہمارے ذریعہ آہستہ آہستہ اوروں پر اثر کرتی رہیگی یہانتک کہ جہاں کہیں ہم جائینگے ہم اسے اپنے ساتھ لیجائینگے۔ جس قدر ہم اس رَو کو اپنے اندر آنے دینگے اسی قدر ہم بمنزلہ مقناطیس کے بن جائینگے اور تمام ذرائعوں سے امن کو اپنی طرف کھینچ سکینگے۔ اور جس قدر ہم اسے اپنے اندر کھینچینگے اور داخل کرینگے اسی قدر ہم اِسے اوروں کو دے سکیں گے۔ اس طرح پر ہم امن کے ایسے پورے پورے پتلے بن جائینگے کہ جہاں کہیں ہم جائینگے متواتر برکتیں پھیلائینگے۔ ایک ہی دو روز کا ذکر ہے کہ میں نے دیکھا کہ ایک عورت نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ اس شخص کے چہرے سے نور الٰہی ٹپکتا تھا۔ "آہا! مجھے تم سے ملکر بہت کچھ فائدہ ہوتا ہے میں چند گھنٹوں سے بڑی فکر اور مایوسی کی حالت میں ہوں۔ لیکن تمہیں دیکھتے ہی میری کلفت بالکل دُور ہو گئی"۔ ہمارے ارد گرد ایسے لوگ ہیں جو ہمیشہ برکت اور تسلی دیتے رہتے ہیں جن کی صرف موجودگی سے رنج خوشی میں ڈر ہمت میں مایوسی امید میں اور کمزوری طاقت میں مبدّل ہو جاتی ہے +

جس شخص نے اپنے اصلی نفس کو بخوبی سمجھ لیا ہے اور اسے حاصل کر لیا ہے یا یہ کہو کہ جس شخص نے اپنا مرکز معلوم کر لیا ہے وہی اس طاقت کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ اور جہاں کہیں جاتا ہے اسے پھیلاتا ہے۔ اور اس تمام کائنات عظیم میں صرف ایک مرکز ہے یعنی وہ لا انتہا طاقت جو سب کے اندر اور سب کے ذریعہ کام کر رہی ہے۔ جس شخص نے اپنا مرکز معلوم کر لیا ہے وہ اس لا انتہا طاقت سے اپنی یگانگت سمجھ گیا ہے اور وہ اپنی نسبت یہ جانتا ہے کہ میں روحانی ہستی ہوں کیونکہ خدا روح ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسا شخص طاقتور شخص ہے۔ لا انتہا ذات باری میں مرکوز ہونے کے باعث اُس نے گویا اس کائنات کے بڑے طاقتور مکان کے ساتھ اپنا تعلق قائم کر لیا ہے اور اپنی کمر کی پیٹی کو اس سے وابستہ کر لیا ہے۔ وہ طاقت کو تمام اطراف اور ذرائع سے اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ کیونکہ اس طرح مرکوز ہوکر اپنے آپ کو جانکر اور اپنی طاقت سے آگاہ ہوکر جو خیالات اس کے ذہن یا نفس سے گذرتے ہیں وہ مضبوطی اور طاقت کے خیالات ہوتے ہیں اور اس قانون کی رُو سے کہ ہمجنس ہمجنس کو کشش کرتا ہے وہ اپنے خیالات کے ذریعہ تمام اطراف سے ان شخصوں کی امداد اپنی طرف کھینچ رہا ہے جن کے خیالات مضبوطی یا طاقت کے خیالات ہیں اور اس طرح پر وہ اپنے تئیں دنیا کے اس سلسلۂ خیالات میں جکڑ رہا ہے +

اس لئے جس کے پاس کچھ ہے اُسی کو ملیگا یہ محض ایک قدرتی قانون کا عمل ہے۔ اس شخص کا مضبوط مثبت اور اسی لئے اختراع کرنے والا خیال ہمیشہ اپنے لئے تمام اطراف سے کامیابی حاصل کر رہا ہے۔ اور تمام سمتوں سے امداد لا رہا ہے۔ جو چیزیں وہ دیکھتا ہے اور جن چیزوں کو وہ اپنے خیال میں بناتا ہے وہ سب اس مضبوط اختراعی خیال کی بدولت متواتر نئے نئے لباس میں ملبس ہوکر نئی نئی صورتیں اختیار کرتی رہتی ہیں اور اس مادی دنیا میں ظاہر ہوتی ہیں۔ خاموش اور غیر مرئی طاقتیں اپنا اپنا عمل کر رہی ہیں جو کبھی کبھی مرئی حالت میں ظاہر ہوگا +

ایسے آدمی کے دل میں خوف اور ناکامیابی کے خیالات ہرگز نہیں آتے۔ اور اگر آئیں بھی تو ان کو فوراً ذہن سے خارج کر دیا جاتا ہے اور اس لئے اس شخص پر اس قسم کے بیرونی خیالات کا بالکل اثر نہیں ہوتا۔ وہ اس قسم کے خیال کو کشش نہیں کرتا۔ وہ کسی اور ہی سلسلۂ خیالات میں محو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے آس پاس جو ڈرنے والے ڈانواں ڈول طبیعت کے اور عیب جو شخص ہیں ان کے پست اور مایوسی کے خیالات اس پر کچھ بھی اثر نہیں رکھتے جو شخص منفی اور ڈرنے والی طبیعت کا ہوتا ہے اس کی ہمت اور کام کرنیوالی جسمانی طاقتیں ہی پست اور کمزور نہیں ہو جاتیں یا اس کی طبیعت میں پیدا ہونے والے اس قسم کے خیال کے اثر سے وہ طاقتیں ہی نہیں ماری جاتیں بلکہ وہ اس طرح سے اپنے ارد گرد کی دنیا میں بھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسی سلسلۂ خیال سے اپنا تعلق ظاہر کرنے لگتا ہے اور جس قدر وہ ایسا کرتا ہے اسی قدر وہ پست ہمت ڈرنیوالی اور منفی طبیعتوں کا شکار بن جاتا ہے - طاقتور ہونے کی بجائے وہ کمزور ہوتا جاتا ہے - اُس کے خیالات اُنہی لوگوں جیسے ہوتے ہیں جنکی نسبت یہ بات درست ہے یعنی جو کچھ اُن کے پاس ہے وہ بھی ان سے لے لیا جائیگا - یہ بھی محض ایک قدرتی قانون کا عمل ہے بعینہ وہی قانون جس کا اس کے برعکس عمل پہلے بیان ہو چکا ہے - مبادا جو کچھ میرے پاس ہے - میں اُسے کھو نہ دوں اس ڈر سے میں اُسے اپنے بقچہ میں باندھکر رکھ چھوڑتا ہوں - بہت خوب - پھر تو مجھے ضرور اس کا نتیجہ بھگتنا پڑتا ہے +

مضبوطی یا ہمت کے خیالات کے باعث اندر سے بھی مضبوطی پیدا ہوتی ہے اور باہر سے بھی مضبوطی آتی ہے - کمزوری اور پست ہمتی کے خیالات کے باعث اندر اور باہر دونو جانب سے کمزوری ظہور میں آتی ہے - دلیری ہمت بڑھاتی ہے اور ڈر سے کمزوری یا پست ہمتی پیدا ہوتی ہے اور اسی لئے دلیری سے کامیابی اور ڈر سے ناکامیابی وقوع میں آتی ہے - جس شخص کو خواہ مرد ہو خواہ عورت پکّا اعتقاد ہے اور اسی وجہ سے اس میں دلیری بھی ہے وہی شخص واقعات پر غالب آسکتا ہے - اور وہی شخص دوسروں پر اپنی طاقت کا رعب بٹھا سکتا ہے - جس شخص کو اعتقاد نہیں ہے اور جو ڈر اور اندیشہ سے پست ہمت اور تھکا ٹوٹا ہے وہ تمام گزرنے والے حادثات کے بس میں ہوتا ہے گویا اُن کا غلام ہے +

جو شے ہر ایک شخص کے پاس آتی ہے اس کا باعث اسی شخص کے اندر موجود ہوتا ہے - اس بات کا تصفیہ کرنا کہ کونسی شے ہر ایک شخص کے پاس آئیگی اس کے اپنے ہی اختیار میں ہے اس ظاہری اور مادّی دنیا میں ہر ایک شے کی اصلیت باطنی روحانی اور خیالی دنیا سے ہے - یہ باطنی اور خیالی دنیا علت ہے اور ظاہری اور مادّی دنیا معلول ہے - معلول ہمیشہ علت کے مطابق ہوتا ہے جس قسم کی زندگی کوئی شخص اپنی باطنی اور خیالی دنیا میں بسر کرتا ہے اُسی زندگی کا اظہار عملی طور پر اپنی ظاہری اور مادّی دنیا میں کرتا ہے - اگر وہ ظاہری دنیا کی کسی موجودہ حالت کو بدلنا چاہتا ہے تو اُسے لازم ہے کہ خیالی دنیا میں ضروری تبدیلی پیدا کرے - ہزاروں مرد اور عورت جو اب ہمارے اِرد گِرد مایوسی کی حالت میں ہیں ان سب کو اس بڑی حقیقت کے صاف طور پر سمجھنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اس پر عمل کرنے سے کامیابی حاصل ہوگی۔ اب جو ہزاروں شخص مرض اور تکلیف میں مبتلا ہیں اس بات سے انہیں وافر صحت اور طاقت نصیب ہوگی۔ اب جو ہزاروں شخص ناخوش اور رنجیدہ خاطر ہیں اس بات سے انہیں امن اور خوشی میسر آئیگی +

اس دنیا میں ہزارہا شخصوں کی حالت پر افسوس ہے کہ وہ متواتر خوف اور ڈر سے غلام ہو کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اندرونی روحیں یا طبیعتیں جو مضبوط اور طاقتور ہونی چاہئیں پست اور کمزور ہوگئی ہیں ان کی ہمتیں ماری گئیں اور اُن کی کوششیں زائل کر دی گئیں۔ ہر ایک جگہ ڈر ہی ڈر نمایاں ہے کہیں مفلسی کا ڈر۔ کہیں فاقہ کشی کا ڈر۔ کہیں برادری کی رائے کا ڈر۔ کہیں کسی خاص شخص کی رائے کا ڈر۔ کہیں اس بات کا ڈر کہ جو کچھ آج ہمارا ہے کل کو شاید ہمارا نہ رہے۔ کہیں بیماری کا ڈر اور کہیں موت کا ڈر۔ غرضیکہ ڈر ہزاروں لاکھوں آدمیوں کی طبیعت ثانیہ بنکر ان کی عادت میں داخل ہوگیا ہے۔ خیال ہی ہر ایک جگہ موجود ہے اور خیال ہی ہم پر ہر سمت سے عاید ہوتا ہے ..... جس چیز کے کھوئے جانے یا جاتے رہنے کا ہمیں اندیشہ ہے اس کے کھو بیٹھنے کا سب سے آسان اور جلد تر ذریعہ یہ ہے کہ متواتر خوف اور غلامی کی حالت میں زندگی بسر کریں اور ہر ایک شے سے متواتر ڈرتے رہیں کہ ہائے یہ جاتی رہیگی خواہ محبت کا نقصان ہو خواہ روپیہ کا نقصان ہو خواہ رتبہ یا درجہ کا نقصان ہو" +

خوف یا ڈر سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا بلکہ برعکس اس کے ہر ایک شے ضائع ہو جاتی ہے ایک شخص یہ کہتا ہے "میں جانتا ہوں کہ یہ سچ ہے۔ لیکن مجھے خوف کھانے یا ڈرنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ یہ مجھ میں طبعی ہوگئی ہے اس کا کچھ علاج نہیں"۔ افسوس اس کا کچھ علاج نہیں! یہ کہنے سے تمہارے خوف کی ایک بڑی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ تم ابھی اپنی حالت سے پورے پورے واقف نہیں ہو۔ تمہیں اپنی طاقتوں کو جاننے کی غرض سے اپنا حال جاننا ضروری ہے اور جب تک تم اپنی طاقتوں کو نہ جانو تب تک تم ان سے عقلمندی سے اور پوری طرح کام نہیں لے سکتے۔ یہ نہ کہو کہ اس کا کچھ علاج نہیں۔ اگر تمہاری رائے میں اس کا کچھ علاج نہیں ہے تو غالباً اس کا کچھ علاج ہو ہی نہیں سکتا اگر تمہاری رائے میں اس کا کچھ علاج ہو سکتا ہے اور تم اس خیال کے مطابق عمل کرو تو پھر یہی اغلب نہیں کہ تم اس کا علاج کر سکو بلکہ یہ امر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بالتحقیق ہے کہ اگر تم اپنی رائے کے مطابق عمل کرو تو تم اس کا علاج کر سکتے ہو اور کر لو گے۔ اس میں ذرا شبہ نہ سمجھو۔ چونکہ مشہور شاعر ورجل کا خیال تھا کہ اہل جہاز بازی جیت جائینگے اس لئے ان کا بیان کرتے وقت اُس نے ان کی نسبت یہ کلمے کہے "وہ بازی لے جا سکتے ہیں کیونکہ ان کو خیال ہے کہ ہم جیت سکتے ہیں یا بازی لے جا سکتے ہیں"۔ یا یہ کہو کہ ان کی طرف سے اس قسم کی طبیعت کا ہونا ان کے جسموں میں روحانی طاقت اور جوش پیدا کر دیگا اور اس سے ان میں مضبوطی اور ثابت قدمی ظاہر ہوگی جس کے باعث وہ بازی جیت سکیں گے +

پس اپنے دل میں یہ خیال رکھو کہ ہم کر سکتے ہیں اگر ضرورت ہو تو اسے کل خیالات کی اصل یا عرف بیج سمجھو۔ اس کا پودا اپنے عرفان میں نصب کرو اُسے پانی سے سینچتے رہو اور پرورش کرتے رہو اور یہ رفتہ رفتہ ہر چہار طرف پھیل جائیگا اور مضبوط ہو جائیگا۔ جو روحانی قوت تمہارے اندر اب اِدھر اُدھر بکھری ہوئی ہے اور کسی کام کی نہیں ہے یہ اصل خیال اس قوت کو ایک جگہ اکٹھا کر دیگا۔ اور مثبت اور موثر بنا دیگا باہر کی قوت اس کی طرف کھچ آئیگی۔ اسی قسم کی اور طبیعتیں جو نڈر قوی اور دلیر ہیں اپنا اثر پیدا کر کے تمہاری ممد و معاون ہونگی۔ اسی سلسلۂ خیالات کو تم اپنی طرف کشش کرو گے اور اسی سے اپنا تعلق ظاہر کرو گے۔ اگر تم اپنے کام میں سرگرم اور پکے ہو تو وہ وقت جلدی ہی آئیگا کہ تمام ڈر جاتا رہیگا اور پست ہمتی اور غلامی کی حالت کی بجائے تم دیکھو گے کہ تم میں بے حد طاقت آگئی ہے اور تم واقعات پر حاوی ہو گئے ہو +

ہمیں روز مرہ کی زندگی میں زیادہ یقین کی ضرورت ہے۔ جو طاقت کہ سب کی بھلائی اور فائدہ کے لئے کام کر رہی ہے اس میں یقین۔ لا انتہا ذات باری میں یقین۔ اور اسی لئے ہمیں اپنے میں یقین جو خداوند تعالےٰ کی شبیہ پر پیدا ہوئے ہیں۔ خواہ وقتاً فوقتاً چیزیں کسی حالت میں ہوں اور خواہ صورتیں کیسی ہی ڈراؤنی ہوں لیکن اس بات کا علم کہ "قادر مطلق ہمارا اسی طرح نگہبان ہے جیسا کہ وہ مختلف دنیا اور ان کے نظام شمسی کا خیال رکھتا ہے" ہم میں یہ اعلےٰ یقین پیدا کریگا کہ دنیا کی طرح ہماری حالت بھی صحیح و سالم ہے "جس شخص کی طبیعت تجھ پر مکمن ہے اسے تو پوری پوری سلامتی کی حالت میں رکھیگا" خداوند تعالےٰ سے زیادہ مضبوط محفوظ اور تحقیق کوئی شے نہیں ہے۔ پس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب ہم یہ معلوم کرتے ہیں کہ اس لا انتہا طاقت کا پوری طرح سے اپنے اندر آنے دینا ہمارے اپنے اختیار میں ہے اور ہم اس کا اظہار اپنے اندر اور اپنے ذریعہ ہونے دیتے ہیں تو ہم اپنے اندر ایک ہمیشہ بڑھنے والی طاقت محسوس کرینگے کیونکہ اس طرح سے ہم اس کے ساتھ شریک ہوکر کام کر رہے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ شریک ہوکر کام کر رہی ہے۔ پھر ہم اس بات کو کما حقہ طور پر سمجھنے لگتے ہیں کہ تمام چیزیں مل کر ان لوگوں کے فائدہ کے لئے کام کر رہی ہیں جو نیکی پسند ہیں۔ پھر جو خوف اور اندیشے ہم پر پہلے غالب تھے اب وہ یقین میں مبدل ہو جائینگے اور یقین جب ٹھیک ٹھیک سمجھ میں آجائے اور اس کا ٹھیک ٹھیک استعمال کیا جائے ایک ایسی طاقت ہے کہ اس کے آگے اور کوئی چیز نہیں ٹھیر سکتی +

دہریہ پن سے طبعاً مایوسی اور عیب جوئی پیدا ہوتی ہے۔ مایوسی اور عیب جوئی نہیں تو اور کیا پیدا ہو سکتا ہے بہ اس بات کا علم۔ کہ روحانی طاقت ہم میں اور ہمارے ذریعہ اور تمام چیزوں میں اور ان کے ذریعہ عمل کر رہی ہے اور یہ طاقت راست روی کے لئے عمل کر رہی ہے۔ صواب جوئی کی طرف راغب کرتا ہے۔ عیب جوئی سے کمزوری اور صواب جوئی سے طاقت پیدا ہوتی ہے۔ جو شخص خداوند تعالےٰ میں مرکوز ہے اور اسپر پورا پورا بھروسہ رکھتا ہے وہ ہر ایک قسم کی مصیبت کو جھیل سکتا ہے اور ہر ایک طرح کے طوفان پر غالب آکر اس کا ایسی اطمینان اور آسودگی سے مقابلہ کرتا ہے جیسا کہ وہ عمدہ موسم کا مقابلہ کرتا ہے۔ کیونکہ خدا کے بھروسے پر بیخوف بیٹھا ہوا ہے اور خداوند تعالےٰ کی لا انتہا طاقت میں محفوظ ہوکر پہلے ہی سے آئندہ نتیجہ کو جان لیتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ میرے سہارے کے لئے لازوال بازوؤں کی اڑ و اڑیں لگی ہوئی ہیں۔ یہی شخص اس حکم الٰہی کی صداقت پوری پوری سمجھ لیتا ہے "خداوند تعالےٰ پر بھروسا رکھ۔ صبر سے اس پر شاکر رہ۔ وہ تیرے دل کی مراد پوری کر دیگا"۔ جو شخص لینے کے لئے طیار ہے اس کو سب کچھ دیدیا جائیگا۔ دیکھو یہ حکم کیسے صاف کلموں میں بیان کیا گیا ہے۔ اس سے اور صاف کیا ہو سکتا ہے ؟

پس جس قدر ہم اس عظیم طاقت یعنے قادر مطلق کے ساتھ مل کر کام کرینگے ہمیں نتیجوں کا خیال رکھنے کی کوئی ضرورت نہ ہوگی۔ اس بات کو اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس کے نتائج کو پورا پورا سمجھکر زندگی بسر کرنے سے مکمل عمدہ اور دائمی امن حاصل ہوتا ہے۔ ایک ایسا امن جو موجودہ حالت کو مکمل بنا دیتا ہے اور آگے جاکر یہ پختہ یقین دلاتا ہے کہ جوں جوں ہمارا زمانہ گزرتا جائیگا۔ اُسی قدر ہماری طاقت بھی زیادہ ہوتی جائیگی۔ جو شخص اس جاے امن میں خداوند تعالےٰ پر بھروسا کئے ہوئے امین اور محفوظ بیٹھا ہوا ہے اس کے امن میں کسی قسم کی اضطرابی اور خرخشہ خلل انداز نہ ہوگا اور وہ شخص مندرجہ ذیل بات کا تصور بخوبی باندھ سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے +

"میں جلدی نہیں میں اطمینان سے کام کرتا ہوں کیونکہ تعجیل سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ میں ابدی اور لائزال طریقوں پر قائم ہوں اور جو کچھ میرا ہے وہ ضرور مجھے ملیگا۔ خواہ بیداری کی حالت میں خواہ خوابیدگی کی حالت میں خواہ دن میں خواہ رات میں جن دوستوں کی میں تلاش کرتا ہوں وہی مجھے بھی تلاش کر رہے ہیں۔ طوفان یا جھکڑ میری کشتی کو گمراہ نہیں کر سکتا اور نہ میری قسمت کی رَو کو بدل سکتا ہے۔ ..... جیسے کہ دریا اپنی اپنی ندیوں کو پہچانتے ہیں اور ان بلندی سے آنے والی ندیوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں اسی طرح نیکی بھی پاک خوشی سے بھری ہوئی روح کی طرف رجوع کرتی ہے۔ جیسے کہ ستارے رات کے وقت آسمان پر نکلتے ہیں اور جوار بھاٹے کی لہر سمندر کی طرف آتی ہے اسی طرح جو میرا ہے وہ ضرور مجھ کو ملیگا اور وقت جگہ عمق یا بلندی کے باعث وہ مجھ سے ہرگز دور نہیں رہیگا" +

مکمل طاقت حاصل کرنا

یہ غیر محدود طاقت کی روح ہے اور جس قدر ہم اُسے اپنے اندر آنے دینگے ہم میں طاقت کا اظہار ہوگا۔ خدا کے نزدیک سب کچھ ممکن ہے یعنی خدا کے ساتھ ملکر کام کرنے سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ خداوند تعالےٰ تمام چیزوں میں عمل کرتا رہتا ہے اس کے ساتھ تعلق رکھنے سے اصلی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اور جس قدر ہم اس تعلق کو قائم رکھینگے اسی قدر ہم در اصل تمام خیال میں آنے والی قیود سے برتر ہو سکینگے +

پس طاقت حاصل کرنے کے لئے اِدھر اُدھر دوڑ کر وقت ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس عمل یا اس عمل میں وقت ضائع کرنیکی کیا ضرورت ہے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پگ ڈنڈیوں میں گھاٹیوں میں اور پہاڑ کی اطراف میں پھرنے کی بجائے سیدھے پہاڑ کی چوٹی پر کیوں نہ چڑھ جاؤ! دنیا کی تمام مقدس کتابوں میں جو یہ تلقین کی گئی ہے کہ انسان کو مطلق العنان حکومت حاصل ہے یہ امر مادی انسان کی بابت درست نہیں ہے صرف روحانی انسان کی بابت درست ہے۔ مثلاً بہت سے حیوان ہیں جو انسان سے قد میں بڑے اور مضبوط ہیں مادی طاقت کے لحاظ سے انسان ان پر غالب نہیں آ سکتا لیکن اعلےٰ تر ذہنی اور روحانی طاقتیں جو انسان کو عطا ہوئی ہیں ان کو عمل میں لانے سے ان حیوانات کو بھی اپنے قابو میں کر سکتا ہے +

جو کام مادی حالت میں نہیں ہو سکتا روحانی حالت میں ہو سکتا ہے۔ اور جس قدر کوئی انسان اپنے تئیں روح سمجھتا ہے اور اس کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے اسی قدر وہ طاقت میں اس انسان سے بڑھ جائیگا جو اپنے تئیں صرف ایک مادی شے سمجھتا ہے۔ دنیا کی تمام مذہبی کتابوں میں ایسی مثالیں بھری ہوئی ہیں جن کو ہم معجزے یا کرشمے کہتے ہیں۔ معجزوں کے لئے کوئی خاص وقت یا جگہ معین نہیں ہے۔ مثلاً یہ تمیز نہیں کر سکتے کہ یہ زمانہ معجزوں کا ہے اور یہ معجزوں کا نہیں ہے۔ جو کچھ دنیا کی تواریخ میں پہلے ہو چکا ہے انہی قوانین اور قوتوں کو عمل میں لانے سے وہی سب کچھ پھر ہو سکتا ہے۔ یہ معجزے ایسے شخصوں نے نہیں دکھائے جو انسانوں سے بڑھکر تھے بلکہ ان شخصوں نے دکھائے جو خداوند تعالےٰ سے اپنی یگانگت معلوم کر کے ایزدی انسان بن گئے تھے اس لئے اعلےٰ تر قوتیں اور طاقتیں ان کے ذریعہ عمل کر رہی تھیں +

اب سوال یہ ہے کہ معجزہ کس لئے ہوتا ہے کیا معجزہ کوئی فوق الفطرت شے ہے؟ وہ فوق الفطرت صرف اس معنوں میں ہے کہ قدرتی یا معمولی حالت سے بڑھکر ہے یا یہ کہو کہ اس حالت سے برتر ہے جس کو انسان اپنی معمولی حالت میں قدرتی سمجھتا ہے۔ معجزہ صرف یہی شے ہے نہ اس سے زیادہ اور نہ اس سے کم ہے جس شخص کو یہ علم ہو گیا ہے کہ مجھ میں اور قادر مطلق اور عالم الغیب خداوند تعالےٰ میں ذرا بھی بھید نہیں ہے اور ہم دونو در اصل ایک ہی ہیں اس پر وہ اعلےٰ تر قوانین منکشف ہو سکتے ہیں جو معمولی آدمی پر نہیں ہو سکتے۔ یہ شخص ان قوانین کو عمل میں لاتا ہے۔ لوگ صرف نتائج کو دیکھتے ہیں اور اپنے محدود علم اور قیود کے باعث ان کو معجزے کہتے ہیں اور جو شخص ان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ظاہرا کراماتی کاموں کو کرتا ہے اسے صاحب کرامت کہتے ہیں۔ لیکن اگر یہ لوگ بھی اندرونی عمل کے ذریعہ انہی قوانین کو معلوم کر لیں اور اسی لئے انہی ممکنات اور طاقتوں کو سمجھنے لگیں تو یہ بھی صاحب کشف لوگوں کی طرح ان کراماتی کاموں یا معجزوں کو کر سکیں۔ اور ہمیں یہ بات یاد رکھنی لازم ہے کہ جس طرح انکشاف کے عمل میں ہم ادنےٰ سے اعلےٰ حالت میں اور مادّی سے روحانی حالت میں ترقی کرتے ہیں اسی طرح جو چیز کل کراماتی تھی وہ آج معمولی اور قدرتی ہو جاتی ہے اور اسی طرح جو چیز آج کراماتی معلوم ہوتی ہے کل کو وہی قدرتی ہو جائیگی۔ علےٰ ہذا القیاس۔ یہ ایزدی انسان ہے جو ظاہرا کراماتی کام کرتا ہے یہی انسان ہے جو اعلےٰ تر قوتوں کو سمجھنے کے باعث اکثر انسانوں سے بڑھ جاتا ہے اور اس لئے اُن میں اُس کا رتبہ بہت بڑا گنا جاتا ہے۔ لیکن جو طاقت ایک انسانی روح کو حاصل ہو سکتی ہے وہ دوسری انسانی روح کو بھی حاصل ہو سکتی ہے ہر ایک زندگی میں ایک ہی سے قوانین عمل کرتے ہیں۔ ہم چاہیں طاقتور ہو سکتے ہیں اور چاہیں کمزور ہو سکتے ہیں۔ جو ہیں ایک شخص یہ بخوبی سمجھ لیتا ہے کہ میں ترقی کرکے اعلےٰ حالت کو پہنچ سکتا ہوں وہ ضرور اس اعلےٰ حالت کو پہنچ جائیگا اور جو قیود وہ اپنے لئے مقرر کرے ان کے علاوہ اس کے لئے اور کسی قسم کی قیود مطلق نہیں رہینگی۔ ملائی ہمیشہ اٹھکر دودھ کے اوپر آجاتی ہے محض اس لئے کہ ملائی کی خاصیّت اوپر اُٹھنا ہے +

ہم حوالی کے اثر کی بابت بہت کچھ سنتے ہیں۔ ہمیں اس بات کے سمجھنے کی ضرورت ہے کہ حوالی سے انسان نہیں بن سکتا بلکہ انسان ہمیشہ اپنی حوالی کو معین کر سکتا ہے یعنی اپنے آس پاس کے لوگوں سے موثر ہونے کی بجائے اُن کو اپنی حالت میں لے آ سکتا ہے۔ اس بات کو سمجھنے سے اور عمل میں لانے سے ہم کو معلوم ہوگا کہ اکثر بار یہ ضروری نہیں کہ ہم کسی خاص حوالی یا فرقہ سے اپنے آپ کو علیحدہ کر لیں کیونکہ ممکن ہے کہ ہمیں وہاں پر کچھ کام کرنا ہو۔ بلکہ جو طاقت ہم میں موجود ہے اُس کے ذریعہ ہم دگرگوں حالت کر سکیں اور معاملات کو اس طرح پلٹ دیں کہ پرانی حوالی یا فرقہ میں بالکل نئی صورتیں پیدا ہو جائیں +

یہی بات موروثی خاصیتوں اور تاثیروں کی بابت درست ہے۔ بعض اوقات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم سے یہ سوال کیا جاتا ہے "کیا یہ مغلوب ہو سکتی ہیں؟" جو شخص اپنی اصلیت کو نہیں جانتا وہی اس قسم کا سوال کر سکتا ہے۔ اگر ہم یہ یقین کریں اور اس یقین پر عمل کریں کہ یہ موروثی خاصیتیں اور تاثیریں مغلوب نہیں ہو سکتیں تو غالب ہے کہ وہ ہمیشہ قائم رہینگی مگر جوہیں ہم اپنی اصلیت کو اور اپنی عظیم اندرونی طاقتوں اور قوتوں کو یعنی نفس اور روح کی طاقتوں اور قوتوں کو بخوبی سمجھنے لگیں تو وہ موروثی خاصیتیں اور تاثیریں جو بذات خود تکلیف دہ اور مضر ہیں کم ہونے لگینگی اور جس قدر ہم اپنی اصلیت اور قوتوں کو پوری پوری طرح سمجھ جائینگے اسی قدر یہ ضرر رسان موروثی خاصیتیں اور تاثیریں فوراً معدوم ہو جائینگی۔ ۔ ۔ ۔ علاوہ ازیں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بہت کمتر حالت میں رہتے ہیں کیونکہ وہ اپنی شخصیت کو متواتر دوسروں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اگر تم دنیا میں ایک مجسم طاقت بننا چاہتے ہو تو خود اپنی ہمت پر بن سکتے ہو۔ اپنے تئیں معمولی آدمیوں میں نہ شمار کرو اور یہ نہ کہو کہ ہم تو ست بچنے لوگوں میں سے ہیں۔ تمہاری روح کے اندر جو سب سے اعلےٰ شے ہے اس پر قائم رہو اور پھر کسی خاص رواج رسم ریت یا انسان کے من گھڑت قاعدوں پر مت چلو کیونکہ یہ کسی اصول پر مبنی نہیں ہیں۔ خواہ مرد ہوں خواہ عورت جن لوگوں کے نفس اور دل میں راستی بھری ہوئی ہے۔ وہ ہر حالت میں ان باتوں کی تعمیل کرینگے جو اصول پر مبنی ہیں +

تمہاری شخصیت یا انسانیت ہی تمہاری طاقت کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اسے چھوڑ کر وہ رسم و رواج اختیار نہ کرلو جو ایسے لوگوں نے بنائے ہیں۔ جن میں اپنے اصولوں پر قائم رہنے کی طاقت نہیں ہے یا جنہوں نے اپنی انسانیت کو دوسروں کے ہاتھ بیچ دیا ہے۔ اگر تم اپنا اصلی جوہر اس طرح سے دے ڈالو گے تو تم صرف ناپسندیدہ حالتوں کو ترقی دینے میں ممد و معاون ہوگے۔ ایسا کرنے سے تم غلام بن جاؤ گے اور اغلب ہے کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ جن لوگوں کو تم خوش کرنا چاہتے ہو وہ بھی تمہاری عزت نہ کرینگے +

اگر تم اپنی انسانیت کو قائم رکھو گے تو تم سب پر غالب آجاؤ گے۔ اور اگر تم عقلمندی اور ہوشیاری سے کام کروگے تو تم اپنے رعب داب اور طاقت کے ذریعہ دنیا میں اعلےٰ تر بہتر اور زیادہ صحت بخش صورتیں پیدا کروگے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

علاوہ اُس کے ایسا کرنے سے تمام لوگ تمہارا زیادہ لحاظ رکھیں گے اور تمہاری بہت زیادہ عزت کریں گے اور اگر تم اپنے اصولوں کو چھوڑ کر دوسروں کے ساتھ بھیڑوں میں بھیڑ مل جاتے اور اپنی پست ہمتی سے اُن کے فرضی رسم و رواج کی تائید کرتے تو تمہاری اس قدر عزت نہ ہوتی۔ اس وقت تمہارا رعب داب تمام قسم کے لوگوں پر ہوگا۔" اعلےٰ درجہ کا بہادر شخص تمام فرقوں کو اور سوسائٹی میں ہر قسم کے لوگوں کو اپنی طرف کر لیتا ہے یہانتک کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ گنتے بھی اس بہادر شخص میں یقین کرنے لگتے ہیں"۔

اپنی انسانیت کو قائم رکھنا یہی نہایت معقول اور ہر طرح سے قابل اطمینان چیز ہے۔ ایک شخص اس طرح کہتا ہے "کیا یہ عمدہ تدبیر نہیں ہے کہ ایک شخص کبھی کبھی اپنے آس پاس کے لوگوں کے کہنے پر چلے اور اُن کی باتیں تسلیم کرے"۔ عمدہ تدبیر کیا ہے؟ خود اپنے اصول پر قائم رہنا یہی اوّل یہی آخر اور یہی اصول ہمیشہ ہونا چاہیئے "یہ سب سے عمدہ نصیحت ہے کہ تو اپنے دھرم پر قائم رہ اور اپنے اصول پر چل اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ پھر تو کسی شخص سے دغا نہیں کر سکیگا۔ اس نتیجہ میں کچھ بھی شک نہ سمجھو۔ یہ نتیجہ اسی قدر تحقیق ہے جیسا کہ دن کے بعد رات کا آنا تحقیق ہے"۔

"جب ہم خداوند تعالےٰ کی اعلےٰ ہستی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور جب ہماری زندگی ایک اصول پر مبنی ہے تب ہمیں اس بات کا ڈر نہیں رہتا کہ عام لوگ ہماری نسبت کیا رائے رکھینگے اور لوگ ہم سے ناخوش ہونگے۔ اور ہمیں کامل یقین ہے کہ خداوند تعالےٰ ہماری مدد کریگا۔ اگر ہم اس طرح زندگی بسر کرنا چاہیں کہ دوسرے لوگ ہم سے خوش رہیں تو ہم کبھی اُن کو خوش نہ کر سکینگے۔ اور جس قدر ہم اُن کو خوش کرنے کے لئے اُن کے مطابق عمل کرینگے اسی قدر وہ ہم پر زیادہ سختی کرینگے اور ناواجب باتیں کرانا چاہینگے۔ تمہاری اپنی زندگی پر حکومت کرنا ایک ایسا معاملہ ہے جو بالکل تمہارے اور خداوند تعالےٰ کے درمیان ہے اور جب تمہارے اور خداوند تعالےٰ کے سوائے کسی اور ذریعہ سے تمہاری زندگی پر رعب داب بیٹھ گیا تو تم غلط راستہ پر چل رہے ہو"۔ جب ہم اپنی اندرونی سلطنت پر خود قابض ہو جاتے ہیں اور لا انتہا ذات باری میں متمکن ہو جاتے ہیں تب ہم اپنے ہادی آپ بن جاتے ہیں۔ جب ہم اپنے لئے خود قانون بن جاتے ہیں تو ہم اور لوگوں کو جو ادنےٰ قوانین کے مطیع کیا بلکہ غلام ہیں برتر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قوانین سے واقف کرا سکتے ہیں +

جب ہم نے اس مرکز کو معلوم کر لیا ہے تب وہ خوشنما سادگی جو در اصل بڑے شخصوں کا ذاتی جوہر ہے اور اُن کے لئے افسوں اور طاقت کا کام دیتی ہے، ہماری زندگی میں نمایاں ہوتی ہے - پھر ہم ظاہرداری یا بناوٹ کرنے کی کوشش نہیں کرتے کیونکہ اس سے کمزوری پست ہمتی اور اصلی طاقت کی کمی ظاہر ہوتی ہے - اس سے اُس شخص کا خیال آتا ہے جو دُم کٹے گھوڑے کی پشت پر سوار ہوتا ہے - چونکہ یہ شخص اس بات کو جانتا ہے کہ میں پست ہمت اور کمزور آدمیوں کے جرگہ میں ہوں اور مجھ میں کوئی خوبی نہیں ہے جس سے لوگ میری طرف راغب ہوں اس لئے وہ یہ وحشیانہ طریق اختیار کرتا ہے کہ اپنے گھوڑے کی دم کو کاٹ ڈالتا ہے تاکہ گھوڑے کی غیر معمولی اور عجیب شکل کے باعث لوگوں کی توجہ اس شخص کی طرف کھچ جائے کیونکہ وہ خود اس قابل نہیں کہ لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف قائم کر سکے +

جو شخص ظاہری بناوٹ کرتا ہے وہ اوروں کو دھوکا دینے میں اس قدر کامیاب نہیں ہوتا جس قدر کہ وہ خود دھوکا کھاتا ہے - جن لوگوں میں خواہ مرد ہوں خواہ عورت اصلی دانائی اور بصیرت ہے وہ لوگوں کے کاموں کی نسبت فوراً تاڑ جاتے ہیں کہ کن وجوہات اور محرکات سے یہ کام ظہور میں آئے "بڑا وہی ہے جو اپنی اصلی سادگی پر قائم ہے اور دوسروں کی تقلید نہیں کرتا" +

جن لوگوں کو اپنی اندرونی طاقتوں کی اصلیت ٹھیک ٹھیک معلوم ہے وہ لوگ ظاہر میں تو بہت تھوڑا کام کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں لیکن در اصل وہ بہت کچھ کر رہے ہیں - وہ ظاہر میں بہت تھوڑا کام کرتے ہوئے اِس لئے معلوم ہوتے ہیں کہ وہ اعلےٰ تر طاقتوں کے ساتھ ملکر کام کر رہے ہیں مگر یہی باعث ہے کہ وہ بہت کچھ کر رہے ہیں - وہ اپنا کام بالا تر سطح پر کر رہے ہیں - وہ لا انتہا طاقت سے اپنا تعلق ایسا پورا پورا قائم رکھتے ہیں کہ یہ لا انتہا طاقت اُن کے لئے کام کرتی ہے اور وہ ذمہ داری سے بری ہو جاتے ہیں - یہ غنی یا بے پروا لوگ ہیں - بے پروا اس لئے ہیں کہ لا انتہا طاقت اُن کے ذریعہ کام کر رہی ہے اور یہ صرف اس لا انتہا طاقت کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں +

نہایت اعلےٰ درجہ کی طاقت حاصل کرنے کا بھید صرف یہ ہے کہ اظہار عمل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے بیرونی ذریعوں کو اندر سے کام کرنیوالی طاقت کے ساتھ شامل کیا جائے۔ اگر تم ایک مصوّر ہو تو جس قدر تم اپنی اندرونی قوتوں کی طاقت سے کام لوگے اسی قدر تم اوسط درجہ کے مصوّر ہونے کی بجائے بڑے مصوّر بن جاؤ گے۔ جو الہام تمہیں اپنی روح کے ذریعہ حاصل ہوتے ہیں وہی نہائت اعلےٰ ہیں۔ پس ان سے برتر کوئی الہام نہیں جن کو تم مستقل صورت میں لاسکو۔ اس لئے کہ یہ اعلےٰ تر الہام تمہاری روح کے ذریعہ تمہیں آئیں یہ ضرور ہے کہ تم اپنی روح کے اندر ہر قسم کے الہام کے اعلےٰ ترین ماخذ یا سرچشمہ یعنی خداوند تعالےٰ کی رَو کو آزادی سے آنے دو۔ اگر تم مقرّر ہو تو جس قدر تم اپنے ہی ذریعہ گفتگو کرنے والی اعلےٰ تر طاقتوں کے ساتھ ملکر کام کروگے اور اُن کے ساتھ موانست ظاہر کروگے اسی قدر تمہیں انسانوں کا چال چلن سُدھارنے اور اُن کو تحریک دینے میں اصلی طاقت حاصل ہوگی۔ اگر تم صرف چلانے اور زور زور سے ہاتھ پانوں مارنے پر ہی اکتفا کرتے ہو تو تمہاری تقلید کا اثر صرف بازاری لوگوں پر ہوگا اور وہ تمہارے ساتھ ہو جائینگے مگر جو تم چاہتے ہو کہ خدا تعالےٰ تمہاری زبان سے بولے اور تمہاری حرکات و اشارات سے کام لے تو ضرور تم بڑے پر اثر مقرر ہوگے۔ اور جس قدر تم اس ایزدی رَو کو اپنے اندر آنے دوگے اسی قدر تمہاری تقریر میں عظمت اور صداقت آئیگی +

اگر تم گوئیے ہو تو تم خداوند تعالےٰ کی طرف رجوع کرو اور اس ایزدی رَو کو راگ کی صورت میں اپنے حلق سے نکلنے دو۔ اس میں تمہیں ہزار گنی آسانی معلوم ہوگی اور تم میں اس قدر دلکش اور راحت افزا راگ گانے کی طاقت حاصل ہو جائیگی کہ سننے والوں پر اس کا بہت کچھ اثر ہوگا +

موسم گرما میں جب میرا ڈیرا کسی جنگل کے کنارے یا اُس کے درمیان کھڑا کیا گیا ہے تو میں بعض اوقات صبح کے وقت جب لو چلنے کو ہوتی ہے اپنی چارپائی پر پڑا ہوا جاگتا رہا ہوں۔ اس وقت شروع شروع میں تو بالکل سنسان کا عالم ہوتا ہے۔ پھر کہیں کہیں اور کبھی کبھی چیں چیں سنائی دیتی ہے۔ اور جب صبح کے کھلنے والے رنگ گہرے تھوڑے دکھائی دینے لگتے ہیں تو یہ چیں چیں کی آوازیں بار بار آتی رہتی ہیں۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ کُل جنگل ملکر خوب زور شور سے گاتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ یہ ہم آہنگی کی آواز کیسی عجیب معلوم ہوتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا سارے کے سارے درخت ہر ایک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گھاس کا پتا جھاڑیاں اور زمین و آسمان سب ملکر اس عجیب راگ میں شریک ہیں۔ پس جب میں نے اس راگ کو برابر سُنا تو میں نے خیال کیا کہ راگ کے بارہ میں یہ کیسا عمدہ مطالعہ ہے۔ کاش ہم پرندوں سے خوش الحانی سیکھ سکیں۔ کاش ہم اُن طاقتوں کو اپنے اندر آنے دیں اور اُنہیں اپنے میں ظاہر ہونے دیں۔ تو ہم کیا ہی عمدہ گوئے اور لوگوں کے دلوں پر اثر پیدا کرنیوالے بن جائینگے +

کیا تمہیں وہ حالات معلوم ہیں جبکہ سینکی صاحب نے اوّل دفعہ "دی نائنٹی اینڈ نائن" کا راگ گایا۔ ہمارے ایک اخبار نویس کا بیان ہے "سینکی صاحب کے تمام راگوں میں سے "دی نائنٹی اینڈ نائن" ایک ایسا راگ ہے کہ اس کے باعث اُن کی نہایت ہی شہرت ہوئی ہے۔ اس راگ کو گانے سے پہلے کچھ عرصہ ہُوا سینکی صاحب نے مقام ڈنور کے ایک بڑے مجمع میں اس راگ کی اصلیت کا حال سنایا تھا۔ مُوڈی صاحب کے ساتھ گلاسگو سے اڈنبرا کی طرف روانہ ہوتے ہوئے سینکی صاحب ایک ایسے مقام پر ٹھیر گئے جہاں اخبار بکتے تھے۔ وہاں پر انہوں نے ایک پیسے والا مذہبی اخبار خریدا۔ جب وہ دونوں یعنی سینکی صاحب اور موڈی صاحب گاڑی میں جا رہے تھے اخبار پڑھتے پڑھتے سینکی صاحب کی نظر ایک صفحہ کے کونے پر چند چھوٹی چھوٹی شعروں پر پڑی۔ مُوڈی صاحب کی طرف مخاطب ہوکر اس نے کہا "میں اب سے یہ بھجن گایا کرونگا" لیکن چونکہ مُوڈی صاحب اپنے کام میں مصروف تھے انہوں نے کچھ نہ سنا۔ سینکی صاحب کو اتنا وقت نہیں ملا کہ اس بھجن کی لئے ٹھیک کرلیتے۔ اِس لئے انہوں نے ان شعروں کو اپنے راگ کی بیاض میں چسپاں کرلیا +

ایک دِن اڈنبرا کے مقام پر ایک نہایت ہی موثر مجمع یا مجلس منعقد ہوئی۔ اس میں ڈاکٹر بونر نے "سچے چرواہے" کے عنوان پر ایک بڑی تقریر کی۔ اس تقریر کے اختتام کے بعد مُوڈی صاحب نے اپنے ساتھی کو گانے کے لئے اشارہ کیا۔ اُس کے دل میں یہی خیال آیا کہ میں تیئیسویں زبور گاؤں لیکن یہ زبور وہ بہت دفعہ پہلے گا چکا تھا۔ پھر اُس کے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ شعر گاؤں جو میں نے اخبار میں دیکھے تھے۔ لیکن پھر یہ خیال آیا کہ مجھے راگنی تو معلوم نہیں میں اُن شعروں کو کس طرح گا سکتا ہوں۔ بعد میں ایک اور خیال آیا اور وہ خیال یہ تھا کہ کسی راگنی میں ہو اُنہی شعروں کو گانا چاہیئے۔ چنانچہ اُس نے اُن اشعار کو اپنے آگے رکھ لیا۔ باجا بجانا شروع کیا اور منہ کھولکر گانے لگا اور اُسے یہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ معلوم تھا کہ میں کہاں جا نکلونگا - اُس نے پہلا شعر ختم کیا اور لوگ چپ چاپ سنتے رہے - پھر اُس نے ایک لمبا سانس لیا اور تعجب سے اپنے دل میں کہا کہ آیا میں دوسرا شعر بھی اسی طرح گا سکونگا - اُس نے کوشش کی اور وہ اپنی اُس کوشش میں کامیاب ہو گیا - اس کے بعد گانا آسان تھا - جب وہ سارا بھجن گا چکا تو تمام مجمع رقت میں آگیا اور گروہ کے گروہ رونے چلانے لگے - سیلنگی صاحب کہتے ہیں کہ یہ میری زندگی کا نہایت ہی نازک موقع تھا - موڈی صاحب نے فرمایا کہ میں نے ایسا راگ کبھی نہیں سُنا - یہ راگ ہر ایک مجلس میں گایا گیا اور فوراً تمام دُنیا میں پھیل گیا +

جب ہم اپنے اندر نہایت اعلےٰ درجہ کے الہاموں کے آنے کے لئے طیار ہیں تو وہ ضرور آئینگے - جب ہم کلام ربانی کی طرف رجوع نہیں کرتے تو ہم خواہ کیسا ہی کام ہو اُس میں نہایت اعلےٰ درجہ کے نتائج حاصل نہیں کر سکتے +

اگر تم مصنف ہو تو تمہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عمدہ تصنیف لکھنے میں کامیاب ہونے کے لئے ایک بڑی نصیحت یہ ہے - اپنے دل کے اندر غور کرو اور لکھو - جو خیالات اندر سے اُٹھیں انہی کو ظاہر کرو اور کسی طرح کا خوف نہ کرو - اور اپنی روح کی تحریکات پر ٹھیک ٹھیک عمل کرو - یاد رہے کہ کوئی مصنف جیسا کہ وہ خود ہے اس سے زیادہ عمدہ نہیں لکھ سکتا - اگر وہ زیادہ عمدہ لکھنا چاہے یا خیالات ظاہر کرنا چاہے تو یہ ضرور ہے کہ خود بھی وہ زیادہ عمدہ ہو - وہ محض اپنے اندرونی خیالات کی ہو بہو نقل کرتا جاتا ہے - ایک طرح سے وہ اپنے آپ کو اپنی کتاب میں لکھ کر ظاہر کرتا ہے - پس جس قسم کا وہ خود ہے اس سے زیادہ وہ اپنی کتاب میں ظاہر نہیں کر سکتا +

اگر وہ شخص خود اپنی ذات پر بھروسا رکھتا ہے ارادے کا مضبوط ہے تاثرات کا پکا ہے اور ہمیشہ نہایت اعلےٰ درجہ کے الہاموں کو اپنے اندر آنے دیتا ہے تو اس کی کتاب یا تصنیف کے صفحوں میں کچھ ایسی ناقابل بیان اور عمدہ تاثیر آجاتی ہے جس سے اُن صفحوں میں جان پڑ جاتی ہے اور گویا اُن میں اس قدر جادو کی طاقت آجاتی ہے کہ ناظرین کو بھی وہی الہامات سوجھنے لگتے ہیں جو مصنف کے اندر ظاہر ہوئے تھے - جو کچھ سطروں میں لکھا ہوا ہوتا ہے اُس کے ظاہری معنوں کی نسبت اُن کا اصلی مدعا کچھ اور ہوتا ہے جس کے سمجھنے کے لئے ایزدی الہام کی ضرورت ہے - مصنف نے جس نیت سے لکھا ہے اس اصلی مدعا کی تہ کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہنچنے سے یہ جادو کی طاقت حاصل ہوتی ہے - اس قسم کا اثر پیدا کرنے کے باعث یہ کتاب معمولی کتابوں سے بڑھ جاتی ہے اور اعلےٰ تر درجہ کی کتابوں میں شمار ہوتی ہے - اسی کے باعث سو کتابوں میں سے اس ایک کتاب کی بہت کچھ قدر ہوتی ہے - اور کئی بار چھپکر ہاتھوں ہاتھ بک جاتی ہے اور ننانوے کتابیں ایسی ہیں کہ وہ ایک ہی بار چھپکر رہ جاتی ہیں +

یہی روحانی طاقت ہے جس کو اپنی ذات پر بھروسا کرنے والا مصنف اپنی تصنیف میں ڈالتا ہے اور اسی وجہ سے وہ جھٹ پٹ بکتی چلی جاتی ہے - کیونکہ کسی کتاب کے زیادہ شائع ہونے کا یہی طریقہ ہے کہ ہر ایک شخص اُس کتاب کو خود پڑھے اور دوسرے کو سنائے - اسی روحانی طاقت کے باعث بہت دفعہ ایسا ہوا ہے کہ جب ایک کتاب ایک پڑھنے والے کو بہت پسند آئی وہ اُس کی بہت سی کاپیاں دوسروں کے لئے خرید لیتا ہے - ایمرسن صاحب فرماتے ہیں "ایک عمدہ نظم کی کتاب دُنیا میں معقول شخصوں کے پاس پہنچ جاتی ہے اور یہ لوگ اُسے نہایت خوشی سے پڑھتے ہیں اور اپنے جیسے معقول پڑوسیوں کو پڑھنے کے لئے دیدیتے ہیں یا اُس کے خیالات اُن پر ظاہر کرتے ہیں - اس طرح سے یہ کتاب عقلمند اور فراخ حوصلہ روحوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور اُن کے اندرونی خیالات کی تصدیق کرتی ہے اور اُن کی دلی ہمدردی کے باعث دراصل اپنے آپ کو مشتہر کرتی ہے +

یہ اس قسم کا مصنف ہے جو اس خیال سے نہیں لکھتا کہ میری کتاب علمی کتابوں میں داخل ہو جائے بلکہ وہ محض اس خیال سے لکھتا ہے کہ میرے خیالات کا لوگوں کے دلوں پر اثر ہو - میں اُن کے لئے نہایت عمدہ اور قیمتی شے مہیا کروں ایسی شے جس سے اُن کے خیالات وسیع ہوں اور اُن کی زندگی خوشگوار خوشنما اور مالا مال ہو جائے - جس سے وہ اعلےٰ تر زندگی کو معلوم کر سکیں اور ساتھ ہی اعلےٰ درجہ کی قوتوں اور خوشیوں کو حاصل کر سکیں - اور ہمیشہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اگر یہ مصنف لوگوں کے دلوں پر اثر کرنے میں کامیاب ہو جائے تو وہ کتاب خود بخود علمی کتابوں میں داخل ہو جاتی ہے اور ایک اعلےٰ تصنیف سمجھی جاتی ہے اور اگر وہ شروع ہی سے یہ خیال رکھتا کہ یہ کتاب علمی کتابوں میں داخل ہو جائے اور اسی غرض سے لکھتا تو اِس کتاب کی اتنی قدر نہ ہوتی +

برعکس اس کے جو شخص بگ ڈنڈیاں چھوڑ کر اِدھر اُدھر چلنے سے ڈرتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے اور جو مصنوعی قاعدوں کا پابند رہتا ہے یا یہ کہو کہ جو شخص لکیر کا فقیر ہے وہ اپنی قوت متخیلہ کی اختراعی طاقتوں کو اپنی ہی بنائی ہوئی حدوں میں محدود رکھتا ہے۔ زمانۂ حال کے مصنفوں میں سے ایک نہایت مشہور مصنف کا بیان ہے "میری کتاب میں صنوبر کے درختوں کی خوشبو آئیگی اور شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی آواز سُنائی دیگی۔ ابابیلیں جو اپنے گھونسلے بنانے کے لئے اپنی چونچوں میں تنکے لئے ہوئے میری کھڑکی میں سے دکھائی دیتی ہیں اس میری کتاب میں بھی اپنے گھونسلے بنائینگی" اے حلیم دانا شخص یہ بہت بہتر ہے کہ اس کتاب میں صنوبر کے درختوں کی خوشبو آئے اور شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ سُنائی دے بجائے اس کے کہ اس کتاب میں اُن قاعدوں کی بو آئے یا وہ قاعدے بھر دیئے جائیں جن کو ایک ادنےٰ لیاقت کا شخص تمہارے جیسے چند بڑے بڑے اور بے باکانہ لکھنے والے مصنفوں کی کتابوں کا مطالعہ کرکے اخذ کر لیتا ہے اور اس طرح سے اُن قاعدوں کو ترتیب دیکر ایک چھوٹی سی علم انشا یا صنائع و بدائع کی کتاب بنا دیتا ہے" وہ لوگ کسی کام کے نہیں جو اس غرض سے مطالعہ کرتے ہیں کہ جو کچھ پہلے وقتوں میں کیا گیا تھا بعینہ وہی اب کیا جائے۔ یہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ حال کا زمانہ ایک نیا زمانہ ہے"۔

جب شیکسپیئر پر یہ الزام لگایا گیا کہ اُس نے اپنے زمانہ کے مصنفوں سے بہت کچھ لیا ہے تو لینڈر صاحب نے اس کا یہ جواب دیا۔ "تاہم جن شخصوں سے اس نے لیا ہے اُن کی نسبت اُس کی تصنیف میں زیادہ جدت اور تازگی پائی جاتی ہے۔ اُس نے مردہ لاشوں میں دم پھونکا اور انہیں زندہ کیا" یہ اس قسم کا شخص ہے جو دُنیا کے راستے پر نہیں چلتا بلکہ دنیا کو اپنے راستے پر چلاتا ہے۔

میں اس بات کو زیادہ پسند کرتا ہوں کہ میں لا انتہا ذات باری کی تقلید کروں جو دراصل میرا حق ہے بجائے اس کے کہ کسی فصیح یا بلیغ شخص کے بنائے ہوئے قاعدوں کا غلام بنوں یا کسی نکتہ چین یا مُوشگاف کی رایوں پر چلوں۔ آہ! میں لوگوں کے لئے لکھنا چاہتا ہوں۔ میں لوگوں کو ایک ایسی شئے دینا چاہتا ہوں جس سے ہماری روزمرہ کی زندگی کی تکلیفیں ہلکی ہوں ایسی شئے جس سے اس دُنیا میں لطف حاصل ہو اور عاقبت میں امید ہو۔ ایسی شئے جو اس بے فکر اور شہوت پرست انسان کو زیادہ غور و خوض کرنے والا شریف اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حلیم بنا دے ایسی شئے جو اس بزدل اور ڈرنیوالی عورت کی خفیہ طاقتوں کو متحرک اور پرجوش بنا دے - یہ طاقتیں حرکت میں آکر ایک ایسا اثر پیدا کرینگی جس کی کوئی مزاحمت نہیں کر سکیگا اور جس اثر کو دیکھکر وہ خود بھی حیران رہ جائیگی - میں ایک ایسی شئے دینا چاہتا ہوں جس سے ہر ایک شخص کو ہر ایک انسانی روح کی ایزدی طاقت کا علم ہو جائے ایسی شئے جس سے ہر ایک شخص اپنی ہی ایزدی طاقت کو معہ اس کی تمام متعلقہ حشمت عظمت اور طاقت کے بخوبی سمجھ جائے - میں ایک دفعہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاؤں اور پھر مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ آیا نکتہ چین شخص میری تعریف کرتے ہیں یا بُرائی کرتے ہیں - اگر وہ میری بُرائی کرتے ہیں تو اس حالت میں ان کی بُرائی ایسی ہی سمجھی جائیگی جیسے کہ لاثانی راگ یا آواز کے مقابلہ میں جو نرم نرم موسم بہار کی ہوا کے باعث بڑے بڑے صنوبر کے جنگل میں سے آ رہی ہو نیچے زمین پر گری ہوئی چند سوکھی لکڑیوں کا چٹخنا +

اگر تم پادری ہو یا کسی مذہب کے واعظ ہو تو جو مذہبی مسئلے انسان نے خود گھڑ لئے ہیں اور جن پر بہت سے لوگوں کا اعتقاد ہے جس قدر تم اپنے تئیں ان مسئلوں سے بری سمجھو گے اور جس قدر تم ایزدی رَو کو اپنے اندر آنے دو گے اسی قدر تمہارا کلام مستند ہوگا - جس قدر تم ایسا کرو گے اسی قدر تم نبیوں کے اقوال کا کم مطالعہ کرو گے اور خود نبی بننے لگو گے - یہ راستہ تمہارے لئے بعینہ ایسا کھلا ہوا ہے جیسا کہ کسی اور کے لئے کھلا ہے +

یاد رکھو کہ دُنیا میں جو بڑے بڑے نبی پیغمبر اور اولیا ہوئے ہیں انہوں نے بذات خود یہ دعوے نہیں کیا کہ یہ رُتبہ ہمیں کو حاصل ہے اور اور کوئی شخص اس رتبہ پر نہیں پہنچ سکتا - سچ تو یہ ہے کہ انہوں نے ابدی قوانین سے کام لیا ایزدی رَو کو اپنے اندر آزادی سے داخل ہونے دیا - خداوند تعالےٰ سے اپنی یگانگت معلوم کی اور اعلےٰ درجہ کی پاک زندگی بسر کی اس سے اُن کو یہ درجہ حاصل ہوا اور ہم بھی اُنہی کیسی پاک زندگی بسر کرنے سے اُن جیسے بن سکتے ہیں +

چونکہ صرف ظاہری رسومات کو مذہب خیال کیا جاتا ہے اس لئے لوگ ان سے متنفر ہیں - اور بہت سے کم مایہ لوگ تو یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ مذہب نیست و نابود ہوتا جاتا ہے - اب سوال یہ ہے کہ جو شئے در اصل پیدا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہی نہیں ہوئی وہ کس طرح معدوم ہو سکتی ہے۔ اور عام لوگوں کے لحاظ سے تو مذہب ابھی جنم لینے لگا ہے یعنی لوگ اب ہوش میں آئے ہیں اور سمجھتے جاتے ہیں کہ اصلی مذہب کیا شے ہے۔ مذہب کا نیست و نابود ہونا تو خیال ہی میں نہیں آ سکتا۔ مذہب انسانی روح کا ایسا ہی جزو ہے جیسا کہ انسانی روح خدا کا جزو ہے۔ اور جب تک کہ خدا اور انسانی روح قایم ہیں تب تک مذہب ہرگز نیست و نابود ہو نہیں سکتا ؛

خدا کا شکر ہے کہ بہت سے ظاہری رسم و رواج اور بے سود اور بے معنی مسئلے اور عقیدے جن کو مذہب سمجھا جاتا ہے آج کل کے زمانہ میں بہت جلد معدوم ہوتے جاتے ہیں۔ اُن کے معدوم ہونے کے دو طریقے ہیں۔ اول طریقہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ اس ظاہری مذہب سے دق آ گئے یا اُکتا گئے اور وہ اپنے دل میں یہ سمجھنے لگے ہیں کہ صرف ان ظاہری باتوں کے کرنے سے تو کچھ نہ کرنا بہتر ہے۔ وہ اس ظاہری مذہب کو اس طرح چھوڑتے جاتے ہیں جیسے کہ درخت شروع موسم سرما میں پت جھڑ ہو جاتا ہے۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے اندر ایزدی نفس جوش مار رہا ہے اور جو ایزدی رَو کو اپنے اندر آنے دیتے ہیں۔ اور یہ نئی قسم کی زندگی پُرانی زندگی کو پرے دھکیل رہی ہے جس طرح کہ موسم بہار میں درخت کے پُرانے پتوں کی بجائے نئی کوپلیں نکل آتی ہیں۔ اور جس طرح کہ لوگ ہر طرف سے اس پُرانے مذہب کو چھوڑتے جاتے ہیں فی الحقیقت اس بات کے دیکھنے سے نہایت لطف آتا ہے اور دل میں جوش پیدا ہوتا ہے ؛

ہمارے مندروں گرجاؤں اور مسجدوں میں جو لوگ صرف ظاہری رسومات کو ماننے والے ہیں اور جو اصلی مذہب کی تلقین نہیں کرتے گویا روٹی کی بجائے پتھر دیتے ہیں اور جان ڈالنے والے اناج کی بجائے بھوسی اور چھلکے دیتے ہیں اگر ان لوگوں کی بجائے ایسے لوگ ہوں جن میں اعلےٰ درجہ کے الہام آتے رہتے ہیں اور جو ایزدی قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔ پھر جو لوگ مذہب کو معدوم ہوتا خیال کرتے ہیں اُن سے سوال کرو "دراصل جلتا کوئلا ہی اور کوئلوں کو سُلگاتا ہے اور بجھا ہوا کیا سُلگائیگا" اِسی لئے جو لوگ خود الہام الٰہی کے قائل ہیں اور جو اسی وجہ سے لوگوں کو نہایت بیش قیمت اور پُر معنی پیغام دینا چاہتے ہیں اور جو اس پیغام کو ایسی پُر جوش اور موثر تقریر میں بیان کر سکتے ہیں کہ اس سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لوگوں کی روحیں تسخیر ہو جاتی ہیں ایسے پاک اور سچے شخص مندروں وغیرہ میں ہونے چاہیئں پھر تم دیکھو گے کہ مندر گرجا اور مسجد سونی نہیں رہینگی۔ اُن میں اتنے لوگ آئینگے کہ اُن کے لئے جگہ بھی نہیں ملیگی "صدف کو توڑنے ہی سے موتی نکل سکتا ہے" پس ہمیں کسی نئے الہام یا نئی آسمانی کتاب کی ضرورت نہیں ہے۔ جو کچھ ہمارے ہاں ہر جگہ اور ہر مذہب میں موجود ہے۔ اس کی روح رواں کو حرکت دینے کی ضرورت ہے۔ پھر رفتہ رفتہ جب ہم ان موجودہ الہاموں سے فائدہ اُٹھائینگے تو ہمیں نئی نئی باتیں بھی سوجھیں گی لیکن پہلے ہی سے یہ باتیں نہیں سوجھ سکتیں ؂

ایک شخص کا بیان ہے "تمام دنیا میں انسانی روح کو اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ پرانے مذہب پر جس کو سب لوگوں نے تسلیم کرلیا ہے نہایت فصاحت سے وعظ کی جائے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ خداوند تعالےٰ کی لاانتہا روح ہر ایک کام میں جوش دلانے اور نہایت موثر بنانے کے لئے داخل کیجائے۔ اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے اس امر کی شہادت دے سکتا ہوں کہ یہ ایزدی روح یا الہام انسانی روح کی ضروریات کے عین مطابق ہے۔ جیسے کہ صبح کی ہوا یا نسیم سحری درختوں کو خوشنما اور تروتازہ بنا دیتی ہے اسی طرح جو لوگ ایزدی روح کو اپنے نفس کے اندر آنے دیتے ہیں وہ صاحب کشف ہو جاتے ہیں۔ ایزدی الہام سے انسانی روح میں بہت کچھ جوش آجاتا ہے۔ تمام انسان میں نئے سرے سے جان پڑ جاتی ہے۔ اُس کے حواس اور جذبے نئے ہو جاتے ہیں اس کی عقل اور تاثرات اور قوت متخیلہ سب از سرنو جنم لیتی ہیں۔ جس قدر اُسے معلوم ہے اُس سے زیادہ تبدیلی ظہور میں آتی ہے۔ اور اُسے تعجب ہوتا ہے کہ اس ایزدی الہام سے کیا کیا طاقتیں اُس شخص میں نمایاں ہوتی ہیں۔ وہ معلوم کرتا ہے کہ میری اصلی حالت ناقابل بیان ہے اور اس لئے اُس کو تحقیق ہو جاتا ہے کہ آئندہ ضرور اور بھی حیرت انگیز باتیں ظہور میں آئینگی۔ اور میں اپنے ناظرین سے کہتا ہوں کہ اسی میں خداوند تعالےٰ کی ہستی اور ابدی انسانی امید کی موجودگی ثابت ہوتی ہے۔ الہام ایزدی کا دم نئے سرے سے روح میں پھونکو روح کے پرانے خیالات کو تازہ کرو اور حالت ایزدی کو حاصل کرلو۔ اس وقت تمہیں اپنے اندر سے اس طرح صاف صاف نظر آئیگا جس طرح کہ دنیا باہر سے نظر آتی ہے۔ فی الحقیقت قدرت اور دُنیا کے تمہارے بیرونی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور بالائی تجربہ کی نسبت تمہارا زندگی کا اندرونی تجربہ اور خداوند تعالےٰ میں لا انتہا امید کا ہونا تم پر بہت زیادہ اثر کریگا"۔

اس کل کائنات میں طاقت کا سرچشمہ صرف ایک ہے۔ پس تم خواہ کچھ ہی ہو مثلاً مصوّر خوش تقریر علم موسیقی دان مصنف مذہبی واعظ وغیرہ وغیرہ یہ جان لو کہ طاقت حاصل کرنے اور اُسے تسخیر کرنے کے یہ معنے ہیں کہ لا انتہا طاقت کے ساتھ ملکر اس طرح کام کیا جائے کہ وہ طاقت برابر تمہارے ذریعہ کام کرتی رہے اور ظاہر ہوتی رہے۔ اگر تم اس بات میں قاصر رہوگے تو ہر ایک بات میں قاصر رہوگے۔ اگر تم یہ نہ کرسکوگے تو تمہارا کام خواہ کچھ ہی ہو تیسرے یا چوتھے درجہ کا ہوگا یعنی بہت ہی ادنےٰ ہوگا ممکن ہے کہ وہ کبھی کبھی دوسرے درجہ کا ہو جائے لیکن یہ قطعی ہے کہ وہ اول درجہ کا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اور تمہارے لئے یہ بات قطعی ناممکن ہوگی کہ تم کبھی اپنے کام پر پورے پورے حاوی ہوسکو۔

جو کچھ رائے تم اپنی بابت رکھوگے اس سے تمہارے کام کی کامیابی یا ناکامیابی تحقیق ہو جائیگی۔ جب تک کہ تم مادّی اور عقلی دُنیا میں زندگی بسر کروگے تب تک تم اُن کی قید میں رہوگے۔ مگر جب تم لا انتہا زندگی اور طاقت سے اپنی یگانگت سمجھنے لگوگے اور اس لا اِنتہا طاقت کو اپنے اندر آزادی سے آنے دوگے تو تم دیکھوگے کہ تم زندگی کی بالکل نئی صورت میں داخل ہوگئے ہو اور اب تمہاری طاقت روزمرہ بڑھتی جاتی ہے۔ پھر یہ بات سچ ہوگی کہ تمہاری اکیلے کی طاقت دس آدمیوں کی طاقت کے برابر ہوگی کیونکہ تمہارا باطن صاف ہے۔

ہر شے کی افراط۔ اقبالمندی کا قانون

یہ لا انتہا افراط کی روح ہے یعنی وہ طاقت جو تمام چیزوں کو مادّی صورت میں لائی ہے اور ہمیشہ لائی رہتی ہے۔ جو شخص اس لا انتہا طاقت کے ساتھ اپنی یگانگت سمجھکر زندگی بسر کرتا ہے وہ مثل مقناطیس کی جن جن چیزوں کو وہ چاہتا ہے اُن کو برابر اپنی طرف کشش کرتا رہتا ہے۔

اگر کوئی شخص اپنے دل میں مفلسی کا خیال رکھیگا تو وہ مفلس ہوگا اور غالب ہے کہ وہ مفلسی کی حالت میں رہیگا۔ اگر کوئی شخص موجودہ حالتوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا چنداں خیال نہ کرکے اپنے دل میں خوشحالی کا خیال رکھیگا تو وہ اُن قوتوں کو حرکت میں لاتا ہے جن سے وہ کبھی نہ کبھی ضرور خوشحال ہو جائیگا - کل کائنات میں قانون کشش متواتر عمل کرتا رہتا ہے اور اس کے متعلق ایک بڑی اور غیر متغیر بات ہم نے یہ معلوم کی ہے کہ ہمجنس ہمجنس کو کشش کرتا ہے +

اگر ہم اور یہ لا انتہا طاقت جو تمام چیزوں کا سرچشمہ ہے ایک ہی ہیں تو پس جس قدر ہم اس یگانگت کو سمجھکر زندگی بسر کرینگے اسی قدر ہم میں ایک ایسی طاقت محسوس ہوگی جس کے باعث تمام مرغوب طبع اور پسندیدہ چیزیں ہم کو افراط سے میسر ہونگی - اس طرح سے ہم میں ایک ایسی طاقت حاصل ہو جائیگی جس کے باعث ہم جن صورتوں یا حالتوں کو چاہتے ہیں انہیں ہر وقت مہیا کر سکیں گے +

جس طرح کہ اس وقت تمام راستی موجود ہے اور ہمیں صرف اُسے معلوم کرنیکی ضرورت ہے - اسی طرح تمام چیزیں جو ہماری موجودہ ضروریات کے لئے درکار ہیں اس وقت موجود ہیں اور ہماری صرف اُس طاقت کی انتظار کر رہی ہیں جس سے ہم ان سب کو اپنے تصرف میں کرلیں - خداوند تعالےٰ تمام چیزوں کو اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے ہے - اس کا ہمیشہ یہ حکم ہے - اے میرے بچے تو مجھے ہر حالت میں تسلیم کر اور جس قدر تو ایسا کریگا اور جس قدر تو اس پر عمل کریگا اسی قدر یہ جان لے کہ جو کچھ میرا ہے وہی تیرا ہے - خداوند تعالےٰ تمام شخصوں کو فیاضی سے دیتا ہے اور کسی کو زجر و توبیخ نہیں کرتا - دراصل جو لوگ نیک بنکر اور سچی اطاعت اختیار کرکے اُس سے مانگتے ہیں - وہ اُن سب پر بخشش کرتا ہے - وہ کسی کو اچھی چیزیں لینے کے لئے مجبور نہیں کرتا +

اُس پرانے اور کسی قدر مروجہ خیال کی مطلقاً کوئی بنیاد نہیں ہے کہ پاکبازی اور مفلسی دونوں لازم ملزوم ہیں اور جس قدر جلدی ہم اس خیال کو ترک کردیں اسی قدر بہتر ہوگا - یہ خیال اسی طرح پیدا ہوا جس طرح کہ سخت نفس کشی کا خیال پیدا ہوا - اور اُس زمانہ میں پیدا ہوا جبکہ لوگوں میں یہ خیال پھیلا ہوا تھا کہ بالضرور روح اور نفس امارہ میں ایک قسم کی تضاد ہے - اس لئے یہ خیال اُن لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوا جو زندگی کی بابت متعصبانہ اور یک طرفہ رائے رکھتے تھے - اصلی پاکبازی دراصل اصلی دانائی ہے - جو شخص حقیقت میں عقلمند ہے اور جو خداوند تعالےٰ کی دی ہوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طاقتوں اور قوتوں سے کام لیتا ہے اُس کے لئے اُس کل کائنات کا خزانہ ہمیشہ کھلا ہوا ہے - جو کوئی کچھ مانگتا ہے ہمیشہ اُس کی خواہش کے مطابق اُس کو ملتا ہے بشرطیکہ یہ خواہش جائز اور عاقلانہ ہو - جب کوئی شخص اُن اعلےٰ قوانین کو بخوبی سمجھ لیتا ہے تو اُس کے دل کو مفلسی یا احتیاج کا ڈر کبھی تکلیف نہیں پہنچاتا *

کیا تم نوکری سے برطرف ہو گئے ہو اور اس لئے نوکری کی تلاش میں ہو؟ اگر تمہارے دل میں یہ ڈر بیٹھ جائے کہ ہمیں اور نوکری نہیں ملیگی تو غالب ہے کہ عرصہ دراز کے بعد شاید تمہیں کوئی نوکری مل جائے یا جو نوکری تمہیں ملے گی فی الحقیقت نہایت ادنےٰ درجہ کی ہوگی - خواہ موقعے یا حالتیں کچھ ہی ہوں مگر تمہیں اس بات کا سمجھنا ضروری ہے کہ تمہارے اندر ایسی طاقتیں اور قوتیں ہیں جن کو عمل میں لانے سے تم تمام ظاہری یا عارضی نقصانوں پر غالب آسکو گے - ان قوتوں کو عمل میں لانے سے تم اپنے اندر ایک مقناطیسی طاقت قایم کرو گے جس سے تمہیں ایک ایسی نوکری مل جائیگی جو تمہاری پہلی نوکری سے جس سے تم برطرف کئے گئے ہو بہت بہتر ہوگی اور جلدی ہی ایک ایسا وقت آئیگا جب تم اس بات کا شکریہ ادا کرو گے اور کہو گے کہ اچھا ہُوا پہلی نوکری جاتی رہی *

یہ جان لو کہ تمہارے اندر اور تمہارے ذریعہ وہی لا انتہا طاقت کام کر رہی ہے جو اس کائنات میں تمام چیزوں کو پیدا کرتی ہے اور اُن کو قابو میں رکھتی ہے اور جو طاقت مختلف دُنیاؤں کے لا انتہا نظاموں پر حکومت کرتی ہے - خیال ایک قوت ہے اور جب اس خیال کو ٹھیک راستہ پر لگایا جائے اور عقلمندی سے اس کی رہنمائی کی جائے تو اس میں بے حد پوشیدہ طاقت ہوتی ہے - پس یہ خیال ظاہر کرو کہ مناسب نوکری یا مناسب کام مناسب وقت میں جائز طور پر تمہیں مل جائیگا اور جب وہ کام تمہیں ملجائے تو تم اُسے جان لوگے - اسی خیال پر جمے رہو اسے کمزور نہ ہونے دو اس پر مستقل رہو اور پختہ امید سے اُسے ہمیشہ تر و تازہ کرتے رہو - اس طرح سے تم اپنا اشتہار گویا ایک روحانی پرچے میں چھپواتے ہو - یہ پرچہ تھوڑے لوگوں کے پاس نہیں جاتا بلکہ یہ اس دنیا اور نیز کل کائنات کی دور دراز حدوں تک پہنچ جاتا ہے - علاوہ ازیں اگر یہ اشتہار تمہاری طرف سے جائز طور پر دیا جائے تو اس سے زیادہ کامیابی حاصل ہوگی اور اتنی کامیابی کسی چھپے ہوئے اخبار میں دینے سے نہیں ہو سکتی گو وہ اخبار اشتہار دینے کا نہایت عمدہ ذریعہ کیوں نہ سمجھا جاتا ہو - جس قدر تم اس بات کو بخوبی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سمجھو گے اور اعلےٰ تر قوانین اور قوتوں کے مطابق زندگی بسر کرو گے اسی قدر تم یہ کام عمدہ طور سے کر سکو گے ٭

اگر تم اخباروں میں چاہئے۔ ضرورت ہے کہ اس قسم کے اشتہاروں کو پڑھنا چاہو تو معمولی طور پر نہ پڑھو۔ اعلےٰ تر قوتوں کو عمل میں لاؤ اور اس طرح اس کی بنیاد بلند تر رکھو۔ جب تم اخبار پڑھنے لگو تو نفس کی مندرجہ ذیل حالت اختیار کرو۔ اگر اس پرچے میں کوئی ایسا اشتہار ہے جس کا جواب دینا میرے لئے بہتر ہوگا تو جونہی میں اس اشتہار پر آؤنگا میں اُسے پہچان لونگا۔ یہ کہو اس پر یقین کرو اور امید رکھو۔ اگر تم یہ بات پورے پورے اعتقاد سے کر لو تو جب تم ٹھیک اشتہار پر آ جاؤ گے تو تمہارا ضمیر تمہیں ہدایت دیگا اور یہ اندرونی ہدایت صرف یہی ہے کہ تمہاری روح تم سے باتیں کر رہی ہے۔ جب تمہاری روح تمہیں اس طرح ہدایت کرے تو فوراً اس پر عمل کرو ٭

اگر تمہیں نوکری ملجائے اور یہ نوکری تمہارے حسب منشا نہ ہو اور اگر تم یہ محسوس کرو کہ تمہیں اس سے بہتر نوکری ملنی چاہئے تھی تو جونہی تم یہ نوکری منظور کرو اس وقت اپنے دل میں یہ سمجھ لو کہ یہ نوکری صرف ایک ذریعہ ہے جس سے تمہیں اور بہتر نوکری مل سکیگی۔ اس خیال پر ثابت قدمی سے قائم رہو اس کو کہو اس پر یقین کرو اور اس کی امید رکھو۔ اور جو نوکری تمہیں اب ملی ہے اس کو نہایت وفاداری اور جانفشانی سے انجام دو۔ اگر تم اس نوکری میں اپنا کام وفاداری سے نہ کروگے تو اغلب ہے کہ یہ نوکری تمہیں اس سے بہتر نوکری ملنے کا ذریعہ نہ ہوگی بلکہ اس سے بدتر نوکری ملنے کا باعث ہوگی۔ اگر تم اپنی اس نوکری میں وفاداری سے کام کروگے تو ممکن ہے کہ ایسا وقت جلدی آ جائے جب تم شکر گزار ہوگے اور خوش ہوگے کہ تمہاری پرانی نوکری جاتی رہی ٭

اقبالمندی کا قانون یہ ہے۔ جب بظاہر ادبار کے آثار نمایاں ہوں تو ہمت نہ ہارو بلکہ اس سے جہانتک ہو سکے فائدہ اُٹھاؤ اور ہمیشہ بہتر چیزوں اور زیادہ اقبالمند حالتوں کی اُمید رکھو۔ اپنے نفس کو اس حالت میں رکھنے سے تم اُن زود رس خاموش اور ناقابل مزاحمت قوتوں کو عمل میں لاتے ہو جس سے تمہارا خیال کبھی نہ کبھی مادی صورت اختیار کر لیگا۔ خیالات میں مخفی طاقت ہوتی ہے اور خیالات کو دل میں جائز طور پر جگہ دینے اور وسعت دینے سے وہ مادی صورت اختیار کر لیتے ہیں ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک لمحہ بھی شکائت کرنے میں صرف نہ کرو بلکہ اُس وقت سے یہ فائدہ اُٹھاؤ کہ جو حالتیں تم چاہتے ہو اُن کے میسر آنے کی امید رکھو۔ اپنے دل میں بہبودی کا خیال رکھو اور اپنے آپ کو حالت عروج میں دیکھو۔ یہ کہو کہ ہم جلدی ہی عروج یا اقبالمندی کی حالت میں پہنچ جائینگے۔ اِس بات کو چپکے سے لیکن اطمینان اور دلجمعی سے مستقل ارادہ ہوکر ظاہر کرو۔ اس بات میں کامل یقین کرو۔ اس بات کی توقع رکھو اور ہمیشہ یہی خیال رکھو کہ یہ ہماری اُمید بر آئیگی۔ اسطرح سے تم میں اپنی مطلوبہ چیزوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے ایک مقناطیسی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان باتوں کو سمجھانے اور ظاہر کرنے سے ہرگز نہ ڈرو کیونکہ ایسا کرنے سے تم ایک ایسا خیال ظاہر کروگے جو خود بخود مادی صورت اختیار کرنے لگیگا۔ اس طرح سے تم اس دُنیا میں نہایت زودرس اور طاقتور ذریعوں سے فائدہ اُٹھاؤگے۔ اگر تم خاصکر کوئی ایسی چیز چاہتے ہو جس کا ہونا تم اپنے لئے عمدہ اور مناسب سمجھتے ہو جس سے تمہاری زندگی کا دائرہ وسیع ہو یا جس کے باعث تم اوروں کو زیادہ فائدہ پہنچا سکو تو یہ خیال اپنے دل میں باندھو کہ مناسب وقت پر مناسب طریقے سے اور مناسب ذریعہ سے تمہیں ایک ایسا طریق سُوجھیگا یا ایسا سامان بن جائیگا جس سے تم اپنی مُراد کو پہنچ جاؤگے +

مجھے ایک نوجوان شریف زادی کا حال معلوم ہے کہ اُسے کچھ عرصہ پیشتر کچھ روپے کی بہت سخت ضرورت تھی۔ یہ روپیہ اُسے کسی نیک مطلب کے لئے درکار تھا اور اُس کے دل میں یہ خیال آیا کہ کوئی وجہ نہیں کہ مجھے یہ روپیہ نہ ملے۔ یہ وہ عورت ہے جس نے اندرونی قوتوں کی طاقت کو سمجھ لیا ہے۔ اُس نے اپنے نفس میں اس مذکورہ بالا خیال کو قایم رکھا۔ صبح کے وقت وہ چند لمحوں تک خلوت گاہ میں رہی۔ اس طرح پر اس نے اعلےٰ تر طاقتوں سے موانست ظاہر کی۔ دن ختم ہونے سے پہلے ایک شریف آدمی اُس کے مکان پر آیا یہ شخص اس خاندان میں سے تھا جس خاندان سے یہ عورت واقف تھی۔ اس شخص نے اُس سے پوچھا کہ آیا تم ہمارے خاندان کے لئے جو کام ہم کرانا چاہتے ہیں کردوگی۔ وہ کسی قدر حیران ہوئی کہ یہ لوگ مجھ سے یہ خاص کام کیوں کرانا چاہتے ہیں۔ لیکن اُس عورت نے اپنے دل میں کہا "یہ کام خدا کی طرف سے ملا ہے۔ میں اسے قبول کرتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے"۔ اُس نے وہ کام منظور کرلیا اور نہایت خوش اسلوبی سے اُسے انجام دیا۔ جب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ کام ختم کر چکی تو اُنہوں نے اُسے اس قدر زیادہ روپیہ دیا کہ اُتنے کی اُسے توقع نہ تھی - اُس عورت نے خیال کیا کہ جو کام میں نے کیا ہے یہ روپیہ اُس کی اُجرت سے بہت زیادہ ہے - اُس نے لینے سے انکار کیا - اُس خاندان کے لوگوں نے جواب میں یہ کہا "یہ روپیہ زیادہ نہیں ہے - جو کچھ ہم تمہیں دیتے ہیں اُس سے بہت بڑھکر تم نے ہماری خدمت کی ہے" جو کام وہ عورت کرنا چاہتی تھی اُس کے لئے یہ روپیہ بہت کافی تھا بلکہ زیادہ تھا +

اعلےٰ تر طاقتوں کو دانائی اور کامیابی کے ساتھ استعمال کرنے کے بارہ میں بہت سی مثالیں ہیں اُن میں سے یہ صرف ایک مثال یہاں پر دی گئی ہے - اس مثال سے یہ بھی نصیحت ملتی ہے - ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہ بیٹھ جاؤ اور یہ توقع نہ کرو کہ چیزیں خود بخود ہاتھ پاؤں ہلانے بنا تمہاری گود میں آن پڑینگی - بلکہ اعلےٰ تر قوتوں کو عمل میں لاؤ اور اُس وقت جو شے سب سے اوّل تمہیں پیش آئے اُس سے فائدہ اُٹھاؤ - جو کام تمہیں ملے اُسے کرو - اور عمدہ طور سے کرو - اگر یہ کام پورا پورا تمہارے حسب منشا نہیں ہے تو پھر یہ کہو اس پر یقین کرو اور توقع رکھو کہ یہ کام صرف ایک ذریعہ ہے جس کے باعث تمہیں اور بہتر کام مل سکیگا" اُس دنیا میں بہترین شے جو تمہیں مل سکتی ہے اُس کو اپنی طرف کشش کرنے کی بنیاد یہ ہے کہ اول ان چیزوں کو اپنے نفس میں جس کو لوگ غلطی سے محض خیال کہتے ہیں جمع کرو تسلیم کرو اور عمل میں لاؤ - جن چیزوں کو ہم خیال یا وہم کہتے ہیں وہ حقیقت میں اصلی شے ہیں اور غیر مرئی عنصر کی قوتیں ہیں - اپنے نفس میں محلوں کا خیال کرو اور ان میں زندگی بسر کرو اور تم دیکھوگے کہ رفتہ رفتہ محلوں کے آس پاس کی چیزیں اور محل تمہارے پاس چلے آئینگے - لیکن اس طرح زندگی بسر کرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ تم اوروں کو دیکھ دیکھ کر جھُر دیا یہ خواہش کرو ہائے ہمیں یہ چیزیں کیوں نصیب نہیں - مطلب یہ ہے کہ تم دُنیا میں پستی کی حالت میں رہکر آسودگی اور استقلال سے یہ خیال کرو کہ ہم برتر حالت میں ہیں - لطف اس میں ہے کہ اگر تمہیں لوہے کے تسلے میں کھانا پڑتا ہے تو تم یہ خیال کرو کہ اس لوہے کے تسلے کے بعد ضرور ہم کو چاندی کا تھال ملیگا - یہ مطلب نہیں ہے کہ جن لوگوں کے پاس چاندی کا تھال ہے تم اُن پر حسد کرو اور یہ شکایت کرو کہ ہائے ہمیں چاندی کا تھال میسر نہیں - اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قسم کی شکایت کرنا یا بڑبڑانا گویا ایک سرمایہ ہے جو ہم نے اپنی ذہنی قوت کے خزانہ سے نکال کر پھینک دیا ہے" +

میرا ایک دوست ہے یہ شخص اندرونی قوتوں کی طاقت سے واقف ہے اور اپنی زندگی ہر طرح سے اُن کے مطابق بسر کرتا ہے۔ اُس نے اشارتاً مندرجۂ ذیل صورت میں بیان کیا ہے۔ جب تم ریچھ کے پنجوں میں پھنسے ہوئے ہو گو اُس نے تمہیں خوب بھینچ رکھا ہے پھر بھی تم اُس کے چہرے کی طرف دیکھتے رہو اور کھل کھلا کر ہنسو۔ اور اسی اثنا میں اپنی نظر سانڈ پر بھی رکھو۔ اگر تم اپنی ساری توجہ ریچھ کے کام پر دو گے تو ممکن ہے کہ سانڈ تمہاری نظر سے بالکل غائب ہو جائے۔ یا یہ کہو کہ اگر تم بالکل مصیبت کے بوجھ تلے دب جاؤ گے تو غالب ہے کہ مصیبت تم پر حاوی ہو جائیگی اور تم پھر اُس سے جان بر نہ ہو سکو گے۔ لیکن اگر تم اپنے میں مختلف حالتوں پر غالب آنیکی طاقت تسلیم کرو تو مصیبت تمہاری مطیع ہو جائیگی اور عروج اور اقبالمندی میں مبدل ہو جائیگی۔ جب مصیبت تم پر آئے اگر تم اُسے اطمینان سے اپنے اوپر لو اور اُس وقت کو پشیمانی خوف اور اندیشوں میں صرف کرنے کی بجائے اپنی اندرونی طاقتور قوتوں کو تحریک دینے میں صرف کرو تو مصیبت بہت جلدی بھاگ جائیگی +

یقین پورا پورا یقین ہی اصلی کامیابی کا اصول ہے۔ جب ہم اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ انسان کی کامیابی یا ناکامیابی اُسی کے ہاتھ میں ہے اور بیرونی صورتوں پر منحصر نہیں ہے تب ہمیں ایسی طاقتیں حاصل ہوتی جن کے باعث بیرونی حالتیں ہمارے لئے فوراً کامیابی حاصل کرنے کے ذریعہ بن جائینگی۔ جب ہم اس اعلےٰ حقیقت کو سمجھ سکینگے اور اپنی زندگی اعلےٰ اصولوں کے عین مطابق بسر کر سکینگے تب ہم اپنی تحریک شدہ اندرونی قوتوں کو اس طرح یکسو اور رہنما کر سکینگے کہ وہ قوتیں ہم سے باہر چلی جائینگی اور جس چیز کے لینے کے لئے بھیجی گئی ہیں اُسے لیکر واپس ہمارے پاس آ جائینگی۔ تب ہم اچھی طرح سے اور پوری پوری کامیابی حاصل کر سکینگے۔ تب ہم اپنے اندر ایک ایسا مضبوط مرکز قائم کر سکتے ہیں کہ اس چیز یا اُس چیز کے لئے اِدھر اُدھر دوڑنے کی بجائے ہم گھر پر ہی بیٹھے ہوئے جن حالتوں کو ہم چاہینگے اپنی طرف کشش کر سکینگے۔ اگر ہم ثابت قدمی سے اس مرکز پر قائم ہو کر جمے بیٹھے رہینگے تو چیزیں متواتر ہماری طرف کھنچی ہوئیں معلوم ہونگی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آج کل کے بہت سے لوگ ایسی چیزوں کی تلاش میں ہیں جو عملی اور کارآمد ہوں اور جن سے ہم روزمرہ فائدہ اٹھا سکیں - جن بڑے بڑے مسئلوں پر ہم غور کر رہے ہیں اگر ہم ان کے بنیادی اصولوں یا قوانین کا جس قدر زیادہ احتیاط سے معائنہ کریں تو اسی قدر زیادہ ہم کو یہ معلوم ہوگا کہ یہ اصول یا قوانین نہایت عملی اور کارآمد ہی نہیں ہیں بلکہ ایک طرح سے اگر ٹھیک ٹھیک سوچا جائے تو یہی مفید اور کارآمد چیزیں ہیں +

اس وقت دُنیا میں کثرت ایسے لوگوں کی ہے جو ہمیشہ اس بات کا فخر کرتے رہتے ہیں کہ ہم مفید باتوں کی پروا کرتے ہیں یعنی ان باتوں کی جو روزمرہ کی زندگی میں مفید اور کارآمد ہوں - مگر بہت دفعہ جو لوگ خود اس بات کا کچھ خیال نہیں کرتے وہی دنیا کے لئے نہایت مفید اور عملی شخص ثابت ہوئے ہیں - برعکس اس کے جو لوگ اپنے مفید ثابت ہونیکا فخر سے ذکر کرتے ہیں اُن سے بہت دفعہ کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا ہے - یا یہ کہو کہ یہ لوگ کسی قدر مفید ثابت ہوئے ہوں لیکن جہانتک کہ کُل زندگی کا دارو مدار ہے یہ لوگ بالکل غیر مفید ثابت ہوئے ہیں +

مثلاً اُس آدمی کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے جس نے مادی لحاظ سے تو تمام دُنیا کو فتح کر لیا ہے لیکن ابھی تک اپنی روح سے واقفیت حاصل نہیں کی - ہمارے ارد گرد بہت سے لوگ ہیں جو اصلی زندگی سے بالکل محروم ہیں اور جنھوں نے اصلی زندگی بسر کرنیکی ابجد تک بھی نہیں سیکھی ہے یعنے یہ لوگ مطلق نہیں جانتے کہ کس طرح زندگی بسر کرنی چاہیئے - یہ لوگ غلام ہیں یعنی چند روزہ دنیاوی چیزیں جو انہوں نے اکٹھی کی ہیں اُن کے غلام ہیں - جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہمارے پاس دولت ہے یہ لوگ در اصل دولت کے بس میں ہیں - یہ لوگ اپنے ہمسائوں اور دُنیا کے اور لوگوں کی کچھ بھی خدمتگزاری نہیں کرتے - جو لوگ اپنے جسم کو قائم نہیں رکھ سکتے اور یہی یعنی جسم ہی ایک ذریعہ ہے جس کے باعث وہ مادی دنیا سے علاقہ رکھتے ہیں یہ لوگ فی الواقع دنیا سے مفلس ہو کر جائینگے اور ان کی حالت قابل رحم ہوگی - چونکہ یہ لوگ اپنی جمع کی ہوئی چیزوں کا عشر عشیر بھی اپنے ساتھ نہیں لے جا سکینگے اس لئے وہ دوسری دُنیا میں برہنہ اور محروم جا کھڑے ہونگے +

مہربانی کے کام - چال چلن کی عمدہ خوبیاں - روحانی قوتوں کا محسوس کرنا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اندرونی زندگی کی اصلی دولت اور اس کا اظہار - یہ سب چیزیں ہماری اصلی اور ابدی ملکیت بن جاتی ہیں مگر مندرجہ بالا لوگوں کی زندگی میں ان چیزوں میں سے کوئی بھی موجود نہیں اور اس لئے وہ زندگی کی اصلی چیزوں سے محروم ہیں - بلکہ اکثر بار اس سے بھی بتر حالت میں ہیں - ہمیں یہ نہیں خیال کرلینا چاہیئے کہ جو عادتیں ایک دفعہ قائم ہوگئیں وہ اس زندگی کی نسبت دوسری زندگی میں زیادہ آسانی سے دور ہو جائینگی - اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے اس دنیا میں کسی قسم کا خبط پیدا کرتا ہے تو ہمیں یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے کہ صرف اس جسم کے نیست و نابود ہو جانے سے اُس کا خبط دُور ہو جائیگا - ہر ایک شے اُصول یا قانون پر مبنی ہے اور علت و معلول کے سلسلہ میں جکڑی ہوئی ہے - جیسا بوئینگے ویسا ہی کاٹینگے صرف اسی زندگی میں نہیں بلکہ دوسری زندگیوں میں بھی

جو شخص اس دنیا میں صرف مادّی چیزوں کے حاصل کرنے کی اس قدر خواہش رکھتا ہے کہ وہ اس خواہش کا غلام بن گیا ہے وہ اس دنیا کو چھوڑ جانے کے بعد بھی اسی خواہش میں پھنسا رہیگا - علاوہ ازیں اُس وقت اُس کو اپنی ان خواہشوں کے پورا کرنے کے وسائل بھی مہیّا نہ ہونگے - چونکہ اُس میں یہ عادت غالب ہوگی اس لئے وہ کم از کم کچھ عرصہ کے لئے تو اپنی طبیعت کو اَور چیزوں پر نہیں لگا سکیگا اور چونکہ اُس کو اپنی خواہش کے پورا کرنے کے وسائل میسّر نہ ہونگے اس سے اُس کو اور بھی زیادہ سخت تکلیف پہنچیگی - اغلب ہے کہ یہ تکلیف اَور بھی بڑھ جائے جبکہ وہ یہ دیکھیگا کہ جن اکٹھی کی ہوئی چیزوں دھن دولت وغیرہ کو وہ اپنا خیال کرتا تھا اب اُن سب کو فضول خرچ لوگ ادھر اُدھر بکھیر رہے ہیں اور ضائع کر رہے ہیں - اُسے اختیار ہے کہ وہ اپنی ملکیت وصیّت نامہ کی رُو سے اَوروں کے نام کر جائے لیکن اُس کے استعمال کی نسبت وہ کچھ نہیں کہ سکتا - ان لوگوں کو اختیار ہے اُسے جس طرح چاہیں خرچ کریں ؛

پس اگر ہم یہ خیال کریں کہ کوئی مادّی شے ہماری ہے تو یہ سراسر بیوقوفی ہے - مثلاً کوئی شخص خداوند تعالےٰ کی زمین میں سے چند بیگہ زمین کی حدبندی کرلے اور کہے کہ اتنی بیگہ زمین میری ملکیت ہے تو یہ اُس کی حماقت ہے - جو چیز کہ ہم اپنے پاس رکھ نہیں سکتے کوئی ہماری نہیں ہے - جو چیزیں ہمارے قبضہ میں آتی ہیں اس لئے نہیں آتیں کہ ہم اُن کو اپنی ملکیت بنالیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جیسا کہ ہم کہتے ہیں اور اس غرض سے تو بالکل نہیں آتیں کہ ہم انہیں جمع کرلیں۔ اُن چیزوں کا ہمارے قبضہ میں آنیکا یہ منشا ہوتا ہے کہ ہم اُن کو کام میں لائیں اور دانائی سے کام میں لائیں۔ ہم صرف کارندے ہیں اور اس حیثیت میں ہم اس بات کے جواب دہ ہونگے کہ جو کچھ ہم کو تفویض ہوا تھا اُس کو کس طرح صرف کیا گیا۔ قانون موازنہ یا معاوضہ جو تمام دنیا پر حاوی ہے اپنا عمل نہایت ہی ٹھیک ٹھیک کر رہا ہے گو یہ ممکن ہے کہ ہم اُس کے عمل کو ہمیشہ پوری طرح سے نہ سمجھیں یا جب اُس کا عمل ہم پر ہوتا ہے تب بھی ہم اُس کو نہ پہچانیں +

جس شخص نے اعلےٰ درجہ کی زندگی حاصل کرلی ہے پھر اُس کو کثیر دولت جمع کرنیکی کوئی آرزو نہیں رہتی اور نہ اُسے کسی اور چیز کو کثرت سے حاصل کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ جس قدر وہ اس بات کو پہچان لیتا ہے کہ میرے اندر دولت بھری ہوئی ہے تو پھر بیرونی دولت اُس کی نظر میں کچھ بھی وقعت نہیں رکھتی۔ جب وہ اس بات کو بخوبی سمجھتا ہے کہ میرے اندر ایک ایسا سرچشمہ موجود ہے کہ میں وہاں سے جتنی چیزوں کی مجھے ضرورت ہوتی ہے اُن سب کو جب جی چاہے کافی طور پہ منگانے اور اپنے قبضہ میں لانے کی طاقت رکھتا ہوں تو پھر وہ مادی چیزوں دھن دولت وغیرہ کو جمع نہیں کرتا کیونکہ وہ اُس کے لئے وبال جان ہیں اُن کی اُسے ہر وقت حفاظت اور احتیاط کرنی پڑتی ہے اور اس طرح اُس کا وقت اور اُس کا خیال زندگی کی اصلی چیزوں سے ہٹکر ان فضول چیزوں میں لگ جاتا ہے۔ یا یہ کہو کہ یہ شخص سب سے پہلے اندرونی سلطنت کی تلاش کرتا ہے اور جب وہ دیکھتا ہے کہ مجھے یہ اندرونی سلطنت ملگئی ہے تو باقی تمام چیزیں خود بخود افراط سے میسر آجاتی ہیں +

ایک مرشد کامل جس کے پاس بظاہر کچھ نہ تھا لیکن در اصل سب کچھ تھا اُس کا قول ہے کہ دولتمند آدمی کے لئے بہشت میں داخل ہونا اسی قدر مشکل ہے جس قدر کہ اونٹ کے لئے سوئی کے ناکے میں سے گزرنا مشکل ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ اگر کوئی اپنا تمام وقت اپنی ضرورت سے زیادہ لا انتہا دولت اور بیرونی مادی چیزوں کے جمع کرنے میں صرف کردے تو اُسے اُس عجیب و غریب سلطنت کے حاصل کرنے کا وقت کہاں مل سکتا ہے جس سلطنت کے ملنے سے باقی سب کچھ اُس کے ساتھ ہی آجاتا ہے۔ تم ہی بتاؤ کہ اُن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دونو چیزوں میں سے کونسی چیز اچھی ہے ایک تو لاکھوں کروڑوں روپے جمع کر لینا اور اس سب کی حفاظت کا فکر رکھنا کیونکہ روپے کے ساتھ اُسکی حفاظت کا فکر لازمی ہوتا ہے۔ دوسرے ایسے اُصولوں اور قوتوں کا معلوم کرنا کہ ہر قسم کی ضرورت مناسب وقت پر پوری ہو جائیگی اور یہ جاننا کہ ہم کسی عمدہ شے سے محروم نہیں کئے جائینگے اور اس بات کا علم ہونا کہ یہ امر ہماری طاقت میں ہے کہ جس قدر ہمیں ضرورت ہوگی اسی قدر ہم حاصل کر سکینگے؟ +

جو شخص اس اعلےٰ تر علم کی سلطنت میں داخل ہو جاتا ہے اُس کو پھر یہ پرواہ نہیں ہوتی کہ میں بھی اُسی دیوانہ پن کی حالت میں ہو جاؤں جس میں آجکل بہت سے دنیا کے لوگ مبتلا ہیں۔ وہ اس بات سے ایسی ہی نفرت کرتا ہے جیسے کہ کوئی شخص جسم کی مکروہ بیماری سے نفرت کرتا ہے۔ جب ہم اعلےٰ تر طاقتوں کو سمجھنے لگیں گے تب ہم اصلی زندگی کی طرف زیادہ توجہ دینگے اور دولت وغیرہ کا جمع کرنا ہیچ سمجھینگے جو ہماری اصلی ترقی میں ممد ہونے کی بجائے ہارج ہوتی ہیں۔ یہاں بھی زندگی کی اور تمام حالتوں کی طرح اوسط یا درمیانی درجہ ہی کا خیال رکھنا بہتر ہے +

دولت کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ جب دولت اندازہ سے زیادہ ہوگی اُس کو ہم ٹھیک ٹھیک کام میں نہ لا سکینگے اور جب وہ دولت کام میں نہ آئیگی تو وہ مدد دینے کی بجائے ایک قسم کی روک ہو جائیگی اور نعمت اور برکت ہونے کی بجائے لعنت کا باعث ہوگی۔ ہمارے اردگرد کے تمام لوگ ایسے ہیں جن کی زندگی اب پست اور کوتاہ ہوگئی ہے کیونکہ انہوں نے اپنی زندگی کا بہت سا حصہ روپیہ جمع کرنے میں صرف کر دیا ہے اور اگر اب بھی یہ باقی زندگی کو عقلمندی سے صرف کرنا چاہیں تو اُن کی زندگی ہمیشہ کیلئے خوشنما اور عمدہ بن سکتی ہے +

جو شخص اپنی تمام زندگی میں دھن دولت وغیرہ جمع کرتا رہتا ہے اور مرتے وقت سب کچھ خیرات کرنے کے لئے چھوڑ جاتا ہے اس شخص کی زندگی بھی اعلےٰ زندگی کے معیار سے بہت گری ہوئی ہے۔ یہ عذر قابل پذیرائی نہیں کہ میں نے تو سب کچھ اس لئے جمع کیا تھا کہ مرتے وقت اُسے اچھے کاموں میں لگانے کے لئے دیجاؤں۔ مجھ میں یہ کوئی خاص خوبی کی بات نہیں ہے کہ میں گھسی ہوئی پُرانی جوتیاں جو اب میرے کام کی نہیں رہیں دوسرے شخص کو جسے جوتیوں کی ضرورت ہے دیتا ہوں۔ لیکن اگر خوبی کی بات ہے یا جسے خوبی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ سکتے ہیں تو یہ ہے کہ ایک عمدہ مضبوط جُوتیوں کا جوڑا ایسے شخص کو دیا جائے جس کے پاس سخت جاڑے کے موسم میں جوتیاں نہیں ہیں اور جو دیانت داری اور جانفشانی سے محنت کرکے روزی کماتا ہے اور اپنی اور اپنے کُنبے کی پرورش کرتا ہے - اور اگر جوتیوں کے ساتھ میں اُسے اپنی محبّت کا حصّہ بھی دیتا ہوں تو اُس کو دُگنی نعمت مل گئی اور مجھے دُگنی برکت نصیب ہوگئی +

جن لوگوں نے بہت کچھ جمع کرلیا ہے اُن کے لئے اُس سرمایہ کا اس طرح صرف کرنا بہتر ہوگا کہ وہ روز مرّہ جب تک کہ وہ زندہ ہیں اُس سے اپنی زندگی اور چال چلن کو عمدہ بنائیں - اس طرح سے ان کی زندگی روز بروز بہتر ہوتی جائیگی اور ترقی کریگی - ایک زمانہ ایسا آئیگا جبکہ انسان کے لئے یہ بات بہت بُری سمجھی جائیگی کہ وہ مرگیا اور اپنے پیچھے بہت کچھ جمع کرکے چھوڑ گیا - کہاوت ہے - رکھوالے مرجائینگے اور پیچھی کھیتی کھائینگے +

بہت سے شخص آج کل محلوں میں زندگی بسر کر رہے ہیں جو زندگی کی اصلی خوبی کے لحاظ سے در اصل اُن شخصوں سے بھی غریب ہیں جن کے چھپّر پر پھُوس نہیں ہے - ممکن ہے کہ ایک شخص کے پاس محل ہو اور وہ اُس میں رہے لیکن یہ محل بھی اُس کے لئے صرف ایک محتاج خانہ ہو +

دیکھو قدرت کا کیسا عمدہ انتظام ہے کہ جو چیز جمع کی ہوئی ہے اور اس لئے کسی کام میں نہیں آسکتی اُس کے تتّر بتّر کرنے اور پریشان کرنے کے لئے خداوند تعالےٰ نے کیڑے اور زنگار پیدا کر دیئے ہیں تاکہ اُس کے کام میں آنے کی یہ نئی صورت نکل آئے - ایک اور بڑا اصول یا قانون متواتر عمل کرتا رہتا ہے اور اس اصول یا قانون کے نتائج یہ ہیں کہ جو شخص صرف جمع کرتا رہتا ہے اُس کی تمام اعلےٰ قوتیں اور اصلی لطف حاصل کرنے کی طاقتیں پست اور زائل ہو جاتی ہیں +

بہت سے لوگ اعلےٰ تر اور بہتر چیزوں سے ہمیشہ دور رہتے ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ پُرانی چیزوں سے رغبت رکھتے ہیں - اگر وہ پُرانی چیزوں کو کام میں لائیں اور اُنہیں دے ڈالیں تو آئندہ نئی چیزوں کے لئے گنجایش ہو سکتی ہے - جمع کرنے سے ہمیشہ کسی نہ کسی طرح کا نقصان پہنچتا رہتا ہے - صرف کرنے سے اور عقلمندی کے ساتھ صرف کرنے سے ہمیشہ نیا فائدہ حاصل ہوتا رہتا ہے +

اگر درخت جہالت اور طمع کے باعث اس سال کے پتّوں کو کام دے چکنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے بعد اپنے پر رہنے دے تو پھر اُسے موسم بہار میں مکمل اور خوشنما نئی زندگی کب حاصل ہو سکتی ہے؟ زوال رفتہ رفتہ آتا ہے اور سب سے آخر میں موت آتی ہے - ہاں اگر درخت کو ابھی موت آجائے تو پھر شاید اُس کے لئے یہ بہتر ہو کہ وہ اپنے پُرانے پتّوں اور چیزوں سے رغبت رکھے اور اُن کو نہ چھوڑے کیونکہ اور نئے پتّے اب نہیں آئینگے - لیکن جب تک کہ درخت میں زندگی اپنا عمل کر رہی ہے تب تک یہ ضرور ہے کہ وہ پُرانے پتّوں کو چھوڑ دے تاکہ اُن کی جگہ نئے پتّے آسکیں +

افراط اس کائنات کا اُصول ہے یعنی ہر ایک قسم کی ضرورت کے لئے خود بخود کافی سامان مہیّا ہو جاتا ہے - ہمارے لئے قدرتی اور اصلی زندگی یہ ہے - ہمیشہ لا انتہا زندگی اور طاقت کے ساتھ اپنی یگانگت سمجھکر زندگی بسر کرنے سے ایسی کامل زندگی اور طاقت حاصل کرنا کہ ہم یہ معلوم کریں کہ جن تمام چیزوں کی ہمیں ضرورت ہے اُن کا وافر ذخیرہ ہمارے پاس موجود ہے +

پس جمع کرنے سے نہیں بلکہ جو چیزیں ہمارے پاس آئیں اُن کو عقلمندی سے کام میں لانے اور خرچ کرنے سے ہی ایک ہمیشہ نیا ذخیرہ ہمارے پاس موجود رہیگا اور یہ نیا ذخیرہ پُرانے ذخیرہ کی نسبت ہماری موجودہ ضروریات کے لئے زیادہ تر مفید اور کارآمد ہوگا - اس طریق سے ہمیں خود لا انتہائیگی کے عمدہ سے عمدہ خزانے ہی میسّر نہ ہو جائینگے بلکہ ہمارے ذریعہ یہ خزانے اوروں کو بھی مل سکیں گے +

اِنسان کِس طرح سے پیغمبر انبیا ولی اور نجات دہندے بنے

یہاں تک تو میں نے تمہارے آگے ان ضروری مسئلوں کو صاف صاف اور بے کم و کاست بیان کرنے کی کوشش کی ہے اور انسان کی عقل اور واقفیت کی بنا پر ہر ایک شئے کا ذکر کیا ہے - میں نے کوئی شئے ایسی نہیں بیان کی ہے، جو دوسروں کی تعلیم پر مبنی ہو - گو یہ تعلیم اُن شخصوں کی ہو جن کو الہام ایزدی ہوا ہے - اب ہم انہی بڑے بڑے مسئلوں کو ذرا اُن خیالات اور ہدایات کی رُو سے غور کرتے ہیں جو دنیا کے بعض بڑے بڑے حکما اور مرشدان کامل نے ظاہر کی ہیں +

تمہیں یاد ہوگا کہ ان صفحوں میں جو خیال ظاہر کیا گیا ہے اُس کا لب لباب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ ہے کہ انسان کی زندگی میں بڑی ضروری بات یہ ہے کہ ہم لا انتہا زندگی سے اپنی یگانگت کو بخوبی سمجھیں اور اس ایزدی رَو کو اپنے اندر آزادی سے آنے دیں - حضرت عیسےٰ نے فرمایا ہے کہ میں اور میرا حقیقی باپ ایک ہیں - اس کلام میں ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے خداوند تعالےٰ کی زندگی سے اپنی یگانگت تسلیم کی - پھر انہوں نے کہا ہے کہ جو باتیں میں تم سے بیان کرتا ہوں اپنی طرف سے نہیں بیان کرتا بلکہ جو حقیقی باپ میرے گھٹ میں ہے وہی یہ کام کرتا ہے - اس بات سے یہ صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ نے اس بات کو تسلیم کیا کہ میں خود کچھ نہیں کر سکتا - میں صرف خداوند تعالےٰ کے ساتھ ملکر کام کرتا ہوں - آگے جاکر انہوں نے یہ کہا ہے - میرا حقیقی باپ کام کرتا ہے اور میں کام کرتا ہوں - اس کے یہ معنے ہیں کہ میرا حقیقی باپ مجھ میں طاقت عطا کرتا ہے میں اُس طاقت کو اپنے اندر آنے دیتا ہوں اور اس طاقت کے ساتھ ملکر کام کرتا ہوں +

پھر حضرت عیسےٰ نے کہا ہے - اوّل تم خداوند تعالےٰ کی سلطنت اور اسکی راستبازی کو ڈھونڈو باقی سب چیزیں خود بخود تم کو ملجائینگی - اور اس کے معنے بھی انہوں نے صاف کردیئے ہیں - یعنے پھر انہوں نے کہا ہے - یہ نہ کہو کہ یہ دیکھو اور وہ دیکھو - کیا تم نہیں جانتے کہ فردوس کی سلطنت تمہارے اندر موجود ہے ؟ اُن کی تلقین کے مطابق خداوند تعالےٰ کی سلطنت اور فردوس کی سلطنت ایک ہی ہیں - پس اگر اُن کی یہ تعلیم ہے کہ فردوس ہمارے اندر موجود ہے تو کیا اس کے صاف صاف یہ معنی نہیں ہیں کہ اُن کی ہدایت صرف یہ ہے کہ تم اپنے حقیقی باپ کی زندگی کے ساتھ اپنی یگانگت کو بخوبی سمجھو - جب تم اس یگانگت کو سمجھ لوگے تو یہ سلطنت تمہیں مل جائیگی اور جب یہ سلطنت تمہیں مل جائے گی باقی تمام چیزیں مہیّا ہو جائینگی +

فضول خرچ بیٹے کی کہانی اس اعلےٰ تعلیم کی ایک اور عمدہ مثال ہے - جب یہ فضول خرچ بیٹا ہر ایک شے کو کھا اُڑا چکا اور دُنیاوی عیش و عشرت کی تلاش میں تمام دنیا میں دھکّے کھا چکا اور معلوم کر چکا کہ اس سے اُس کو کچھ سیری نہیں ہوئی بلکہ وہ حیوانوں کے زمرہ میں آگیا تب وہ ہوش میں آیا اور کہنے لگا کہ میں اب اُٹھکر اپنے حقیقی باپ کے پاس جاتا ہوں - اس کے یہ معنے ہیں کہ بہت کچھ آوارہ گردی کے بعد آخر کار اُسی شخص کی روح اس سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمکلام ہوکر کہنے لگی - تم بُرے جانور نہیں ہو - تم اپنے حقیقی باپ کے لڑکے ہو اُٹھو اور اپنے باپ کے پاس جاؤ جس کے ہاتھ میں تمام چیزیں ہیں - پھر حضرت عیسےٰ نے کہا ہے - اس دنیا میں کسی شخص کو اپنا باپ نہ کہو - کیونکہ تمہارا اصلی باپ ایک ہی ہے - اور وہ آسمان میں ہے - یہاں پر انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ اصلی زندگی براہ راست خداوند تعالےٰ کی زندگی سے عطا ہوئی ہے - ہمارے ما باپ صرف ہمارے جسم کے بنانے والے ہیں یہ جسم بمنزلہ مکانوں کے ہیں جن میں ہم رہتے ہیں لیکن اصلی زندگی زندگی کے لا انتہا ماخذ یعنی خداوند تعالےٰ سے جو ہمارا حقیقی باپ ہے عطا ہوتی ہے ÷

ایک دن کسی شخص نے حضرت عیسےٰ سے کہا کہ تمہارے ما اور بھائی باہر ٹھیرے ہوئے ہیں اور تم سے کچھ کہنا چاہتے ہیں - حضرت عیسےٰ نے فرمایا - میری ما کون ہے اور میرے بھائی کون ہیں ؟ جو شخص میرے حقیقی باپ کا جو بہشت میں ہے حکم مانتا ہے وہی میرا بھائی ہے وہی میری بہن اور وہی میری ماتا ہے ÷

بہت سے لوگ رشتہ کے تعلقات میں پھنسے ہوئے ہیں اور اُن کے بہت کچھ پابند ہیں - مگر ہمارے لئے اس بات کا یاد رکھنا بہتر ہے کہ فی الواقع ہمارے اصلی رشتہ دار وہ لوگ نہیں جن سے ہمارا خون ملا ہوا ہے - دراصل ہمارے اصلی اور قریبی رشتہ دار وہ لوگ ہیں جو ہم سے نفس روح اور طبیعت میں بہت کچھ ملتے جلتے ہیں - ممکن ہے کہ ہمارے ایسے رشتہ دار کرہ ارض پر ہم سے بہت دور رہتے ہوں اور ہم نے اب تک انہیں دیکھا بھی نہ ہو - لیکن یہ ضرور ہے کہ قانون کشش کے ذریعہ جو ہمیشہ اپنا عمل کرتا رہتا ہے اور ہرگز خطا نہیں کرتا ہم اس زندگی کی صورت میں یا دوسری زندگی میں اُن سے جاکر ملیں گے ÷

جب حضرت عیسےٰ نے یہ حکم دیا کہ اس دنیا میں کسی آدمی کو اپنا باپ نہ کہو کیونکہ دراصل تمہارا باپ ایک ہی ہے اور وہ آسمان میں موجود ہے - اس سے انہوں نے اس اعلےٰ خیال کو ظاہر کیا کہ خداوند تعالےٰ سب کا حقیقی باپ ہے - پس اگر خداوند تعالےٰ سب کا باپ ہے تب ہم سب آپس میں بھائی بہن ہوئے - لیکن اس سے بھی اعلےٰ تر خیال یہ ہے کہ انسان اور خدا ایک ہیں اور اسی وجہ سے کُل انسانی نسل ایک ہے - جب ہم اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بات کو بخوبی سمجھ جاتے ہیں تو ہمیں صاف صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ جس قدر ہم لا انتہا زندگی سے اپنی یگانگت بڑھینگے اور اس لئے جس قدر ہم خداوند تعالےٰ کی طرف اپنا قدم بڑھائینگے اسی قدر ہم کُل بنی نوع انسان کو اس اعلےٰ تر حقیقت کے سمجھنے میں مدد دینگے اور اُن کو رفتہ رفتہ اعلےٰ منزل مقصود یعنے خداوند تعالےٰ کی طرف رجوع کر سکیں گے +

مندرجہ ذیل کلام میں بھی حضرت عیسےٰ نے لا انتہا زندگی کے ساتھ ہمارا اصلی تعلق جتایا ہے ۔ جب تک کہ تم معصوم بچے نہ بنو گے تب تک تم فردوس کی سلطنت میں نہیں داخل ہو سکو گے ۔ جب حضرت عیسےٰ نے یہ کہا کہ انسان کی زندگی کا ذریعہ صرف روٹی نہیں ہے بلکہ اُس کی زندگی کا ذریعہ وہ کلمہ ہے جو خدا کے منہ سے نکلتا ہے ۔ تو اس میں بھی ایک بڑے پُرمعنی مسئلہ کی تلقین کی ہے جس کو ہم ابھی پوری پوری طرح سے نہیں سمجھے ہیں یا جس کو ہم نے ابھی سمجھنا شروع کیا ہے ۔ یہاں پر اُنہوں نے یہ تعلیم دی ہے کہ جسمانی زندگی صرف مادی خوراک سے قائم نہیں رہ سکتی ۔ بلکہ جس قدر کوئی شخص اس لا انتہا ماخذ سے اپنا تعلق رکھتا ہے اسی قدر اُس کی جسمانی ساخت اور جسمانی عمل ظاہر ہوتے ہیں ۔ مبارک ہیں وہ شخص جن کے باطن پاک ہیں کیونکہ ان کو خدا نظر آئیگا ۔ مثل مشہور ہے ساچے راچے رام ۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ جو لوگ اس تمام کائنات میں صرف خداوند تعالےٰ کو پہچان لیتے ہیں وہ مبارک ہیں کیونکہ یہی لوگ خداوند تعالےٰ کو دیکھ سکیں گے +

ہندوؤں کے بڑے رشی اور مقنن منو نے کہا ہے ۔ جو شخص اپنی ہی روح میں تمام ہستیوں کی اعلےٰ ترین روح کو معلوم کر لیتا ہے اور سب لوگوں کو یکساں نظر سے دیکھتا ہے وہ شخص نہایت اعلےٰ فرحت حاصل کرتا ہے ۔ ایتھنے مش نے یہ کہا تھا کہ ہم اس چمڑے کے جسم میں ہی رہکر خدا ہو سکتے ہیں ۔ گوتم جو بعد میں بدھ کے نام سے مشہور ہوا اُن کی زندگی اور وعظ میں بھی اسی بڑے مسئلے کی تلقین کی گئی ہے جس پر ہم اب غور کر رہے ہیں ۔ اُن کا قول ہے ۔ لوگ اس لئے غلامی کی حالت میں ہیں کہ انہوں نے ابھی تک ہیں یعنے خودی کا خیال اپنے دلوں سے دُور نہیں کیا ہے ۔ علیحدگی کا خیال قطعی دور کر دینا اور یہ سمجھ لینا کہ انسان اور لا انتہا ذات باری دونو ایک ہی ہیں بدھ جی مہاراج کی تعلیم کا یہی لب لباب ہے ۔ زمانہ متوسط کے حکما کی زندگی میں یہی ایک بڑا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مسئلہ عام طور پر رائج تھا یعنی خداوند تعالیٰ سے وصل یا ملاپ +

اگر ہم اپنے زمانہ کے قریب آئیں تو بھی ہم دیکھتے ہیں کہ نہایت مشہور ولی ایمینوئل سوئیڈن برگ ہوا ہے۔ اس نے ایزدی رَو کے متعلق بڑے بڑے قوانین بتائے ہیں اور یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ اس رَو کو پوری طرح سے انسان کے اندر آنے دینے کا طریقہ کیا ہے۔ فرنڈز جو ایک مذہبی فرقہ کے لوگوں کا نام ہے اُن کے مذہب اور پرستش کے بموجب اصلی حقیقت اندرونی روشنی یا الہام ہے۔ یعنی خداوند تعالےٰ انسان کی روح میں براہ راست گفتگو کرتا ہے جس قدر کہ ہم روح کو اُس کی طرف رجوع کریں۔ ایمرسن جو الہام سے مالا مال تھا اُس نے بھی اپنے مندرجہ ذیل قول میں اسی بڑے مسئلہ کو تسلیم کیا ہے "ہم سب زندگی کے بڑے سمندر کے مقابلہ میں بمنزلہ خلیجوں کے ہیں"۔ اور جب اُس نے ایزدی رَو کو بخوبی اپنے اندر آنے دیا تب وہ بھی خدا شناس بن گیا اور اُس کو خدا کی طرف سے الہام ہونے لگا +

دنیا بھر کی تواریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ خواہ مرد ہوں خواہ عورت اصلی دانائی اور طاقت کی سلطنت میں اور اسی وجہ سے اصلی امن اور خوشی کی سلطنت میں داخل ہوئے ہیں انہوں نے اس اعلےٰ طاقت کے ساتھ مل کر زندگی بسر کی ہے۔ یعنی خداوند تعالےٰ کے اندرونی احکام پر عمل کیا ہے۔ حضرت داؤد بڑے مضبوط اور طاقتور ہوئے ہیں اور جس قدر وہ کلام ربّانی کو بغور سنتے تھے اور اُس کی اعلےٰ ہدایت پر عمل کرتے تھے اسی قدر اُن کی روح جوش میں آکر خداوند تعالےٰ کی تعریف اور پرستش کرنے لگتی تھی۔ جب کبھی وہ ایسا کرنے میں قاصر ہوتے تھے تو ہم سُنتے ہیں کہ اُن کی روح رنج و الم کے مارے چلاتی تھی اور روتی تھی۔ یہی امر ہر ایک قوم یا لوگوں پر عائد ہو سکتا ہے۔ جب تک بنی اسرائیل خداوند تعالےٰ کو مانتے رہے اور اس کی ہدایت پر عمل کرتے رہے تب تک وہ خوشحال فائز اور طاقتور رہے اور کوئی چیز اُن پر غلبہ نہ پا سکی۔ لیکن جب انہوں نے اپنی ہی طاقت پر حصر رکھا اور خداوند تعالےٰ کو اپنی مضبوطی کا ماخذ نہ سمجھا تب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ مغلوب ہوگئے غلام بنگئے یا مایوس ہوگئے +

یہ مسئلہ ایک بڑے اٹل قانون پر مبنی ہے۔ یعنی مبارک ہیں وہ لوگ جو کلام الٰہی کو کان دیکر سنتے ہیں اور اُس پر عمل کرتے ہیں۔ پھر سب کچھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مل جاتا ہے - جس قدر ہم اعلےٰ تر روشنی کے مطابق زندگی بسر کریں گے اسی قدر ہم عقلمند ہونگے +

دنیا کی تواریخ میں تمام پیغمبروں انبیا اولیا اور نجات دہندوں نے جو درجہ اور طاقت حاصل کی تھی یہ سب اُن کو بالکل ایک قدرتی عمل یا طریق سے حاصل ہوئی تھی - اُن سب نے اس بات کو تسلیم کیا اور بخوبی سمجھا کہ ہم میں اور لا انتہا ذات باری کی زندگی میں کچھ فرق نہیں ہے - دونو ایک ہیں - خداوند تعالےٰ کے ہاں خاص خاص شخصوں کی عزت نہیں ہوتی - اُس کے نزدیک سب لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق عزت پاتے ہیں - وہ اپنی طرف سے خاص خاص لوگوں کو پیغمبر نبی ولی اور نجات دہندے نہیں پیدا کرتا - وہ صرف آدمی پیدا کرتا ہے - لیکن اُن آدمیوں میں سے کہیں کہیں کوئی شخص اپنی ذاتی اصلیت اور ماہیت کو پہچان لیتا ہے اور لا انتہا زندگی کے ساتھ اپنی یگانگت معلوم کرلیتا ہے - وہ شخص اپنی یگانگت کو سمجھکر زندگی بسر کرتا ہے اور رفتہ رفتہ پیغمبر نبی ولی یا نجات دہندہ بن جاتا ہے - نہ خدا کے ہاں کسی خاص ذات یا قوم کا لحاظ ہے - وہ کوئی خاص لوگوں کو اپنی طرف سے انتخاب نہیں کرتا - یعنی کوئی خاص فرقہ اُس کے مقبول نظر نہیں ہوتا - لیکن کہیں کہیں کوئی خاص فرقہ یا قوم خداوند تعالےٰ کو ماننے لگتی ہے اور اس وجہ سے ایک مقبول خدا یا چیدہ لوگوں کی زندگی بسر کرنے لگتی ہے +

معجزوں کے لئے کوئی خاص زمانہ یا جگہ منتخب نہیں کی گئی - جن باتوں کو ہم معجزے کہتے ہیں وہ اپنے اپنے موقعوں کے مطابق ہر جگہ اور ہر زمانہ میں ہوئے ہیں - یہ معجزے پہلے کی طرح اب بھی ہو رہے ہیں جب ان معجزوں کو عمل میں لانے والے قوانین کی پابندی کی جاتی ہے - ہم نے سُنا ہے کہ جو لوگ خداوند تعالےٰ کے قدم بقدم چلتے تھے وہ بڑے طاقتور اور زبردست آدمی تھے - در اصل اُن لوگوں کے طاقتور اور زبردست ہونے کا بھید اسی میں ہے کہ وہ خداوند تعالےٰ کے قدم بقدم چلتے تھے - یہاں بھی علت و معلول کا سلسلہ جاری ہے +

خداوند تعالےٰ کسی آدمی کو خوشحال نہیں بناتا بلکہ وہ آدمی خود خوشحال ہوجاتا ہے اس لئے کہ وہ خدا پر ایمان لاتا ہے اور اعلےٰ تر قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے - حضرت سلیمان کو اُس بات کا موقعہ دیا گیا تھا کہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ جو چاہیں سو مانگ لیں - اُنہوں نے اپنی برتر قوت فیصلہ کے ذریعہ دانائی مانگی۔ لیکن جب اُنہوں نے دانائی مانگی تو اُنہوں نے معلوم کیا کہ اس میں یعنی دانائی میں اَور بھی سب کچھ شامل ہے - ہم نے سُنا ہے کہ خداوند تعالےٰ نے فرعون کے دل کو سخت کردیا یعنی فرعون کو بیرحم بنایا - میں اس بات کو نہیں مانتا - خداوند تعالےٰ کسی کے دل کو سخت نہیں کرتا ہے - فرعون نے خود اپنے دل کو سخت کرلیا اور خداوند تعالیٰ پر اس بات کا الزام لگایا گیا - لیکن جب فرعون نے اپنے دل کو سخت کرلیا اور احکام الٰہی کی نافرمانی کی تو طاعون کی قسم کی بیماریاں یا آفتیں آئیں - یہاں بھی علت و معلول کا سلسلہ سمجھو - برعکس اس کے اگر فرعون خداوند تعالےٰ کے احکام کو بغور سنتا یعنے الہام الٰہی کو اپنے اندر آنے دیتا اور اُس کی ہدائیت پر عمل کرتا تو طاعون کی قسم کی بیماریاں یا آفتیں نہ آنے پاتیں +

ہم اپنے لئے خود ہی دوست یا دشمن ہوسکتے ہیں - جس قدر ہم اپنے اندر کی نہایت اعلےٰ اور بہترین آواز کی خوشی سے تعمیل کرینگے اسی قدر ہم سب کے دوست ہونگے - اور جس قدر ہم اپنے اندر کی نہایت اعلےٰ اور بہترین آواز کے برخلاف چلینگے اسی قدر ہم سب کے دشمن ہونگے - جس قدر ہم اعلےٰ تر طاقتوں کو اپنے اندر آنے دیں اور اپنے ذریعہ انہیں ظاہر ہونے دیں تب ہم ان اندرونی الہامات اور احکام ربّانی کے باعث ایک طرح سے بنی نوع انسان کے نجات دہندے ہوسکتے ہیں اور اس طرح سے ہم سب ایک دوسرے کے نجات دہندے ہیں یا ہوسکتے ہیں - اس طرح پر تم فی الحقیقت دنیا کے نجات دہندوں میں سے ایک ہوسکتے ہو +

تمام مذہبوں کا بُنیادی اُصول - مذہب عامہ

جس بڑے مسئلہ پر ہم یہاں غور کر رہے وہ تمام مذہبوں کا بنیادی اصول ہے - یہ مسئلہ ہر مذہب میں پایا جاتا ہے - اور اس کے بارہ میں سب کا اتفاق ہے - علاوہ بریں یہ ایک ایسا بڑا مسئلہ ہے کہ تمام لوگ اس پر متفق ہوسکتے ہیں خواہ وہ ایک ہی مذہب کے ہوں خواہ مختلف مذہبوں کے ہوں - لوگ ذرا ذرا سی باتوں پر اور چھوٹے چھوٹے خفیف معاملوں میں اپنی اپنی ذاتی رائوں پر لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں - مگر وہ ہمیشہ بڑے بڑے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنیادی مسئلوں پر اتفاق رائے ظاہر کرتے ہیں کیونکہ ان مسئلوں کو سب مانتے ہیں - جھگڑے ادنےٰ نفس کی سرکشی کے سبب سے ہوتے ہیں اور اعلےٰ نفس کے بارہ میں سب کی رائے ایک ہے +

ممکن ہے کہ کسی ملک میں مختلف فریق ہوں جو آپس میں لڑتے جھگڑتے رہیں لیکن جب اس ملک میں ایک بڑی بھاری مصیبت مثلاً طوفان قحط وبا وغیرہ آئے تو لوگ ان چھوٹے چھوٹے ذاتی تنازعوں کو بھول جاتے ہیں اور سب ملکر پہلو بہ پہلو ایک بڑے کام میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں - بدلنے والا اور ظاہر ہونے والا نفس جھگڑے برپا کرتا ہے لیکن مستقل روحانی نفس سب کے ساتھ ملکر محبت اور خدمتگزاری کے اعلےٰ کام کرتا ہے +

حب الوطنی ایک عمدہ شے ہے - بہتر ہے کہ میں اپنے ملک سے محبت کروں لیکن یہ کیوں کہ میں اپنے ملک سے زیادہ محبت کروں اور اور لوگوں سے کم محبت کروں ؟ اگر میں اپنے ہی آدمیوں سے محبت کروں اور اوروں سے نفرت کروں تو اس میں میں اپنے حوصلہ کی تنگی ظاہر کرتا ہوں اور یہ میری حب الوطنی میری آنکھوں میں بھی ٹھیک نہیں جچ سکتی - اگر میں اپنے ملک سے محبت کرتا ہوں اور اسی طرح اور تمام ملکوں سے محبت کرتا ہوں تو میں فراخ حوصلگی ظاہر کرتا ہوں اور اس قسم کی حب الوطنی نہائت عمدہ ہے اور ہمیشہ قابل اعتبار ہے +

خداوند تعالےٰ کے اوصاف کی نسبت ہمارا اتفاق رائے ہے یعنی یہ کہ خدا زندگی اور طاقت کی لا انتہا روح ہے - وہی روح سب کی پشت پر ہے وہی سب کے اندر اور سب کے ذریعہ کام کر رہی ہے اور وہی سب کی زندگی ہے اس بارہ میں تمام شخص اور تمام مذاہب متفق ہو سکتے ہیں - اس قسم کے خیال کو دل میں جگہ دینے سے نہ کوئی کافر بن سکتا ہے نہ دہریا - خدا تعالےٰ کی نسبت اور بہت سے خیال ہیں جن کے باعث لوگ دہریئے اور کافر بن گئے ہیں اور خدا کا شکر ہے کہ ایسے لوگ موجود ہیں - ہم میں جو مذہبی جوش سے بھرے ہوئے اور سرگرم ہیں وہ بھی خدا تعالےٰ کی نسبت ایسے اوصاف بیان کرتے ہیں کہ کوئی ذی عزت مرد یا عورت ان اوصاف کو اپنے سے منسوب کرنا گوارا نہ کریگا - یہ رائے یا خیال جو ابھی ظاہر کیا گیا ہے ان لوگوں کو بھی پسند ہے جو اس بات کو نہیں سمجھ سکتے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ خدا اپنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچوں پر خفا ہو اُن سے حسد یا بدگمانی ظاہر کرے اور انتقام لینے کی آرزو رکھے۔ جن مرد اور عورتوں میں یہ صفتیں یعنی غصہ حسد انتقام وغیرہ پائی جاتی ہیں وہ لوگ ہمیشہ ہماری نظروں میں گر جاتے ہیں اور ہم اُن کی تعظیم نہیں کرتے۔ باوجود اس کے پھر بھی ہم ان صفتوں کو خداوند تعالےٰ سے منسوب کرتے ہیں۔

بدعتی اگر اوصاف دل اور پرجوش ہے تو اُس کو سچے مذہب کا ایک نہایت بڑا دوست سمجھنا چاہیئے۔ بدعتی خداوند تعالےٰ کے بہت بڑے خادموں میں سے ہیں۔ یہ بنی نوع انسان کے اصلی خدمتگاروں میں سے ہیں۔ دیکھو دنیا میں حضرت عیسےٰ سب سے بڑا بدعتی مشہور ہے۔ اُس نے لوگوں کے مقررہ یا پُرانے عقیدوں اور مسئلوں کو تسلیم نہیں کیا۔ حضرت عیسےٰ خاصکر مذہب عامہ یا عشق الٰہی کا ایک نمونہ ہے۔ بمقابلہ اُن کے جون بپتسمائی شخصی مذہب کا نمونہ ہے۔ جون ایک خاص طرح کی پوشاک پہنتا تھا ایک خاص قسم کا کھانا کھاتا تھا ایک خاص فرقہ سے تعلق رکھتا تھا ایک خاص مقام میں رہتا تھا اور وہیں وعظ کرتا تھا۔ اور جون خود اس بات کو مانتا تھا کہ مجھے ضرور تنزل ہوگا اور حضرت عیسےٰ کو ضرور عروج ہوگا۔ برعکس اس کے حضرت عیسےٰ مطلق کسی قسم کی قیود کا پابند نہ تھا اُس نے کسی خاص شے سے تعلق نہیں رکھا۔ اُس کا مذہب قطعی ایک مذہب عامہ تھا اور اسی وجہ سے اُس نے اپنے ہی زمانہ کے لوگوں کے لیئے تلقین نہیں کی بلکہ تمام زمانہ کے لوگوں کیلیئے تلقین کی۔

یہ زبردست مسئلہ جسکی نسبت ہماری سب کی یہ رائے ہے کہ یہ انسان کی زندگی کی ایک بڑی مستحکم حقیقت ہے۔ تمام مذہبوں میں مروج ہے۔ جب ہم اس مسئلہ کو اپنی زندگی کا مستقل اصول بنا لینگے تو ہم دیکھینگے کہ چھوٹے چھوٹے اختلاف کمینہ تعصبات اور یہ تمام قابل تضحیک بیہودگیاں خفیف ہونے کی وجہ سے یہاں تک جاتی رہینگی کہ یہودی کیتھلک کے گرجا میں بیٹھکر ایسی عمدہ طرح سے پرستش کر سکیگا جیسے کہ کیتھلک یہودیوں کے معبد میں پرستش کر سکتا ہے۔ اسی طرح بودھ مذہب والا عیسائیوں کے گرجا میں اور عیسائی بودھ مذہب والوں کے مندر میں پرستش کر سکیگا۔ یا سب کے سب اپنے اپنے گھروں میں چولہوں یا آتشدانوں کے گرد بیٹھ کر یا باہر کسی پہاڑی پر جا کر یا اپنے روزمرّہ کے پیشوں کو کرتے وقت بخوبی پرستش کر سکتے ہیں۔ اصلی پرستش کے لیئے صرف خداوند تعالےٰ اور انسانی روح کی ضرورت ہوتی ہے۔ اصلی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پرستش کچھ وقت موسم یا موقعوں پر منحصر نہیں ہے - ہر جگہ اور ہر زمانہ میں انسان خدا کو دیکھ سکتا ہے +

مذہب عامہ کا یہ بڑا بنیادی اُصول ہے جس پر سب لوگ اتفاق کر سکتے ہیں - یہی ایک بڑی حقیقت ہے جو مستقل اور غیر متغیر ہے - اس کے علاوہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن پر لوگوں کا اتفاق رائے نہیں ہو سکتا - یہ وہ چیزیں ہیں جو ذاتی اور غیر ضروری ہیں اور جُوں جُوں زمانہ گزرتا جاتا ہے یہ چیزیں بھی رفتہ رفتہ غائب ہوتی جاتی ہیں - جو شخص اس بڑے مسئلہ کو نہیں سمجھ سکتا وہ شخص مثلاً ایک عیسائی یہ سوال کرتا ہے "کیا حضرت عیسےٰ کو خدا کی طرف سے الہام نہیں ہوا تھا؟" ہاں ہوا تھا - لیکن صرف انہیں کو نہیں ہوا تھا - ایک اور شخص جو بدھ مذہب کو مانتا ہے یہ پوچھتا ہے "کیا بدھ جی مہاراج کو الہام نہیں ہوا تھا؟" ہاں ہوا تھا لیکن صرف انہی کو نہیں ہوا تھا - عیسائی پوچھتا ہے - کہ "کیا ہماری انجیل مقدس الہامی کتاب نہیں ہے؟" ہے - لیکن اور بھی کتابیں ہیں جو الہامی ہیں - ایک برہمن یا بدھ مذہب والے کا سوال ہے "کیا وید کتب الہامی نہیں ہیں؟" ہاں ہیں لیکن اور بھی الہامی مقدس کتابیں ہیں - تمہاری غلطی اس بات کے ماننے میں نہیں ہے کہ تمہاری مقدس کتابیں الہامی ہیں مگر تمہاری غلطی اس بات میں ہے کہ تم یہ نہیں معلوم کر سکتے کہ اور مقدس کتابیں بھی الہامی ہیں اور تم تعصب سے صرف اپنی ہی مقدس کتابوں کو الہامی سمجھتے ہو اور اس سے تم اپنی تنگ ظرفی اور قابل تضحیک بیہودگی ظاہر کرتے ہو +

ان مقدس کتابوں یا الہامی تصنیفوں کا سرچشمہ یا ماخذ ایک ہی ہے یعنی خدا جو صاحب کشف لوگوں کی روحوں کے ذریعہ بولتا ہے - یہ لوگ خداوند تعالےٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں اس لئے کہ وہ اُن کو ہدایت کرے - ممکن ہے کہ بعض شخص اور شخصوں کی نسبت زیادہ الہامی طاقت رکھتے ہوں - یہ بات بالکل اس امر پر منحصر ہے کہ فلاں شخص اس ایزدی کلام یا رَو کو اپنے اندر دوسروں کی نسبت زیادہ یا کم افراط سے آنے دیتا ہے - عبرانیوں کی مقدس کتاب میں ایک الہامی مصنف کا بیان ہے - دانائی طاقت ایزدی کا دم ہے - اور ہر زمانہ میں یہ دم پاک روحوں کے اندر داخل ہو کر اُن کو حبیب خدا اور انبیا بنا دیتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمیں ایسے کم ظرف کوتاہ نظر اور متعصب لوگوں کے زمرہ میں نہیں ہونا چاہیئے جن کا یہ خیال ہے کہ لا انتہا خداوند تعالےٰ نے اپنے آپ کو اپنے چند متعدد بچوں پر ایک خاص جگہ میں اور خاص زمانہ میں ظاہر کیا ہے۔ خداوند تعالےٰ اس طرح پر کام نہیں کرتا۔ خداوند تعالےٰ کے نزدیک صرف خاص خاص شخص عزّت کے لائق نہیں ہیں بلکہ ہر ایک قوم میں جو شخص خداوند تعالےٰ کی تعظیم کرتا ہے اور راستی پر چلتا ہے وہی اُس کا مقبول اور برگزیدہ ہے +

جب ہم اس مسئلہ کو بخوبی سمجھ جائینگے اُس وقت ہمیں معلوم ہو جائیگا کہ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ ایک شخص کسی خاص قسم کے مذہب کا پیرو ہے لیکن اس سے بڑا بھاری فرق پڑ جاتا ہے کہ وہ شخص اس مذہب کے اصلی اور بنیادی اصولوں کا کس قدر پابند ہے۔ جس قدر ہم خودی کو محبت کرینگے اور راستی کو زیادہ پسند کرینگے اسی قدر ہم اس بات کی کم پروا کرینگے کہ لوگوں کو اپنے طرز خیالات پر لاکر اپنا مرید بنالیں بلکہ ہم زیادہ تر اس بات کی پرواہ کرینگے کہ لوگوں کو انہی کے طرز خیالات کے مطابق مناسب طور سے راستی کی طرف لائیں تاکہ وہ اصلی ماہیّت کو بخوبی سمجھ سکیں۔ اہل چین کا قول ہے کہ ہمارے گرُو کا مسئلہ صرف یہ تھا کہ باطن کو پاک و صاف رکھو اور راست بازی اختیار کرو۔ تحقیقات مذاہب سے معلوم ہوگا کہ یہی مسئلہ ہر ایک شخص کا ہے جس پر گرو یا ہادی کا نام صادق آسکتا ہے +

تمام مذہبوں کے بڑے بڑے بنیادی اُصول ایک ہی ہیں۔ مختلف لوگوں پر مختلف صورتوں میں ظاہر ہونے کے باعث اُن کی جزویات میں فرق آ گیا ہے۔ مجھ سے بعض اوقات لوگ یہ سوال کرتے ہیں "تمہارا کونسا مذہب ہے؟" کونسا مذہب؟ بڑے تعجب کی بات ہے۔ مذہب صرف ایک ہے۔ اور وہ جیتے جاگتے خدا کا مذہب ہے۔ ہاں ایک ہی مذہب کے مختلف فرقے ہیں جو مختلف لوگوں کی مختلف تعبیر و تشریح کے باعث پیدا ہو گئے ہیں۔ لیکن یہ کچھ وقعت نہیں رکھتے۔ جس قدر روح کو زیادہ انکشاف ہو جاتا ہے اسی قدر یہ جزوی اختلاف جاتے رہتے ہیں۔ بلاشک انہی جزوی اختلافات کا نام لوگوں نے مختلف مذہب رکھدیا ہے اور اس سے مختلف مذہب ہو گئے ہیں۔ لیکن مذہب در اصل ایک ہی ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو ہیں ہم اس بڑی حقیقت کو نظر انداز کر دیتے ہیں اسی وقت ہم اصلی مذہب کی اصلیت سے انحراف کر جاتے ہیں اور صرف خاص خاص ظاہری رسم یا ریت کو مذہب ماننے لگتے ہیں۔ جس قدر ہم ایسا کرینگے اسی قدر ہم اپنے گرد دیواریں بنالینگے جن کے باعث اور لوگ ہم سے دور رہیں اور ہم بھی اُصول عامہ کے سمجھنے اور حاصل کرنے سے محروم رہیں۔ جو راستی یا اُصول یا مسئلہ عام نہیں ہے اور کل پر حاوی نہیں ہے وہ بالکل نکما ہے +

مذہب صرف ایک ہی ہے۔ اہل فارس کی مقدس کتابوں میں ایک ولی کا قول ہے "جس راستہ سے میں جاتا ہوں وہ راستہ اُسی شارع عام میں جا ملتا ہے جو تیری طرف جاتا ہے" "خداوند تعالےٰ نے بڑا چوڑا فرش بچھایا ہے اور اُس نے اُس میں طرح طرح کے خوشنما رنگ دیئے ہیں" بودھ مذہب کا پیرو بیان کرتا ہے "پاک آدمی مذہب کی ہر صورت کو تعظیم کی نگاہ سے دیکھتا ہے" "میرے مذہب کی رُو سے اعلےٰ اور ادنےٰ امیر اور غریب میں کچھ فرق نہیں ہے۔ آسمان کی طرح اس مذہب میں سب کے لئے گنجائش ہے اور پانی کی طرح یہ مذہب سب کو برابر دھو ڈالتا ہے" اہل چین کا قول ہے۔ "فراخ حوصلہ لوگ مختلف مذہبوں میں راستی کو معلوم کر لیتے ہیں اور کم حوصلہ شخص صرف اختلاف ہی پر نظر ڈالتے ہیں" ہندوؤں کی کتابوں میں لکھا ہے "یہ سوال صرف تنگ ظرف لوگ کیا کرتے ہیں "کیا یہ شخص اجنبی ہے یا ہماری قوم کا ہے؟" لیکن جو لوگ فراخ حوصلہ ہیں اور جن میں سب کی طرف سے محبت بھری ہوئی ہے اُن کے لئے تمام دُنیا صرف ایک کنبہ ہے" "بیدی پر خواہ کتنی ہی قسم کے پھول چڑھا دو آخر پوجا تو وہی ایک ہے" "فردوس ایک ایسا محل ہے جس کے بہت سے دروازے ہیں اور ہر ایک شخص اپنے اپنے راستہ سے اُس کے اندر داخل ہو سکتا ہے" عیسائی پوچھتا ہے "کیا ہم سب ایک ہی حقیقی باپ کے بچے نہیں ہیں؟" "خداوند تعالےٰ نے تمام قوموں کو روئے زمین پر رہنے کے لئے ایک ہی نسل سے بنایا ہے" پچھلے یعنی حال کے زمانہ کے ایک ولی کا قول ہے "جو بات انسان کی روح کے لئے مفید تھی خداوند تعالےٰ نے قدیم زمانہ کے لوگوں پر ظاہر کر دی اور جو بات آج کل انسان کی روح کے لئے مفید ہے وہ اس زمانہ میں ظاہر کرتا ہے +

ٹینسن جو انگریزوں میں ایک مشہور شاعر ہوا ہے اُس کا بیان ہے "میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نے خواب میں یہ دیکھا کہ میں نے پتھر پر پتھر جما کر ایک پاک گھر بنایا۔ یہ پاک گھر نہ بتکدہ تھا نہ مسجد تھی نہ گرجا تھا۔ لیکن ان سب سے بلند اور سیدھا سادہ تھا اور اس کا دروازہ ایزدی روح کے اندر آنے کیلئے ہمیشہ کھلا رہتا تھا اور اس پاک گھر میں راستی امن محبت اور انصاف نے آکر قیام کیا"۔

اصلی مذہب نہایت ہی خوشی پیدا کرنیوالی شے ہے جو انسان کی روح کو میسر آسکتی ہے اور جب ہم اصلی مذہب کو پہچان لینگے اور سمجھ جائینگے تو ہم معلوم کرینگے کہ وہ مذہب امن فرحت اور خوشی کا ذریعہ ہوگا نہ کہ رنج تاریکی اور اُداسی کا۔ اس صورت میں وہ مذہب سب کو دلکش معلوم ہوگا اور کوئی اُس کو بُرا نہ سمجھیگا۔ ہمارے مندروں گرجاؤں وغیرہ میں واعظ لوگوں کو چاہئے کہ ان بڑے بڑے مسئلوں کو بخوبی سمجھیں اپنا وقت اور توجہ اس بات پر دیں کہ عام لوگ اپنی اصلی ماہیئت کو اور لا انتہا ذات باری سے اپنے تعلقات اور یگانگت کو سمجھیں۔ اس سے ایسا سرور حاصل ہوگا اور اس قدر لوگوں کے جوق جوق مندروں میں آیا کرینگے کہ اُن کی دیواریں پھٹنے لگینگی اور متواتر ایسے خوشی کے نغمے راگ یا بھجن گائے جائینگے کہ تمام لوگ مذہب کو پسند کرنے لگینگے جو مذہب روزمرّہ کی زندگی میں کارآمد ہے اور اسی وجہ سے سچا اور اصلی مذہب ہے۔ تمام اصلی مذہب کا معیار یہ ہونا چاہئے کہ وہ اس دُنیا میں اور آج کل کے زمانہ میں روزمرہ کی زندگی کے لئے کس قدر مفید اور موافق ہے۔ اگر وہ مذہب اس معیار میں پورا نہیں اُترتا تو یہ جان لو کہ وہ مذہب نہیں ہے۔ ہمیں ایک ایسے مذہب کی ضرورت ہے جو روزمرہ اس دُنیا میں ہمارے لئے مفید اور کارآمد ہو۔ اور کسی مذہب میں وقت صرف کرنا گویا وقت کو ضائع کرنا ہے اور سوائے تضیع اوقات کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ جو ابدی زندگی ہم بسر کر رہے ہیں یہ زندگی اچھی طرح سے کٹیگی اگر ہم روزمرہ ہر لمحہ کو بڑی احتیاط اور ہوشیاری سے نیک کاموں میں صرف کریں۔ اگر ہم ایسا کرنے میں قاصر رہیں گے تو ہم کچھ بھی نہیں کرسکیں گے ؎

نہائیت اعلےٰ درجہ کی دولت حاصل کرنے کا طریق

اب اکثر یہ سوال ہوتا ہے کہ اس اعلےٰ نعمت کے حاصل کرنے کا کیا طریق

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو سکتا ہے - جن باتوں پر یہ عمل مبنی ہے وہ نہایت ہی عمدہ اور صحیح ہیں لیکن جس بات کے حاصل کرنے سے اس قدر عجیب و غریب نتائج پیدا ہوتے ہیں اُس کو ہم کس طرح عمل میں لا سکتے ہیں ؟ +

یہ طریق کچھ مشکل نہیں ہے بشرطیکہ ہم خود اس کو مشکل نہ بنالیں۔ بڑا لفظ جو کام میں لانا چاہیئے یہ ہے "آنے دو"۔ اس ایزدی رَو کو صرف اپنے نفس اور دل کے اندر آنے دو - جیسے کہ نالی کا منہ کھولنے سے اوپر کے حوض کا پانی نیچے کے کھیت میں خود بخود چلا جاتا ہے اور کھیت کو ہرا بھرا کر دیتا ہے اسی طرح گھٹ کا پٹ کھولنے سے اور خدا تعالےٰ کی طرف طبیعت کو رجوع کرنے سے یہ ایزدی رَو تمہارے اندر داخل ہو سکتی ہے - چونکہ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ اس لا انتہا زندگی اور طاقت کا ہم سے کیا تعلق ہے اور ہمارا اس سے کیا علاقہ ہے اس لئے یہاں صرف یہی کہنا کافی ہے کہ تم اس لا انتہا زندگی اور طاقت کے ساتھ اپنی یگانگت بخوبی معلوم کرو - سب سے اوّل ضروری چیز یہ ہے کہ نفس اور دل کا دروازہ کھلا رکھو اور اس طرح اس ایزدی رَو کو اندر آنے دینے کے لئے ہر دم طیار رہو بعد میں صدق دل سے اسی بات کی پُرجوش خواہش ظاہر کرو +

یہ بہتر ہوگا کہ اوّل ہی اوّل تم چند لمحہ کے لئے ہر روز تنہائی اور خاموشی کی جگہ میں چلے جایا کرو - یہاں پر کوئی بیرونی شے تمہارے مادی حواس میں خلل انداز نہ ہوگی - یہاں پر ایکانت میں بیٹھکر خدا کا دھیان لگاؤ اور ایزدی رَو کے اندر آنے کے منتظر رہو - امن و امان سے اس بات کی خواہش رکھو کہ یہ ایزدی رَو رفتہ رفتہ تمہاری روح پر غالب آجائے - جب یہ ایزدی رَو تمہاری روح پر قابو پالیگی تو پھر یہ تمہارے نفس میں ظاہر ہوگی اور یہاں سے تمہارے جسم کے ہر ایک حصہ میں پھیل جائیگی - پھر جس قدر تم اس ایزدی رَو کو آزادی سے اپنے اندر آنے دوگے اسی قدر تم میں ایک ایسی چپ چاپ امن پسند اور جگمگ کرنے والی طاقت پیدا ہو جائیگی کہ اس سے تمہارے جسم روح اور نفس میں باہمی موانست پیدا ہو جائیگی اور پھر ان میں یعنی تمہارے جسم روح اور نفس میں اور تمام دنیا کے لوگوں میں باہمی میل جول پیدا ہو جائیگا - اب تم گویا پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہو اور کلام ربانی تمہیں ہدایت کر رہا ہے - پھر جب تم اُترو تو اس ہدایت کو ذہن نشین کرلو - اور ہر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حالت میں یعنے جاگنے کام کرنے سوچنے چلنے پھرنے اور سونے کی حالت میں اس پر عمل کرو - اس طرح سے گو تم ہمیشہ پہاڑ کی چوٹی پر نہیں کھڑے ہو پھر بھی تم متواتر خوشنمائی الہام اور طاقت کو اپنے اندر محسوس کروگے +

علاوہ ازیں ایک زمانہ ایسا آئیگا جبکہ تم خواہ دفتر میں ہو جہاں سب لوگ اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں خواہ سڑک پر ہو جہاں غل غپاڑہ ہو رہا ہو جھٹ حالت تنہائی میں داخل ہو سکو گے - تمہیں صرف یہ کرنا ہوگا کہ اپنے خیالات کا جامہ اپنے گرد پہن لو یعنے اپنے خیالات میں محو ہو جاؤ اور یہ سمجھ لو کہ یہاں پر اور ہر جگہ لا انتہا ذات باری یعنے غیر محدود زندگی محبت دانائی امن طاقت اور افراط کی روح تمہیں ہدایت کر رہی ہے اور تمہاری نگرانی حفاظت اور رہنمائی کر رہی ہے - یہ وہ حالت ہے جس میں تم متواتر اور لگاتار دعا کرتے رہتے ہو - اسی کے معنے خداوند تعالےٰ کو پہچاننا اور اس کے احکام کی تعمیل کرنا ہے - اسی کو دوسری پیدائش یا نیا جنم لینا کہتے ہیں - اوّل پیدائش تو قدرتی ہے اور دوسری روحانی - اسی کے معنے ابدی زندگی اور نجات حاصل کرنا ہے خواہ ہر ایک شخص کا اعتقاد یا یقین جداگانہ ہو - کیونکہ خداوند تعالےٰ کا پہچاننا ہی ابدی زندگی ہے - اس حالت میں ہم گذشتہ زمانہ کی راگنیاں چھوڑ کر نئے قسم کے راگ گائینگے جن میں موجودہ زمانہ کی خوشنما اور ابدی حالت ظاہر ہوگی +

اگر تم اور میں چاہیں اور پختہ ارادہ کرلیں تو آج ہی اسی گھنٹے اور اسی منٹ میں ہمیں یہ حالت میسر آسکتی ہے - اور ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنا رُخ ٹھیک سمت میں کرلیں پھر ہم رفتہ رفتہ اس حالت کی تکمیل اور عروج کو پہنچ سکتے ہیں - اگر کوئی شخص اپنا رُخ ٹھیک ٹھیک پہاڑ کی سمت کو کرلے اور پھر صرف سیدھا چلا چلے تو خواہ وہ جلدی جلدی چلے خواہ آہستہ آہستہ چلے پہاڑ پر ضرور پہنچ جائیگا لیکن جب تک کہ کوئی شخص اپنا رخ ٹھیک سمت میں نہ کرے اور چلنا نہ شروع کرے تب تک وہ وہاں پر نہیں پہنچ سکتا - جرمنی کے ایک مشہور عالم شخص مسمے گیٹے کا قول ہے " اگر تم دل سے کسی کام کو کرنا چاہتے ہو تو اسی لمحہ سے فائدہ اُٹھاؤ اور جو کچھ تم کرسکتے ہو یا جو کچھ تمہارے خیال میں آسکتا ہے اُسے فوراً کرنا شروع کردو - جراءت یا حوصلہ جادو کا اثر رکھتا ہے - اور اس کے ساتھ ذہانت اور طاقت سب کچھ آجاتی ہے - صرف کام کرنے لگو اور پھر طبیعت میں جوش پیدا ہو جائیگا - شروع کرنیکی دیر ہے پھر کام خود بخود ہوئے چلا جائیگا اور اختتام کو پہنچ جائیگا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نوجوان گئوتم سدھارتھ نے یہ کہا تھا "مجھے معرفت کا راستہ سوجھ گیا ہے اور میں اپنا ارادہ پورا کرنے میں مصمم ہوں۔ میں ضرور ایک بدھ یا عارف بن جاؤنگا" اسی وجہ سے وہ صاحب کشف ہوگئے اور اسی زندگی میں انہوں نے نروان یعنی فنا فے اللہ کی حالت حاصل کرلی۔ بدھ کی تعلیم یہ تھی کہ اس جگہ اور اس وقت ہر ایک شخص اس حالت اور زندگی کو حاصل کرسکتا ہے۔ اسی وجہ سے وہ ہزاروں لاکھوں لوگوں کے ہادی بنے اور اُن کو راہ نجات پر لائے +

نوجوان حضرت عیسےٰ نے یہ کہا تھا "کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اب مجھے اپنے حقیقی باپ کا کام کرنا ضروری ہے"؟ اس کام کو اپنی زندگی کا اعلےٰ مقصد بناکر انہوں نے اس مسئلہ کو پوری پوری طرح سمجھ لیا کہ میں اور میرا حقیقی باپ ایک ہی ہیں۔ اس طرح سے اُنہوں نے اسی دُنیا میں رہکر فردوس کی سلطنت پر پورا پورا قبضہ کرلیا۔ اُن کی یہ تعلیم تھی کہ سب لوگ اسی دُنیا میں اور اسی وقت اس بات کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ بھی ہزاروں لاکھوں آدمیوں کے ہادی اور رہنما بنے اور اُنکی نجات کے باعث ہوئے

جہانتک عملی باتوں کا تعلق ہے ہم ساری دُنیا میں پھرکر یہی معلوم کرینگے کہ اس سے زیادہ عملی اور مفید ہدایت اور کچھ نہیں ہوسکتی کہ اول خداوند تعالےٰ کی سلطنت کا کھوج لگالو اور پھر راست روی یا نیکوکاری اور اور تمام چیزیں تم کو اس کے ساتھ مل جائینگی۔ اور جو کچھ ہم پہلے بیان کرچکے ہیں اس سے ہر ایک حق شناس اور دیانت دار شخص بخوبی سمجھ جائیگا کہ اس ہدایت کی کیا وجہ ہے اور یہ ہدایت کن کن قوانین یا اُصولوں پر مبنی ہے +

مجھے بذات خود ایسے شخصوں کا حال معلوم ہے جو لا انتہا زندگی کے ساتھ اپنی یگانگت سمجھنے اور ایزدی ہدایت کی رَو کو اپنے اندر آنے دینے سے ایسے کامل طور پر سلطنت ایزدی میں داخل ہوگئے ہیں کہ اُنہوں نے اپنی مجسم مثالوں سے اس بڑے اور ضروری مسئلہ کی صداقت کو پوری طرح سے ثابت کر دکھایا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اس طرح سے اپنی زندگی میں صرف عام یا سرسری ہدایت نہیں ملتی بلکہ دراصل پوری پوری بالتشریح ہدایت ملتی رہتی ہے۔ وہ محض اس بات کو سمجھکر زندگی بسر کرتے ہیں کہ ہم اور یہ لا انتہا طاقت دونو ایک ہی ہیں اور وہ متواتر اس لا انتہا طاقت کی ہدایت پر عمل کرتے ہیں اور اس طرح وہ ہمیشہ سلطنت فردوس میں رہتے ہیں۔ انہیں ہر ایک شے افراط سے حاصل ہے۔ انہیں کسی چیز کی کمی نہیں۔ جو کچھ مانگتے ہیں وہی ملجاتا ہے انہیں یہ نہیں سوچنا پڑتا کہ کیا کریں یا اُسے کس طرح کریں۔ اُن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی زندگی بیفکری کی زندگی ہے - انہیں کچھ فکر یا تردد نہیں کرنا پڑتا کیونکہ انہیں ہمیشہ یہ بات معلوم ہے کہ اعلےٰ تر طاقتیں رہنمائی اور ہدایت کرتی رہتی ہیں اور وہ ذمہ واری سے بری ہیں - اگر ان میں سے بعض شخصوں کا حال بالتفصیل دیا جائے اور خاصکر دو تین شخصوں کا ذکر مفصل کیا جائے جو اس وقت میرے دل میں ہیں تو ایسی باتیں معلوم ہونگی کہ بلا شک بعض لوگ تو اُن باتوں کو اگر معجزہ نہ سمجھینگے تو اُن کو ناقابل یقین تو ضرور سمجھینگے - لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ جو بات ایک شخص حاصل کر سکتا ہے اُسے سب لوگ حاصل کر سکتے ہیں - یہی در اصل قدرتی اور اصلی زندگی ہے - اور ہر ایک شخص کی روز مرہ کی زندگی اسی قسم کی ہو سکتی ہے اگر وہ اس اعلےٰ حقیقت کو سمجھکر اعلےٰ اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرے - اس طرح کی زندگی بسر کرنا اور اس کو بخوبی سمجھنا محض اُس ایزدی سلسلہ کی رَو میں داخل ہوتا ہے جو تمام کائنات میں جاری ہے - اور جب ایک دفعہ کوئی شخص اس سلسلہ میں داخل ہو جاتا ہے تو اُس وقت زندگی وبال اور مشکل نہیں معلوم ہوتی وہ روز مرّہ اس طرح آسانی سے اور باقاعدہ طور پر چلی جاتی ہے جیسے کہ جوار بھاٹا جاری رہتا ہے جیسے کہ سیارے اپنے اپنے چکّر میں گردش کرتے رہتے ہیں اور جیسے کہ موسموں کا تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے +

ہمیں اپنی زندگی میں تمام قسم کے جھگڑے شک و شبہ مصیبتیں بیماریاں خوف اور اندیشے اور دقتیں اس لئے آتی رہتی ہیں کہ ہم چیزوں کے ایزدی تسلسل کے مطابق زندگی نہیں بسر کرتے - اور جب تک ہم اس ایزدی تسلسل کو نہ سمجھیں گے تب تک یہ بیماریاں تکلیفیں وغیرہ برابر آتی رہینگی - رَو یا بہاؤ کے برخلاف چلنا مشکل اور سخت کام ہے اور اس میں کامیابی حاصل کرنا تحقیق نہیں - بہاؤ کے ساتھ چلنا اور اس طرح سے بڑی قدرتی طاقت کے عمل کا فائدہ اٹھانا آسان ہے اور اس میں کسی طرح کا خطرہ نہیں - لا انتہا زندگی اور طاقت سے اپنی یگانگت کو بخوبی سمجھنا گویا اس ایزدی تسلسل کی رَو میں داخل ہوتا ہے - جب ہم لا انتہا ذات باری کے ساتھ موانست حاصل کرتے ہیں تو ہم اپنے ارد گرد کی تمام چیزوں کے ساتھ اعلےٰ زندگی کے ساتھ اور تمام کائنات کے ساتھ بھی موانست حاصل کر لیتے ہیں - اور سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ اس سے ہم اپنے آپ سے موانست حاصل کرتے ہیں یہاں تک کہ جسم روح اور نفس بالکل ایک دوسرے کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں اور اس وجہ سے ہماری زندگی کامل اور مکمل ہو جاتی ہے +

اب آیندہ سے حسی زندگی ہم پر غالب نہیں ہو سکتی اور ہم اپنے حواس کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بس میں نہیں رہتے - ہماری مادی حالت ہماری ذہنی حالت کے قابو میں ہو جاتی ہے اور یہ ذہنی حالت روحانی حالت کے تابع ہوکر ہمیشہ الہام یا نور الٰہی سے منوّر ہوتی رہتی ہے - پس زندگی روکھی پھیکی اور یکطرفہ یا ادھوری نہیں رہتی بلکہ اس زندگی میں اُس کی تینوں حالتیں شامل ہوتی ہیں اور یہ زندگی نہایت خوشنما ہوتی ہے اور روزمرہ اس کی خوشی اور طاقت دوبالا ہوتی جاتی ہے - اس طرح سے یہ ہماری سمجھ میں آجاتا ہے کہ میانہ روی سب سے بہتر ہے - سخت نفس کشی کی زندگی اور عیاشی اور اوباشی کی زندگی یہ دونو اُس کی ضد ہیں - اور ان میں سے کوئی بھی بہتر نہیں - ہر ایک شے استعمال میں لانے کے لئے عطا ہوئی ہے لیکن ہر ایک شے کو عقلمندی سے کام میں لانا چاہیئے تاکہ اُس سے پورا پورا لطف حاصل ہوسکے +

چونکہ ہم نفس اور روح کی ان اعلےٰ تر حالتوں میں زندگی بسر کرتے ہیں اس لئے اس سے حواس کی بھی تربیت ہوتی ہے اور ہمیشہ کمالیت کے درجہ کو پہنچتے جاتے ہیں - جوں جوں جسم کم کثیف اور کم بھاری ہوتا جاتا ہے اور اُس کی بناوٹ اور ساخت زیادہ لطیف ہوتی جاتی ہے اُسی قدر تمام حواس زیادہ لطیف ہوجاتے ہیں - یہانتک کہ جن طاقتوں کو ہم اب اپنی نہیں سمجھتے وہ طاقتیں بتدریج ہم میں ترقی پاتی ہیں اس طرح سے ہم ایک بالکل قدرتی اور اصلی طریق سے دانائی کے بالائی طبقوں میں پہنچ جاتے ہیں جس سے کہ اعلےٰ تر قوانین اور مسئلے ہم پر منکشف ہو جاتے ہیں - جب ہم ان طبقوں میں پہنچ جاتے ہیں تو ہم اور لوگوں کی طرح قیاس نہیں دوڑاتے کہ فلاں فلاں شخصوں سے جو طاقتیں اور الہام منسوب کئے گئے ہیں آیا اُن میں یہ باتیں دراصل موجود تھیں یا نہیں بلکہ ہم خود صحیح صحیح حال معلوم کرسکتے ہیں - اور نہ ہم اُن شخصوں میں سے ہوتے ہیں جو عوام النّاس کو کسی اور کی سُنی سنائی بات پر ہدایت کرنیکی کوشش کرتے ہیں بلکہ جس بات کا ہم ذکر کرتے ہیں اُس کو ہم بخوبی جانتے ہیں اور اس طرح سے ہمارا کلام مستند ہوتا ہے - بہت سی باتیں ایسی ہیں جن کو ہم نہیں جان سکتے اور صرف اسی حالت میں جان سکتے ہیں جبکہ ہم اعلےٰ درجہ کی زندگی بسر کریں "جو شخص خداوند تعالےٰ کے احکام پر عمل کرتا ہے وہی اس مسئلہ کو سمجھ سکتا ہے" - پلوٹائنس نے یہ کہا تھا - جو نفس خدا کو دیکھنا چاہتا ہے اس کے لئے خود خدا بننا ضروری ہے - اس طرح سے جب ہم ان اعلےٰ تر قوانین اور مسئلوں کو خود بخوبی سمجھ سکینگے اور اپنے پر منکشف ہونے دینگے تو ہم بھی عارف بن جائینگے اور انہی باتوں کو اور لوگوں پر ظاہر کرسکینگے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب کوئی شخص اس اعلےٰ درجہ کے عرفان سے اپنی طاقتوں کو بخوبی سمجھنے لگتا ہے تو یہ شخص جہاں کہیں جاتا ہے اور اپنے ہمجنسوں سے ملتا ہے اُن سب میں ایسا دم پھونکتا ہے کہ ان میں بھی اُسی قسم کی طاقت جوش مارنے لگتی ہے ہم متواتر اور لوگوں میں ویسے ہی اثر پیدا کرتے رہتے ہیں جو ہماری زندگی میں نمایاں ہیں۔ ہم یہ کام اسی طرح کرتے ہیں جیسے کہ ہر ایک پھول میں سے اُسی کی نرالی خوشبو یا بدبو نکلتی رہتی ہے۔ گلاب کا پھول اپنی خوشبو ہوا میں پھیلاتا ہے اور جو لوگ اس کے پاس آتے ہیں اس خوشبو کے نکلنے سے تازہ دم اور بشاش ہو جاتے ہیں۔ ایک زہریلی قسم کی گھاس پات اپنی مکروہ بو پھیلاتی ہے۔ اس سے تازگی یا فرحت کچھ بھی حاصل نہیں ہوتی اور اگر کوئی شخص اس کے پاس بہت دیر تک رہے تو ممکن ہے کہ اس کی بدبو سے وہ بیمار ہو جائے ÷

زندگی جس قدر اعلےٰ تر ہوگی اسی قدر اس میں سے زیادہ جوش دلانیوالی اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے والی تاثیریں ظہور میں آئینگی۔ اور جس قدر زندگی ادنےٰ درجہ کی ہوگی اسی قدر اس میں سے زیادہ مضر تاثیریں اُس کے قرب و جوار کے لوگوں پر ظاہر ہونگی۔ ہر ایک شخص کسی نہ کسی قسم کی تاثیر برابر پھیلاتا رہتا ہے اور آوروں پر اپنا اثر پیدا کرتا ہے ÷

جو ملاح ہندوستان کے بحیروں میں جہاز رانی کرتے ہیں اُن سے ہم نے سنا ہے کہ بعض جزیروں میں سے دُور ہی سے سمندر پر ہو کر چندن کی خوشبو آنے لگتی ہے۔ اس لئے وہ صرف خوشبو سے اُن جزیروں کو دیکھنے سے پہلے ہی بتا سکتے ہیں کہ وہ جزیرے قریب آ گئے ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ایسے جسم میں ایک ایسی روح کا ہونا کس قدر مفید ہوگا کہ جب تم اِدھر اُدھر جاؤ تو ایک زود رس اور خاموش طاقت تم میں سے نکلے جس کو سب لوگ محسوس کریں اور جس کا اثر سب پر ہو۔ تاکہ تم میں سے ایک آواز غیب یا خدا کی وحی نکلے اور جہاں کہیں تم جاؤ برابر برکت پھیلاتے جاؤ۔ تاکہ تمہارے دوست اور سب لوگ یہ کہیں "اِن کے آنے سے ہمارے گھروں میں امن اور خوشی آتی ہے۔ اِن کا آنا مُبارک ہے"۔ تاکہ جب تم سڑک پر سے گزرتے ہو تو تھکے ماندے اور نیز گنہگار مرد اور عورتوں میں کسی قدر ایزدی اثر محسوس ہو جس سے ان میں نئی خواہشیں اور نئی زندگیاں پیدا ہوں۔ اور جس سے گھوڑا بھی جب تم اُس کے پاس سے گزرو تمہاری طرف ایک بڑی آرزو اور شوق سے دیکھے اور سر جھکائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب انسان کی روح میں ایزدی روح داخل ہوجاتی ہے تو اُس میں اِس قسم کی زود رس طاقتیں مہیا ہوجاتی ہیں - یہ جاننا کہ اس دنیا میں اور اس وقت ہمیں ایسی زندگی میسر آسکتی ہے اس سے ہر ایک شخص کو از حد خوشی پیدا ہوتی ہے - اور جب زندگی اس حالت میں داخل ہوجاتی ہے تو کم از کم ایک راگ میں مندرجہ ذیل قسم کے خیالات اور تاثرات ظاہر ہونگے ÷

"اہا میں ہمیشہ کے لئے اس قادر مطلق میں موجود ہوں - میرے نزدیک تمام چیزیں ایزدی ہیں - میں فردوس کی شیریں روٹی کھاتا ہوں اور فردوس کا امرت پانی پیتا ہوں - جب میں چمکتی ہوئی قوس قزح کے سرخ نیلے اور سنہری رنگوں کی شعاعیں دیکھتا ہوں تو اُن کی روشنی میں مجھے عشق الٰہی نظر آتا ہے - مندرجہ ذیل چیزوں کو دیکھکر میری روح وجد میں آجاتی ہے - اور میرے حواس خوشی میں محو ہوجاتے ہیں - خوش الحان چہکیلے پرندے جو گاتے رہتے ہیں - خوشنما پھول جو کھلتے رہتے ہیں اور جن کی عمدہ مہک چاروں طرف خوشبو ہی خوشبو پھیلا دیتی ہے - صبح کے رنگ جو بڑے آب و تاب سے نکلتے ہیں - اور شب ماہ کی شاندار چمک" ÷

جب کوئی شخص لا انتہا زندگی اور طاقت سے اپنی یگانگت کو بخوبی سمجھتا ہے اور اس میں متواتر زندگی بسر کرتا ہے تب اور باقی چیزیں اُسے خود بخود مہیا ہوجاتی ہیں - اسی طرح کی زندگی بسر کرنے سے ایسی شاندار اور خوشنما چیزیں میسر آتی ہیں اور ایسی خوشی حاصل ہوتی ہے جو وہی زندگی محسوس کرسکتی ہے جس کا تعلق ذات باری کی لا انتہا طاقت سے ہوتا ہے - اسی طرح کی زندگی بسر کرنے سے دُنیا میں رہکر بہشت کی عمدہ سے عمدہ نعمتیں حاصل ہوجاتی ہیں - اسی طرح سے ہم بہشت کو زمین پر لے آتے ہیں یا یہ کہو کہ زمین کو بہشت پر لے جاتے ہیں - اسی طرح سے ہم کمزوری اور کم ہمتی کو طاقت میں غم و الم کو خوشی میں خوف اور اندیشوں کو یقین میں اور خواہشوں اور تمناؤں کو حصول مدعا میں تبدیل کرسکتے ہیں - اسی طرح سے ہم کامل امن طاقت اور ہر ایک شے کثرت یا افراط سے حاصل کرسکتے ہیں - اسی طرح سے انسان لا انتہا ذات باری سے وصل حاصل کرتا ہے ÷

مفید عام پریس لاہور میں باہتمام لالہ موتی رام منیجر چھپی - ۱۹۲۷ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نئی کتاب

"روحانی عروج"

جس کو لالہ منشی لعل صاحب ایم۔ اے
نے مسٹر جیمز ایلن صاحب کی انگریزی
کتاب موسومہ ٹروم پلورٹی ٹو پور سے اردو
میں ترجمہ کیا ہے۔ چھپ کر تیار ہے۔ جو
شائقین کے لئے بہت مفید ہوگی۔

قیمت ... ... صرف آٹھ آنے (۸/)

المشتہران

رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز۔ لاہور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رُوحانی عُروج

جسے

منشی لعل ایم۔اے
سابق اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور

نے

جیمز ایلن صاحب کی انگریزی کتاب موسومہ
فروم پوورٹی ٹو پوور سے اُردو میں ترجمہ کیا

لاہور
رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز
ایجوکیشنل پبلشرز

سنہ ۱۹۲۶ء

جملہ حقوق محفوظ ہیں

دفعہ ۳ تعداد ۱۰۰۰ قیمت ۸/

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فہرست مضامین

حصّہ اوّل

مضمون	صفحہ
مصیبت سے سبق	۱
دنیا ذہنی حالتوں کا ایک عکس یا پرتو ہے	۶
ناپسندیدہ حالتوں میں سے نکلنے کا راستہ	۱۲
خیال کی پوشیدہ طاقت - انسان کی قوتوں کو قابو میں رکھنا اور راہ راست پر لانا	۲۵
صحت - کامیابی اور طاقت حاصل کرنے کا راز	۳۳
وافر خوشی کا کیا باعث ہے؟	۴۴
اقبال مندی یا عروج کی اصلیّت کو سمجھنا اور اسے تحصیل کرنا	۵۱

حصّۂ دوم

مراقبہ کی طاقت	۵۴
دو حاکم - خودی اور معرفت	۶۴
روحانی طاقت کا حاصل کرنا	۷۴
بے غرضانہ محبّت کا سمجھنا اور حاصل کرنا	۸۰
ذات لا انتہا میں داخل ہونا	۹۳
ولی - رشی منی اور نجات دہندے - قانون خدمت ..	۱۰۱
کامل اطمینان یا پرم شانتی کا میسّر ہونا	۱۱۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Y620 Y620 29086

حصّۂ اوّل

مصیبت سے سبق

بے چینی - تکلیف اور رنج زندگی کے ساتھ وابستہ ہیں - دنیا بھر میں کوئی شخص ایسا نہیں - جس کے دل میں دکھ کا کانٹا نہ چبھا ہو - جس کے خیال نے مصیبت کے تاریک سمندر میں غوطے نہ کھائے ہوں اور جس کی آنکھوں سے لاانتہا رنج کے گرم گرم آنسو نہ بہے ہوں - کوئی خاندان ایسا نہیں - جہاں بڑے بڑے خانہ برباد اور مہلک امراض یعنی بیماری اور موت نے قدم نہ رکھا ہو - جس کے باعث ایک دل دوسرے دل سے جدا ہو گیا اور کل پر مصیبت اور رنج کی حالت طاری ہو گئی - یہ دنیاوی مصیبت بڑی سخت ہے اور ظاہر میں اس سے رہا ہونا غیر ممکن سا معلوم ہوتا ہے - اور تمام شخص کم و بیش اس مصیبت کے پنجوں میں گرفتار رہ چکے ہیں اور دکھ درد اور تکلیف تمام بنی نوع کے لئے موجود ہے - کیا سچ کہا ہے ؎

نانک دکھیا سب سنسار + سو سکھیا جس نام ادھار

اس سخت مصیبت سے نکلنے کی غرض سے - یا اس کے دکھ کو کسی قدر کم کرنے کے لئے تمام لوگ کیا مرد کیا عورت اندھا دھند بے شمار ترکیبیں اختیار کرتے ہیں - اور بے سوچے سمجھے ایسی پگ ڈنڈیوں پر چلتے ہیں - جن کے ذریعہ وہ اپنی خام خیالی سے پائدار اور مستمرہ خوشی حاصل کرنے کی امید رکھتے ہیں - مثلاً بعض شرابی اور تماش بین ہیں جو خواہش نفسانی میں پھنس کر عیش و عشرت کرتے ہیں اور خوشی مناتے ہیں - بعض شخص طرح طرح کے کھانے پینے اور پہننے کا شوق رکھتے ہیں - اور رات دن اسی جستجو میں رہتے ہیں کہ نئی نئی اور لذیذ نعمتیں ان کے لئے مہیا کی جائیں - بعض ایسے ہیں جو دولت یا شہرت کے خواہشمند ہیں اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس مدعا کے حاصل کرنے میں اور تمام چیزوں کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔ اور بعض شخص ایسے ہیں جو مذہبی رسومات کے پورا کرنے میں ہی تسکین معلوم کرتے ہیں۔ غرضیکہ ہر ایک شخص اپنے اپنے خیال کے مطابق اس مصیبت سے بچنے کے لئے خوشی کا متلاشی ہے +

اور سب کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب ہم بڑے انند میں ہیں۔ اور ان کی روح کچھ عرصے کے لئے اس عارضی خوشی میں مستغرق ہو جاتی ہے۔ اور اس سرور میں موجودہ مصیبت کو بھول جاتی ہے۔ لیکن ہائے افسوس! آخرش اس غیر محفوظ روح کو بیماری چپکے چپکے آدبائتی ہے۔ یا کوئی بڑا بھاری رنج اس پر چھا جاتا ہے یا کوئی سخت صدمہ یکایک نازل ہو جاتا ہے اور اس کی تمام خیالی خوشی خاک میں مل جاتی ہے۔ اور اس کی خوشی کی عمارت منہدم ہو کر پاش پاش ہو جاتی ہے +

پس ہر ایک شخصی یا ذاتی خوشی کے لئے تکلیف موجود ہے۔ جو بمنزلہ تلوار کے اُس پر گر کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتی ہے۔ اور جو شخص علم یا گیان سے بے بہرہ ہے اُس کی روح کو کچل کر اس کا سنیاناس کر دیتی ہے +

دیکھو بچہ چاہتا ہے کہ میں جوان مرد یا عورت بن جاؤں۔ مرد اور عورت اس بات کا افسوس کرتے ہیں کہ ہائے ہماری بچپن کی خوشی جاتی رہی۔ مفلس شخص افلاس کی زنجیروں میں جکڑا ہوا پنجرے میں بند شیر کی طرح غراتا رہتا ہے۔ اور غصہ میں رہتا ہے اور دولتمند شخص کو اکثر مفلس ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ یا وہ دنیا میں کسی خیالی خوشی کی تلاش میں پھرتا رہتا ہے۔ بعض اوقات روح کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک خاص مذہب اختیار کر کے یا ایک ذہنی فلسفہ قبول کر کے یا ایک ذہنی نفیس خیال اپنے دل میں پیدا کر کے امن اور خوشی کے معراج کو پہنچ گئی ہے۔ لیکن بعد ازاں کسی غالب تحریص یا ترغیب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ مذہب غیر مکمل ہے یا وہ قیاسی فلسفہ بالکل نکما ہے اور اس سے روح کو ذرا بھی تقویت نہیں ہوتی۔ یا وہ ذہنی اور خیالی مورت یا بت جس پر وہی پوجاری برسوں سے محنت کر رہا تھا ایک دم میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اس کے پاؤں میں آن پڑتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اب سوال یہ ہے کہ کیا اس دکھ درد اور مصیبت سے نکلنے کا کوئی راستہ ہی نہیں۔ کیا ایسے وسائل نہیں ہیں جن سے مصیبت کی زنجیریں ٹوٹ سکیں۔ کیا مستمرہ خوشی۔ پائدار بہبودی اور دائم امن یونہی نرے بیہودہ خیال ہیں؟ نہیں۔ یہ سب باتیں محض خواب وخیال نہیں ہیں۔ ہاں ایک طریقہ ہے جس سے کہ مصیبت ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو سکتی ہے۔ ایک ترکیب ہے جس سے بیماری افلاس یا اور کوئی بدبختی کی حالت ہمیشہ کے لئے دور ہو سکتی ہے۔ ایک سبیل ہے جس کے ذریعہ دائم بہبودی قائم ہو سکتی ہے۔ اور بدبختی کے آنے کا پھر بالکل خطرہ نہیں رہتا۔ ایک عمل ہے جس کے باعث لگاتار اور لا انتہا امن اور برکت حاصل ہو سکتی ہے۔ اور جس طریق سے یہ اعلےٰ درجہ کی نعمت میسر آسکتی ہے اس کا آغاز یہ ہے کہ اوّل مصیبت کی ماہیت کو ٹھیک طور پر بخوبی سمجھا جائے۔

مصیبت سے منکر ہونا یا اس کا کچھ خیال نہ کرنا کافی نہیں ہے۔ بلکہ یہ ضروری ہے کہ ہم مصیبت کو سمجھیں۔ خداوند تعالےٰ سے یہ دعا مانگنا کافی نہیں ہے کہ وہ ہماری مصیبت کو دور کرے۔ بلکہ تمہیں یہ تحقیق کرنا چاہئے کہ یہ مصیبت کیوں ہے اور تمہیں اس سے کیا سبق مل سکتا ہے۔ جن زنجیروں سے تم جکڑے ہوئے ہو اُن پر غصہ اتارنا اور چڑ چڑانا لاحاصل ہے۔ بلکہ تمہیں یہ جاننا چاہئے کہ تم کیوں جکڑے ہوئے ہو اور کس طرح جکڑے ہوئے ہو۔ پس اے ناظرین تمہیں اپنے آپ کو اس دنیا کے گورکھ دھندے سے علیحدہ کر کے اپنی حالت پر غور کرنا چاہئے اور اس حالت کو بخوبی سمجھنا چاہئے۔ تمہیں تجربے کے مدرسے میں نافرمانی چھوڑ کر کامل اطاعت اختیار کرنی چاہئے۔ اور انکساری اور حکم سے وہ سبق سیکھنے شروع کر دینے چاہئیں جو تمہاری بہبودی کے لئے اور تمہیں آئندہ حالتِ کمالیت پر پہنچانے کے لئے دئے جاتے ہیں۔ کیونکہ صحیح صحیح غور کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ مصیبت اس دنیا میں ایک لاانتہا طاقت یا اصول نہیں ہے۔ بلکہ یہ انسانی تجربہ کی ایک سرسری صورت ہے اور اس لئے جو شخص سیکھنا چاہتے ہیں ان کے لئے مصیبت ایک ہادی اور معلّم کا کام دیتی ہے۔ مصیبت کوئی مطلق یا مجرد شے تم سے علیحدہ نہیں ہے۔ یہ تمہارے ہی دل کا اثر ہے۔ اور اگر تم تحمل سے اپنے دل کا بغور معائنہ کرو گے اور اسے راہ راست پر لاؤ گے۔ تو تمہیں رفتہ رفتہ مصیبت کی اصلیت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور ماہیت معلوم ہو جائیگی اور پھر تم ضرور اس کی مکمل طور پر بیخ کنی کر سکو گے +
ہر ایک قسم کی مصیبت کا مدعا اصلاح کرنا اور کسی برائی کا دفع کرنا ہوتا ہے اور اس لئے وہ مصیبت ہمیشہ کے لئے نہیں رہتی - اس مصیبت کے دل میں گھر کرنے کی وجہ جہالت ہے - یعنی چیزوں کی اصلی ماہیت اور ان کے تعلقات کی ناواقفیت ہے - اور جب تک ہم اس جہالت - گمراہی یا ناواقفیت کی حالت میں رہیں گے تب تک ہم ضرور مصیبت میں مبتلا رہینگے - اس کائنات میں کوئی مصیبت ایسی نہیں جو جہالت سے پیدا نہیں ہوئی ہو - اور جو ہمیں اعلیٰ ترعقلمندی اور دانائی کے راستے پر نہ لے جائے اور پھر غائب نہ ہو جائے بشرطیکہ ہم اس سے نصیحت یا سبق سیکھنے کے لئے تیار ہوں - یعنی ہر ایک مصیبت جہالت سے پیدا ہوتی ہے اور اس سے کوئی نہ کوئی کارگر یا مفید نصیحت مل سکتی ہے - لیکن انسان مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں اور اس سے نکلتے نہیں کیونکہ وہ اُس سے نصیحت حاصل کرنا نہیں چاہتے مجھے ایک بچے کا حال معلوم ہے کہ ہر روز رات کے وقت جب اس کی ماں اُسے سُلانا چاہتی تو وہ برابر چلاتا اور روتا رہتا تھا اس لئے کہ اس کو شمع سے کھیلنے کی اجازت مل جائے - ایک روز رات کو جب اس کی ماں ایک لمحہ کے لئے اُسے چھوڑ کر باہر گئی - تو بچے نے شمع پکڑ لی - اس کا جو لازمی نتیجہ ہونا تھا سو ہوا - اور پھر بچے نے شمع سے کھیلنے کا نام نہ لیا - اس بچہ نے اپنی اس بیوقوفانہ حرکت سے اطاعت کا سبق بخوبی سیکھ لیا اور یہ معلوم کر لیا کہ آگ کی خاصیت جلانا ہے - اور اس حادثہ سے تمام گناہ اور مصیبت کی اصلیت حقیقت اور اس کے آخری انجام کی بخوبی تشریح و توضیح ہو جاتی ہے جس طرح کہ بچے نے آگ کی اصلی ماہیت کی ناواقفیت کی وجہ سے تکلیف اُٹھائی تھی - اسی طرح اس سے بڑی عمر کے بچے اس وجہ سے تکلیف اٹھاتے ہیں کہ جن چیزوں کے لئے وہ روتے ہیں اور جن کو پانے کی کوشش کرتے ہیں ان کی اصلیت سے بے بہرہ ہیں اور اسی لئے جب وہ چیزیں انہیں مل جاتی ہیں تو نقصان اٹھاتے ہیں - فرق صرف اتنا ہے کہ بڑی عمر کے بچوں کی حالت میں جہالت اور مصیبت زیادہ دبیز پا ہوتی ہے اور مخفی رہتی ہے +
مصیبت یا بدی کو ہمیشہ تاریکی سے اور برکت یا نیکی کو روشنی سے بطور علامت تعبیر کرتے ہیں - اور اس علامت میں پوری پوری اصلیت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہاں ہے۔کیونکہ جس طرح روشنی ہمیشہ تمام کائنات پر پھیل جاتی ہے اور تاریکی ایک چھوٹے سے جرم کا صرف ایک دھبا یا سایہ ہے جو اس لاانتہا روشنی کی چند کرنوں کو پھیلنے سے روک دیتا ہے۔اسی طرح اعلےٰ نیکی کی روشنی وہ مثبت اور جاں بخش طاقت ہے جو تمام کائنات میں پھیل جاتی ہے۔اور مصیبت یا بدی خودی کا وہ جزوی اور ناچیز سا سایہ ہے جو داخل ہونے والی اور پھیلنے والی منور کرنوں کو بیچ میں روک کر اندر آنے سے بند کر لیتا ہے۔جب رات دنیا کو اپنے سیاہ اور تاریک چوغہ کا لباس پہناتی ہے۔وہ تاریکی خواہ کتنی ہی گہری کیوں نہ ہو۔تو یہ تاریکی ہمارے چھوٹے سے سیارے کے صرف آدھے حصے کو ڈھانپتی ہے۔اور برعکس اس کے اور کل کائنات جیتی جاگتی روشنی سے منور رہتی ہے۔اور ہر ایک روح کو معلوم ہے کہ وہ صبح ہوتے ہی روشنی میں اُٹھیگی۔پس یہ جان لو کہ جب رنج تکلیف یا مصیبت کی سیاہ رات تمہاری روح پر غلبہ پاتی ہے اور تم تھکے ماندے بیقرار قدموں سے ادھر ادھر ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہو۔تو تم خوشی اور برکت کی لاانتہا روشنی کے اور اپنے درمیان اپنی ہی ذاتی خواہشوں کو بیچ میں ڈالتے ہو۔اور جو تاریک سایہ تمہیں ڈھانپ رہا ہے وہ تمہارا ہی سایہ ہے۔اور کسی چیز کا سایہ نہیں ہے۔اور جس طرح کہ بیرونی تاریکی صرف ایک منفی سایہ ہے۔ایک غیر حقیقی شے ہے جو نہ کہیں سے آتی ہے اور نہ کہیں جاتی ہے اور نہ جس کا کوئی مستقل مکان ہے۔اسی طرح اندرونی تاریکی بھی ایک منفی سایہ ہے۔جو خود بخود ظاہر ہونیوالی اور منور روح پر سے ہو کر گذر جاتا ہے +

بعض شخص شاید یہ کہیں "تو پھر تم اس مصیبت کی تاریکی میں سے گذرتے ہی کیوں ہو؟" اس کا جواب یہ ہے کہ جہالت اور ناواقفیت کے سبب سے تم نے خود اس تاریکی میں سے گذرنا پسند کیا ہے اور ایسا کرنے سے تم بھلائی اور برائی دونو کو بخوبی سمجھ سکو گے۔اور تاریکی میں گذرنے کے باعث روشنی کی زیادہ قدر کر سکو گے۔چونکہ مصیبت یا برائی ٹھیک ٹھیک جہالت سے پیدا ہوتی ہے۔اس لئے جب مصیبت کے سبق پوری طرح سے سیکھ لئے جائینگے تو جہالت دور ہو جائیگی اور اس کی بجائے دانائی آجائیگی۔لیکن جس طرح کہ نافرمانبردار بچہ مدرسہ کے سبق سیکھنے سے انکار کرتا ہے۔اسی طرح ممکن ہے کہ لوگ تجربہ سے سبق حاصل کرنا نہ چاہیں اور اس وجہ سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمیشہ کے لئے تاریکی میں رہیں اور بیماری مایوسی اور رنج کی قسم سے متواتر سزائیں بھگتتے رہیں۔ پس جو شخص اپنے تئیں اس موجودہ مصیبت سے رہا کرنا چاہتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ سیکھنے کے لئے رضا مند اور تیار رہے اور اپنی طبیعت کو قابو میں رکھنا اور تربیت دینا سیکھے۔ جس کے بغیر دانائی کا کوئی شمہ یا مستقل خوشی اور امن کبھی حاصل نہیں ہو سکتا +

ممکن ہے کہ ایک شخص اپنے تئیں ایک اندھیری کوٹھری میں بند کرلے اور روشنی کی موجودگی سے بالکل منکر ہو جائے۔ لیکن روشنی باہر ہر جگہ موجود ہے۔ اور تاریکی صرف اُسی شخص کی چھوٹی سی اندھیری کوٹھری میں رہتی ہے۔ اسی طرح ممکن ہے کہ تم صداقت یا علم حقیقی کی روشنی کو اپنے اندر نہ آنے دو۔ یا برعکس اس کے یہ بھی ممکن ہے کہ تم نے اپنے گرد جو تعصب خود پسندی اور گمراہی کی دیواریں بنا رکھی ہیں۔ تم اُن کو ڈھانا شروع کر دو۔ اور پُر جلال اور حاضر و ناظر روشنی کو اندر آنے دو +

اپنے اندرونی آئینہ میں بغور معائنہ کرو اور اپنے گریبان میں خود منہ ڈال کر دیکھو اور اس امر کو حقیقی طور پر معلوم کرنے کی کوشش کرو۔ اور اسے صرف ایک قیاس ہی نہ سمجھو۔ کہ مصیبت ایک گزرنے والی صورت ہے۔ اور یہ تمہارا اپنا ہی پیدا کیا ہُوا سایہ ہے۔ کہ تمام تکلیفیں رنج اور مصائب تم پر ایک اٹل اور مکمل قانون کے مطابق نازل ہوئی ہیں۔ اس لئے کہ تم ان کے مستوجب ہو اور تمہیں ان کی ضرورت ہے اور اس لئے کہ تم اُن مصیبتوں کو برداشت کرنے سے اور اُن کی اصلیت کو بخوبی سمجھنے سے زیادہ مضبوط۔ عاقل اور شریف بن جاؤ۔ جب تم اس بات کی اصلیت کو بخوبی سمجھ جاؤ گے۔ تو تم اپنی حالت میں خود معقول تبدیلی کر سکو گے۔ تمام مصیبت کو نیکی میں تبدیل کر سکو گے اور مکمل طور سے اپنی زندگی کے لئے عمدہ سامان معاش و معاد مہیا کر سکو گے +

دنیا ذہنی حالتوں کا ایک عکس یا پرتو ہے

جیسے تم ہو ویسی ہی تمہاری دنیا ہے۔ تم دنیا کی ہر ایک شے کو اپنے اندرونی تجربہ کے موافق خیال کرتے ہو۔ تمہارے باہر خواہ کچھ ہی ہو اس سے کچھ بحث نہیں۔ کیونکہ ہر ایک بیرونی شے تمہاری اندرونی علمی حالت کا عکس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔تمہاری اندرونی حالت پر بہت کچھ دار و مدار ہے۔کیونکہ ہر ایک بیرونی شے تمہارے اندرونی آئینہ کے تمہیں مطابق نظر آئیگی۔ اور اُس پر اُسی آئینہ جیسا رنگ چڑھ جائیگا +

جو کچھ تمہیں بالتحقیق معلوم ہے وہ سب تمہارا ذاتی تجربہ ہے۔ اور جو کچھ تم آئندہ معلوم کروگے۔ وہ ضرور تمہارے تجربہ میں آئیگا اور تمہارا اپنا ہی جزو بن جائیگا +

تمہاری دنیا۔ تمہارے ہی خیالات۔خواہشیں اور بلند نظریاں ہیں اور تم جو کچھ اس دنیا میں نہایت خوبصورت۔خوشنما اور دلکش یا نہائت بدصورت۔ تکلیف دہ اور رنج آمیز دیکھتے ہو۔یہ سب تمہارے ہی اندرونی خیالات کا ظہور ہے۔ اپنے ہی خیالات کے ذریعہ تم اپنی زندگی اپنی دنیا اور اپنی کائنات کو سُدھار سکتے ہو یا بگاڑ سکتے ہو۔جیسی عمارت تم اپنے اندر اپنی قوت غور و خوض کے ذریعہ بنا کر کھڑی کروگے تمہاری بیرونی زندگی اور حالت یا یہ کہو کہ تمہارے افعال و حرکات ویسی ہی شکل اختیار کر لینگے۔قانون انعکاس کے مطابق جو کچھ تمہارے باطن میں ہے وہی کبھی نہ کبھی ظاہر میں نمودار ہوجائیگا۔اور تم اس دنیا میں اسی کے مطابق کارروائی کروگے۔جو روح ناپاک کمینی اور خود غرض ہے۔وہ لاکلام مصیبت اور تباہی کی طرف جا رہی ہے اور برعکس اس کے جو رُوح پاکیزہ اور شریف ہے اور خود غرضی سے مبرّا ہے وہ ضرور خوشی اور عروج کی طرف چل رہی ہے۔ہر ایک رُوح اپنی ہی شے کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور جو شے کہ خاص اس کی نہیں ہے ہرگز اس کی طرف نہیں آسکتی۔اس امر کو بخوبی ذہن نشین کرنے کے لئے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔کہ قانونِ ایزدی ایک کلیہ قانون ہے۔اور سب پر حاوی ہے۔جو واقعات کہ ہر ایک شخص کو اس کی زندگی میں پیش آتے ہیں اور جو اس کی زندگی کو سُدھارتے اور بگاڑتے ہیں۔وہ اُسی شخص کی اندرونی ذہنی زندگی کا نتیجہ ہیں۔ ہر ایک روح میں مختلف طرح کے بہت سے تجربے اور خیالات بھرے ہوئے ہیں۔اور جسم اُن کے اظہار کا ایک برملا ذریعہ ہے۔پس جیسے تمہارے خیالات ہیں ویسے ہی تم خود ہو۔اور تمہارے چاروں طرف جو جاندار اور بیجان دنیا موجود ہے وہ سب تمہارے خیالات میں ملبس ہوکر ویسی ہی صورت اختیار کر لیتی ہے" جو کچھ کہ ہم ہیں اپنے ہی خیالات کا نتیجہ ہیں۔ ہماری موجودہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہستی ہمارے ہی خیالات پر مبنی ہے اور ہمارے ہی خیالات سے مرکب ہے"
یہ بدھ جی مہاراج کا قول تھا اور اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی انسان
سکھی یا خوش ہے تو اس کی یہ وجہ ہے کہ وہ خوشی کے خیالات میں محو رہتا
ہے یا یہ کہو کہ ہمیشہ آنند میں مگن ہے۔ اور اگر کوئی انسان دُکھی یا بد بخت
ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مایوسی اور ضعیف العقلی کے خیالات میں غرق
رہتا ہے۔ خواہ کوئی شخص ڈرپوک ہو یا نڈر۔ بیوقوف ہو یا عقلمند۔ دُکھی ہو یا
سُکھی۔ اُس رُوح کے اندر اُس کی اپنی حالت یا حالتوں کا باعث موجود ہے
اور اس کے باہر ہرگز نہیں۔ اور اب مجھے سب لوگ مل کر یہ کہتے ہوئے سنائی
دیتے ہیں "لیکن تمہارے اس بیان سے کیا تمہارا یہ منشا ہے کہ بیرونی حالتیں ہماری
طبیعتوں پر کچھ بھی اثر پیدا نہیں کرتیں؟" میں یہ نہیں کہتا لیکن میں یہ کہتا
ہوں اور جو کچھ میں کہتا ہوں اُس کو میں ایک حکمی اور بے خطا مسئلہ جانتا ہوں۔
اور وہ مسئلہ یہ ہے۔ بیرونی حالتیں یا واقعات تم پر اُتنا ہی اثر پیدا کر سکتے
ہیں۔ جتنا کہ تم چاہو۔ تم واقعات کے بس میں ہو جاتے ہو یا بیرونی واقعات تم
پر غالب آجاتے ہیں۔ اِس لئے کہ تم غور و خوض کی اصلیت اور طاقت اور اُس کے
فائدے یا استعمال کو ٹھیک ٹھیک نہیں سمجھ سکتے۔ تمہیں یہ اعتقاد ہے کہ بیرونی چیزوں
میں تمہاری زندگی کو سُدھارنے اور بگاڑنے کی طاقت ہے۔ اور یاد رکھو کہ اس
چھوٹے سے لفظِ اعتقاد پر ہماری تمام خوشی اور رنج کا دار و مدار ہے۔ اس اعتقاد
کے باعث تم اُن بیرونی چیزوں کے قابو میں ہو جاتے ہو اور اس بات کے
معترف ہوتے ہو کہ ہم اِن کے غلام ہیں اور یہ ہماری ہر طرح پر مالک ہیں۔ اور
اِس اعتقاد کے باعث تم آپ اِن بیرونی چیزوں میں ایسی طاقت عطا کرتے ہو۔
جو خود اُن میں نہیں ہے۔ اور تم دراصل نرے واقعات کے بس میں ہی
نہیں ہو جاتے بلکہ اُن کے باعث خوشی یا رنج۔ بیم یا رجا۔ طاقت یا کمزوری
محسوس کرنے لگتے ہو۔ اور یہ تمام قسم کے تاثرات تمہارے ہی خیالات نے
اُن واقعات میں پیدا کر دئے ہیں +

مجھے دو شخصوں کا حال معلوم ہے کہ ابتدائے عُمر میں اُن کی سالہا سال کی
کمائی جاتی رہی۔ ایک کو تو اس سے بہت سخت صدمہ پہنچا۔ اور نہائت ہی
ملول خاطر پریشان اور مایوس ہو گیا۔ دوسرے شخص نے جب اخبار میں یہ پڑھا
کہ جس بنک میں اُس کا روپیہ امانت جمع تھا اُس بنک کا دیوالہ نکل گیا۔ اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس سے ایک حبّہ بھی وصول نہیں ہو سکتا اور اس لئے اس شخص کی تمام جمع پونجی جاتی رہی۔ علم اور استقلال سے یہ کہا "خیر جاتی رہی سو جاتی رہی۔ مصیبت اور پریشانی سے وہ واپس نہیں آسکتی۔ ہاں سخت محنت اور کام کرنے سے پھر اتنا ہی روپیہ مل سکتا ہے" پس وہ بڑی جانفشانی سے از سرِ نو کام کرنے لگا اور جھٹ پٹ مالا مال اور خوشحال ہو گیا۔ اور پہلا شخص اپنے روپے کے نقصان پر افسوس کرتا رہا اور اپنی بدبختی پر ہاتھ ملتا رہا اور اپنی بُری حالت کے تابع ہو کر اُس کا شکار بن گیا۔ در اصل اپنے ہی کمزور اور ذلیل خیالات کا مطیع ہو گیا۔ پس روپے کا نقصان ایک شخص کے لئے باعث مصیبت ہُوا کیونکہ اس حادثہ کی وجہ سے اس کے دل میں تاریک اور خوفناک خیالات نے غلبہ پایا۔ اور دوسرے شخص کے حق میں باعث برکت یا غیر مترقبہ نعمت ہُوا کیونکہ اس واقعہ کے سبب سے اُس کے دل میں تقویت۔ امید اور از سرِ نو کوشش کرنے کے خیالات پیدا ہوئے +

اگر حادثات یا واقعات میں فائدہ یا نقصان پہنچانے کی طاقت ہوتی تو اُن سے تمام انسان کو یکساں فائدہ یا نقصان پہنچتا۔ لیکن چونکہ ایک ہی حادثہ کسی پر اچھا اور کسی پر بُرا اثر پیدا کر سکتا ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ بھلائی یا بُرائی اُس حادثہ میں نہیں ہے بلکہ جس شخص پر یہ حادثہ نازل ہُوا ہے اُس کی طبیعت میں بھلائی یا بُرائی ہے۔ جب تم اس امر کو بخوبی سمجھنے لگو گے تو تم اپنے خیالات پر قادر ہونے لگو گے۔ اپنی طبیعت کو تربیت دینا اور ضبط میں رکھنا سیکھو گے۔ اور اپنی روح کا اندرونی مندر از سرِ نو تعمیر کرو گے۔ اور روح کے اس مندر میں سے تمام نکمّے اور فضول خیالات نکال ڈالو گے اور صرف خوشی اور بُردباری۔ تقویت اور زندہ دلی۔ رحم اور محبت۔ خوبصورتی اور جاودانی کے خیالات اُس میں پُر کرو گے اور اس طرح کرنے سے تم بشّاش اور حلیم۔ مضبوط اور تندرست۔ رحیم اور شفیق اور جاودانی کے پاکیزہ خیالات سے خوشنما اور پسندیدہ بن جاؤ گے +

جس طرح کہ ہم واقعات کو اپنے ہی خیالات کا لباس پہناتے ہیں۔ اسی طرح ہم اِس ظاہری دنیا کی اردگرد کی چیزوں کو اپنے ہی خیالات سے ملبس کرتے ہیں۔ چنانچہ جہاں ایک شخص کو موزونیت اور خوشنمائی ہی نظر آتی ہے دوسرے شخص کو وہاں پر نفرت انگیز بدصورتی ہی دکھائی دیتی ہے۔ ایک روز ایک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پُرجوش اور سرگرم خواص الاشیا دان دیہات کی گلیوں میں اپنی کسی مرغوب شے کی تلاش میں پھر رہا تھا اور گشت کرتے کرتے کھیت کے قریب ایک کھاری پانی کی تالاب پر جا نکلا۔ جبکہ وہ خوردبین کے ذریعہ معائنہ کرنے کی غرض سے ایک چھوٹی سی بوتل کو پانی سے بھرنے لگا۔ تو اُس نے نہائت سرگرمی اور جوش سے ایک ناشائستہ اور غیر مہذب کسان کے لڑکے کے سامنے جو پاس ہی کھڑا تھا تالاب کے مخفی اور بے شمار عجائبات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا اور آخر میں یہ کہا "اے میرے دوست! اس تالاب میں سینکڑوں تو کیا بلکہ لاکھوں طرح کی دنیا بستی ہے۔ کاش! ان کو دیکھنے کے لئے ہماری نظر درست ہوتی یا ہمارے پاس خوردبین ہوتی جس کے ذریعہ ہم ان کو بخوبی دیکھ سکتے"۔ اور اس سیدھے سادے کسان کے لڑکے نے سوچ کر یہ کہا "میں جانتا ہوں کہ اس پانی میں چھوٹے چھوٹے مینڈک کے بچے ہیں لیکن وہ آسانی سے پکڑے جا سکتے ہیں"+

چونکہ خواص الاشیا دان کا ذہن قدرتی واقعات کی واقفیت سے بھرا ہوا تھا۔ پس اُس جگہ اُسے خوبصورتی۔ موزونیت اور پوشیدہ جلال اور عظمت نظر آئی۔ اور چونکہ دوسرے شخص کے ذہن نے اِس قسم کی تربیت نہیں پائی تھی اس نے اسی جگہ ایک بدنما کیچڑ کے جانور کے سوا اور کچھ نہ دیکھا+

خودرو پھول جس کو ایک چلتا ہوا مسافر بے سوچے سمجھے اپنے پاؤں تلے روند ڈالتا ہے۔ شاعر کی روحانی آنکھوں کے سامنے بمنزلہ ایک فرشتہ سیرت قاصد یا دُوت کے ہے جو پردۂ غیب سے اِس دنیا میں نمودار ہوا ہے۔ بہت سے شخصوں کے نزدیک سمندر پانی کا ایک خوفناک سطح ہے۔ جو دُور دُور تک پھیلا ہوا ہے۔ جس پر جہاز چلتے ہیں اور بعض اوقات ٹکر کھا کر پاش پاش ہو جاتے ہیں۔ علم موسیقی دان سے پوچھو تو اُس کے نزدیک وہی سمندر ایک جیتی جاگتی چیز ہے اور اس سمندر کے تموج میں اُسے خداوند تعالےٰ کی تعریف خوش الحانیاں اور سروں کے تال میل سنائی دیتے ہیں۔ جہاں کہ معمولی شخص کو تباہی اور ابتری نظر آتی ہے وہاں پر دانا شخص کو علت و معلول کا ایک نہائت مکمل سلسلہ دکھائی دیتا ہے۔ اور جس جگہ کہ منکر روح یا دہریئے کو سوائے لا انتہا موت کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا اس جگہ عارف کو چلتی پھرتی اور دائمی زندگی یعنی خداوند تعالےٰ کی ہستی سوجھ پڑتی ہے+

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس طرح ہم واقعات اور چیزوں کو اپنے ہی خیالات کا لباس پہناتے ہیں۔اسی طرح ہم اور شخصوں کی روحوں کو بھی اپنے ہی خیالات کے لباس میں ملبس کرتے ہیں۔یعنی جیسے ہم خود ہیں ویسا ہی اوروں کو بھی خیال کرنے لگتے ہیں۔مثلاً جو لوگ شکی ہیں وہ ہر ایک شخص کو شکی جانتے ہیں۔جھوٹا شخص اپنے آپ کو اس خیال سے تسکین دیتا ہے کہ دنیا میں کوئی بھی شخص ایسا نہیں۔جو بالکل راست باز ہو۔حاسد لوگ ہر ایک شخص کو حسد سے بھرا ہوا سمجھتے ہیں۔بخیل کو یہ خیال ہے کہ ہر ایک شخص میرے روپے کا خواہاں ہے۔جس شخص نے دولت کمانے میں اپنا ایمان بھی بیچ دیا ہے۔وہ اپنے تکیہ کے نیچے طمنچہ رکھ کر سوتا ہے اور اس دھوکے میں پڑا ہوا ہے کہ اِس دنیا میں بے ایمان آدمی بھرے ہوئے ہیں جو اُس کا روپیہ اُس سے جبراً چھیننا چاہتے ہیں۔اور جو شخص عیّاش اور اوباش ہے وہ ولی اور زاہد کو بھی بگلا بھگت سمجھتا ہے۔برعکس اس کے جن لوگوں کے خیالات پاکیزہ اور شفقت آمیز ہیں وہ یہی دیکھتے ہیں کہ ہمیں ہر ایک سے محبّت اور ہمدردی کرنی لازم ہے۔جو شخص ایماندار اور دیانت دار ہیں ان کے دلوں کو شک و شبہ کے خیالات کبھی مکدّر نہیں کرتے۔نیک طینت اور فیّاض طبیعت شخص دوسروں کی خوش قسمتی پر خوش ہوتے ہیں اور جانتے بھی نہیں کہ حسد کیا شے ہے۔اور جس شخص نے خیال ایزدی یا الوہیّت کا خیال اپنے دل میں پیدا کر لیا ہے وہ اُس قدرتِ ایزدی کو تمام ہستیوں میں نیز جانوروں میں تسلیم کرتا ہے +

اور تمام مرد اور عورتوں کو اپنے ذہنی خیال کی اس امر سے پوری پوری تصدیق ہو جاتی ہے کہ قانون علّت و معلول کے بموجب جو خیالات اُن کے اندر سے نکلتے ہیں وہی خیالات اُن کی طرف کشش کرتے ہیں اور اس لئے وہ اپنے ہی جیسے لوگوں کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں۔یہ جو ایک پُرانی مثل مشہور ہے ؎

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز۔کبوتر با کبوتر باز با باز + یہ بڑی پُر معنی بات ہے۔کیونکہ مادّی دنیا کی طرح خیالی دنیا میں بھی ہر ایک خیال اپنے ہمجنس خیال سے مناسبت یا اُنس رکھتا ہے۔اگر تم اوروں سے مہربانی کی آرزو رکھتے ہو تو تم خود مہربان بنو۔اگر تم راستی اور صداقت کی تلاش میں ہو تو تم خود راستباز بنو۔جو کچھ تم اپنے اندر سے دوگے وہی تم کو ملیگا۔تمہاری دنیا تمہارے ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خیالات کا ایک عکس ہے۔غرضیکہ تم اوروں کے ساتھ اسی طرح پیش آؤ جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ وہ تم سے پیش آئیں +

اگر تم اس بات کی دُعا مانگتے ہو اور اس امر کے خواستگار ہو کہ مرنے کے بعد تمہیں جنّت نصیب ہو۔تو لو یہ تمہارے لئے ایک خوشخبری کا پیغام ہے۔ تم ابھی اُس خوش دُنیا یعنی جنّت میں داخل ہو سکتے ہو اور اُس کا حقیقی تصوّر اپنے دل میں لا سکتے ہو۔یہ جنّت جس کی تم آرزو کرتے ہو تمام کائنات میں پھیلی ہوئی ہے اور یہ تمہارے ہی اندر موجود ہے اور صرف اس بات کی منتظر ہے کہ تم اُسے ڈھونڈو اور تسلیم کرو اور اُس پر قابض ہو جاؤ۔ایک شخص جو ہستی کے اندرونی قانون سے واقف تھا اُس کا قول ہے "جب لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ دیکھو وہ دیکھو تو تم اُن کے پیچھے پیچھے مت پھرو۔خداوند تعالےٰ کی سلطنت خود تمہارے اندر موجود ہے" تمہیں لازم ہے کہ تم اس بات پر ایمان لاؤ اور ایمان بھی سچے دل سے لاؤ اور ہر ایک قسم کے شک وشُبہ کو دور کر دو اور پھر اس بات کو بخوبی سمجھنے کے لئے خوب غور وخوض کرو۔اور پھر تم اپنی اندرونی دنیا کو تعمیر کرنے اور اس کو پاک و صاف رکھنے کی کوشش کروگے۔اور جس قدر تم مختلف طرح کے الہام ہونے سے اور مختلف طرح کی باتوں کو بخوبی سمجھنے سے ترقی کروگے اسی قدر تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ ضابطۂ روح کی جادوگر طاقت کے مقابلے میں بیرونی چیزیں کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔یعنی جو کچھ ہے تمہاری اندرونی روح یا نفس ہے اور اُس کے باہر کچھ بھی نہیں۔اور اگر ہے تو بالکل بے حقیقت ہے +

ناپسندیدہ حالتوں سے نکلنے کا راستہ

یہ ہم پہلے پڑھ چکے ہیں اور بخوبی سمجھ چکے ہیں کہ مصیبت ایک گزرنے والا سایہ ہے جو دائمی نیکی کی اعلےٰ صورت پر خودی کے حائل ہو جانے سے پڑ جاتا ہے اور دنیا بمنزلہ ایک آئینہ کے ہے جس میں ہر ایک شخص اپنا ہی عکس دیکھتا ہے۔اب ہم بتدریج اور منزل بمنزل ادراک کے اُس میدان میں آتے ہیں جہاں پر قانون ایزدی کی صورت دکھائی دیتی ہے اور بخوبی سمجھ میں آتی ہے۔اس امر کے بخوبی سمجھنے پر ہمیں اس بات کا علم ہو جاتا ہے کہ ہر ایک شے علت و معلول کے لگاتار سلسلے میں جکڑی ہوئی ہے اور کسی شے کا قانون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے علٰحدہ ہونا ممکن نہیں۔ خواہ انسان کا نہائت ادنےٰ یا ناچیز سا خیال کلمہ یا کام ہو۔ خواہ اجرامِ فلکی کے نہایت عمدگی سے مرتّب مجموعے ہوں۔ یہ سب قانون کے تابع ہیں۔ کوئی خود مختار یا بیقاعدہ صورت ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں رہ سکتی کیونکہ ایسی صورت میں قانون کی عدم موجودگی اور نیست و نابودگی پائی جاتی ہے۔ پس زندگی کی ہر ایک حالت یا صورت ایک باقاعدہ اور موزول تسلسل سے وابستہ ہے اور ہر ایک حالت کا راز اور باعث اُسی حالت میں موجود ہے۔ یہ قانون یا اصول کہ "جو کچھ انسان بوتا ہے وہی وہ کاٹیگا" زرّیں اور روشن حروف میں عالمِ جاودانی کے دروازے پر کھُدا ہوا ہے۔ اور کوئی شخص نہ اس سے منکر ہو سکتا ہے نہ اس کے برخلاف کر سکتا ہے۔ اور نہ اس سے بری رہ سکتا ہے۔ گویا یہ قانون قانون عامّہ ہے اور سب پر حاوی ہے جو شخص اپنا ہاتھ آگ میں ڈالتا ہے جب تک کہ وہ اُسے نکال نہ لے۔ جلنے کی تکلیف برابر اٹھاتا رہے گا۔ اور دعاؤں سے یا تبرّا سے اُس کی حالت میں ذرا بھی تغیّر و تبدّل نہ ہوگا۔ اور بعینہ یہی قانون نفسِ انسانی پر حکمران ہے۔ نفرت۔ غصّہ۔ حسد۔ بغض۔ شہوت۔ طمع یہ سب مختلف قسم کی آگ ہیں جو برابر جلتی رہتی ہیں اور جو کوئی شخص ان کو چھوئے گا بھی۔ ضرور جلنے کی تکلیف اُٹھائیگا۔ نفس کی ان تمام صورتوں کا نام مصیبت یا بدی رکھا ہے۔ اور یہ نام درحقیقت درست ہے۔ کیونکہ یہ ایک قسم کی تدابیر ہیں جو روح اپنی جہالت کے باعث مندرجہ بالا قانون قدرت کو رد کرنے کے لئے کرتی ہے اور اسی وجہ سے یہ تدبیریں انسان کے اندر یعنی نفس میں ابتری اور تباہی پیدا کر دیتی ہیں۔ اور پھر کبھی نہ کبھی بیرونی حالتوں میں بیماری۔ ناکامیابی اور بدبختی اور رنج۔ تکلیف اور مایوسی کی صورتوں میں نمایاں ہوتی ہیں۔ برعکس اس کے محبت۔ شرافت۔ نیک نیتی۔ پاکیزگی یہ سب فرحت بخش اور ٹھنڈی ہوائیں ہیں جو روح کو امن و امان میں رکھتی ہیں۔ اور چونکہ یہ قانون ابدی کے مطابق ہیں۔ اس لئے یہ صحت و تندرستی امن و امان اور مکمّل کامیابی اور خوش نصیبی کی صورت میں نمایاں ہوتی ہیں ✦

یہ قانون عظیم کل کائنات پر حاوی ہے۔ اور اس کو مکمل طور پر سمجھنے سے نفس اُس حالت پر پہنچ جاتا ہے جس کو طاعت کہتے ہیں۔ جب ہم یہ جان لینگے کہ انصاف۔ اتفاق اور محبّت کل کائنات پر حاوی ہیں تو ہم یہ بھی جان جائینگے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ تمام مخالف اور تکلیف دہ صورتیں اس وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ ہم نے اس قانون کی تعمیل نہیں کی۔ اس قسم کی واقفیت حاصل ہونے سے دل میں تقویت اور مضبوطی پیدا ہوتی ہے اور اسی واقفیت پر حقیقی زندگی اور دائمی کامیابی اور خوشی کی عمارت کھڑی ہو سکتی ہے۔ جو شخص ہر حالت میں صابر رہتا ہے اور تمام حالتوں کو اپنی تربیت کے ضروری لوازمے تسلیم کرتا ہے وہ ہر قسم کی تکالیف پر غالب آتا ہے اور اُن سب تکلیفوں کو اس طرح قابو میں کر لیتا ہے کہ اُن کے دوبارہ عود کرنے کا ہرگز اندیشہ نہیں رہتا۔ کیونکہ قانون کے مطابق عمل کرنے سے یہ سب تکلیفیں بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہیں۔ ایسا مطیع شخص ٹھیک ٹھیک قانون پر چلتا ہے گویا اُس نے قانون کو بخوبی سمجھ لیا ہے اور جس بات پر وہ غالب آتا ہے اُس پر ہمیشہ کے لئے غالب رہتا ہے اور جو کچھ وہ عمارت بناتا ہے وہ ایسی ہوتی ہے کہ پھر کبھی منہدم ہی نہیں ہو سکتی +

جس طرح کمزوری اندر سے پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح طاقت بھی اندر ہی سے پیدا ہوتی ہے اور مصیبت یا تکلیف کی طرح تمام خوشی کا سرچشمہ بھی ہمارے اندر ہی موجود ہے۔ اندرونی حالت کے ٹھیک ٹھیک نشوونما پانے کے بغیر ہم کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے اور علم میں باقاعدہ طور پر ترقی کرنے کے بغیر ہم بہبودی یا امن کے راستے پر جم کر قدم نہیں رکھ سکتے +

تم کہتے ہو کہ تم واقعات کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہو۔ تم چاہتے ہو کہ تمہیں بہتر موقعے ملیں۔ زیادہ وسیع آزادی نصیب ہو۔ تمہاری جسمانی حالتیں برتر ہو جائیں اور جس قسمت یا تقدیر نے تمہارے ہاتھ پاؤں باندھ رکھے ہیں شائد تم اُسے دل میں بُرا بھلا کہتے ہو گے۔ میں یہ سب کچھ تمہارے ہی لئے لکھ رہا ہوں اور تم سے ہی مخاطب ہو کر گفتگو کرتا ہوں۔ غور سے سنو اور میری باتوں کو اپنی لوح دل پر منقش کرو۔ کیونکہ جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں بالکل راست ہے۔ تم چاہتے ہو کہ تمہاری زندگی برتر حالت میں ہو جائے۔ تم اس حالت کو خود پیدا کر سکتے ہو۔ اگر تم اپنی اندرونی زندگی کو سُدھارنے کا مصمم ارادہ کر لو۔ میں خوب جانتا ہوں کہ شروع شروع میں یہ پگ ڈنڈی بنجر اور اُجاڑ نظر آتی ہے۔ کیونکہ راستی ہمیشہ ایسی ہی دکھائی دیتی ہے۔ مغالطہ اور دھوکا ہی ابتدا میں دلکش اور دل فریب ہوتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔لیکن اگر تم اس راستہ پر چلنے کا مصمم ارادہ کر لو۔اگر تم اپنے نفس کی ثابت قدمی سے تربیت کرو۔اپنی کمزوریوں کو دور کر دو۔اور اپنی اندرونی اور روحانی قوتوں کو منکشف ہونے دو۔تو تم حیرت سے دیکھو گے کہ تمہاری بیرونی زندگی میں کس قدر طلسم اور غضب کی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔جوں جوں تم ترقی کرو گے۔بہت سے بیش بہا موقعے تمہارے سامنے پیش آئینگے۔اور تم میں اُن موقعوں سے فائدہ اُٹھانے کی ہمت اور قوت فیصلہ پیدا ہوگی۔مرغوب طبع دوست بے بلائے تمہارے پاس آئینگے۔ہمدرد روحیں خود بخود تمہارے نزدیک اس طرح آئینگی جیسے کہ سُوئی مقناطیس پر کشش کرتی ہے۔اور جس قدر کتابوں اور بیرونی امداد کی تمہیں ضرورت ہوگی بلا تلاش کئے تمہیں میسر آئینگی ؛

شائد افلاس کی زنجیریں تم کو گراں گذرتی ہیں اور تم بیکس اور اکیلے ہو اور تمہاری دلی آرزو یہ ہے کہ تمہاری کلفت دور ہو جائے اور تمہارا بوجھ ہلکا ہو جائے۔لیکن یہ بوجھ ہلکا نہیں ہوتا۔اور تم روز بروز عالم تاریکی اور مصیبت میں گھرتے جاتے ہو۔شائد تم اپنی قسمت پر نالاں ہو۔تم اپنی ولادت۔اپنے والدین۔اپنے آقا یا غیر منصف طاقتوں پر الزام لگاتے ہو۔اور کہتے ہو کہ اُنہوں نے ناحق تم کو افلاس اور مصیبت کی حالت میں ڈال دیا ہے اور دوسرے شخص کو امن اور آسودگی عطا کی ہے۔تمہارا اس قسم کا گلہ و شکوہ بالکل بیجا ہے۔اس قسم کی شکایت ہرگز نہ کرو۔جن چیزوں کو تم ملزم ٹھیراتے ہو ان میں سے کوئی بھی تمہارے افلاس کا باعث نہیں ہے۔اس کا باعث خود تمہارے ہی اندر موجود ہے۔اور جہاں باعث ہے۔وہیں اس کا علاج ہے۔تمہارا شکائت کرنا ہی اس امر کا ثبوت ہے کہ تمہاری قسمت ہی ایسی ہونی چاہئے تھی۔اور اس امر کا بھی ثبوت ہے کہ تم میں وہ اعتقاد یا شردھا نہیں جو تمام سعی اور ترقی کی بنا ہے۔جس کائنات میں کہ ہر ایک شئے قانون کے مطابق ظہور میں آتی ہے وہاں پر شکی کو گلہ وشکوہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔اور اگر وہ خود بخود اپنے آپ کو رنج میں ڈالتا ہے اور ناحق چڑچڑاتا رہتا ہے۔تو گویا وہ اپنی روح کو آپ ہلاک کرتا ہے۔تم اپنے ہی نفس کی حالت سے خود پابجولاں ہو رہے ہو اور زیادہ تاریکی اور جہالت میں پھنس رہے ہو۔تم اپنے طریق زندگی کو بدل ڈالو۔اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تمہاری بیرونی زندگی بدل جائیگی - اپنے میں اعتقاد اور علم پیدا کرو اور بہتر خیالات اور زیادہ وسیع موقعوں کی تلاش میں رہو - اوّل اس بات کا خیال رکھو کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے اُس سے بخوبی فائدہ اُٹھاؤ - اور اس دھوکے میں نہ آؤ کہ تم جزوی اور حقیر کاموں یا فائدوں کو نظر انداز کر کے بڑے بڑے کام کر سکتے ہو - کیونکہ اگر تم نے چھوٹے کاموں کو چھوڑ کر بڑے کاموں پر ہاتھ بھی پھیلایا تو اس سے تمہیں دائمی فائدہ نہ ہوگا اور ممکن ہے کہ تمہاری حالت میں پھر زوال آجائے - اس لئے کہ اس سے تمہیں نصیحت اور عبرت پیدا ہو - جس طرح کہ مدرسے میں بچہ ایک جماعت کی پڑھائی بخوبی طے کئے بغیر اس سے اونچی جماعت میں نہیں چڑھ سکتا - اسی طرح تمہیں بھی چاہئے کہ پہلے جو کچھ تمہارے پاس ہے اُسے اچھی طرح کام میں لاؤ اور بعد میں اس سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرو - دیکھو ایک آقا نے اپنے ایک نوکر کو پانچ روپے دئے - دوسرے کو دو اور تیسرے کو ایک - ان میں سے پہلے اور دوسرے نوکر نے محنت کر کر دُگنے روپے کر لئے - یعنی دس اور چار - اور تیسرے نے اس ایک روپے کو زمین میں گاڑ دیا اور اس سے کچھ بھی فائدہ نہ اُٹھایا - آقا اس تیسرے نوکر پر بہت خفا ہوا اور وہ ایک روپیہ بھی اُس سے چھین کر پہلے نوکر کو دے دیا - اس تمثیل سے ظاہر ہے کہ جو کچھ ہمیں عطا ہوا ہے چاہے وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو ہمیں اُس سے فائدہ اُٹھانا چاہئے اور اُسے حتے الوسع اچھے کام میں لگانا چاہئے - اور اگر ہم اُس جزوی عطیہ کو اچھی طرح کام میں نہ لائینگے تو اُس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ چیز بھی ہم سے چھن جائیگی - اور ہم اس جزوی عطیہ کو بھی لینے کے ناقابل سمجھے جائینگے - پس ہمیں لازم ہے کہ ہم اپنی موجودہ حالت پر قانع رہنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں تاکہ بتدریج اُس سے برتر حالت پر پہنچ سکیں +

شاید تم ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں رہتے ہو اور تمہارے گرد ایسے اسباب ہیں جو صحت کے لئے مضر ہوں اور نیکی کے مانع ہوں - تمہیں اس سے زیادہ وسیع اور صحت بخش مکان کی ضرورت ہے - پس ایسے مکان میں رہنے کے لئے اوّل یہ ضروری ہے کہ تم (جہاں تک ہو سکے) اپنی جھونپڑی کو ایک چھوٹا سا فردوس کا نمونہ بنا کر دکھاؤ - اسے ایسا صاف اور ستھرا رکھو کہ اس میں بالکل داغ و دھبہ نہ رہے - اپنی ادنےٰ حیثیت کے مطابق اسے نہایت ہی خوشنما اور خوشگوار بناؤ - اپنا سیدھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سادا کھانا بڑی احتیاط سے پکاؤ اور اپنے غریبانہ دسترخوان کو جہاں تک ہو سکے عمدگی اور نفاست سے ترتیب دو۔ اگر تم میں قالین یا دری بچھانے کا مقدور نہیں ہے تو اپنے کمروں میں تبسم اور مبارکبادیوں کے قالین بچھاؤ اور ان کو شفقت آمیز لفظوں کی کیلوں سے جڑ کر صبر اور استقلال کے ہتوڑے سے ٹھوک دو۔ یعنی اسی جھونپڑی میں سب ملکر ہنسی اور خوشی سے زندگی بسر کرو۔ آپس میں مہربانی سے پیش آؤ۔ اور علم اور بردباری اختیار کرو۔ اس قسم کا قالین یا فرش نہ تو دھوپ میں خراب ہوگا اور نہ برابر استعمال میں آنے سے کبھی گھسیگا +

اپنے آس پاس کی موجودہ چیزوں کو عظمت دینے سے تم اُن سے برتر ہو جاؤ گے۔ اور تمہیں اُن کی ضرورت نہ رہیگی۔ اور وقت مناسب پر تم اس سے بہتر مکان اور قرب و جوار میں چلے جاؤ گے جو برابر تمہاری انتظار کر رہا ہے اور جس میں رہنے کے لئے تم نے اپنے آپ کو لائق بنا لیا ہے +

شاید تم یہ چاہتے ہو کہ تمہیں سوچنے اور سعی کرنے کے لئے زیادہ وقت ملے اور یہ محسوس کرتے ہو کہ تمہیں بہت سخت اور دیر تک کام کرنا پڑتا ہے۔ پس تمہیں یہ دیکھنا چاہئے کہ جو کچھ تھوڑا سا وقت تمہیں ملتا ہے اُس سے تم پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہو یا نہیں۔ اگر تم اس تھوڑے سے وقت کو بھی ضائع کر دیتے ہو تو تمہارے لئے زیادہ وقت ملنے کی خواہش رکھنا لاحاصل ہے۔ کیونکہ تم اور زیادہ کاہل۔ اور بے پرواہ بن جاؤ گے +

پس افلاس اور وقت و فرصت کا نہ ملنا۔ جن کو تم مصیبت سمجھے ہوئے ہو۔ در اصل مصیبت نہیں ہیں۔ اور اگر وہ تمہاری ترقی کے مانع ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تمہاری ہی کمزوری کا نقص ہے۔ اور جو بُرائی تم ان میں دیکھتے ہو۔ حقیقت میں وہ بُرائی خود تم میں موجود ہے۔ اس بات کو بخوبی اور مکمل طور پر سمجھنے کی کوشش کرو کہ جس قدر تم اپنے نفس کو سُدھارو گے اور تربیت دو گے اُسی قدر تم اپنی موجودہ حالت میں ترقی کرو گے۔ اور جس قدر تم اپنے آپ کو تربیت دیکر اس امر کو سمجھو گے اسی قدر تمہیں معلوم ہوگا کہ جن کو تم مصیبتیں یا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بُرائیاں کہتے ہو وہی نعمتیں اور برکتیں ہو سکتی ہیں۔ تب تم افلاس سے یہ فائدہ اٹھاؤ گے کہ اپنی طبیعت میں صبر و استقلال اور امید کی نیکیاں قائم کرو گے اور کمی وقت سے یہ حاصل ہوگا کہ جو قیمتی لعل تمہیں ملتے ہیں۔ ان میں مستعدی سے کام کرنا اور قوت فیصلہ کو عمل میں لانا سیکھو گے۔ جیسے کہ بے کاشت زمین میں نہایت خوشنما پھول اُگتے ہیں۔ اسی طرح مفلسی کی تاریک زمین میں انسانیت کے نہائت عمدہ جوہر نشو و نما پاتے ہیں اور کمالیت کے درجہ کو پہنچتے ہیں۔ جہاں کہیں مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور بُری صورتوں کو مغلوب کرنا ہوتا ہے وہیں نیکی ظاہر ہوتی ہے۔ اور اپنے جوہر دکھاتی ہے +

ممکن ہے کہ تم کسی بیدرد اور ظالم آقا کے ہاں نوکر ہو اور وہ تم سے بُری طرح پیش آتا ہے۔ اس بات کو بھی اپنی تربیت کے لئے ضروری سمجھو۔ اپنے آقا کی سرد مہری کے عوض اُس سے شرافت اور حلم سے پیش آؤ۔ صبر و تحمل اور خود ضبطی سے برابر کام لو۔ اور جو نقصان تمہیں پہنچا ہے۔ اس سے یہ فائدہ اٹھاؤ کہ اپنے میں ذہنی اور روحانی طاقت حاصل کرو۔ اور اس طرح چپکے چپکے اپنی مثال اور نمونہ سے تم اپنے مالک کو نرمی کا سبق تلقین کرو گے۔ اور وہ خود بخود اپنی ناشائستہ حرکات سے شرمندہ ہوگا۔ اور ساتھ ہی تم میں وہ اعلےٰ درجہ کی روحانی طاقت حاصل ہو جائیگی جس کے ذریعہ تم اپنے دل میں نئے اور بہتر خیالات پیدا کر سکو گے۔ یہ نہ شکایت کرو کہ تم غلام ہو۔ بلکہ اپنے عمدہ چال چلن کے ذریعہ اپنے میں اس غلامی کے درجہ سے برتر خیالات پیدا کرو۔ دوسرے کے غلام بننے کی شکایت کرنے سے پہلے یہ دیکھو کہ تم اپنی بُری خواہشات کے تو غلام نہیں ہو۔ اپنے اندر دیکھو۔ غور سے دیکھو اور اپنے عیب ڈھونڈنے میں اپنے پر ہرگز رحم نہ کرو۔ شائد تمہیں اپنے ہی اندر غلامانہ خیالات اور غلامانہ خواہشیں مل جائیں اور تمہاری ہی روزمرہ کی زندگی اور برتاؤ میں غلامانہ عادتیں پائی جائیں۔ ان خیالات خواہشوں اور عادتوں پر غالب آجاؤ۔ تم خود اپنے نفس کے غلام نہ بنو۔ پھر دوسرے شخص میں کیا طاقت ہے کہ تمہیں غلام بنائے۔ جب تم اپنے نفس امارہ کو جیت لوگے۔ تو تم تمام مخالف حالتوں پر غالب آجاؤ گے اور ہر ایک مشکل تمہارے آگے آسان ہو جائیگی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس بات کی شکایت نہ کرو کہ تمہیں امیر اور دولتمند دق کرتے ہیں۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ اگر تمہارے پاس دولت ہوتی تو تم اوروں کو دق نہ کرتے؟ یاد رکھو کہ جو شخص آج دق کرتا ہے کل کو وہ ضرور خود دق ہوگا۔ یہ قانون ابدی ہے اور بالکل انصاف پر مبنی ہے اور یہ کسی طرح ٹل نہیں سکتا۔ شائد ہے کہ تم کسی پہلی جُون میں دولتمند اور ظالم تھے اور اس لئے اُس کی عوض میں اب سزا بھگت رہے ہو۔ پس استقلال اور اعتقاد سے کام لو۔ ابدی انصاف اور ابدی نیکی کو ہمیشہ کے لئے دل میں جگہ دو۔ شخصی اور ناپائدار حالت سے بڑھ کر غیر شخصی اور پائدار حالت میں رہنے کی کوشش کرو۔ اس مغالطہ کو دور کردو کہ دوسرا شخص تمہیں کسی طرح کا نقصان یا تکلیف پہنچاتا ہے۔ اپنی اندرونی حالت اور قوانین پر بخوبی غور کرکے یہ سمجھو کہ تم در اصل اپنے آپ کو خود ہی نقصان پہنچا رہے ہو۔ اپنی حالت پر رحم کھانے سے اور کوئی کام زیادہ ذلّت۔ کمینہ پن۔ اور روح کی ہلاکت کا نہیں ہے۔ پس اپنی حالت پر رحم کھانا چھوڑ دو۔ جب تک کہ اس قسم کا کیڑا تمہارے جگر اور دل کو لگا ہُوا ہے۔ اور کھا رہا ہے۔ تب تک تم کبھی پُورے طور سے عمدہ زندگی بسر کرنے کی توقع نہیں کر سکتے۔ اوروں کو بُرا بھلا کہنا یا الزام لگانا چھوڑ دو۔ اور اپنے پر الزام لگاؤ۔ یہ دیکھو کہ تمہارا ہر ایک کام۔ خواہش یا خیال پاکیزہ۔ نیک اور بالکل بے عیب ہو۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو اُس کو ہرگز نہ بخشو۔ برابر بُرا کہو۔ ایسا کرنے سے تم اپنے مکان کی عمارت مضبوط بناؤ گے یعنی تمہاری نیکی کی بنیاد پختہ ہوگی اور خوشی اور بہبودی تمہیں خود بخود موقع پر نصیب ہوگی +

چونکہ افلاس یا کوئی اور ناپسندیدہ صورت ہماری اندرونی صورتوں کا عکس ہیں۔ اور انہی کی وجہ سے یہ بیرونی حالتیں یا صورتیں ہم پر طاری ہیں۔ پس ہمیں اپنے دل کی خود غرضانہ اور منفی صورتوں کی بیخ کنی کرنی لازم ہے۔ اور کوئی قطعی اور عمدہ طریقہ افلاس وغیرہ حالتوں سے مستقل طور پر نکلنے کا نہیں ہے۔ اصلی دولت ملنے کا طریقہ یہ ہے کہ روح کو نیکی کی تحصیل سے مالا مال کیا جائے۔ یعنی رُوح میں نیک خیالات کی دولت بھرتی کی جائے۔ دل کی نیکی ایک اصلی شے ہے۔ اور اُس کے باہر نہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai

اقبالمندی ہے نہ طاقت ہے۔ صرف ان کا دکھاوا ہی دکھاوا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ایسے شخص بہت سا روپیہ کما لیتے ہیں جن میں ذرا بھی نیکی نہیں ہے اور نہ وہ نیک بننے کی آرزو رکھتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو ایسا روپیہ حقیقی دولت نہیں ہے۔ اور اس قسم کا روپیہ چنچل اور ناپائدار ہوتا ہے۔ حضرت داؤد کا ذکر ہے کہ وہ جاہل اور شریر لوگوں کو حالت عروج میں دیکھ کر نہایت ہی حیران ہوئے اور افسوس کیا کہ ہم ناحق پرہیزگار بنے اور عصمت اور بیگناہی میں قدم رکھا۔ حتیٰ کہ اُنہوں نے باری تعالےٰ کی مقدس بارگاہ میں رجوع کی اور اُن کو جواب شافی مل گیا اور اصلی حقیقت معلوم ہو گئی۔ اسی طرح تم بھی اُس پاک درگاہ میں رجوع کرو اور یہ درگاہ تمہارے اندر موجود ہے۔ یہ نفس کی وہ اندرونی حالت ہے جبکہ نفس میں سے تمام کمینہ عارضی اور ناپائدار خیالات زائل ہو جاتے ہیں اور ان کی بجائے عامہ اور دائمی اصول قائم ہو جاتے ہیں۔ اس کو الہام ربانی کہنا چاہئے۔ یہی خداوند عظیم کی مقدس بارگاہ ہے۔ جب تم بہت کچھ عرصہ کے بعد خواہشات اور جذبات پر غالب آکر اور نفس کو تربیت کر کے اس پاک مندر کے دروازے پر داخل ہو گے۔ تو تم پر تمام انسانی خیال اور کوشش کا انجام اور نتیجہ اچھا اور بُرا صاف طور سے خود بخود منکشف ہو جائیگا۔ پھر جب تم کسی شریر اور نکمے شخص کو بیرونی دولت جمع کرتے ہوئے دیکھو گے تو تمہارا اعتقاد یا یقین ذرا بھی کم نہیں ہوگا بلکہ برقرار رہیگا۔ کیونکہ تمہیں خوب معلوم ہے کہ یہ شخص پھر ضرور افلاس اور تنزل کی حالت میں آئیگا۔ جو دولتمند شخص نیکی سے بے بہرہ ہے وہ در اصل مفلس ہے۔ اور جیسے کہ دریا کا پانی ضرور سمندر کی طرف جاتا ہے۔ اِسی طرح یہ شخص بھی باوجود اپنی تمام دولت وحشمت کے افلاس اور مصیبت کی طرف جا رہا ہے۔ اور گو وہ دولتمندی کی حالت میں مر جائے۔ تاہم اُسے اپنی بدکاری کا تلخ انجام بھگتنے کے لئے ضرور پھر واپس آنا ہوگا۔ اور گو وہ بہت دفعہ دولتمند رہے۔ لیکن اُسے اتنی ہی دفعہ افلاس کی حالت میں رہنا پڑیگا۔ جب تک کہ بہت کچھ تجربہ اور تکلیف کے بعد وہ اپنے اندرونی افلاس پر غالب نہ آجائے۔ لیکن جو شخص ظاہر میں مفلس ہے اور نیکی سے مالا مال ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ درحقیقت دولتمند ہے۔ اور یہ شخص باوجود اپنی مفلسی کی حالت کے ضرور اقبالمندی اور عروج کی طرف ترقی کر رہا ہے۔ اور لا انتہا خوشی اور برکت اس کے لئے مہیا ہیں۔

اگر تم دراصل اور ہمیشہ کے لئے اقبالمند یا دولتمند بننا چاہتے ہو۔ تو اوّل نیک بننا ضروری ہے۔ پس یہ عقلمندی کی بات نہیں۔ کہ تم سیدھے اقبالمندی کے پیچھے دوڑو۔ اسی کی تحصیل کو اپنی زندگی کا خاص مدعا بنالو۔ اور طمع کا ہاتھ بڑھا کر اس کے لینے کی کوشش کرو۔ اس طرح کرنے سے آخر میں ناکامیابی ہوتی ہے۔ بلکہ اپنے آپ کو کامل بنانے کی کوشش کرو۔ دوسروں کو بلا غرضانہ فائدہ پہنچانا اپنی زندگی کا مدّعا بناؤ اور ہمیشہ اعلےٰ لازوال اور غیر تغیّر نیکی پر ایمان لاؤ +

تم کہتے ہو کہ تمہیں دولت اپنے لئے نہیں چاہئے۔ بلکہ تمہارا منشا دولت کے ذریعہ بھلائی کرنا اور دوسروں کو فائدہ پہنچانا ہے۔ اگر تم درحقیقت اسی غرض سے دولت حاصل کرنا چاہتے ہو تو دولت تم کو ملیگی کیونکہ تم بلا شک قوی دل ہمّت والے اور غنی ہو۔ اگر باوجود دولت ہونے کے تم اپنے آپ کو اُس کا مالک نہ سمجھو بلکہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے صرف مہتمم یا گماشتہ تصور کرو۔ لیکن اپنی نیّت پر بخوبی غور کرو۔ کیونکہ اکثر حالتوں میں جہاں روپیہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے مطلوب ہوتا ہے۔ وہاں پر دلی منشا یہ ہوتا ہے کہ ہم ہردلعزیز بن جائیں اور خلائق دوست یا پر اوپکاری اور مصلح قوم کہلائیں۔ جو کچھ تھوڑا سا تمہارے پاس ہے اگر تم اُس کو نیک کاموں میں صرف نہیں کرتے۔ تو یقین کرو کہ اگر تمہارے پاس اور زیادہ روپیہ ہوتا تو تم زیادہ خودغرض بن جاتے۔ اور اگر تم بالفرض اپنے روپے سے فائدہ پہنچانے کی کوشش بھی کرتے تو وہ صرف اپنی نیک نامی اور تعریف حاصل کرنے کی غرض سے ہوتی۔ اگر تم دراصل فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو تمہیں اس کے لئے روپیہ کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔ تم اگر چاہو تو اب بھی اسی وقت جس حالت میں کہ تم ہو اسی میں فائدہ پہنچا سکتے ہو۔ اگر تم حقیقت میں ایسے ہی بلا غرض فائدہ پہنچانے والے اور پر اوپکاری ہو جیسا کہ تم اپنے تئیں سمجھتے ہو تو تم اب بھی خود کسی قدر نقصان اُٹھا کر دوسروں کو فائدہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہنچا سکتے ہو +

خواہ تم کتنے ہی مفلس کیوں نہ ہو پھر بھی تم میں نفس کشی کی گنجائش ہے۔ جو شخص دل سے فائدہ پہنچانا چاہتا ہے وہ اس کے لئے روپے کی انتظار نہیں کرتا۔ بلکہ وہ تصدّق کی قربان گاہ پر آتا ہے اور باہر آکر ہمسایہ اور بیگانہ۔ دوست اور دشمن۔ سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرتا ہے۔ سب کے لئے دعائیں مانگتا ہے اور سب کو فائدہ پہنچاتا ہے +

جیسے کہ معلول کا علت سے اور نتیجہ کا سبب سے تعلق ہوتا ہے۔ اسی طرح عروج اور ثروت کا اندرونی نیکی سے۔ اور افلاس اور کمزوری کا اندرونی بدی سے تعلق ہے +

روپیہ اصلی دولت نہیں ہے۔ نہ حکومت نہ ثروت۔ اور صرف روپے پر تکیہ کرنا ایسی جگہ پر کھڑا ہونا ہے کہ جہاں سے لغزش کا اندیشہ ہے +

تمہاری اصلی دولت تمہاری نیکی کا سرمایہ ہے اور تمہاری اصلی ثروت یا طاقت اُس طاقت کا ٹھیک ٹھیک استعمال ہے۔ اپنے دل یا باطن کو سُدھارو۔ اس سے تمہاری زندگی سُدھر جائیگی۔ شہوت۔ نفرت۔ غصّہ خود بینی۔ غرور۔ طمع۔ نفس پرستی۔ خود غرضی۔ ضد یہ سب افلاس اور کمزوری میں داخل ہیں۔ برعکس اِن کے محبت۔ پاکیزگی۔ شرافت۔ فروتنی۔ صبر۔ رحم۔ فیاضی۔ نفس کشی۔ ترکِ خودی یہ سب دولت اور ثروت میں شامل ہیں +

جب انسان ناداری اور کمزوری کو مغلوب کر لیتا ہے تو اندر سے خود بخود ایک غیر مغلوب اور عالمگیر طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اور جو شخص نہایت اعلےٰ درجہ کا نیک بن جاتا ہے وہ تمام دنیا کو زیر کر لیتا ہے +

لیکن دولتمند اور مفلس دونو کے لئے ناپسندیدہ صورتیں پیش آتی رہتی ہیں اور دولتمند مفلسوں کی نسبت اکثر خوشی سے زیادہ تر محروم رہتے ہیں۔ اور اب ہم دیکھتے ہیں کہ خوشی بیرونی امداد یا ظاہری ملکیت پر موقوف نہیں ہے بلکہ اندرونی زندگی پر منحصر ہے شائد تم مالک یا آقا ہو۔ اور تمہیں اپنے نوکروں سے بڑی دقت پیش آتی ہے اور جب تمہیں اچھے اور وفادار نوکر ملتے ہیں جھٹ نوکری چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ نتیجہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس کا یہ ہوتا ہے کہ تمہارا اعتبار انسانی خصلت میں نہیں رہتا یا بالکل جاتا رہتا ہے۔ تم اس امر کا یہ تدارک کرتے ہو کہ نوکروں کو زیادہ مزدوری اور کسی قدر اختیارات یا آزادی بھی دیتے ہو۔ پھر بھی نوکروں کا وہی حال ہے۔ اچھا میں تمہیں صلاح دیتا ہوں۔ تمہاری دقت کا باعث تمہارے نوکروں میں نہیں ہے۔ وہ خاص تمہارے ہی اندر موجود ہے۔ اگر تم ذرا اپنے اندر غور کرو اور سچے اور صدق دل سے اپنی غلطی دریافت کرنے اور اس کی بیخ کنی کرنے کی کوشش کرو تو تمہیں کبھی نہ کبھی اپنی تکلیف اور رنجیدگی کی اصلیت معلوم ہو جائیگی۔ ممکن ہے کہ کوئی خود غرض خواہش ہو یا کوئی پوشیدہ شبہ ہو یا طبیعت کی سرد مہری ہو جو دوسروں کے دلوں کو بگاڑ دیتی ہے اور تم پر بھی اثر پیدا کرتی ہے۔ گو تم اس امر کو اپنے اطوار یا گفتگو سے ظاہر نہ کرو۔ اپنے نوکروں کے ساتھ تلطف سے پیش آؤ۔ اُن کی خوشی اور آرام کا خیال رکھو اور اُن سے حد سے زیادہ کام نہ لو اور یہ خیال کرو کہ اگر تم ان کی حالت میں ہوتے تو تم بھی اتنا کام کرنا گوارا نہ کرتے۔ اس میں شک نہیں کہ نوکر میں اُس فروتنی کا ہونا عمدہ اور خوشنما ہے۔ جس سے وہ اپنے آقا کی بھلائی کرنے میں اپنے آپ کو بالکل بھلا دیتا ہے۔ لیکن اُس سے بھی زیادہ عمدہ اور خوشنما وہ شرافت ہے جس کے ذریعہ انسان اپنی خوشی کو بھول کر جو لوگ اُس کے ماتحت ہیں اور جن کی وہ پرورش کرتا ہے اُن کی خوشی چاہتا ہے۔ ایسے انسان کی خوشی دس گنی ہو جاتی ہے اور اُسے اپنے نوکروں کی شکایت کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ ایک مشہور شخص جس کے ماتحت بہت سے نوکر تھے اور جسے ایک نوکر کو بھی موقوف کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ اُس کا قول ہے۔ "میرے نوکر ہمیشہ مجھ سے خوش رہتے ہیں۔ اگر تم اس کی وجہ پوچھو تو میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ میرا شروع سے یہی منشا رہا ہے کہ میں ان کے ساتھ اس طرح پیش آؤں جیسا میں چاہتا ہوں کہ اور لوگ مجھ سے پیش آئیں"۔ یہی ایک رمز ہے جس سے تمام پسندیدہ صورتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ اور تمام ناپسندیدہ صورتیں مغلوب ہو سکتی ہیں۔ اگر تم یہ کہتے ہو کہ ہم اکیلے ہیں۔ ہم سے کوئی محبت نہیں کرتا اور اس دنیا میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمارا کوئی دوست نہیں ہے۔ تو یہاں میں تمہاری ہی خوشی کے لئے تم سے یہ التجا کرتا ہوں کہ اس امر میں اپنے سوا اور کسی پر الزام نہ لگاؤ یہ سراسر تمہارا ہی قصور ہے۔ دوسروں کے ساتھ تلطف اور محبت سے پیش آؤ اور دوسرے جھٹ تمہارے گرد آن جمع ہونگے۔ اپنے آپ کو صاف دل اور ہر دلعزیز بناؤ اور سب لوگ تم سے محبت کرنے لگینگے۔ شیخ سعدی صاحب نے کیا خوب کہا ہے ؎

ہر کجا چشمۂ بود شیریں + مردم و مور و ملخ گرد آئند

جو جو صورتیں تمہاری زندگی کو منغص کریں تم اُن سب پر اس طرح غالب آسکتے ہو کہ اپنے باطن کو پاک وصاف بناؤ اور اپنی طبیعت کو قابو میں رکھو۔ خواہ تمہیں افلاس ستائے۔ خواہ دولت تمہارے لئے وبال ہو۔ خواہ بہت سی مصیبتیں۔ رنج اور تکلیفیں تمہیں بُری معلوم ہوں۔ جان لو کہ یہ سب تمہاری اندرونی خود غرضی سے ظہور میں آئی ہیں۔ پس تم ان سب پر غالب آجاؤ گے اگر تم خود غرضی کو چھوڑ دو گے۔ اور یاد رہے کہ یہاں پر افلاس سے وہ حالت مراد ہے۔ جو رنج اور تکلیف کا باعث ہے۔ اور اس ارادی افلاس سے مراد نہیں ہے جو نجات پانے والی روحوں کا باعث جلال اور فخر ہے +

قانون ابدی کے مطابق گذشتہ خیالات اور افعال کام کر رہے ہیں اور اُن کا کفارہ دینا پڑتا ہے۔ لیکن اس کا عمل ہونے دو اس میں ہمارا کیا حرج ہے۔ کیونکہ اُسی قانون کے مطابق ہم ہر لمحہ نئے نئے خیالات سوچتے رہتے ہیں اور نئے نئے کام کرتے رہتے ہیں۔ اور ہم میں اُن خیالات اور کاموں کو نیکی یا بدی کی طرف رجوع کرنے کی طاقت حاصل ہے۔ اگر کوئی شخص اپنا روپیہ کھو دے یا اپنے رُتبہ سے گر جائے تو اُس نے اپنے اعمال کی سزا پائی۔ جیسا بویا ویسا کاٹا۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ وہ شخص اپنی ہمت بھی ہار دے۔ یا اپنی راستبازی اور دیانت داری کو بھی چھوڑ دے۔ سچ پوچھو تو انہیں میں یعنی ہمت اور استقلال۔ دیانت داری اور راستبازی ہی میں اُس کی دولت۔ طاقت اور خوشی موجود ہے +

جو شخص خودی یا خود غرضی کو اختیار کرتا ہے وہ خود اپنا دشمن ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور دشمنوں سے گھرا رہتا ہے۔ اور جو شخص اس خودی کو چھوڑ دیتا ہے۔ وہ خود اپنا نجات دہندہ ہے اور دوستوں سے اپنی حفاظت کے لئے گھرا رہتا ہے۔ پاکیزہ دل کے نور کے سامنے تمام تاریکی غائب ہو جاتی ہے اور تمام بادل منتشر ہو جاتے ہیں۔ اور جس نے اپنے آپے یا خودی کو جیت لیا۔ اُس نے گویا تمام دنیا کو جیت لیا۔ پس تم اس خودی کو چھوڑ کر اپنی حالت افلاس سے باہر ہو جاؤ۔ اپنے دکھ درد سے نکل جاؤ۔ اور اپنی مصیبتوں۔ آہ و زاری۔ شکایت۔ دل کی سوزشوں اور بیکسی اور تنہائی سے نجات پاؤ۔ اپنی پست حوصلہ خود غرضی کا پھٹا پُرانا لباس اُتار ڈالو اور الفتِ عامہ کا نیا لباس پہن لو۔ اُس وقت تمہیں اندرونی فردوس صاف طور سے نظر آجائیگی۔ اور اس کا عکس تمہارے بیرونی افعال و حرکات میں نمایاں ہوگا۔

جو شخص خود ضبطی کے راستے پر اپنا قدم جما کر رکھتا ہے۔ اور ایمان کے عصا کے ذریعہ نفس کشی کے شارع عام پر چلتا ہے۔ وہ بالتحقیق اعلےٰ درجہ کی بہبودی حاصل کریگا اور اسے لا انتہا اور ابدی خوشی اور برکت نصیب ہوگی۔

خیال کی پوشیدہ طاقت۔ انسان کی قوتوں کو قابو میں رکھنا اور راہ راست پر لانا

دنیا میں نہایت طاقتور قوتیں ہیں جو چپکے چپکے عمل کرتی رہتی ہیں اور جس قدر کسی قوت کی طاقت زیادتی پر ہوگی اُسی قدر وہ قوت ٹھیک کام پر لگانے سے مفید ہوگی اور بیجا کام میں استعمال کرنے سے ہلاکت اور غارتگری کا باعث ہوگی۔ علم جرّ ثقیل کی قوتوں مثلاً دخانی۔ برقی قوت وغیرہ کے بارہ میں یہ بات سب جانتے ہیں۔ لیکن ابھی تک بہت ہی کم شخص ایسے ہیں جو اس واقفیت کو نفس پر استعمال کر سکیں۔ نفس میں خیال کی قوتیں جو سب سے زیادہ طاقتور ہیں متواتر پیدا ہوتی رہتی ہیں اور نجات یا ہلاکت کی رو ئیں بن کر سب جگہ پہنچتی ہیں۔

اس حالت میں ترقی کر کر انسان ان سب قوتوں پر قابض ہو گیا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اس کی موجودہ ترقی کا کل میلان اس بات میں ہے کہ ان قوتوں کو بالکل مطیع کرلے۔ اس مادی دنیا میں انسان کی تمام دانائی صرف اس میں پائی جاتی ہے کہ وہ خودی کو پوری طرح سے بس میں کرے۔ اور "اپنے دشمنوں سے محبت کرو" اس حکم الٰہی کے یہی معنی ہیں۔ کہ جو ذہنی قوتیں انسان کو خود غرضی کی طرف مائل کرتی ہیں اور جن کا انسان غلام بنا ہوا ہے اُن کو کامل طور سے اپنے قابو میں کرلے اور اُن پر پورا پورا حاوی ہو جائے ✦

عبرانی قوم کے نبیوں کو قانون ایزدی سے پوری پوری واقفیت تھی اور اس لئے وہ ہمیشہ بیرونی واقعات کو اندرونی خیال سے تعلق دیتے تھے اور قومی تباہی یا عروج کو اُس قوم کے مروجہ خیالات اور خواہشوں سے منسوب کرتے تھے۔ خیال کی فاعلی طاقت کا علم اُن کی تمام پیشگوئیوں کی بنا ہے۔ اور یہی تمام اصلی دانائی اور قوت کی بنا ہے۔ قومی واقعات صرف اُس قوم کی رُوحانی قوتوں کے اظہار ہیں۔ لڑائی طاعون اور قحط خیال کی قوتوں کے بیجا استعمال کرنے سے وقوع میں آتے ہیں اور قانون ایزدی کی طرف سے تباہی اور ہلاکت کا باعث ہوتے ہیں۔ لڑائی کو کسی ایک شخص یا ایک خاص گروہ سے منسوب کرنا حماقت ہے۔ اس کا باعث اسلئے درجہ کی قومی خود غرضی ہے ✦

چپکے چپکے اثر پیدا کرنے والی اور سب پر غالب آنے والی یہی خیال کی قوتیں ہیں۔ جن سے تمام باتیں ظہور میں آتی ہیں۔ اور تو کیا یہ کل کائنات بھی خیال سے پیدا ہوئی ہے۔ اگر مادے کی تحلیل کی جائے تو آخر میں یہ معلوم ہوگا کہ مادہ صرف ایک خیال ہے جو بیرونی اشیا کی صورت میں نمایاں ہوا ہے۔ انسان کے تمام کام یا عمل اوّل خیال میں بنے۔ اور بعد میں مادی چیزوں کی صورت میں نمایاں ہوئے۔ مصنف۔ موجد۔ معمار پہلے اپنے کام کا نقشہ ذہن میں بناتا ہے اور اُس کے تمام حصّوں کو ذہن کے مرقع پر مکمل اور موزوں طور سے بٹھا کر پھر وہ اُسے مادی یا جسمی صورت میں لے آتا ہے ✦

جب ان خیال کی قوتوں کی قانون ایزدی کے موافق رہنمائی کی جاتی ہے تو ان سے عمدہ اور پاکیزہ خیالات کی عمارت بنتی ہے اور قائم رہتی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیکن اگر ان قوتوں کو بیجا طور پر استعمال کیا جائے تو وہ عمارت منہدم ہوکر آپ اپنی تباہی کا باعث ہو جاتی ہے ۔

اگر تم اپنے خیالات کو اعلیٰ نیکی کی قدرتِ مطلق اور عظمت کی طرف پورے پورے اعتقاد سے رجوع کروگے تو تم اس برتر نیکی کے ساتھ مل کر کام کروگے اور اپنے اندر ہر ایک قسم کی بدی کی اصلیت کو سمجھ کر اس کی بیخ کنی کروگے۔ ایمان لاؤ اور تم اچھی طرح زندگی بسر کروگے۔ اور نجات کے اصلی معنے یہی ہیں یعنی ابدی نیکی کی جیتی جاگتی روشنی میں داخل ہوکر اور اس کا تصور دل میں بخوبی باندھ کر تاریکی یا جہالت سے بری رہنا اور بدی سے منکر ہونا ۔

جہاں کہیں خوف۔ پریشانی۔ تفکر۔ شک۔ مصیبت۔ آزردگی یا مایوسی ہوتی ہے وہاں جہالت ہوتی ہے۔ اور ایمان یا اعتقاد کی کمی۔ نفس کی یہ تمام صورتیں خود غرضی کے باعث ظہور میں آتی ہیں اور اس اندرونی اور پوشیدہ یقین پر مبنی ہیں کہ بدی ایک طاقتور اور عظیم شے ہے۔ اس لئے یہ برائیاں کفر میں داخل ہیں۔ اور جو شخص ان منفی اور روح کی ہلاک کرنے والی نفس کی حالتوں میں زندگی بسر کرتا ہے۔ اور ان کے بس میں ہوتا ہے۔ تو یہ سمجھو کہ وہ در اصل کافر ہے اور خدا کی ہستی سے منکر ہے ۔

ہر ایک قوم کیا بلکہ کل بنی نوع کو ان صورتوں سے بری رہنے کی ضرورت ہے اور انہیں سے نجات حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور جس حالت میں کہ ایک شخص ان صورتوں کے بس میں ہے اور ان کا غلام ہے تو وہ کبھی نجات حاصل کرنے کا فخر نہیں کر سکتا۔ ڈرنا یا پریشان رہنا ایسا ہی گناہ ہے جیسا کہ بددعا دینا۔ کیونکہ جو شخص فی الحقیقت اُس ابدی انصاف قادر مطلق اور خیر محض اور لا انتہا محبت میں یقین کرتا ہے یا اُس پر ایمان لاتا ہے تو وہ کس طرح ڈر سکتا ہے یا پریشان رہ سکتا ہے۔ سچ کہا ہے۔ آں را کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک۔ ڈرنا۔ پریشان ہونا۔ شک کرنا اس کے معنی منکر ہونا اور ایمان نہ لانا ہے ۔

نفس کی انہی حالتوں سے تمام قسم کی کمزوریاں اور نقص پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ حالتیں خیال کی مثبت قوتوں کو رد کرنے والی اور نیست

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

و نابود کرنے والی ہیں۔ اگر یہ حالتیں نہ ہوتیں تو خیال کی مثبت قوتیں اپنے مدعا کو جلدی تقویت کے ساتھ حاصل کر لیتیں اور عمدہ اور مفید نتائج پیدا کرتیں۔

جو شخص ان منفی صورتوں پر غالب آجاتا ہے وہ برتر یا اعلےٰ درجہ کی زندگی میں قدم رکھتا ہے۔ وہ غلام نہیں رہتا بلکہ مالک بن جاتا ہے۔ اور اُن پر غالب آنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان اندرونی علم میں جم کر ثابت قدمی سے ترقی کرتا رہے۔ صرف دل میں بدی سے منکر ہونا کافی نہیں ہے بلکہ روز مرہ کے عمل اور مزاولت سے بدی پر غالب آنا چاہئے اور اُسے سمجھنا چاہئے۔ اسی طرح صرف دل میں نیکی کو تسلیم کرنا غیر مکتفی ہے۔ بلکہ لگاتار کوشش سے ہمیں نیکی پر عمل کرنا چاہئے۔ اور اُس کو بخوبی سمجھنا چاہئے۔

جو شخص خود ضبطی پر سمجھ کر عمل کرتا ہے اُسے اپنے خیال کی اندرونی قوتوں سے جلدی واقفیت ہو جاتی ہے اور بعد میں اُسے اپنی قوتوں سے ٹھیک ٹھیک کام لینے اور اُن کو راہ راست پر لانے کی طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔ جس قدر تم خودی پر قادر ہوگے اور اپنی نفسی قوتوں کے بس میں ہونے کے بجائے جس قدر تم اُن پر حاوی اور ضابط ہوگے۔ اُسی قدر تم دنیاوی کار و بار اور معاملات کو سمجھ سکوگے اور اُن پر بوجہ احسن غالب آسکوگے۔

مجھے ایک ایسا آدمی دکھاؤ جس کے چھونے سے ہر ایک شے مثل خاک کے چورا چورا ہو جاتی ہے۔ اور جس کے قبضہ میں آئی ہوئی کامیابی بھی نہیں رہ سکتی تو میں تمہیں ثابت کر دونگا کہ یہ شخص ہمیشہ نفس کی منفی اور کمزور صورتوں میں زندگی بسر کرتا ہے۔ ہمیشہ شک و شبہ کے دلدل میں پڑے ہوئے غوطے کھانا۔ متواتر ڈر اور خوف کے بالو ریت میں پھنسے رہنا یا برابر تفکر و پریشانی کی سخت ہواؤں کے جھوکوں سے منتشر رہنا دراصل غلام بنا ہے اور غلامی کی حالت میں زندگی بسر کرنا ہے۔ گو کامیابی اور اقتدار اندر آنے کے لئے ہمیشہ تمہارے دروازے پر دستک بھی دیتے رہیں۔ ایسا شخص چونکہ بے اعتقاد ہے اور چونکہ اس کی خواہشات اور جذبات اُس کے قابو میں نہیں ہیں اپنے کار و بار کا ٹھیک طور پر انتظام نہیں کر سکتا۔ اور وہ حادثات کا غلام ہے۔ در اصل وہ اپنا غلام آپ ہے۔ ایسے شخصوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو مصیبت سبق دیتی ہے اور یہ لوگ آخرکار بہت کچھ تجربے کے بعد زمانہ کے گرم و سرد۔ اور تلخی و حلاوت کا مزا چکھ کر کمزوری سے تقویت حاصل کرتے ہیں +

اعتقاد اور ارادے زندگی کے محرکات ہیں۔ کوئی کام ایسا نہیں ہے۔ جو مضبوط یا پکے اعتقاد اور مستقل ارادے سے پورا نہ ہو سکے۔ اعتقاد کے روز مرہ استعمال سے خیال کی قوتیں یکجا فراہم ہو جاتی ہیں اور ارادے کو روز مرہ تقویت دینے سے وہ قوتیں کام کے پورا کرنے کی طرف رہنما ہوتی ہیں +

زندگی میں تمہارا رتبہ خواہ کچھ ہی ہو تم کسی مفید اور عمدہ تجویز میں شریک ہونے کی توقع نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ تم امن اور آسودگی کی تربیت حاصل کر کے اپنے خیال کی قوتوں کو یکسو کرنا نہ سیکھو۔ ممکن ہے کہ تم کار و باری آدمی ہو اور تمہیں یکایک کسی سخت مشکل یا آنے والی مصیبت کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ تم پر خوف چھا جاتا ہے۔ فکر میں پڑ جاتے ہو اور حیران ہو کہ کیا کریں۔ نفس کی اس حالت کو برابر قائم رکھنا ہلاکت و تباہی کا باعث ہوگا۔ کیونکہ جب فکر کا دخل ہوتا ہے تو صحیح قوت فیصلہ جاتی رہتی ہے۔ پس اب اگر تم علے الصباح یا رات کے وقت فرصت کے ایک دو گھنٹوں کا فائدہ اُٹھاؤ۔ کسی تنہا جگہ میں چلے جاؤ یا اپنے مکان کے کسی ایکانت کمرے میں چلے جاؤ جہاں اور کوئی تمہارا مخل نہ ہو۔ اور آرام سے بیٹھ کر تم اپنے نفس کو جبراً تفکر سے ہٹا کر کسی خوشائندہ اور عمدہ شے کی طرف لگاؤ۔ تو رفتہ رفتہ خود بخود تمہارے نفس میں امن اور آسودگی یعنی شانتی کی حالت آجائیگی اور تمہارے تفکرات جاتے رہینگے۔ جب کبھی تم اپنے نفس کو تفکر اور پریشانی کی حالت میں آتا دیکھو فوراً اُسے وہاں سے ہٹا کر امن و آسودگی اور دلجمعی کے مقام پر لے آؤ۔ جب تمہارا نفس پوری طرح آسودگی کی حالت میں ہو جائے اُس وقت تم اطمینان سے اپنی مشکل کے حل کرنے میں اپنی طبیعت کو رجوع کرو۔ اور جو بات تمہیں پریشانی اور گھبراہٹ کی حالت میں پیچیدہ اور غیر مغلوب معلوم ہوتی تھی۔ اب صاف اور آسان ہو جائیگی۔ اور اب تم اپنی رائے صائب اور عمدہ قوتِ فیصلہ کے ذریعہ یہ صاف طور پر معلوم کر لوگے کہ اس مشکل کو حل کرنے کا ٹھیک طریق کیا ہے۔ اور نتیجہ مطلوبہ کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ تمہیں اپنی طبیعت کو راہ راست پر لانے اور اطمینان خاطر قائم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرنے کے لئے کئی دن برابر کوشش کرنی پڑے۔ لیکن اگر تم مستقل مزاجی سے کام کئے جاؤ گے تو تمہاری طبیعت ضرور راستی پر آجائیگی۔ اور امن آسودگی طبیعت اور اطمینان خاطر کی حالت میں جو طریق تمہاری سمجھ میں آئے اس پر عمل کرنا لازم ہے۔ جب پھر تم اپنے دن کے کاروبار میں مشغول ہو اور تفکرات پھر تم پر آکر غالب ہوں تو تم ضرور اُس وقت خیال کرنے لگو گے کہ یہ طریقہ تو غلط ہے اور بیوقوفی پر مبنی ہے مگر ایسے وسوسوں کو دل میں ہرگز راہ نہ دو۔ جو بات تمہیں آسودگی کی حالت میں سوجھی تھی قطعی اُس کے مطابق عمل کرو اور تفکر و پریشانی کے وسوسوں پر نہ جاؤ۔ آسودگی کے وقت تمہیں تمام پہلو صاف صاف نظر آجاتے ہیں اور اُس وقت تمہاری رائے صائب ہوتی ہے اس قسم کی ذہنی ترجیحات سے تمہارے نفس کی پریشان قوتیں مجتمع ہوکر امر تنقیہ طلب پر بخوبی غور کر سکتی ہیں۔ اور وہ مشکل عمدہ طور پر حل ہو جاتی ہے ✦

جب اطمینان سے جم کر طبیعت کو کسی طرف رجوع کیا جائے تو بڑی سے بڑی مشکل بھی حل ہو سکتی ہے اور اگر روح کی قوتوں کو عقل کی ہدایت کے موافق کسی چیز کی طرف لگایا جائے تو اس شے کا صحیح صحیح حال سمجھ میں آجاتا ہے اور سارا عقدہ کھل جاتا ہے ✦

جب تک کہ تم اپنی اندرونی حالت کا غور سے معائنہ نہ کرو۔ اور اپنے اندرونی دشمنوں یعنی خواہشاتِ نفسانی۔ جذبے۔ خود غرضی وغیرہ پر غالب نہ آجاؤ تب تک تم اس امر کا ٹھیک ٹھیک تصور نہیں باندھ سکتے کہ خیال کی طاقت بڑی زود رس ہے۔ خیال کا بیرونی اور مادی چیزوں سے لازم ملزوم تعلق ہے۔ یا جب خیال کو ٹھیک ٹھیک جانچا جائے اور اُس کو راہ راست پر لایا جائے تو وہ یعنی خیال زندگی کی مختلف حالتوں کے سمجھنے اور اُن کا تصفیہ کرنے میں جادو کی طاقت رکھتا ہے ✦

ہر ایک خیال جو تم سوچتے ہو بمنزلہ تیر کے ہے اور یہ خیال اپنی اصلیت اور تیزی کے مطابق دوسرے شخصوں کے دلوں میں ہاگزیں ہوگا۔ اور پھر منعکس ہوکر تم پر بُرا یا بھلا اثر پیدا کریگا۔ نفس سے نفس کو برابر راہ ہوتی ہے۔ اور خیال کی قوتیں متواتر آتی جاتی رہتی ہیں۔ خود غرضی کے اور فساد برپا کرنے والے خیالات یہ سب کینہ ور اور غارتگر قوتیں ہیں۔ گویا بدی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے قاصد ہیں جو اور شخصوں کے دلوں میں بدی کے خیالات اُکسانے اور زیادہ کرنے کے لئے بھیجے جاتے ہیں اور یہ شخص یعنی ان شخصوں کے دل یا نفس ان بدی کے قاصدوں کو زیادہ طاقتور بنا کر اُلٹا تمہارے پاس بھیجتے ہیں۔ برعکس اس کے آسودہ پاک و صاف اور بے غرضانہ خیالات بمنزلہ فرشتہ سیرت قاصدوں کے ہیں جو دنیا میں صحت۔ شادابی اور برکت لاتے ہیں۔ اور بدی کی طاقتوں کو روکتے ہیں اور اُن کی مزاحمت کرتے ہیں۔ تفکر اور غم کی بجائے خوشی لاتے ہیں اور شکستہ دلوں کو عالم جاودانی و غیر فانی کے حاصل کرنے کی امید دلاتے ہیں۔

نیک خیالات دل میں سوچو اور یہ خیالات تمہاری بیرونی زندگی میں عمدہ صورتوں یا حالتوں میں نمایاں ہوں گے۔ اپنی روح کی قوتوں کو قابو میں رکھو اور تم اپنی زندگی کے افعال و حرکات کو جیسا چاہو بنا سکو گے۔ نجات دہندہ اور گنہگار میں فرق یہی ہے کہ نجات دہندہ اپنی تمام اندرونی قوتوں پر پوری طرح قابض ہوتا ہے اور گنہگار اپنی اندرونی قوتوں کے بس میں ہوتا ہے۔

اصلی طاقت اور دائمی امن حاصل کرنے کا سلطان اور کوئی طریقہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ انسان اپنے آپ کو قابو میں رکھے اور پاکیزگی اختیار کرے۔ جو شخص اپنی طبیعت کے بس میں ہوتا ہے وہ کمزور اور ناخوش رہتا ہے۔ اور دنیا کو اس سے اصلی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ اگر تم دنیا میں خوشی اور بہبودی حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہیں لازم ہے کہ اپنی طبیعت کی مختلف حالتوں یعنی نفرت اور پسندیدگی۔ خفارت اور محبت۔ غصہ۔ حسد۔ بغض۔ وغیرہ کو اپنے بس میں رکھو۔ جس قدر تم اپنی اندرونی تغیر پذیر حالتوں کے غلام بنے رہو گے اُسی قدر تم اس زندگی میں اوروں کے دست نگر رہو گے اور بیرونی امداد کے محتاج ہو گے۔ اگر تم استقلال۔ امن اور ثابت قدمی سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہو اور ہر ایک کام کو مکمل طور سے کرنا چاہتے ہو تو تمہیں لازم ہے کہ دل کی تمام فساد برپا کرنے والی اور مزاحمت کرنے والی اضطرابیوں اور تغیرات پر ضابط ہونا سیکھو تمہیں ہر روز یہ عادت ڈالنی چاہئے کہ اپنے نفس کو حالتِ سکون میں رکھو۔ یعنی ایکانت میں ہو کر سوچو اور امن اور دلجمعی سے کام لو۔ یہ ایک طریقہ ہے جس سے ہم ایک مضطرب خیال کی بجائے اطمینان کا خیال۔ اور کمزور و

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پست خیال کی بجائے طاقت اور ہمت کا خیال قائم کر سکتے ہیں۔ جب تک کہ تم ایسا کرنے میں کامیاب نہ ہوگے تب تک تم زندگی کے کاروبار اور امور دنیوی میں اپنی ذہنی قوتوں سے کامیابی کے ساتھ کام لینے کی توقع نہیں کر سکوگے۔ یہ ایک ترکیب ہے جس سے کہ ایک شخص اپنی منتشر قوتوں کو مجتمع کر کے ایک خاص راستے پر ڈال سکتا ہے اور جو چاہے سو کر سکتا ہے۔ جس طرح کہ ایک نکمی دلدل زمین کو اُس کے جابجا پھیلے ہوئے اور نقصان پہنچانے والے ڈبروں کا پانی ایک نالی میں لے جاکر ایک سرسبز لہلہاتے کھیت یا ایک میوہ دار باغ میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح جو شخص آسودگی حاصل کرتا ہے اور اپنے اندرونی خیالات کی رَوؤں کو مغلوب کر کے راہ راست پر لاتا ہے وہ اپنی رُوح کو نجات دیتا ہے اور اپنے دل اور زندگی کو نیکیوں سے مالا مال کرتا ہے +

جس قدر تم اپنی تحریکات اور خیالات پر غالب آنے میں کامیاب ہوگے اُسی قدر تمہارے اندر ایک نئی اور پوشیدہ طاقت پیدا ہوگی اور تمہیں اطمینان اور دلجمعی حاصل ہوگی۔ تمہاری پوشیدہ طاقتیں خود بخود ظاہر ہونے لگینگی اور جیسے کہ اس سے پیشتر تمہاری کوششیں کمزور اور غیر مکمل تھیں۔ اب تم اطمینان خاطر سے کام کر کے کامیابی حاصل کر سکوگے اور اسی نئی طاقت اور اطمینان کے ساتھ تمہارے اندر ایک روشنی پیدا ہوگی جو عرفان کے نام سے مشہور ہے اور تمہاری تاریک اور وہمی حالت جاتی رہیگی اور ہر ایک شے صاف صاف روشن اور صحیح نظر آئیگی۔ اس روحانی نور کی ترقی کے ساتھ تمہاری قوتِ فیصلہ اور سمجھ بہت کچھ وسیع ہو جائیگی۔ اور تمہارے اندر وہ پیشگوئی کی طاقت پیدا ہو جائیگی جس کے ذریعہ آئندہ واقعات کا مشاہدہ کر سکوگے۔ اور اپنی کوششوں کا نتیجہ پہلے ہی سے نہایت صحت کے ساتھ جانچ سکوگے۔ اور جس قدر تمہاری اندرونی حالت میں تبدیلی واقع ہوگی اُسی قدر تمہارے بیرونی کاموں میں تبدیلی نمایاں ہوگی۔ اور جس قدر تمہاری نفسانی حالت دوسروں کے ساتھ بدلیگی۔ اُسی قدر تبدیلی اُن کی حالت اور چال چلن میں بھی پیدا ہوگی۔ جس قدر تم خیال کی ادنےٰ درجہ کی کمزور کرنے والی اور مہلک قوتوں پر غالب آؤگے اُسی قدر قوی۔ پاک و صاف اور شریف نفسوں سے پیدا ہونے والی مثبت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar.

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تقویت بخش اور اوپر اُٹھنے والی رَوئیں تمہارے اندر نمودار ہونگی۔تمہاری خوشی از حد بڑھ جائیگی اور تم وہ خوشی اطمینان اور طاقت حاصل کرنے لگوگے جو صرف خود ضبطی سے وقوع میں آتی ہیں۔اور یہ خوشی اطمینان اور طاقت خود بخود اور بے معلوم طور سے شعاعی حرارت کی مانند دوسروں پر متواتر اثر پیدا کرتی رہینگی۔مضبوط اور قوی دل شخص تمہارے گرد جمع ہونگے۔تمہارا رعب بڑھ جائیگا۔اور تمہارے خیالات کی تبدیلی کے مطابق بیرونی واقعات میں بھی تبدیلی واقع ہوگی ٭

انسان کے دشمن اُسی کے گھر کے لوگ ہوتے ہیں اور جو شخص مفید بنا۔قوی دل ہونا اور خوش رہنا چاہتا ہے۔اُسے لازم ہے کہ منفی کمینے اور ناپاک خیالات کی رَوؤں کو اپنے دل میں نہ آنے دے۔ اور جیسے کہ عقلمند صاحب خانہ اپنے نوکروں پر حکومت کرتا ہے اور اپنے مہمانوں کو بلاتا ہے۔اسی طرح یہ بھی ضرور ہے کہ وہ اپنی خواہشوں پر قادر ہو اور حکومت اور تصفیہ کے ساتھ ٹھیک ٹھیک کہ سکے کہ وہ کس قسم کے خیالات کو اپنی روح کے حجرے میں دخل دیگا۔ جو شخص خود ضبطی حاصل کرنے میں تھوڑی سی بھی کامیابی حاصل کرتا ہے اس کی طاقت بہت کچھ بڑھ جاتی ہے۔اور جو شخص خودی و خود غرضی وغیرہ پر کامل طور سے قابض ہو جاتا ہے۔اور ان پر بخوبی غالب آجاتا ہے وہ غیر مترقبہ دانائی اور اندرونی اطمینان اور امن حاصل کر لیتا ہے اور اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیتا ہے کہ جو شخص اپنی روح پر قادر ہے دنیا کی تمام قوتیں اُس کی امداد کے لئے موجود ہیں اور جہاں کہیں وہ چلے اُس کی حفاظت کے لئے حاضر ہیں ٭

صحت کامیابی اور طاقت حاصل کرنے کا راز

جو لوگ روز بروز اپنے دلوں میں اعلےٰ نیکی کو جگہ دینے کی کوشش کرتے ہیں وہ در اصل اصلی تندرستی۔دولت اور خوشی حاصل کرتے ہیں۔ نیکی کے برابر اور کوئی حفاظت نہیں ہے۔اور نیکی سے یہ مراد نہیں ہے کہ اخلاق کے قواعد کی صرف ظاہر میں پابندی کی جائے بلکہ نیکی سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مراد یہ ہے کہ خیالات پاکیزہ اور صاف ہوں۔خواہشیں اعلےٰ ترین ہوں۔ محبّت بے غرضانہ ہو۔اور بیفائدہ شیخی نہ کی جائے۔ہمیشہ نیک خیالات میں زندگی بسر کرنا گویا اپنے چاروں طرف نرمی اور طاقت کی ایک روحانی ہوا پھیلانا ہے جس کا اثر ان تمام شخصوں پر ہوتا ہے جو اس ہوا میں سانس لیتے ہیں ۔

جیسے سُورج کے نکلنے سے بے بنیاد تاریکی یا سایہ بھاگ جاتا ہے۔ اسی طرح پاک و صاف اور پکّے اعتقاد والے دل کے مثبت خیال کی ہر جگہ پہنچنے والی کرنوں کے آگے بدی کی تمام کمزور طاقتیں زائل ہو جاتی ہیں اور اُن کا کھوج بھی نہیں رہتا ۔

جہاں کہیں اصلی اعتقاد اور بے لاگ پاکیزگی ہوتی ہے وہاں پر صحت کامیابی اور طاقت تینوں موجود ہوتی ہیں۔ایسی حالت میں بیماری۔ناکامیابی اور بدبختی ہرگز نہیں ٹھیر سکتیں کیونکہ وہاں اُن کی غذائیت اور پرورش کے لئے کوئی شے نہیں ہے ۔

جسمانی صورتیں بھی زیادہ تر ذہنی حالتوں کے ذریعہ قرار پاتی ہیں۔ اور اہل علم بھی اس مسئلہ کو تسلیم کرتے جاتے ہیں۔جو شخص منکر روح ہیں اُن کا یقین تھا کہ انسان اپنے جسم پر بنا ہوا ہے۔اب یہ یقین پُرانا ہوگیا اور لوگ اس یقین کو چھوڑتے جاتے ہیں اور اس کی جگہ یہ یقین کرنے لگے ہیں کہ انسان اپنے جسم سے برتر ہے اور اس کا جسم وہی ہے جو وہ اپنے خیال کی طاقت سے بناتا ہے یا قائم کرتا ہے۔ہر جگہ انسان اس یقین کو چھوڑتے جاتے ہیں کہ ایک شخص مایوس رہتا ہے اس لئے کہ اُسے بدہضمی کی شکایت ہے اور اس کی بجائے یہ یقین کرتے جاتے ہیں کہ ایک شخص کو بدہضمی کی شکایت رہتی ہے۔ اس لئے کہ وہ مایوس رہتا ہے۔اور آئندہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جبکہ یہ بات سب کو معلوم ہو جائیگی کہ ہر ایک بیماری کی اصلیت روح ہے یا یہ کہو کہ کل بیماریاں روحانی کیفیتوں کا نتیجہ ہیں ۔

دُنیا میں کوئی بُرائی یا مصیبت ایسی نہیں ہے جو روح سے پیدا نہ ہوئی ہو۔یعنی سب بیماریوں کی جڑ روح ہے۔گناہ۔بیماری۔رنج اور تکلیف در اصل دنیاوی انتظام سے تعلق نہیں رکھتیں۔اور نہ ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بذات خود کوئی ہستی رکھتی نہیں - یہ سب اس وجہ سے پیدا ہوتی ہیں - کہ ہم مختلف چیزوں کے صحیح تعلقات سے بے بہرہ ہیں +

روایت ہے کہ ہندوستان میں کسی زمانہ میں حکما کا ایک فرقہ تھا - جو ایسی مطلق پاکی اور سادگی کی زندگی بسر کرتے تھے کہ اُن کی عموماً ڈیڑھ سو برس کی عمر ہوتی تھی اور بیمار پڑنا اُن کے لئے ناقابل معافی یا بڑی بھاری ذلت کا باعث سمجھا جاتا تھا - کیونکہ اس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ انہوں نے قانون قدرت کے خلاف ورزی عمل کیا ہے +

جس قدر جلدی ہم اس بات کو سمجھینگے اور تسلیم کرینگے کہ بیماری مغلوب الغضب خداوند تعالےٰ کی طرف سے ناجائز سزا نہیں ہے اور نہ یہ ناعاقبت اندیش مسبب الاسباب نے کوئی معیار مقرر کیا ہے - بلکہ یہ بیماری ہماری ہی غلطی یا گناہ کا نتیجہ ہے - اُسی قدر جلد ہم تندرستی اور صحت کے شاہراہ یا شارع عام پر داخل ہونگے - بیماری اُن کو آتی ہے - جو بیماری کو کشش کرتے ہیں - بیماری اُن کو آتی ہے - جن کے نفس اور جسم بیماری کو قبول کرتے ہیں - اور بیماری اُن لوگوں سے دُور بھاگتی ہے - جن کا مضبوط - پاک اور مثبت خیال صحت بخش حالت پیدا کرتا ہے +

اگر تم غصہ - پریشانی - حسد - طمع یا نفس کی اور کسی غیر موزون حالت کے مطیع رہتے ہو - اور پھر کامل جسمانی صحت کی توقع کرتے ہو - تو تم ایک غیر ممکن شے کی توقع کرتے ہو کیونکہ تم تو ہمیشہ اپنے نفس میں بیماری کے بیج بو رہے ہو - عقلمند شخص نفس کی ایسی صورتوں سے بچنے کی احتیاط رکھتا ہے کیونکہ اُسے معلوم ہے کہ یہ صورتیں ناقص بدرو یا ہیضہ والے مکان سے بھی زیادہ خطرناک ہیں +

اگر تم تمام جسمانی تکلیفوں سے بری رہنا اور مکمل جسمانی صحت حاصل کرنا چاہتے ہو تو تم اپنی طبیعت کو برقرار رکھو اور اپنے خیالات کو یکسو کرو - خوشی کے خیال سوچو - شفقت آمیز خیالات کو دل میں راہ دو - اور نیک نیتی کی اکسیر اعظم کو اپنی رگوں میں دوران کرنے دو - اور پھر تمہیں اور کسی دوائی کی حاجت نہ ہوگی - اپنے دل سے حسد - فاسد گمان - پریشانی - نفرت اور خود غرضی کے خیالات کو یکلخت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دور کر دو اور تمہاری سوء ہضمی - صفراوی مزاج - کمزوری - اعضا شکنی وغیرہ کی سب شکایتیں رفع ہو جائینگی - اگر تم اپنی ضد اور ہٹ سے نفس کی اِن کمزور کرنے والی اور ذلیل کرنے والی عادتوں کو نہ چھوڑوگے تو پھر اس بات کی شکایت نہ کرو کہ تمہارا جسم بیماریوں میں مبتلا ہے +

مندرجہ ذیل کہانی اس بات کی تمثیل ہے کہ نفس کی عادتوں اور جسمانی صورتوں میں بڑا قریبی تعلق ہے - ایک شخص ایک سخت بیماری میں مبتلا ہؤا - اُس نے کئی حکیموں کا پے در پے علاج کیا - مگر کچھ فائدہ نہ ہؤا - پھر وہ ایسے شہروں اور قصبوں میں گیا جہاں شفا بخش پانی کے چشمے تھے - اور ان سب میں نہانے کے بعد بھی اس کی بیماری بدستور قائم رہی - ذرا بھی افاقہ نہ ہؤا - ایک رات کو اُس نے یہ خواب دیکھا کہ ایک فرشتہ اُس کے پاس آیا اور اُس نے پوچھا "اے بھائی! تو نے سب طرح کے علاج کر لئے"؟ اُس نے جواب دیا "ہاں صاحب کر لئے" پھر فرشتہ نے کہا "اچھا میرے ساتھ آ اور میں تجھے ایک صحت بخش حمام یا چشمہ دکھاؤنگا - جسے تو نے نہیں دیکھا ہے" وہ مصیبت زدہ شخص اُس کے پیچھے پیچھے ہولیا اور فرشتہ نے اسے ایک پانی کے صاف شفاف چشمے پر لیجاکر اُس سے کہا "لے اس پانی میں غوطہ لگا اور تو ضرور اچھا ہو جائیگا" یہ کہہ کر فرشتہ غائب ہو گیا - اُس مریض نے پانی میں ڈبکی لگائی اور باہر نکلتے ہی دیکھتا کیا ہے کہ اُس کا مرض جاتا رہا اور ساتھ ہی اُس نے اُس چشمہ پر لفظ "ترک و توبہ" یعنی تیاگ لکھا ہؤا دیکھا - جب وہ شخص خواب سے بیدار ہؤا تو خواب کے پورے پورے معنی یکایک اُس کے ذہن میں آ گئے اور اپنے دل میں سوچنے سے اُسے معلوم ہؤا کہ وہ عمر بھر ایک خاص گناہ کا شکار بنا رہا ہے - اور اب اس نے قسم کھائی کہ میں توبہ کرتا ہوں اور اب اس گناہ کو ہمیشہ کے لئے ترک کرتا ہوں - اُس نے اپنی قسم پوری کی - اُس روز سے اُس کی بیماری کم ہونے لگی اور کچھ عرصہ کے بعد وہ بالکل صحیح و سالم ہو گیا +

بہت سے لوگوں کی یہ شکایت ہے کہ زیادہ کام کرنے کے سبب ہماری صحت بگڑ گئی - ایسی بہت سی حالتوں میں صحت اکثر اس لئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خراب ہو جاتی ہے کہ لوگ بیوقوفی سے اپنی طاقت کو زائل کر دیتے ہیں۔ اگر تم صحت قائم رکھنا چاہتے ہو تو تمہیں بے غل و غش کام کرنا سیکھنا چاہیئے۔ متفکر یا مضطرب ہو جانا یا ہندی کی چندی نکالنا۔ اور بیفائدہ کام کو بڑھا لینا صحت میں خلل ڈالنا ہے۔ اور گویا بیماری کو بلانا ہے ہر ایک کام خواہ دماغی ہو خواہ جسمانی۔ مفید اور صحت بخش ہوتا ہے۔ اور جو شخص تفکر اور پریشانی سے بری ہو کر اور اپنی طبیعت کو اور سب چیزوں سے ہٹا کر صرف موجودہ کام کی طرف لگاتا ہے۔ اور جم کر اطمینان اور آسودگی سے کام کرتا ہے۔ وہ شخص گھبرائے ہوئے اور متفکر شخص کی نسبت بہت زیادہ کام ہی نہیں کریگا بلکہ اپنی صحت کو بھی قائم رکھیگا۔ برعکس اس کے گھبرائے ہوئے اور پریشان شخص کی صحت جلد ضائع ہو جاتی ہے ٭

اصلی صحت اور اصلی کامیابی دونو لازم و ملزوم ہیں۔ یعنی جو شخص صحیح و سالم ہوگا وہ ضرور کامیاب ہوگا۔ کیونکہ یہ دونو باتیں عالم خیال میں باہم پیوستہ ہیں اور ہرگز جُدا نہیں ہو سکتیں۔ جس طرح کہ نفس کی عمدہ حالت سے جسمانی صحت ظہور میں آتی ہے اسی طرح نفس ہی کے ذریعہ انسان اپنی تجاویز کو عمل میں لانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اپنے خیالات کو عمدگی سے ترتیب دو اور تمہاری زندگی بھی عمدہ ہو جائیگی۔ اگر تم اپنے جذبات اور تعصبات کی پُر فتور لہروں پر امن کے تیل کی بوند ڈالو یعنی شانتی اختیار کرو تو مصیبت اور بدبختی کے طوفان خواہ کتنے ہی زور شور سے چلیں۔ تمہاری روحانی کشتی میں جبکہ وہ زندگی کے سمندر میں چل رہی ہے کسی قسم کی ہل چل یا تباہی پیدا نہیں کر سکتے۔ اور اگر اس کشتی کا ملاح خوش مزاج اور با اعتقاد ہو۔ تو یہ کشتی ضرور صحیح سلامت چلی جائیگی اور بہت سے خطروں سے با امن گزر کر اپنے راستے پر پہنچ جائیگی۔ ہاں اگر ملاح یا ناخدا اچھا نہیں ہوتا تو ان خطروں میں سے صاف گزر جانا مشکل تھا۔ اعتقاد یا بھروسے کی طاقت سے ہر ایک پائدار کام پورا ہو سکتا ہے۔ روح اعظم یعنی خدا پر بھروسہ رکھنا۔ قانون عظیم پر بھروسہ رکھنا۔ اپنے کام پر بھروسہ رکھنا اور یہ بھروسہ رکھنا کہ ہم اس کام کو بخوبی انجام دے سکتے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تمہاری کامیابی حاصل کرنے کا اور اپنے کام میں ثابت قدم رہنے کا یہی بنیادی پتھر ہونا چاہئے۔ بھروسے اعتقاد یا یقین سے یہ مراد ہے۔ ہر حالت میں اپنے نفس کی نہایت اعلےٰ درجہ کی حرکات سے کام لینا اندرونی روشنی یا اندرونی الہام۔ جسے انتسکرن یا ضمیر بھی کہتے ہیں۔ اُس پر بھروسہ رکھنا۔ اور اپنے مدعا حاصل کرنے کے لئے نڈر اور بیفکر ہوکر اطمینان خاطر سے پیروی کرنا۔ یہ یقین کرکے کہ آئندہ زمانہ میں تمہارے ہر ایک خیال اور کوشش کا اجر تمہیں ملیگا۔ اور یہ معلوم کرکے کہ دنیا کے قانون ہرگز خطا نہ کرینگے۔ اور جو کچھ تمہارا ہے اس کا ایک ایک حبہ تمہیں ملیگا۔ ایسے یقین کُلّی کی طاقت کے سامنے ہر ایک قسم کا شک وشبہ دور ہو جاتا ہے۔ ہر ایک دقت رفع ہوجاتی ہے۔ اور یقین کرنے والی روح بے خوف وخطر گزر جاتی ہے۔ پس اے ناظرین! ہر ایک شے کو چھوڑ کر اس بے خطر یقین کے حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ اس قسم کا یقین یا اعتقاد انسان کو خوشی۔ کامیابی۔ امن اور طاقت پہنچانے میں اور اس کی زندگی کو رنج ومصائب سے بری رکھنے اور اعلےٰ تر بنانے میں طلسم اور جادو کا کام رکھتا ہے۔ اس قسم کی بنیاد پر جو عمارت قائم کی جائیگی وہ نہایت پختہ ہوگی اور ہمیشہ کے لئے قائم رہیگی۔ اور یہ عمارت عیش وعشرت اور دھن دولت سے بنی ہوئی عمارتوں سے بدرجہا بہتر ہوگی۔ کیونکہ یہ سب عمارتیں زوال پذیر ہیں۔ خواہ تم رنج ومصائب میں گرفتار ہو۔ خواہ خوشی کی معراج پر پہنچے ہوئے ہو۔ ہر حالت میں اس یقین پر قائم رہو۔ اسی کو اپنی پشت پناہ سمجھ کر بار بار اسی کی طرف رجوع کرو اور اپنا قدم اس کی غیر فانی اور اٹل بنیاد پر جما کر رکھو۔ اگر تم اس یقین پر جمے رہوگے تو تم میں ایسی روحانی طاقت آجائیگی کہ تم تمام بدی کی قوتوں اور مصیبتوں کو جو تم پر عائد ہونگی۔ شیشے کے کھلونوں کی طرح چکنا چور کر دوگے۔ اور تمہیں ایسی عمدہ کامیابی حاصل ہوگی جو اُس شخص کے خواب وخیال میں بھی نہیں آسکتی۔ جو صرف دنیاوی نفع کی آرزو رکھتا ہے۔ اگر تمہیں پورا پورا یقین ہے اور کسی طرح کا شک وشبہ نہیں ہے۔ تو تمہیں صرف یہی نہیں میسر آئیگا۔ جو کچھ اوپر بیان ہُوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے - بلکہ اگر تم فلاں پہاڑ کو کہو گے کہ یہاں سے ہٹ جا اور ٹوٹ کر سمندر میں گر جا - تو یہ بھی ممکن ہے" +

اِس وقت بھی ایسے لوگ جیتے جاگتے موجود ہیں - جنہوں نے اس یقین کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے - اور جو روز بروز اسی میں اور اسی کے ذریعہ زندگی بسر کرتے ہیں اور جنہوں نے اس کو بہت کچھ آزمایا ہے اور اسی وجہ سے امن اور عظمت کا درجہ حاصل کیا ہے - ان کے صرف حکم کی دیر تھی کہ رنج اور مایوسی - ذہنی تکان اور جسمانی تکلیف کے پہاڑ اُن کے آگے سے ہٹ گئے اور فراموشی کے سمندر میں غرق ہو گئے +

اگر تم میں اس قسم کا یقین ہے تو تمہیں اپنی آئندہ کی کامیابی یا ناکامی کا فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں - کامیابی تم کو ضرور نصیب ہوگی - تمہیں اچھے یا بُرے نتیجوں کا بھی تردد کرنے کی کوئی حاجت نہیں - بلکہ تم خوشی اور اطمینان سے کام کئے جاؤ - اور یہ جان لو کہ نیک خیالات اور نیک کوششوں سے ضرور نیک نتائج وقوع میں آئینگے +

مجھے ایک عورت کا حال معلوم ہے کہ اُسے بہت سی قسم کی خوشی اور نعمتیں حاصل ہوئیں - اور حال میں ایک دوست نے اُس سے کہا - "آہا! تم بڑی خوش نصیب ہو - تمہیں صرف ایک چیز کی آرزو کرنے کی دیر ہے - اور وہ چیز جھٹ تمہیں مل جاتی ہے" فی الحقیقت ظاہر میں تو ایسا ہی معلوم ہوتا تھا - لیکن اصل میں تمام برکت جو اُس عورت کو نصیب ہوئی ہے وہ سب اُس کی اندرونی خوش طبعی اور نیک نیتی کا باعث ہے - سچ پوچھو تو یہ عورت اپنی زندگی بھر اپنی اندرونی حالت کو نیک بنانے اور کمال کو پہنچنے کی کوشش کر رہی ہے - صرف چاہنے یا کسی چیز کی آرزو ظاہر کرنے سے تو سوائے مایوسی کے اور کچھ نہیں ملتا - عمدہ زندگی ہی بسر کرنے کا قوی اثر ہوتا ہے - بیوقوف چاہتے ہیں اور بڑبڑاتے رہتے ہیں - عقلمند کام کرتے ہیں اور ثمرہ کے منتظر رہتے ہیں - اور اس عورت نے کام کیا تھا - اندر بھی اور باہر بھی - لیکن خاص کر اپنے قلب اور روح کو سُدھارا تھا - اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس نے اپنی روح اور ہمت کے غیر مرئی ہاتھوں سے اعتقاد - امید - خوشی - جاں نثاری اور محبت کے ذریعہ روشنی کا ایک خوشنما اور عمدہ مندر بنایا تھا - اور اس مندر کی پُرنور شعاعیں ہمیشہ اس کے چاروں طرف پھیلی ہوئی تھیں - یہ شعاعیں اس کی آنکھوں میں نمایاں تھیں - اس کے چہرے پر نمودار تھیں - اس کی آواز میں تھرتھر کرتی یا لرزتی تھیں - اور جو لوگ اس عورت کے سامنے آتے تھے اُن پر ان شعاعوں کا جادو نما اثر پڑتا تھا - اور وہ جھٹ اُس کے گرویدۂ خاطر ہو جاتے تھے +

اور جیسا اس عورت کا حال ہے ایسا ہی تمہارا حال ہے - تمہاری کامیابی تمہاری ناکامیابی - تمہارا رعب داب اور تمہاری کل زندگی کے کام تمہاری حالت میں اس امر کی شہادت ہیں کہ تمہارے نفس میں کس قسم کے خیالات کا میلان ہے - اگر تم شفقت آمیز - بے عیب - اور خوشی کے خیالات ظاہر کروگے - تو تمہیں نعمتیں اور برکتیں میسر آئینگی اور تمہیں اطمینان اور دلجمعی حاصل ہوگی - برعکس اس کے اگر تم مکروہ - ناپاک اور ناخوشی کے خیالات کا اظہار کروگے - تو تم پر لعنتوں کی بوچھاڑ پڑیگی - اور تمہارے دل پر خوف اور بیقراری کی حالت طاری ہوگی - تم خود ہی اپنی بُری یا اچھی قسمت کے بنانے والے ہو - ہر لمحہ تم ہی سے اس قسم کی تاثیریں یا خیالات ظاہر ہوتے ہیں - جن سے تمہاری زندگی سُدھر جاتی ہے یا بگڑ جاتی ہے - اپنی طبیعت کو وسیع - محبت آمیز اور بے غرض بناؤ - اس سے تمہارا رعب دیر تک رہیگا - اور تمہیں مستقل کامیابی حاصل ہوگی - گو تمہارے پاس روپیہ کچھ بھی جمع نہ ہو - اور اگر تم اپنی طبیعت کو خود غرضی کی چار دیواری کے اندر محدود رکھوگے - گو تم لکھ پتی یا کروڑ پتی کیوں نہ ہو - تو تمہارا زیادہ سے زیادہ اقتدار بھی کچھ وسعت نہ رکھیگا - اور تمہیں کچھ بھی کامیابی حاصل نہ ہوگی +

پس تم اپنے میں یہ پاک وصاف اور بے غرضانہ طبیعت پیدا کرو اور پاکیزگی اور اعتقاد سے کام کرنے کے علاوہ اپنے نیک ارادے میں مستقل رہو - ایسا کرنے پر تمہارے اندر سے ایسی باتیں اُپجینگی یا ایسے اصول نمایاں ہونگے - جن سے تمہیں کامل صحت اور پائدار کامیابی ہی حاصل نہ ہوگی بلکہ تمہاری عظمت اور طاقت عروج پر ہوگی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر تم اپنی موجودہ حالت سے ناخوش ہو اور تمہارا دل اس کام میں نہیں لگتا تو پھر بھی جہاں تک ہو سکے تم اپنے فرائض کو جانفشانی اور تندہی سے انجام دو۔ اور دل میں یہ خیال رکھو کہ اس سے بہتر حالت اور زیادہ وسیع موقعے تمہاری انتظار کر رہے ہیں۔ ہمیشہ نئی نکلنے والی صورتوں کی دل سے تلاش میں رہو۔ تاکہ جب کبھی موقع ملے۔ اور نیا راستہ یعنی عہدہ نظر آئے تو جھٹ تم اس پر مامور ہو جاؤ۔ مستعدی۔ عقلمندی۔ ہوشیاری اور عاقبت اندیشی سے کام کرنے کے لئے تیار ہو کر اس نئے کام میں بدل و جان سعی کرو +

تمہارا کام خواہ کچھ ہی ہو اُس کو اپنے تن۔ من۔ دھن سے یکسو ہو کر کرو۔ اور اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرو۔ اگر چھوٹے چھوٹے کاموں کو پوری طرح سے کر لوگے تو بڑے بڑے کام بھی ضرور کر سکوگے۔ اس بات کا خیال رکھو کہ تم درجہ بدرجہ قدم جما کر اوپر چڑھو۔ اور پھر تم ہرگز نہ گروگے۔ اور اسی طریق سے اصلی طاقت حاصل ہو سکتی ہے۔ متواتر عمل اور مزاولت سے یہ سیکھو۔ کہ تم اپنی موجودہ لیاقت اور سامان سے کیسی عمدگی اور خوش اسلوبی سے کام لے سکتے ہو۔ اور اسے جب چاہے کسی خاص کام پر لگا سکتے ہو۔ بیوقوف شخص اپنی تمام ذہنی اور روحانی طاقت کو چھچھورا پن۔ نکمی گفتگو یا خود غرضانہ تقریر میں ضائع کر دیتے ہیں۔ اور علاوہ اس کے وہ بُرے کاموں کے کرنے سے اپنی جسمانی طاقتوں کو بھی زائل کرتے رہتے ہیں +

اگر تم زبردست طاقت حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو تمہیں سنجیدگی۔ اور سکون یا تحمل سے کام لینا چاہئے۔ یہ ضرور ہے کہ تم خود اکیلے اپنے پاؤں چلنا سیکھو اور دوسرے کے محتاج نہ رہو۔ تمام طاقت۔ مضبوطی یا سکون سے مربوط ہے۔ مثلاً دیکھو پہاڑ۔ بڑا بھاری چٹان۔ شاہ بلوط یا اوک کا درخت جس نے طوفان اور آندھی کے صدموں کو برداشت کر لیا ہے۔ ان سب سے مجسم طاقت ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک ان میں سے تن تنہا بڑا عظیم الشان ہے۔ اور اپنی جگہ پر اس طرح قائم ہے کہ کیا مجال کوئی اُس کو ہلا تو دے۔ برعکس اس کے متحرک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ریت - جھکتی ہوئی ٹہنی - اور ہلتا ہوا نرسل - ان سب سے کمزوری ظاہر ہوتی ہے - کیونکہ یہ متحرک ہیں اور دوسرے کا مقابلہ نہیں کر سکتے - اور جب یہ اپنے اور ساتھیوں سے جُدا ہو جاتے ہیں - تو کسی کام کے نہیں رہتے - یعنی اِن میں سے ہر ایک بذات خود مثلاً ریت کا ایک ذرہ درخت سے علٰحدہ ٹہنی - یا نرسل کا ایک سرکنڈا بالکل نکمّا ہوتا ہے اور کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا - انسان وہی طاقتور ہے جو خود مطمئن اور مستقل مزاج رہتا ہے - گو اُس کے تمام ساتھی کسی نہ کسی جذبہ یا خواہش میں گرفتار ہو جائیں +

وہی شخص دوسروں پر حکومت کر سکتا ہے اور ان کو اپنے قابو میں لا سکتا ہے - جو خود اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکتا ہے - جو لوگ دیوانے ہیں - ڈرپوک ہیں - ناعاقبت اندیش ہیں اور تلوّن مزاج ہیں - اُن کو لازم ہے کہ اور لوگوں کے ساتھ رہیں ورنہ وہ بیکس اور بے سہارے ہو کر گر پڑینگے - اور ان کی حالت میں زیادہ زوال آجائیگا - لیکن جو شخص آسودہ - نڈر - عاقبت اندیش اور سنجیدہ مزاج ہیں - اُنہیں چاہئے کہ اکیلے - جنگل - بیابان اور پہاڑوں میں چلے جائیں - جس قدر اُن میں اب طاقت ہے - خداوند تعالےٰ اُن کی اس طاقت کو دو بالا کریگا اور بنی نوع انسان کو جو روحانی روئیں اور بھنور مصیبت کے سمندر کے اندر گرا دیتی ہیں - ایسے طاقتور شخص ان سب پر غالب آکر اس مصیبت کے سمندر سے پار نکل جائینگے +

جوش یا جذبہ طاقت نہیں ہے - یہ طاقت کو بُری طرح سے کام میں لانا ہے - یہ طاقت کا زائل کر دینا ہے جذبہ مثل ایک تند طوفان یا جھکڑ کے ہے - جو مضبوط چٹانوں کی دیوار سے سختی اور تیزی سے ٹکریں مارتا رہتا ہے - اور طاقت خود چٹان یا مضبوط دیوار ہے - جو اس طوفان کے اندر چُپ چاپ اور بے حس و حرکت رہتی ہے - جب بنجامن ڈزریلی نے اوّل دفعہ پارلیمنٹ میں تقریر کرنے کی کوشش کی - اور بول نہ سکے اور اس لئے ہوس آف پارلیمنٹ میں اُن کی ہنسی ہوئی - اُس وقت جو کچھ اُنہوں نے کہا تھا وہ اُن کی اصلی اندرونی طاقت کا اظہار تھا - اُن کا اُس وقت کا کلام یہ تھا" ایک دن ایسا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آئیگا جب تم میری تقریر کو بغور سُنا باعث فخر سمجھو گے"۔

ایک نوجوان شخص کا ذکر ہے۔ کہ وہ برابر شکستوں پر شکستیں اور مصیبتیں سہتا تھا۔ اُس کے دوست اسے طعنہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ تم اب آئندہ کوشش کرنے سے باز رہو۔ اُس نوجوان نے یہ جواب دیا وہ وقت دور نہیں ہے بلکہ وہ وقت عنقریب آنے والا ہے۔ جبکہ تم میری خوش قسمتی اور کامیابی پر تعجب کروگے" اُس نے ثابت کر دکھایا کہ اُس کے اندر وہ پوشیدہ اور غیر مغلوب طاقت ہے۔ جس کے باعث وہ بیشمار مشکلات پر غالب آگیا اور اپنی زندگی میں کامیابی حاصل کی ✦

اگر تم میں یہ طاقت نہیں ہے۔ تو تم مشق سے اس طاقت کو حاصل کر سکتے ہو۔ اور طاقت کا آغاز دانائی کا آغاز ہے۔ تمہیں لازم ہے کہ پہلے تم اُن جزوی باتوں پر اقتدار حاصل کرو۔ جن کے تم اب تک خوشی سے شکار بنے ہوئے ہو۔ کھل کھلا کر قہقہے لگانا۔ بیہودہ اور بدگوئی کی باتیں کرنا اور صرف ہنسانے کی غرض سے مخول یا مذاق کرنا۔ ان سب باتوں سے کنارہ کشی کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ ان کاموں سے تضیع اوقات کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ چنانچہ سینٹ پال نے بھی ایشیا کوچک میں افیسس کے باشندوں کو بیوقوفانہ گفتگو اور ہنسی مذاق سے متنبہ کیا تھا۔ کیونکہ ایسے کاموں میں برابر مصروف رہنے سے تمام روحانی طاقت اور زندگی ضائع ہو جاتی ہے۔ جبکہ تم اس طرح سے اپنی ذہنی قوتوں کو زائل نہ کروگے۔ تو تم سمجھنے لگوگے۔ کہ اصلی طاقت کیا شے ہے اور پھر تم اپنی تمام زبردست خواہشوں اور جذبوں پر غالب آجاؤگے۔ جنہوں نے تمہاری روح کو غلام بنا رکھا ہے اور جو تمہاری ترقی کی سد راہ ہیں۔ اور بعد میں تم آئندہ صاف طور پر ترقی کر سکوگے ✦

سب سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ اپنا خاص ارادہ قائم کرو۔ یہ ارادہ عمدہ اور مفید ہو اور ہمہ تن اُس کے پورا کرنے میں مصروف رہو۔ اور کسی چیز کے باعث اپنے خاص ارادہ سے نہ ہٹو۔ اور یاد رکھو۔ کہ "دو دلا شخص اپنے تمام کاموں میں ناکامیاب رہتا ہے" سیکھنے میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شائق اور چست و چالاک لیکن مانگنے میں دھیمے بنے رہو۔ اپنے کام کو بخوبی سمجھو۔ اور خود کام کرو۔ اور جبکہ اپنے اندرونی ہادی اور لاکلام آواز کی ہدایت کے مطابق چلو گے۔ تو تمہیں فتح پر فتح نصیب ہوگی اور بتدریج بالاتر آرام گاہوں پر پہنچ جاؤ گے۔ اور تمہارے وسیع خیالات کے ذریعہ زندگی کی اصلی خوشنمائی اور مدعا تم پر رفتہ رفتہ منکشف ہو جائیگا۔ اپنے آپ کو پاک وصاف رکھنے سے تم تندرست رہو گے۔ پورا پورا اعتقاد رکھنے سے تمہیں کامیابی حاصل ہوگی۔ اور اپنی طبیعت پر قادر ہونے سے تم طاقتور ہو جاؤ گے اور اپنے ہر ایک کام میں کامیاب رہو گے کیونکہ اگر تم ایک علیحدہ فرد بشر کی طرح نہیں رہو گے اور خودی کے غلام نہیں بنو گے تو تم قانون عظیم کے مطابق کارروائی کرو گے اور زندگی عامہ اور ابدی نیکی کے احکام پر چلو گے۔ اور اس حالت میں جو کچھ صحت۔ تندرستی تمہیں حاصل ہوگی وہ برابر قائم رہیگی۔ تم ان گنت اور لازوال کامیابی حاصل کرو گے۔ اور تمہارا رعب داب اور طاقت ہمیشہ بڑھتی رہیگی۔ کیونکہ وہ طاقت اُس غیر تغیر اصول کا جزو ہوگی۔ جس اصول پر تمام کائنات قائم ہے +

پس صحت کا اصلی باعث یہی ہے۔ یعنی پاکیزہ دل اور مہذب نفس۔ کامیابی کا اصلی باعث یہی ہے۔ یعنی مستقل اور پختہ یقین اور ٹھیک اور راست ارادہ۔ اور طاقت کا اصلی باعث یہی ہے۔ یعنی قوی اور ثابت قدم ارادے سے خواہشات نفسانی کو بالکل قابو میں رکھنا +

وافر خوشی کا باعث کیا ہے

خوشی کی کمال آرزو ہے۔ اور خوشی کی کمی بھی اُسی قدر زیادہ ہے بہت سے مفلس شخص دولت کے خواہاں ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ دولت کے ملنے سے انہیں کمال اور دیرپا خوشی میسر ہوگی۔ بہت سے امیر لوگ ہر ایک قسم کی خواہش اور آرزو سے سیر ہو کر تھکن اور سیری سے تکلیف اٹھاتے ہیں۔ یعنی پڑے پلنگوں پر اینٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہائے ہمیں کچھ کام کرنے کے لئے نہیں اور خوشی کے لحاظ سے نہایت مفلس لوگوں سے بھی گئے گزرے ہیں۔ اگر ہم اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قسم کے معاملات پر غور کریں تو آخر کار ہم پر یہ ضروری مسئلہ کھل جائیگا کہ خوشی بیرونی چیزوں کے میسر آنے سے اور تکلیف اُن چیزوں کی کمی سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ہم مفلسوں کو ہمیشہ تکلیف میں اور امیروں کو ہمیشہ خوشی کی حالت میں دیکھتے حالانکہ اکثر اس کے برعکس دیکھا جاتا ہے۔ بعض نہایت بدنصیب لوگ جن سے کہ میں واقف ہوں دولت اور سامان عیش و عشرت سے مالا مال تھے۔ اور بعض نہایت خوش نصیب اور بشاش لوگ جو مجھ سے ملے مشکل سے اپنی زندگی کی ضروریات بہم پہنچا سکتے تھے۔ بہت سے لوگ جنہوں نے دولت جمع کر لی ہے۔ اس بات کے معترف ہیں کہ چونکہ دولت کو ہم نے صرف اپنے ہی فائدے کے لئے صرف کیا۔ اور اس سے خود غرض ہو کر حظ اٹھایا۔ اس سے ہماری زندگی کا لطف جاتا رہا۔ اور ہم اب اس قدر خوش نہیں ہیں۔ جیسا کہ ہم مفلسی کی حالت میں خوش تھے +

پس خوشی کیا شے ہے۔ اور کس طرح حاصل ہو سکتی ہے؟ کیا خوشی صرف ایک بناوٹی شے اور دھوکا ہے۔ اور تکلیف ہی ایک ہمیشہ رہنے والی شے ہے؟

کامل غور اور تامل کے بعد ہمیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ جن لوگوں نے دانائی کا طریق اختیار کر لیا ہے۔ اُن کے سوا اور سب لوگوں کا یہ یقین ہے کہ خوشی خواہش کی سیری سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ یقین زیادہ تر جہالت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور خود غرضی کے خیالات سے متواتر بڑھتا رہتا ہے۔ اور یہی یقین دنیا کی تمام مصائب کا باعث ہے اور یہاں لفظ خواہش سے صرف لذات اور شہوات نفسانی ہی مراد نہیں ہیں۔ بلکہ اس کا اطلاق روح کی بالا تر سلطنت پر بھی ہے جہاں زیادہ طاقت ور۔ نفیس اور اندر ہی اندر غارت کرنے والی یا نقصان پہنچانے والی خواہشیں عقلمند اور مہذب لوگوں کو اپنا غلام بنا لیتی ہیں اور اُن کو اُس تمام خوشنمائی موزونیت اور روح کی پاکیزگی سے محروم کر دیتی ہیں۔ جن کا اظہار باعث خوشی ہے +

بہت سے شخص اس بات کو تسلیم کرینگے کہ خود غرضی دنیا کی تمام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ناخوشی اور رنج کا باعث ہے۔لیکن انہیں یہ غازنگر مغالطہ ہو رہا ہے کہ یہ خود غرضی کسی اور شخص کی ہے۔ نہ کہ ہماری۔جب تم اس بات کو خوشی سے تسلیم کرنے لگوگے کہ یہ تمام ناخوشی ہماری اپنی ہی خود غرضی کا نتیجہ ہے۔تب تم فردوس کے دروازوں سے بہت دور نہیں رہوگے۔ لیکن جب تک تمہیں یہ یقین ہے۔کہ اور لوگوں کی خود غرضی تمہیں خوشی سے محروم کر رہی ہے۔اُس عرصہ تک تم اپنی ہی بنائی ہوئی دوزخ یا اعراف میں مقید رہوگے +

خوشی کامل اطمینان کی وہ اندرونی حالت ہے۔ جسے آنند اور شانتی کہتے ہیں۔ اور جس میں کسی قسم کی خواہش شامل نہیں ہے۔خواہش کے پورا کرنے سے جو اطمینان حاصل ہوتا ہے وہ صرف چند روزہ اور باطل ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ اُس خواہش کو اور زیادہ پورا کرنے کی طرف راغب ہوتا ہے۔خواہش مثل سمندر کے حریص اور لا انتہا شے ہے۔ اور جب ہم اُس کی حاجتوں کو پورا کر دیتے ہیں تو وہ اور بھی زیادہ شور مچاتی رہتی ہے۔خواہش اپنے بندوں سے ہمیشہ زیادہ ہی زیادہ خدمت چاہتی ہے یہاں تک کہ جسمانی تکلیف یا ذہنی رنج اُن کو آدباتا ہے۔اور وہ مصیبت کی پوتر کرنے والی آگ میں جا پڑتے ہیں۔ خواہش دوزخ کا ملک ہے۔اور تمام قسم کے عذاب اور مصیبتیں وہیں آکر جمع ہوتی ہیں۔ترک خواہش حصول فردوس ہے۔اور وہاں کے جاتری کو ہر ایک قسم کی خوشی میسّر ہے +

بہشت اور دوزخ اندرونی حالتیں ہیں۔اگر تم خودی میں اور اُس کی خواہشوں کے سیر کرنے میں محو رہوگے۔تو تم دوزخ میں گروگے اور اگر تم خودی سے بڑھ کر علم یا گیان کی اس حالت میں ہوگے جسے ازحد نفس کشی اور نسیان خودی کہتے ہیں۔تو تم بہشت میں داخل ہو گے۔خودی ایک اندھی شے ہے اُس میں قوتِ تصفیہ بالکل نہیں اور نہ اُس میں حقیقی واقفیت ہے۔اور اس لئے اُس کا نتیجہ مصیبت ہی مصیبت ہے۔صحیح ادراک بلا تعصبانہ رائے اور حقیقی علم یہ سب باتیں حالت خدائی سے تعلق رکھتی ہیں۔اور جس قدر تم اس معرفت حقیقی کو سمجھ سکوگے۔ اُسی قدر تمہیں معلوم ہوجائیگا۔کہ اصلی خوشی کیا شے ہے۔جس قدر تم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خود غرضی سے اپنی ہی ذاتی خوشی کی تلاش میں رہوگے اُسی قدر خوشی تم سے دور رہیگی۔ اور تم اپنے لئے مصیبت اور بدبختی کے کانٹے بوؤ گے۔ جس قدر تم دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں اپنے آپ کو بھول جاؤ گے۔ اُسی قدر تمہیں خوشی نصیب ہوگی اور تم بہبودی کی فصل کاٹو گے +

اگر تم خودی کے بس میں رہوگے تو تم رنج اٹھاؤ گے اور اگر خودی کو چھوڑ دوگے۔ تو تمہیں امن حاصل ہوگا۔ خود غرضی سے ہر ایک بات کا متلاشی ہونا نہ صرف خوشی ہی کو زائل کرتا ہے۔ بلکہ اُس چیز کو بھی زائل کرتا ہے جسے ہم خوشی کا ماخذ جانتے ہیں۔ دیکھو ایک پیٹو اور لالچی آدمی ہمیشہ نئی۔ مزیدار شے کی تلاش میں رہتا ہے۔ جس سے وہ اپنی مری ہوئی بھوک کو تیز کرے۔ اور پھر وہ کس قدر پھولا ہوا بوجھل اور مریض ہو جاتا ہے کہ آخرش اُسے کوئی کھانا نہیں بھاتا۔ برعکس اس کے جس نے اپنی اشتہا کو اپنے بس میں کر لیا ہے اور جو مزیدار چیزوں کی تلاش میں تو کیا بلکہ اُن کا خیال تک بھی نہیں کرتا وہ نہایت ہی سیدھا سادا کھانا کھا کر خوش رہتا ہے۔ جو لوگ خودی کی آنکھوں سے دیکھ کر یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ عمدہ اور اعلےٰ ترین خوشی خواہش کی سیری میں ہے۔ جب یہ لوگ اس قسم کی خوشی سے بغلگیر ہوتے ہیں۔ تو معلوم کرتے ہیں۔ کہ یہ تو مصیبت کا ایک پنجر ہے۔ حقیقت میں یہ قول درست ہے کہ "جو شخص خود غرضی سے خودی کی تلاش میں ہے۔ اُس کی زندگی برباد ہو جائیگی۔ اور جو شخص دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی غرض کو مدنظر رکھ کر اپنے آپ کو بھول جاتا ہے۔ اُسے زندگی کا لطف حاصل ہوگا" +

مستمرہ خوشی تمہیں اُس وقت حاصل ہوگی۔ جب تم خود غرضی سے کسی چیز کی خواہش کرنا چھوڑ دوگے۔ اور ترکِ خودی اختیار کروگے۔ جب تم اس غیر ابدی اور فانی چیز کو بالکل بھول جاؤ گے۔ جو تمہیں اس قدر عزیز ہے۔ اور جو ضرور ایک دن تم سے چھن جائیگی۔ خواہ تم اُس سے محبت کرو یا نہ کرو۔ تب تمہیں معلوم ہوگا کہ جس چیز کے چھوڑنے کو تم ایک بڑا بھاری نقصان سمجھتے تھے۔ اُس کا چھوڑنا درحقیقت تمہارے لئے بڑا بھاری فائدہ ہوا۔ حاصل کرنے کی نیت سے ترک کرنا۔ اس سے زیادہ کوئی دھوکا نہیں۔ اور نہ اس سے زیادہ اور کوئی مصیبت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور رنج کا باعث ہے۔ لیکن دے ڈالنے اور خود نقصان اُٹھانے پر راضی ہونا فی الحقیقت طریق زندگی یہی ہے +

جو چیزیں بذات خود معدوم ہونے والی ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اُن چیزوں میں دل لگا کر ہم اصلی خوشی حاصل کر سکیں؟ ہرگز نہیں۔ مستمرہ اور اصلی خوشی اسی طرح میسر آسکتی ہے کہ ہم اپنا دل اُس شے میں لگائیں جو دائمی ہے۔ اور جو کبھی نیست و نابود نہیں ہوگی۔ پس تمہیں لازم ہے کہ غیر دائمی اور فانی چیزوں سے اپنا دل ہٹا لو۔ اور ان کی کبھی خواہش نہ کرو۔ اور پھر تمہیں ابدی شے کا علم ہو جائیگا۔ اور چونکہ تم نے خودی کو چھوڑ دیا ہے۔ اور چونکہ تم میں پاکیزگی۔ نفس کشی اور اعلےٰ درجہ کی محبت یعنی سرب میتری زیادہ پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اس لئے تم اس ابدی علم میں مرکوز ہو جاؤ گے۔ پس اس سے تم وہ خوشی حاصل کرو گے۔ جو پھر کبھی تم سے واپس نہیں لی جائیگی +

جس شخص کے دل نے دوسروں کے ساتھ محبت کرنے میں اور اُن کو فائدہ پہنچانے میں اپنے تئیں بالکل بھلا دیا ہے اُسے صرف نہایت اعلےٰ درجہ کی خوشی ہی نہیں حاصل ہوئی۔ بلکہ وہ دل عالم جاودانی میں داخل ہو گیا ہے۔ کیونکہ اُس نے الوہیت کے درجہ کو حاصل کر لیا ہے اور وہ اُس کو بخوبی سمجھ گیا ہے۔ اپنی گذشتہ زندگی پر نظر ڈالو۔ اور تمہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ نہایت اعلےٰ درجہ کی خوشی کے وہ اوقات تھے۔ جن میں تم نے کسی کے لئے رحم کا کلمہ کہا ہو۔ یا کوئی ہمدردی کا کام کیا ہو۔ یا نفس کشی کے ذریعہ اپنے آپ کو دوسروں پر تصدق کیا ہو +

مرد اور عورت اندھا دھند اِدھر اُدھر خوشی کی تلاش میں دوڑتے پھر رہے ہیں۔ لیکن خوشی اُن کو نہیں مل سکتی۔ اور نہ خوشی اُن کو ملیگی۔ جب تک وہ اس بات کو تسلیم نہ کرینگے کہ خوشی اُن کے اندر اور اُن کے چاروں طرف موجود ہے۔ اور تمام کائنات میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور چونکہ وہ خود غرضی سے اُس کی تلاش کرتے ہیں۔ اس لئے وہ اُن کو نہیں مل سکتی۔ اور وہ اس سے محروم رہتے ہیں +

"میں شاہ بلوط کے اونچے اونچے درختوں اور لہلہاتی ہوئی عشق پیچاں کے پاس سے گزرتا ہوا خوشی کو پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے پیچھے گیا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ بھاگ گئی۔ میں نے پہاڑوں اور گھاٹیوں پر ہو کر کھیتوں اور مرغزاروں میں سے گذر کر سرسبز وادی میں اُس کا تعاقب کیا۔ جھٹ پٹ تیز رَو ندی کو عبور کر کے پہاڑ کی اونچی اونچی چوٹیوں پر جہاں عقاب رہتے ہیں خوشی کی تلاش میں چڑھ گیا۔ ہر ایک قسم کی تری اور خشکی کو جلدی سے طے کیا۔ لیکن خوشی ہمیشہ مجھ سے بھاگتی ہی رہی ✦

"تھک کر اور غشی کی حالت میں ہو کر میں نے تعاقب کرنا چھوڑ دیا۔ اور دریا کے ایک بنجر کنارے پر آرام لینے کے لئے بیٹھ گیا۔ ایک شخص آیا۔ اور اُس نے کھانا مانگا۔ اور دوسرے نے آکر بھیک یا خیرات مانگی۔ میں نے بھوکے کو روٹی اور منگتے کو کچھ پیسے دئے۔ ایک شخص ہمدردی کے لئے آیا اور دوسرا آرام کے لئے۔ میں ہر ایک حاجتمند سے اپنے مقدور کے موافق پیش آیا۔ اور ہر طرح سے اُن کی تشفی کی۔ لو! اب کیا دیکھتا ہوں کہ عمدہ خوشی خداوند تعالےٰ جل شانہ کی صورت میں میرے پاس آکھڑی ہوئی۔ اور آہستہ سے کہنے لگی کہ میں تیری غلام ہوں" ✦

اس اوپر کے خوشنما کلام سے جو دو پیریگراف میں بیان کیا گیا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ لاانتہا اور وافر خوشی دراصل کیا شے ہے۔ شخصی اور عارضی خوشی کو قربان کرو۔ اور پھر تم فوراً غیر شخصی اور جاودانی خوشی حاصل کرو گے۔ اُس تنگ ظرف اور محدود خودی کو ترک کر دو۔ جو تمام چیزوں کو اپنے ہی فائدے کے لئے چاہتی ہے۔ اور پھر تم فرشتوں کی صحبت میں داخل ہو جاؤ گے اور محبّتِ عامہ کا خاص دل اور جوہر تمہیں نصیب ہوگا۔ دوسروں کے دکھ درد میں اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں اپنے آپ کو بالکل بھلا دو اور پھر تمہیں کامل خوشی میسر آئیگی۔ اور تمام تکلیفات اور مصائب سے نجات ہوگی۔ ایک شخص کا قول ہے کہ میں نے تین قدم میں بہشت حاصل کی۔ پہلا قدم نیک خیال تھا۔ دوسرا نیک کلام۔ تیسرا نیک عمل، یہی طریق اختیار کرنے سے تم بھی بہشت میں داخل ہو سکتے ہو یہ بہشت کہیں اور نہیں ہے۔ یہیں موجود ہے۔ یہ صرف بے غرضانہ کام کرنے والے لوگوں کو میسر آ سکتی ہے۔ اور جن کے دل صاف ہیں وہی اس کو بخوبی جان سکتے ہیں ✦

اگر تم نے اس لاانتہا خوشی کو تحصیل نہیں کیا ہے۔ تو تم اسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس طرح تحصیل کر سکتے ہو کہ ہمیشہ اپنے سامنے بے غرضانہ محبت کا اعلےٰ نمونہ پیش نظر رکھو اور اُس کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہو۔ اس قسم کی بلند نظری یا دُعا اعلےٰ درجہ کی خواہش ہے۔ اس قسم کی خواہش میں روح خداوند تعالےٰ کی طرف رجوع کرتی ہے۔ جہاں اس کو مستمرہ خوشی مل سکتی ہے۔ اس بلند نظری سے خواہش کی غارتگر قوتیں دائمی قوت الٰہی میں مبدّل ہو جاتی ہیں۔ اس قسم کے اعلےٰ درجہ کو پہنچنے کی آرزو رکھنا گویا خواہش کے گورکھ دھندوں سے نکل جانا ہے ✦

جس قدر تم کمینہ خودی کو چھوڑ دوگے۔ اور جس قدر تم ایک ایک کرکے اپنی تنگ ظرفی اور حرص کی زنجیروں کو توڑ ڈالوگے۔ اُسی قدر تم دے ڈالنے کی خوشی کو سمجھوگے۔ اور خود ہی سب کچھ لے لینے اور بخیل ہونے کی مصیبت سے اُسے تمیز کروگے۔ دے ڈالنے سے مراد یہ ہے۔ کہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے اپنے روپے سے اور اپنی رائے صائب سے دوسروں کی مدد کرنا۔ دوسروں سے محبت کا اظہار کرنا۔ اور جو نیک باتیں تمہیں سوجھتی ہیں۔ اُن سے اوروں کو بھی آگاہ کرنا۔ اس وقت یہ بات اچھی طرح تمہاری سمجھ میں آجائیگی کہ لینے کی نسبت دینا زیادہ متبرک ہے۔ لیکن دینا دل سے ہونا چاہئے۔ اس میں خودی کا نام تک نہ ہو اور نہ عوض ملنے کی ذرا بھی خواہش ہو۔ جو شخص خالص محبت سے دیتے ہیں اُن کو ہمیشہ برکت نصیب ہوتی ہے۔ اگر دینے کے بعد تمہیں یہ خیال ہُوا کہ لینے والے نے شکریہ تک ادا نہیں کیا۔ اور نہ اُس نے تمہاری چاپلوسی کی۔ یا تمہارا نام اخبار میں چندہ دہندگان کی فہرست میں نہیں چھپا تو پھر یہ جان لو کہ تم نے صرف نام کے لئے یا لوگوں کو جتانے اور ظاہرا نیک نامی حاصل کرنے کے لئے دیا تھا۔ اور اصلی محبت کی غرض سے نہیں دیا تھا۔ اور تم نے صرف اس غرض سے دیا تھا کہ تمہیں اُس کے بدلے میں کچھ ملے۔ یہ دینا نہیں بلکہ لینا ہے ✦

دوسروں کی بہبودی میں اپنے آپ کو بالکل بھلا دو۔ جو کچھ تم کرو اُس میں خودی کو قطعی فراموش کر دو۔ اسی سے وافر خوشی حاصل ہو سکتی ہے۔ ہمیشہ خود غرضی سے بچتے رہو۔ اور نفس کشی کے سبق ایمانداری سے سیکھو۔ ایسا کرنے سے تم نہایت اعلےٰ درجہ کی خوشی کو پہنچ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جاؤ گے اور عالم جاودانی کے روشن لباس میں ملبّس ہوکر ہمیشہ حظّ عامّہ کی روشنی میں زندگی بسر کروگے۔ جہاں بادل اور تاریکی کا نام تک نہیں ٭

اقبالمندی یا عروج کی اصلیّت کو سمجھنا اور اسے تحصیل کرنا

اصلی اقبالمندی یا عروج کو وہی دل سمجھتا ہے جو کامل راست بازی یقین۔ سخاوت اور محبت سے بھرا ہوا ہو۔ جس شخص کے دل میں یہ خوبیاں موجود نہیں ہیں۔ وہ عروج کو نہیں جان سکتا۔ کیونکہ عروج بھی خوشی کی طرح کوئی بیرونی ملکیّت نہیں ہے۔ بلکہ اندرونی دل سے سمجھنے اور تحصیل کرنے کی بات ہے۔ حریص اور طامع شخص کروڑ پتی بھی کیوں نہ ہو جائے۔ ہمیشہ بد بخت۔ ذلیل اور مفلس رہیگا۔ اور جبتک کہ دنیا میں اُس سے زیادہ دولتمند شخص موجود ہے۔ اُسے دیکھ کر اپنے آپ کو اس دنیا میں مفلس ہی سمجھیگا۔ برعکس اس کے ایک دیانت دار۔ کامل۔ راست باز۔ سخی اور شفیق شخص پورا پورا عروج اور اقبالمندی حاصل کریگا۔ گو اس کے پاس ظاہری دھن۔ دولت بہت ہی تھوڑی ہو۔ جو شخص اپنی موجودہ حالت پر مطمئن اور قانع نہیں ہے وہ مفلس ہے۔ اور جو شخص اپنے تھوڑے سے مال ومتاع پر قانع ہے۔ وہ درحقیقت دولتمند ہے۔ اور جو شخص باوجود تھوڑا سا دھن پاس ہونے کے سخی ہے اور اُسے اَوروں کے لئے صرف کرتا ہے۔ وہ اَور بھی زیادہ دولتمند ہے ٭

جب ہم اس امر پر غور کرتے ہیں۔ کہ دنیا میں تمام عمدہ چیزیں مادی اور روحانی قسم سے بھری ہوئی ہیں۔ اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ انسان طمع سے اندھا ہوکر صرف چند زر کے سکے یا چند ایکڑ زمین ہی لینا چاہتا ہے۔ اُس وقت ہم بخوبی سمجھ جاتے ہیں۔ کہ خود غرضی تاریکی اور جہالت کی نشانی ہے۔ اور اُس وقت ہم یہ بھی جان لیتے ہیں کہ خود پرستی یا نفس پروری ہماری اپنی ہی ہلاکت کا باعث ہے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیکھو! قدرت کیسے کھلے ہاتھوں سے سب کچھ دے ڈالتی ہے اور پھر بھی سب کچھ اُس کے پاس رہتا ہے - اور اس میں ذرا بھی کمی نہیں آتی - انسان جو بڑا حریص ہے اور سب کچھ خود لینا چاہتا ہے آخر میں ہر ایک شے کھو بیٹھتا ہے +

اگر تم اصلی بہبودی یا عروج حاصل کرنا چاہتے ہو - تو بہت سے شخصوں کی طرح یہ یقین نہ کر بیٹھو کہ ہم حق کرینگے تو ناحق ہوگا - اور اگر ہم نیکی کرینگے - تو بدی ملیگی - امتحانوں اور خرید و فروخت کے معاملہ میں مقابلے کے اصول پر نہ چلو - کیونکہ یہ راستی اور راستبازی کے اصول کے خلاف ہے - میں اس کی کچھ پروا نہیں کرتا کہ لوگ مقابلہ کے اصول کی نسبت کیا کہتے ہیں - اور کیا رائے رکھتے ہیں - کیونکہ میں تو اُس اٹل قانون کو بخوبی جانتا ہوں جس کے مقابلہ میں اور سب قوانین یا اصول ایک دن رد ہو جائینگے اور نیک آدمی کے صادق دل اور طریق زندگی کی رُو سے تو وہ سب قوانین اب بھی باطل اور متروک ہیں - اور اس قانون یا اصول کو بخوبی سمجھ کر میں اطمینان خاطر سے ہر قسم کی بے ایمانی اور بد دیانتی پر غور کر سکتا ہوں - کیونکہ میں جانتا ہوں وہ ایک نہ ایک دن ضرور غارت ہوگی +

ہر حالت میں وہ کام کرو - جس کو تم صحیح اور نیک سمجھتے ہو اور اُس اٹل قانون پر بھروسا رکھو - اُس طاقت الٰہی پر ایمان لاؤ - جو اس دنیا میں موجود ہے - یہ طاقت تمہیں چھوڑ کر کہیں نہ جائیگی ہر دم تمہارے ساتھ رہیگی - اور ہمیشہ تمہاری حفاظت کریگی - اس طرح کا کامل یقین کرنے سے تمہارا نقصان نفع میں مبدل ہوگا - اور جن مکروہات کا تمہیں اندیشہ ہے - وہ سب تمہارے لئے برکت اور نعمت کی صورت اختیار کرینگی - راست بازی یا دیانت داری - سخاوت اور محبت کو ہرگز ہاتھ سے نہ چھوڑو - کیونکہ یہی نیکیاں ہمت اور قوت کے ساتھ مل کر تمہیں اصلی حالت عروج پر پہنچائینگی - یہ جو لوگ کہتے ہیں - کہ تم ہمیشہ اوّل اپنا خیال رکھو اور بعد میں دوسروں کا - اس پر یقین نہ کرو - اس قول پر چلنے کے یہ معنے ہیں - کہ تم اوروں کا کچھ خیال نہ کرو - بلکہ صرف اپنے ہی آرام و آسائش کا خیال رکھو - جو لوگ اس پر عمل کرتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں۔ اُن کے لئے ایک دن ایسا آئیگا کہ سب لوگ اُن کو چھوڑ دینگے اور جب وہ تنہائی اور رنج میں پڑے ہوئے چلائینگے تو کوئی بھی اُن کی نہ سُنیگا اور نہ اُنہیں مدد دیگا۔ اوروں کو چھوڑ کر صرف اپنا خیال رکھنا گویا ہر ایک عمدہ اور اعلےٰ تحریک کو روکنا اور تعصب سے کام لینا ہے۔ اپنی روح کو وسیع کرو اور اپنے دل کو اوروں کے ساتھ پُر جوش محبت اور سخاوت ظاہر کرنے کے لئے بڑھاؤ۔ اس سے تمہیں اعلےٰ اور پائدار خوشی حاصل ہوگی اور تمام قسم کی بہبودی اور عروج تمہیں نصیب ہوگا +

جن لوگوں نے نیکی اور راست بازی کا راستہ چھوڑ دیا ہے۔ انہیں اپنے آپ کو دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں حفاظت کرنے کی ضرورت ہے۔ اور جو ہمیشہ نیکی پر چلتے ہیں۔ اُنہیں اس قسم کی حفاظت کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ نری بے معنی بات نہیں ہے۔ آج کل بھی ایسے شخص موجود ہیں۔ جنہوں نے راست بازی اور یقین کی طاقت ذریعہ کسی قسم کی ہمسری یا مقابلہ کی کچھ پروا نہ کی۔ اور باوجود مقابلہ کئے جانے کے وہ ذرا بھی اپنے طریقوں سے نہ ہٹے اور کامل طور سے عروج پر پہنچ گئے۔ برعکس اس کے جنہوں نے ان کو نقصان پہنچانا چاہا تھا وہی خود شکست کھاکر پیچھے ہٹ گئے۔ اور پستی کی حالت میں آگئے +

جن اندرونی خوبیوں کو نیکی کہتے ہیں۔ اُن کے ہونے سے انسان بدی کی تمام طاقتوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اور آزمائش کے وقت میں اور بھی زیادہ ثابت قدم رہتا ہے۔ اور ان خوبیوں کو اپنے میں قائم کرنا گویا ایک لازوال کامیابی حاصل کرنا ہے۔ اور ہمیشہ رہنے والی منزل عروج اور بہبودی پر پہنچ جانا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حصّہ دوم

مراقبہ کی طاقت

روحانی مراقبہ سے انسان الوہیت کے راستہ پر پڑ جاتا ہے۔ روحانی مراقبہ وہ بعید الفہم زینہ ہے۔ جس کے ذریعہ ہم اس دنیا سے فردوس تک گمراہی سے راستی یا معرفت تک اور دُکھ سے شانتی تک پہنچ سکتے ہیں۔ یعنی اسی روحانی مراقبہ کے ذریعہ فردوس راستی اور شانتی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہر ایک زاہد اور ولی نے اس زینہ پر سے چڑھ کر عروج حاصل کیا ہے۔ ہر ایک گنہگار کبھی نہ کبھی اس زینہ پر ضرور آئیگا۔ اور ہر ایک تھکا ہوا سالک جو خودی سے منکر ہوتا ہے اور دنیا سے منہ موڑتا ہے۔ اور مستقل ہو کر اپنا رُخ خداوند تعالےٰ یا پدر حقیقی کی بارگاہ کی طرف کرتا ہے۔ ضرور اس زینہ کی سنہری سیڑھیوں پر اپنا قدم جما کر رکھیگا۔ اس زینہ کی وساطت کے بغیر تمہیں فنائی الٰہی کی حالت۔ ایزدی مشابہت اور ایزادی امن نصیب نہیں ہو سکتا اور صداقت یا معرفت حقیقی کی لازوال عظمت اور غیر آلودہ خوشی سے تم محروم رہو گے +

مراقبہ نفس میں کسی خیال یا مضمون پر دیر تک جم کر غور کرنا ہے اس غرض سے کہ ہم اُسے مکمل طور پر سمجھ سکیں۔ اور جس شے پر تم ہمیشہ غور و خوض کرتے رہو گے اُس کے سمجھنے میں تو شک ہی نہیں بلکہ خود بھی ویسے ہی ہوتے چلے جاؤ گے۔ اور اس کی بو باس تم میں بس جائیگی۔ کیونکہ وہ تمہاری ہی ہستی میں ملکر اور تمہارے ہی رگ و ریشوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں پیوست ہوکر خاص تمہارا ہی جزو بن جائیگی۔ پس اگر تم متواتر خود غرضی اور کمینہ پن کی باتوں پر غور کرتے رہوگے تو آخرش تم خود غرض اور ذلیل بن جاؤ گے۔ اور برعکس اس کے اگر تمہارے خیالات پاک و صاف اور بے غرضانہ ہیں۔ تو تم بالتحقیق پاکیزہ اور خود غرضی سے مبرّا ہو جاؤ گے ٭

اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے۔ کہ تم اکثر کس بات پر غور سے سوچتے رہتے ہو۔ اور اوقات تنہائی میں تمہاری روح خود بخود زیادہ تر کس امر کی طرف رجوع کرتی ہے۔ تو میں تمہیں ضرور بتا دونگا کہ تم عالم رنج و تکلیف میں سفر کر رہے ہو۔ یا عالم امن و آسودگی میں۔ اور تم قربِ ایزدی حاصل کر رہے ہو۔ یا حیوانیت کی طرف جا رہے ہو ٭

جو شخص متواتر اور ہر دم کسی خاص صفت کا خیال کرتا رہتا ہے لا کلام وہی صفت اُس میں آجاتی ہے۔ پس تمہارے مراقبہ کا مدّعا اعلےٰ تر ہونا چاہیئے نہ کہ کمتر۔ تاکہ جب کبھی تم اس کا اپنے دل میں خیال کرو تو تم بھی بالا تر ہو جاؤ۔ تمہارا مدّعا پاک و صاف اور خود غرضی سے مبرّا ہونا چاہیئے۔ تاکہ تمہارا باطن پاک ہو جائے اور معرفت حقیقی کے قریب تر پہنچ جائے اور بُرائیوں سے آلودہ ہوکر گمراہی کی طرف نہ چلا جائے۔ جہاں سے اُس کا پھر راہ راست پر لانا مشکل ہوگا ٭

روحانی مراقبہ جس کا میں اب ذکر کر رہا ہوں۔ اسی پر روحانی زندگی اور علم کا دار و مدار ہے۔ اسی قسم کے مراقبہ کے ذریعہ ہر ایک نبی۔ پیغمبر۔ رِشی۔ منی اور شفیع اس درجہ پر پہنچ گیا۔ یعنی نبی۔ پیغمبر رِشی۔ منی اور شفیع کہلایا۔ بُدھ جی مہاراج نے طریق معرفت پر غور کیا۔ یہاں تک کہ وہ یہ کہہ سکتے تھے۔ کہ میں ہی گیان یا معرفت مجسّم ہوں۔ حضرت مسیح نے ایزدی ہستی پر کما حقہ غور کیا۔ یہاں تک کہ آخرش اُنہوں نے اس امر کا اظہار کیا کہ وہ میں اور میرا حقیقی باپ ایک ہی ہیں" ٭

روحانی مراقبہ یعنی اگر نفس کو یکسو کرکے ہمہ تن ایزدی صفتوں اور معرفت حقیقی کے معلوم کرنے میں لگایا جائے۔ تو یہی دعا کا ذاتی جوہر اور روح ہے۔ اسی کے ذریعے روح ترقی کرکے چپکے چپکے اس لایزال اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قادر مطلق تک پہنچ جاتی ہے۔ بلا مراقبہ کے صرف التجائیں کرنا اور دعائیں مانگنا ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ جسم بغیر جان۔ اور اس سے انسان کا نفس اور دل گناہ اور مصیبت سے رہا ہو کر بالا تر درجہ پر نہیں پہنچ سکتا اگر تم روز مرہ دانائی۔ امن۔ اعلےٰ درجہ کی پاکیزگی حاصل کرنے اور معرفت حقیقی کا پورا پورا تصور باندھنے کی دعا مانگ رہے ہو۔ اور جس شے کے لئے تم دعا مانگتے ہو وہ ابھی تم سے دور ہے۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ تم دعا کسی چیز کے لئے مانگ رہے ہو۔ اور تمہارے خیال اور عمل پر کوئی اور چیز متصرف ہے۔ اگر تم ایسی سرکشی اور ضد کی حالت سے باز رہو گے۔ اور اپنے نفس کو اُن چیزوں سے ہٹا لو گے۔ جن کے ساتھ خود غرضی سے محبت کرنا تمہاری دعا کے اصلی اور پاک مدعا کو حاصل نہیں ہونے دیتا۔ اور اگر تم خداوند تعالےٰ سے جس شے کے تم خود مستحق نہیں ہو۔ اس کے مانگنے کی درخواست نہ کرو گے یا اگر تم اُس سے اُس رحم اور محبت کے طالب نہ ہو گے۔ جو تم خود اَوروں پر ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ صداقت یا معرفت کی حالت میں سوچنا اَور عمل کرنا شروع کرو گے۔ تو تم میں روز بروز وہ حقائق پیدا ہوتی جائیگی۔ یہاں تک کہ آخر کار تم اور وہ حقائق ایک ہی چیز بن جاؤ گے +

جو شخص کوئی دنیاوی فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو یہ ضرور ہے کہ وہ اُس کی تحصیل کے لئے مستعدی سے کام کرے۔ اور جو شخص ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا ہے۔ اور یہ توقع کر رہا ہے۔ کہ صرف مناجات یا التجا کرنے سے ہی وہ فائدہ اُس کو مل جائے۔ تو یہ اُس کی سراسر بیوقوفی اور حمق ہے۔ پس تم خام خیالی یا بیہودگی سے یہ خیال نہ کرو کہ تمہیں بے کوشش اور بے ہاتھ پاؤں ہلائے سعادی نعمتیں میسر آجائینگی۔ جب تم دل و جان سے معرفت اور صداقت کے راستہ میں کام کرنا شروع کرو گے۔ صرف اُسی وقت تمہیں نعمت عظمےٰ میں شریک ہونے کی اجازت ہوگی ورنہ نہیں۔ اور جس روحانی اُجرت کے تم طالب ہو۔ جب تم نے صبر اور استقلال سے محنت کر کے اُس اُجرت کو حاصل کر لیا ہے تو اُس محنت کا اجر اور ثمرہ ضرور تمہیں ملیگا۔ اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تم اس سے محروم نہیں رہو گے ۔

اگر تم درحقیقت معرفت کے طالب ہو نہ کہ تفریح نفس کے۔ اگر تم معرفت کو تمام دنیاوی لذتوں اور منافعوں سے بڑھ کر چاہتے ہو بلکہ خاص خوشی سے بھی برتر سمجھتے ہو۔ تو تم اس کے حاصل کرنے کے لئے خود بخود ضروری سعی و کوشش عمل میں لاؤ گے ۔

اگر تم گناہ اور رنج سے بری ہونا چاہتے ہو۔ اگر تم اس بے عیب پاکیزگی کا مزا چکھنا چاہتے ہو۔ جس کی دل سے آرزو رکھتے ہو اور التجا کرتے ہو۔ اگر تم دانائی اور علم حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اور اگر تم کامل اور دائمی امن کے درجہ پر پہنچنا چاہتے ہو۔ تو تم اس وقت آکر مراقبہ کے طریق پر چلو۔ اور معرفت یا صداقت کو اپنے مراقبہ کا سب سے اعلےٰ مدّعا بناؤ ۔

شروع میں مراقبہ اور باطل خیالات میں جو خود بخود آتے رہتے ہیں۔ تمیز کرنی چاہیئے ۔ مراقبہ میں کوئی باطل یا خیالی بھد غیر علمی بات نہیں ہے مراقبہ ایک تحقیقی اور اصلی غور و خوض کا عمل ہے۔ جو محض معرفت کو ہی دل میں جگہ دیتا ہے ۔ اور اور کسی شئے کو نہیں رہنے دیتا۔ اس طرح پر غور و خوض کرنے سے تم ہرگز اپنے تعصبات کو اپنے اندر نہ بڑھنے دو گے اور خودی کو بالکل فراموش کر کے تمہیں صرف یہی یاد رہیگا۔ کہ ہم معرفت یا گیان ہی کی تلاش کر رہے ہیں۔ اور ایسا کرنے سے تمہاری گذشتہ زمانہ کی غلط فہمیاں ایک ایک کر کے دور ہو جائینگی۔ اور صبر و تحمل سے انکشاف حقیقت کے منتظر رہو گے ۔ اور جب تمام غلط فہمیاں اور گمراہیاں دفع ہو گئی ہیں۔ تو انکشاف تمہیں ضرور ہو جائیگا۔ اپنے باطن کی تنہائی اور حالت انکسار میں تم اس بات کو بخوبی سمجھو گے کہ ہم سب میں ایک نہایت اندرونی مقام ہے۔ جہاں پر پوری پوری معرفت کا قیام ہے۔ اور اس کے چاروں طرف کثیف گوشت اور پوست کی دیوار پر دیوار کھڑی ہوئی ہے۔ اس کامل اور صاف ادراک کو جو معرفت ہے۔ ایک پریشان اور گمراہ کرنے والا گوشت کا جال دیکھنے نہیں دیتا۔ اور اس کو سراسر ضلالت اور گمراہی بنا دیتا ہے اور جاننا یعنے معرفت اور گیان کا ہونا کیا ہے؟ یہ صرف ایک راستے کا صاف کرنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور کھول دیتا ہے۔ جہاں سے کہ چھپا ہوا نور عظمت نکل آئے اور صاف نظر آجائے۔ اور یہ بیرونی روشنی کا اندر داخل کرنا نہیں ہے کیونکہ دراصل یہ روشنی اندر ہی موجود ہے۔ اور یہ باہر سے نہیں آسکتی اور یہ خیال غلط اور فرضی ہے کہ نور معرفت کوئی خارجی شے ہے ٭

مراقبہ کے لئے دن کا کوئی خاص حصہ مقرر کرلو۔ اور اس وقت کو اسی بات کے لئے مخصوص رکھو۔ سب سے عمدہ وقت صبح کا ہے۔ جبکہ ہر ایک شے حالت سکون اور امن میں ہوتی ہے۔ اُس وقت تمام قدرتی حالتیں یا صورتیں تمہاری مدد ہونگی۔ رات کو جسم کے دیر تک بھوکا رہنے کے باعث جذبے اور خواہشات نفسانی بس میں ہونگی۔ پہلے دن کا جوش اور کلفتیں سب معدوم ہونگی۔ اور نفس تازہ دم اور اطمینان کی حالت میں ہوکر روحانی تعلیم کو قبول کریگا۔ ہاں البتہ تمہیں اس بات کی کوشش ضرور کرنی ہوگی کہ سستی اور نفسانی خواہشوں کو بالکل ترک کر دو۔ اور اگر اس قسم کی کوشش نہ کروگے تو تم ترقی نہ کر سکوگے۔ کیونکہ روح کا تقاضا بمنزلہ حکم ناطق کے ہے ٭

روحانی ترقی کے باعث جسم اور دماغ کو بھی ترقی ہوگی۔ جو لوگ سست ہیں۔ اور اپنی خواہشات نفسانی کے بس میں ہیں۔ اُن کو معرفت کا علم نہیں ہوسکتا۔ جو شخص صحیح و سالم اور ہٹا کٹا ہوکر صبح کے تنہائی اور امن و امان کے قیمتی اوقات کو غنودگی اور کاہلی میں ضائع کردیتا ہے وہ بالکل اس لائق نہیں کہ اعلےٰ ترین رتبہ حاصل کر سکے ٭

جس شخص کو یہ علم ہوگیا ہے۔ کہ میں اعلےٰ درجہ پر پہنچ سکتا ہوں اور جو شخص جہالت کے اُس تاریک پردہ کو جو تمام دنیا پر چھایا ہوا ہے دور کرنا چاہتا ہے۔ وہ ستاروں کے غائب ہونے سے پہلے ہی گجبوم اٹھتا ہے۔ اور اپنی اندرونی تاریکی پر غالب آکر روح القدس تک پہنچنے کی آرزو رکھ کر نور الہی یا معرفت حقیقی یا اصلی گیان کے دریافت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور برعکس اس کے تمام دنیا کے اور لوگ خواب غفلت میں پڑے سو رہے ہیں۔ بڑے آدمیوں نے جو عظمت حاصل کی اور اُس کو برقرار رکھا۔ یاد رہے۔ کہ یہ عظمت اُن کو یکایک چشم زدن میں حاصل نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ یہ لوگ شب بیداری میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گزارتے تھے اور مدارج سعادت پر پہنچنے کے لئے سخت ریاضت کرتے تھے۔ جبکہ اُن کے اور رفیق اور ساتھی سوئے ہوئے ہوتے تھے +

کوئی ولی کوئی پاک آدمی یا زاہد اور کوئی معرفت کا تلقین کرنے والا اس دنیا پر ایسا نہیں ہُوا جو علے الصباح نہ اٹھتا ہو۔ حضرت عیسےٰ صبح اُٹھا کرتے تھے۔ اور تنہا پہاڑوں پر خداوند تعالےٰ کی مقدس بارگاہ میں شریک ہونے کے لئے چڑھ جاتے تھے۔ بدھ جی مہاراج ہمیشہ طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ پیشتر اٹھا کرتے تھے۔ اور مراقبہ میں مصروف رہتے تھے اور اُن کے تمام شاگردوں کو بھی اسی پر عمل کرنیکا حکم تھا +

اگر تمہیں اپنے روزمرہ کے فرائض بہت صبح کرنے پڑتے ہیں اور اس وجہ سے علے الصباح مراقبہ میں نہ بیٹھ سکو۔ تو رات میں ایک گھنٹہ نکالو۔ اور اگر تمہارا روزانہ کام بہت محنت کا ہے اور دیر تک کرنا پڑتا ہے۔ اور اس سبب سے تم تھک کر چور ہو جاتے ہو۔ اور رات کو بھی کوئی وقت نہیں نکال سکتے۔ تو تمہیں پھر بھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ تم اپنے کام کے درمیانی اوقات فرصت میں دھیان لگا سکتے ہو۔ یا جو کچھ تھوڑا سا فرصت کا وقت کبھی کبھی تمہیں ملتا ہے۔ اور جس کو تم یونہی رائگان کھو دیتے ہو۔ اُس میں دھیان لگا سکتے ہو اور اگر تمہارا کام اس قسم کا ہے کہ روز مرہ کی مشق سے کل کی طرح برابر چلتا ہی رہتا ہے۔ اور کبھی بیچ میں وقفہ نہیں ملتا۔ تو تم اس کام میں لگے ہوئے بھی دھیان کر سکتے ہو۔ دیکھو اُس مشہور عیسائی ولی اور فلاسفر جیکب بیم نے خدائی چیزوں کا وسیع علم اُس وقت حاصل کیا جبکہ وہ برابر گھنٹوں تک موچی کا کام کرتا رہتا تھا۔ ہر ایک حالت میں سوچنے اور غور و خوض کرنے کے لئے فرصت ہوتی ہے۔ اور جو لوگ نہایت ہی مصروف اور محنتی ہیں۔ وہ بھی الوہیت کے درجہ کو حاصل کرنے اور مراقبہ میں بیٹھنے کی نعمت سے محروم نہیں ہیں +

روحانی مراقبہ اور تربیتِ نفس لازم ملزوم ہیں۔ پس تمہیں مناسب ہے کہ اپنے ہی پر غور کرنا شروع کرو تا کہ اپنی حقیقت اور ماہیّت کو بخوبی سمجھ سکو۔ کیونکہ یاد رکھو کہ بڑا مدعا جو تمہاری نظر ہونا چاہئے یہ ہے کہ اپنی غلط فہمیوں اور غلط کاریوں کو دور کرو۔ اس غرض

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے کہ تم معرفت کا صحیح راستہ بالتحقیق معلوم کر سکو۔ تم اپنے اغراض خیالات اور کاموں پر نکتہ چینی کرنے لگو گے۔ ان کا اپنے معنوی مسئلہ یا عقیدے سے مقابلہ کرو گے۔ اور ان کو مطمئن اور بے تعصبانہ نگاہ سے دیکھو گے۔ اس طرز سے تمہارا ذہن اور روح روزمرہ ساتھ ساتھ ترقی کرتے رہینگے۔ جس کے بغیر انسان زندگی کے سمندر پر مثل تنکے اور بے کس عاجز تنکوں کے ہیں۔ یا یہ کہو کہ اگر دماغی اور روحانی ترقی نہ کی جائے۔ تو اس دنیا میں انسان کی زندگی کچھ بھی وقعت نہیں رکھتی۔ اگر تم کینہ یا غصہ کے عادی ہو تو تم حلم اور معافی پر غور کرو گے۔ تاکہ تم پر تمہاری بیرحمی یا سختی اور بیوقوفانہ کارروائی بخوبی منکشف ہو جائے۔ اور تم ایسی کارروائی سے تکلیف اور رنج معلوم کرنے لگو۔ اُس وقت تم محبت وشفقت۔ حلم و بردباری اور بے حد عفو و معافی میں اپنی زندگی بسر کرنے لگو گے۔ اور جس قدر تم اپنے ادنےٰ درجہ کی خواہشوں کو اعلےٰ درجہ کے خیالات سے مغلوب کر لو گے۔ اسی قدر رفتہ رفتہ محبت کا قانون ایزدی چپکے چپکے تمہارے دل پر اثر کریگا۔ اور تم یہ سمجھ لوگے۔ کہ یہ قانون زندگی کے ہر ایک کام پر کس قدر حاوی ہے۔ اور جب تم اس واقفیت کو اپنے ہر ایک خیال۔ قول اور فعل پر استعمال کرو گے تو تم زیادہ تر حلیم و شریف۔ شفیق اور متبرک بن جاؤ گے۔ اور یہی حال ہر ایک قسم کی گمراہی یا مغالطہ ہر ایک خود غرضانہ خواہش اور ہر ایک قسم کی انسانی حمق کا ہوتا ہے۔ یعنی مراقبہ کی زبردست طاقت کے سامنے یہ سب ضعیف العقلی کی باتیں زیر ہو جاتی ہیں۔ اور جبکہ ہر ایک قسم کا مغالطہ اور ہر ایک قسم کا گناہ انسان کے اندر سے خارج ہو جاتا ہے تو اس کی بجائے معرفت یا راستی کی زیادہ کامل اور صاف روشنی سالک کی روح کو منور کرتی ہے۔

اس طرح دھیان کرنے سے تم ہمیشہ اصلی دشمن یعنی اپنی خود غرضانہ اور فانی خودی سے محفوظ رہو گے۔ اور اپنے اندر راستی یا معرفت کی پاک اور غیر فانی حالت قائم کرو گے۔ تمہارے مراقبوں کا صریح نتیجہ یہ ہوگا کہ تم میں ایک نفس مطمئنہ پیدا ہو جائیگا۔ جو زندگی کی کشمکش میں تمہارے لئے ایک سہارا اور جائے قیام یا تکیہ گاہ ہوگا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقدس یا پاک خیال کی غالب طاقت بہت بڑی ہوتی ہے۔ اور خلوت کیوقت مراقبہ کی حالت میں جو طاقت اور علم حاصل ہوتا ہے۔ وہ روح کو کشمکش غم و الم یا ترغیب و تحریص کے وقت نجات کے خیالات سے مالامال کر دیتا ہے۔

مراقبہ کی طاقت سے جس قدر تم عقیل اور دانا ہوتے جاؤگے۔ اُسی قدر تم اپنی خود غرضانہ خواہشوں کو ترک کرتے جاؤگے۔ جو خواہشیں بے ثبات اور ناپائدار ہوتی ہیں۔ اور جن سے رنج و محن وقوع میں آتے ہیں اور تم زیادہ استقلال اور یقین سے لازوال اور غیر تغیّر اصولوں پر قائم رہوگے اور ازلی امن و آسائش حاصل کروگے۔

مراقبہ کے استعمال سے ہم دائمی اصولوں کا علم حاصل کرتے ہیں۔ اور مراقبہ سے ایک خاص طاقت حاصل ہوتی ہے۔ جس کے ذریعہ ہم اُن اصولوں پر پورا پورا بھروسا اور یقین کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح ہم میں اور ابدی نیکی میں کچھ فرق نہیں رہتا۔ پس مراقبہ کا نتیجہ یا انجام یہ ہے۔ کہ معرفت حقیقی اور خداوند تعالےٰ کا علم براہ راست ہو جاتا ہے۔ اور متبرک اور عمیق یا اعلےٰ درجہ کا امن نصیب ہو جاتا ہے۔

مراقبہ میں تمہارے خیالات تمہاری موجودہ اخلاقی حالت سے ظہور میں آنے چاہئیں۔ یاد رکھو کہ تم استقلال سے بتدریج ہی معرفت حاصل کر سکتے ہو۔ اگر تم سچے عیسائی ہو۔ تو عیسےٰ مسیح کے چال چلن کی بے عیب پاکیزگی اور کمال عمدگی پر متواتر غور و خوض کرتے رہو۔ اور اپنی ظاہری اور باطنی زندگی میں حضرت عیسےٰ کی نصیحتوں پر کاربند رہو۔ تاکہ تم زیادہ تر اُن کی سی کمالیت حاصل کر لو۔ ان مذہبی لوگوں کی طرح نہ کرو جو معرفت حقیقی کے قانون پر غور و خوض کرنا نہیں چاہتے۔ اور اپنے گرو یا ہادی کی نصیحتوں پر عمل کرنے سے انکاری ہیں۔ اور صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ پرستش کی ظاہری رسومات ادا کر دیں۔ اپنے خاص عقیدوں پر قائم رہیں۔ اور گناہ اور مصیبت کے لاانتہا چکر میں پھنسے رہیں۔ اصلی غرض یہ ہے۔ کہ مراقبہ کی طاقت سے بلا تعصب اور طرف داری کے خاص خاص عقیدوں یا دیوتاؤں کی پرستش کا خیال نہ کر کے بالاتر ہونے کی کوشش کرو اور روکھی پھیکی رسومات اور جہالت کے درجہ سے نکل کر ترقی کرو۔ اس طرح دانائی کے شارع عام پر چلنے سے اور نفس کو یکسو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرکے بے عیب راستی یا معرفت ایزدی پر لگانے سے تم کہیں نہیں ٹھیروگے اور برابر ترقی کرتے ہوئے چلے جاؤگے - یہاں تک کہ معرفت حقیقی کی منزل مقصود پر پہنچ جاؤگے ٭

جو شخص سرگرمی اور جانفشانی سے دل لگاکر مراقبہ میں بیٹھا ہے وہ گویا ایک قسم کی معرفت یا راستی کو دور ہی سے معلوم کر لیتا ہے - اور پھر روز مرّہ کی مشق کے ذریعہ اُسے حاصل کر لیتا ہے - کلام حقانی پر عمل کرنے والا ہی راستی یا معرفت کے مسئلہ کو سمجھ سکتا ہے کیونکہ گو خیالات کے پاکیزہ ہونے سے طریق راستی یا معرفت دکھائی تو دے جاتا ہے - لیکن منزلِ مقصود پر پہنچنے کے لئے قدم اٹھانا یعنی عمل کرنا ضروری ہے ٭

بدھ جی مہاراج کا قول ہے "جو شخص خود بینی میں پھنسا رہتا ہے - اور مراقبہ میں مصروف نہیں ہوتا - زندگی کا اصلی منشا بھول جاتا ہے - اور دنیاوی لذتیں حاصل کرنا چاہتا ہے - اُس کے لئے ایک وقت ایسا آئیگا - کہ وہ اُس شخص پر حسد کریگا جو مراقبہ میں دل و جان سے مصروف ہے" - اور اُنھوں نے اپنے چیلوں کو پانچ بڑے دھیان کی تلقین کی ہے - جو ذیل میں درج ہیں ٭

"پہلا مراقبہ - محبت یا پریم کا دھیان ہے - اس دھیان میں تم اپنے دل کو اس طرح سدھاتے ہو کہ تم تمام مخلوقات کا فائدہ اور بہتری چاہتے ہو - یہاں تک کہ اپنے دشمنوں کی بھی بہبودی مدّنظر رکھتے ہو - اسے سرب مئتری کہتے ہیں - اور اس میں یہ پرارتھنا ہے کہ ہے ایشور! سب کا بھلا کر ٭

دوسرا مراقبہ - رحم کا دھیان ہے - اس میں تم یہ خیال کرتے ہو کہ تمام مخلوقات مصیبت میں ہیں - اور اپنی قوت متخیلہ کے ذریعہ ان کے رنج اور تفکرات کی تصویر اپنے صفحہ دل پر کھینچتے ہو تا کہ تمہاری روح کو ان کی حالت زار پر بہت کچھ ترس اور رحم آئے ٭

تیسرا مراقبہ - خوشی کا دھیان ہے - اس میں تم دوسروں کی بہبودی کا خیال کرتے ہو - اور ان کی خوشی میں خوشی مناتے ہو ٭

چوتھا مراقبہ - کثافت یا ناپاکی کا دھیان ہے - اس میں تم بدی کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بُرے نتائج اور گناہ اور بیماریوں کے انجاموں پر غور کرتے ہو۔ اکثر عارضی خوشی کیسی ناچیز ہوتی ہے۔ اور اُس کے نتیجے کیسے مہلک ہوتے ہیں ؛

پانچواں مراقبہ۔ امن و آسودگی یا شانتی کا دھیان ہے۔ اس میں تم محبّت اور نفرت۔ ظلم و جبر۔ دولت اور افلاس کسی چیز کی پراوہ نہیں کرتے اور اپنی قسمت پر ہر طرح سے شاکر ہو۔ اور ہر حالت میں پرم آتما کے شکر گزار ہو" ؎

خوشا وقت شوریدگان غمش　　اگر ریش بینند وگر مرہمش

مذکورہ بالا مراقبوں میں مصروف ہو کر بدھ جی مہاراج کے چیلوں نے علم حقیقی حاصل کیا۔ اس سے کچھ بحث نہیں کہ تم ان خاص مراقبوں میں مصروف ہو یا نہ ہو۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ تمہارا اصلی مدعا علم حقیقی کی تلاش ہونا چاہیئے۔ اور تم میں اس راست شعاری کی بھوک اور پیاس ہونی چاہیئے۔ جو پاک طینت اور بے عیب زندگی سے متعلق ہے۔ پس اپنے مراقبوں میں اپنے دل میں سرب متری یا اتحاد عامہ پیدا کرو۔ تنگ ظرفی چھوڑ کر سب کے بہی خواہ بنو۔ یہاں تک کہ تمہارا دل کینہ۔ شہوت نفسانی اور بد گوئی سے پاک وصاف ہو کر تمام مخلوقات کا بھلا چاہنے لگے۔ اور سب کے ساتھ ہمدردی اور محبّت سے پیش آئے۔ جیسے کہ پھول نور سحر کے لینے کے لئے اپنی پنکھڑیوں کو کھول دیتا ہے۔ اسی طرح تم بھی فراخ حوصلگی سے اپنی روح کو معرفت حقیقی کا پُر جلال لمعہ نور اندر آنے کے لئے کھلی رکھو۔ بلند نظری کے بازوؤں کے ذریعہ اُوپر کی طرف پرواز کرو۔ بے خوف وخطر رہو۔ اور نہایت اعلےٰ درجہ کی باتوں میں یقین کرو۔ یہ یقین کرو کہ مطلق حلم کی بھی زندگی بسر کرنی ممکن ہے۔ یہ یقین کرو کہ بے عیب پاکیزگی کی بھی زندگی بسر کرنی ممکن ہے۔ یہ یقین کرو کہ کامل مقدس حالت میں زندگی بسر کرنی ممکن ہے۔ اور یہ بھی یقین کرو کہ نہایت اعلےٰ درجہ کی معرفت حقیقی حاصل کرنی ممکن ہے۔ جو شخص یقین کرتا ہے۔ اور ایمان لاتا ہے۔ وہ بہت جلد معارج معرفت پر چڑھ جاتا ہے۔ برعکس اس کے غیر معتقد اور بے دین لوگ دلدلی نشیب دار گھاٹیوں کی تاریکی میں پڑے رہتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں اور تکلیفیں سہتے ہیں ؛

اس طرح تعین کرنے۔ اعلےٰ درجہ کے خیالات رکھنے اور دھیان کرنے سے تمہارے روحانی تجربے نہایت ہی عمدہ اور مسرت بخش ہونگے اور تمہارے الہام عظیم الشان ہونگے۔ جس سے تمہاری روح حالت وجد میں آجائیگی۔ اور کمال درجہ کی خوشی حاصل کریگی۔ جس قدر تم ایزدی محبّت ایزدی انصاف۔ ایزدی پاکی۔ نیکی کے مکمل قانون یا خداوند تعالےٰ کو بخوبی سمجھو گے۔ اسی قدر تمہیں ازحد درجہ کی فرحت اور امن قلبی حاصل ہوگا پرانی چیزیں جاتی رہینگی۔ اور تمام چیزیں نئی ہی نئی ہوجائینگی۔ اس مادی دنیا کا پردہ جو گمراہی کی آنکھوں کے لئے بڑا موٹا اور ناقابل گزر ہے اور معرفت حقیقی کی آنکھوں کے لئے بڑا باریک اور جالی نما ہے دفعتہً تمہارے سامنے سے اُٹھ جائیگا۔ اور روحانی کائنات نمودار ہوجائیگی وقت کی قید جاتی رہیگی۔ اور تم صرف عالم جاودانی میں زندگی بسر کروگے تغیّر و تبدّل اور موت وفنا سے تمہیں آئندہ ذرا بھی تکلیف اور رنج نہیں ہوگا۔ کیونکہ تم غیر متغیّر حالت میں متمکّن ہو جاؤگے۔ اور حالت غیر فانی یعنے حیات ابدی کے عین وسط میں قیام کروگے ؛

دو حاکم۔ خودی اور معرفت

انسانی روح کے میدان جنگ پر دو حاکم سرداری کا تاج پہننے کے لئے اور دل پر حکومت کرنے اور غلبہ پانے کے لئے ہمیشہ لڑتے رہتے ہیں۔ ایک حاکم خودی جس کو اس دنیا کا شہزادہ بھی کہتے ہیں اور دوسرا حاکم راستی یا معرفت حقیقی جس کو خداوند تعالےٰ بھی کہتے ہیں۔ حاکم خودی وہ باغی اور سرکش سردار ہے۔ جس کے ہتھیار شہوت غرور۔ طمع۔ خودبینی۔ خودرائی۔ سب تاریکی یا سیہ کاری کے سامان ہیں حاکم معرفت یا صداقت وہ حلیم اور سلیم حاکم ہے۔ جس کے ہتھیار شرافت حلم۔ پاکدلی۔ ایثار۔ فروتنی۔ محبّت۔ سب روشنی یا نیکو کاری کے اسلحہ ہیں ؛

یہ لڑائی یا کشمکش ہر ایک روح میں ہوتی رہتی ہے۔ اور جیسے کہ سپاہی یک لخت دو مخالف فوجوں میں شریک نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہر ایک دل یا تو خودی کی صف میں بھرتی ہوتا ہے یا معرفت کی صف میں ہو کر لڑتا ہے۔ یہاں پر کوئی نصفا نصفی تقسیم نہیں ہو سکتی۔ یہ خودی ہے۔ وہ معرفت ہے۔ جہاں خودی ہے۔ وہاں معرفت نہیں اور جہاں معرفت ہے۔ وہاں خودی نہیں"۔ یہی بدھ جی مہاراج معرفت کے تلقین کرنے والے کا قول تھا۔ اور حضرت یسوع مسیح نے یہ فرمایا ہے۔ کہ "کوئی شخص دو حاکموں کی خدمت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یا تو وہ ایک سے نفرت کریگا۔ اور دوسرے سے محبت کریگا۔ یا وہ دوسرے کا طرفدار ہو کر اس کی پیچ کریگا۔ اور پہلے کو حقیر سمجھیگا۔ تم خداوند تعالیٰ اور قارون دونوں کی ایک ساتھ خدمت نہیں کر سکتے"۔ سچ کہا ہے۔ مایا اور رام دونوں نہیں مل سکتے ۔

طریق معرفت یا راستی ایسا سیدھا سادا ہے۔ اور بالکل ایسا غیر متغیر اور بے لاگ ہے۔ کہ اس میں کسی قسم کی پیچیدگی۔ موڑ اور قید نہیں ہے۔ طریق خودی ایسا دلفریب اور ٹیڑھا ہے۔ اور اس طرح عیار اور پیچ در پیچ خواہشوں سے گھرا ہوا ہے کہ اس میں لا انتہا موڑ اور قیود ہیں۔ اور جو لوگ دھوکے سے خودی کے پیرو ہیں۔ اُن کا یہ خیال باطل ہے۔ کہ ہم ہر ایک دنیوی خواہش کو سیر کر سکتے ہیں۔ اور ساتھ ہی طریق معرفت بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن معرفت کے طالب خودی کو چھوڑ کر ہی معرفت کی پیروی کرتے ہیں۔ اور دنیوی خواہشوں اور خود پسندی سے اپنے آپ کو محفوظ رکھتے ہیں ۔

اگر تم معرفت حاصل کرنا اور اس کی ماہیت کو بخوبی سمجھنا چاہتے ہو۔ تو تمہیں اپنی انانیت کے فنا کرنے اور خودی کے ترک کرنے پر آمادہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ پُر جلال معرفت حقیقی اُسی وقت معلوم ہو سکتی ہے۔ اور سمجھ میں آسکتی ہے۔ جبکہ خودی بالکل معدوم ہو جائے اور اُس کا کچھ بھی اثر باقی نہ رہے ۔

حضرت عیسےٰ کا قول ہے۔ کہ جو شخص میرا شاگرد یا پیرو ہونا چاہتا ہے اُسے روز مرہ ترکِ خودی کرنا لازم ہے۔ اگر تم خودی کو چھوڑنے۔ اپنی شہوات نفسانی۔ تعصبات اور خیالات یا رائوں کو ترک کرنے پر رضامند ہو۔ تو تم معرفت کی سکڑی گلی یا تنگ راستہ میں داخل ہو سکتے ہو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور وہ امن اور شانتی حاصل کر سکتے ہو۔ جو اس دنیا میں نہیں مطلق خود انکاری اور پہلے درجہ کی نفس کشی معرفت کی تکمیل حالت ہے۔ اور تمام مذاہب اور فلسفے اس اعلےٰ درجہ کو حاصل کرنے کے لئے ایک قسم کی امداد ہیں ❖

خودی معرفت سے منکر ہونا ہے۔ اور معرفت خودی سے منکر ہونا ہے۔ جب تم خودی کو نیست و نابود کر دو گے تو تم معرفت میں از سر نو جنم لو گے۔ اور جب تم خودی سے محبت کرو گے۔ تو معرفت، تم سے غائب ہو جائیگی ❖

جب تک تم خودی میں محو رہو گے۔ تو تمہیں راستہ میں ہر چہار طرف دقتیں ہی دقتیں پیش آئینگی۔ اور بار بار کی مصیبتیں۔ رنج اور مایوسیاں تمہیں دق کرینگی۔ برعکس اس کے طریق معرفت میں کسی قسم کی دقت نہیں ہے اور معرفت حاصل کر کے تم تمام رنج و الم اور مایوسیوں سے بری ہو جاؤ گے ❖

معرفت بذات خود پوشیدہ اور تاریک نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ نمودار رہتی ہے۔ اور بالکل صاف و شفاف ہے۔ لیکن خودی اپنے اندھا پن اور ضد کے مارے اسے نہیں دیکھ سکتی۔ جیسے دن کی روشنی سوائے اندھوں کے اور کسی کے لئے پوشیدہ اور غائب نہیں ہے۔ اسی طرح معرفت کی روشنی بھی سب پر عیاں ہے۔ اور کسی کے لئے پوشیدہ نہیں۔ لیکن جو لوگ خودی سے اندھے ہیں۔ وہ اس کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے ❖

اس کائنات میں معرفت ہی ایک حقیقی شے ہے۔ یہی تجلی راحت۔ کامل انصاف اور ابدی محبت ہے۔ اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ یہ کسی شخص پر حصر نہیں رکھتی۔ بلکہ تمام انسان اس پر حصر رکھتے ہیں۔ یا یہ کہو کہ معرفت ہی کل بنی نوع انسان کا سہارا ہے۔ جبکہ تم خودی کی آنکھوں سے دیکھتے ہو۔ تو تم معرفت کی خوبی اور حسن کو نہیں معلوم کر سکتے۔ مثلاً اگر تم خود بین یا خود پسند ہو۔ تو ہر ایک شے پر تمہاری خود پسندی کا رنگ چڑھ جائیگا۔ اگر تم شہوت پرست ہو تو تمہارا دل اور نفس جذبے یا شہوت کے دھوئیں اور شعلوں سے اس قدر تاریک ہو جائیگا۔ کہ ہر ایک شے ان کے باعث اصلی حالت میں نظر آنے کی بجائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بد ہیئت اور غیر موزوں دکھائی دیگی - اگر تم مغرور اور متعصب یعنی اپنی ہی رائوں کے پیچ کرنے والے ہو - تو تم تمام کائنات میں اپنی ہی رائوں اور خیالات کی وقعت اور عظمت کے سوا اور کچھ نہ دیکھو گے +

ایک صفت ہے - جس کے ذریعہ عارف - خود بین شخص سے بلا ریب ممیز ہو سکتا ہے - اور وہ صفت انکسار یا فروتنی ہے - خود بینی - ضد اور خود ستائی ہی سے بری نہ رہنا بلکہ اپنی رائوں کو وقعت کی نگاہ سے خیال نہ کرنا - انکسار در اصل یہی ہے +

جو شخص خودی میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے - وہ اپنی ہی رائوں کو بمنزلہ معرفت یا راستی کے خیال کرتا ہے - اور دوسرے شخصوں کی رائوں کو بمنزلہ گمراہی کے تصور کرتا ہے - لیکن جو شخص معرفت حقیقی کا دل سے متلاشی ہے - اور جس نے تعصبانہ رائے اور حقیقی راستی میں تمیز کرنا سیکھ لیا ہے وہ تمام آدمیوں کو دریا دلی اور انصاف کی نظر سے دیکھتا ہے - اور ان کی رایوں کے مخالف بلکہ بھی اپنی رایوں کی خواہ مخواہ پیچ کرنا نہیں چاہتا - بلکہ اپنی رایوں کو ترک کر دیتا ہے - تاکہ اس میں عشق الٰہی اور زیادہ بڑھے اور اس سے معرفت کا اظہار ہو - کیونکہ معرفت بذات خود بیان سے باہر ہے - اور صرف ہم اپنے برتاؤ میں اس پر عمل کر سکتے ہیں - جس شخص میں سب سے زیادہ دریا دلی یا خیر خواہی ہے - اسی میں سب سے زیادہ معرفت ہے +

انسان بڑے جوش اور سرگرمی کے مباحثوں میں شریک ہوتے ہیں - اور بیوقوفی سے یہ خیال کرتے ہیں - کہ وہ معرفت کے حامی ہیں - حالانکہ در اصل وہ اپنے ہی چھوٹے چھوٹے اغراض اور ناپائدار رایوں کے طرفدار ہو کر لڑ رہے ہیں - خودی کا پیرو اور لوگوں پر حملہ کرنے کے لئے آمادہ ہوتا ہے - اور راستی یا معرفت کا پیرو اپنے آپ پر حملہ آور ہوتا ہے - راستی یا معرفت غیر متغیر اور ابدی ہے اور اس لئے وہ تمہاری اور میری رائے پر بالکل حصر نہیں رکھتی - ہم یا تو معرفت کے اندر داخل ہو سکتے ہیں - یا اس کے باہر قیام کر سکتے ہیں - یعنی یا تو ہم معرفت کو قبول کر سکتے ہیں یا اس سے منکر ہو سکتے ہیں - مگر ہماری موافقت یا مخالفت دونو فضول ہیں - اور ان کا اٹھانا ہم پر ہی پڑتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو لوگ مغلوب الغضب۔ مغرور اور غیروں کو چشم حقارت سے دیکھنے والے ہیں۔ اور اپنے نفس کے غلام ہیں۔ وہ اپنے ہی خاص عقائد یا مذہب کو راستی پر مبنی مانتے ہیں۔ اور باقی تمام مذاہب کو جھوٹا اور غلط سمجھتے ہیں۔ اور وہ بڑے جوش اور سرگرمی سے لوگوں کو مرید بناتے ہیں دراصل ایک ہی مذہب ہے۔ اور وہ مذہب راستی یا معرفت کا ہے۔ اور صرف ایک ہی مغالطہ ہے۔ اور وہ مغالطہ خودی کا ہے۔ راستی یا معرفت حقیقی کچھ تصنع اور تکلف کا ایمان نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا دل ہے جو خود غرضی سے مبرا ہے۔ پاک ہے اور برتر حالت میں پہنچنے کی آرزو رکھتا ہے۔ اور جس شخص میں یہ حقیقی معرفت ہے۔ وہ صلح کل ہے اور سب سے محبت کے خیالات رکھتا ہے ؛

اگر تم چپکے سے اپنے نفس دل اور چال چلن کا بغور معائنہ کرو۔ تو تم آسانی سے معلوم کر لو گے۔ کہ ہم معرفت حقیقی کے پیرو ہیں۔ یا خودی کے معتقد ہیں۔ کیا تم اپنے باطن میں گمراہی۔ دشمنی۔ حسد۔ شہوت۔ تکبر کے خیالات کو لئے بیٹھے ہو۔ یا تم تندہی سے ان کا مقابلہ کرتے ہو۔ اور دل وجان سے ان کی بیخ کنی کرنے کی کوشش کرتے ہو؟ پہلی حالت میں تم ضرور خودی کے پابند ہو۔ خواہ تمہارا مذہب کچھ ہی ہو۔ دوسری حالت میں تم معرفت حقیقی کے امیدوار ہو۔ گو ظاہر میں تم کسی مذہب کو نہ مانو۔ کیا تم غضب آلودہ اور خود رایہ ہو۔ ہمیشہ اپنی ہی اغراض کو حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اور خودی میں مستغرق ہو۔ اور خودی پر ہی تمہارا دار و مدار ہے۔ یا تم شریف اور حلیم ہو۔ خود غرضی سے مبرا اور نفس پرستی کی ہر ایک صورت سے بری ہو۔ اور ہمیشہ خودی یا خود پرستی کو ترک کرنا چاہتے ہو؟ پہلی حالت میں خودی تمہارا حاکم ہے اور دوسری حالت میں معرفت حقیقی تمہارا مرغوب یا من بھاتا مدعا ہے کیا تم دھن۔ دولت کی ساعی ہو۔ کیا تم اپنے فریق کے طرفدار ہو کر بڑے جوش و خروش سے لڑتے ہو۔ کیا تمہیں حکومت اور سرداری کی از حد تمنا ہے۔ کیا تم میں نمود اور خود ستائی کی عادت ہے۔ یا یہ کہ تم نے دھن۔ دولت کی طمع چھوڑ دی ہے۔ تم نے کسی قسم کے لڑائی۔ جھگڑوں سے کچھ واسطہ نہیں رکھا ہے۔ تم سب سے ادنےٰ درجہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پانے اور حالت گمنامی میں رہنے پر شاکر ہو۔ اور تم نے اپنا ذکر کرنا اور اپنے تئیں اچھا سمجھنا ترک کر دیا ہے؟ پہلی حالت میں خودی تمہارے دل کا معبود ہے۔ گو تم یہ خیال کرو۔ کہ ہم تو خداوند تعالےٰ کی پرستش کرتے ہیں۔ دوسری حالت میں تمہارا قرب خداوند تعالےٰ سے ہے۔ گو تم زبان سے اُس کی پرستش نہ کرو +

جن علامتوں سے کہ معرفت حقیقی کا عاشق پہچانا جاتا ہے۔ اُن میں کسی قسم کی غلطی نہیں ہو سکتی۔ دیکھو کرشن جی مہاراج نے بھگوت گیتا میں ان علامتوں کو اسی طرح بیان کیا ہے۔ (سولھواں باب شلوک ۱-۳) (بیباکی۔ صافدلی۔ تحصیل دانائی و معرفت میں سعی بالا رادہ۔ سخاوت خود ضبطی۔ خدا ترسی۔ شوق مطالعہ۔ ریاضت۔ راست روی۔ ایذا رسانی سے پرہیز کرنا)۔ (اہنسا)۔ صداقت۔ غصہ کو مارنا۔ (غیض و غضب میں نہ آنا۔) دریا دلی۔ اطمینان (شانتی)۔ عیب پوشی۔ (دوسروں کی چغلی نہ کرنا)۔ رحم دلی۔ قناعت۔ خواہشوں میں مبتلا نہ ہونا۔ ملائمت یا شرافت۔ حیا۔ سنجیدگی (چھچھورا پن کا نہ ہونا)۔ جلال۔ حلم۔ استقلال پاکیزگی (ظاہری اور باطنی)۔ انتقام نہ لینے کی طبیعت۔ اپنے آپ کو سب سے بڑھ کر نہ سمجھنا۔ اے ارجن! یہ سب علامتیں اُن لوگوں میں پائی جاتی ہیں جو اعلےٰ درجہ کی عظمت یا فطرت علوی حاصل کرنا چاہتے ہیں" +

جب سے انسان مغالطہ اور خود پرستی کے ٹیڑھے راستوں میں گمراہ ہو کر فطرت علوی یعنے پاکی اور راستی کی حالت کو بھول گئے ہیں تو وہ ایک دوسرے پر رائے لگانے کے لئے مصنوعی معیار مقرر کرتے ہیں۔ اور اپنے ہی خاص مذہبی عقائد کو مانتے ہیں۔ اور ان کی تقلید کو معرفت حقیقی کی کسوٹی بناتے ہیں۔ اور اس طرح سے انسان ایک دوسرے کے مخالف ہو جاتے ہیں۔ اور اُن میں پھوٹ پڑ جاتی ہے۔ اور اس کا انجام لگاتار دشمنی اور جھگڑے کا برپا ہونا اور لا انتہا رنج و تکلیف کا سہنا ہوتا ہے +

ناظرین! اگر تم معرفت حقیقی میں جنم لینا چاہتے ہو۔ تو اس کے حاصل کرنے کا صرف ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ خودی کو چھوڑ دو۔ تم اب تک جن شہوتوں۔ اشتہاؤں۔ خواہشوں۔ رایوں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محدود خیالات اور تعصبات کے گرویدہ ہو۔ اُن سب کو یکلخت ترک کردو آیندہ سے اُن کے مطیع نہ بنو۔ اور معرفت حقیقی تمہیں حاصل ہوگی۔ یہ خیال چھوڑ دو کہ تمہارا ہی مذہب اور کُل مذہبوں سے برتر ہے۔ اور عجز سے دریادلی اور سخاوت کا اعلےٰ سبق سیکھنے کی کوشش کرو۔ اس خیال پر ہرگز نہ جمے رہو کہ جس نجات دہندہ کی تم پرستش کرتے ہو وہی ایک نجات دہندہ ہے۔ اور جس نجات دہندہ کی تمہارا بھائی صدقدل اور سرگرمی سے پرستش کرتا ہے۔ وہ دھوکے باز ہے۔ کیونکہ یہ خیال جھگڑے اور دشمنی کا برپا کرنے والا ہے۔ برعکس اس کے تمہیں چاہیئے۔ کہ محنت اور ہوشیاری سے پاکی کا راستہ ڈھونڈو۔ اور پھر تمہیں بخوبی معلوم ہو جائیگا۔ کہ ہر ایک پاک آدمی بنی نوع انسان کا نجات دہندہ ہے *

خودی کا ترک کرنا صرف بیرونی چیزوں کا ترک کرنا نہیں ہے۔ یہ دراصل اندرونی گناہ اور اندرونی گمراہی کا ترک کرنا ہے۔ معرفت حقیقی۔ صرف ان باتوں کے کرنے سے حاصل نہیں ہوتی۔ کہ نمائشی لباس ترک کر دیں۔ دھن۔ دولت پر لعنت بھیجیں۔ بعض قسم کے کھانوں سے پرہیز کریں۔ بلکہ معرفت حقیقی اس طرح حاصل ہوتی ہے۔ کہ طبیعت میں سے خودبینی کا میل ہی دور ہو جائے۔ دھن۔ دولت کی خواہش پیدا ہی نہ ہو۔ نفس پرستی سے خود بخود ہی نفرت ہو جائے۔ ہر قسم کا کینہ۔ جھگڑا برائی اور خود پسندی دل سے نکل جائے۔ اور ان کی جگہ۔ شرافت۔ نیک نیتی اور صاف باطنی ظاہر ہو۔ اوّل قسم کے کام کرنا۔ اور دوسری قسم کے نہ کرنا۔ ریاکاری اور دھوکہ دہی ہے۔ برعکس اس کے دوسری قسم کے کام کرنے میں پہلی قسم کے کام بھی شامل ہیں۔ تم عالم ظاہری کو چھوڑ سکتے ہو۔ اور خود اکیلے جاکر کسی پہاڑ کی کھو میں یا کسی سنسان جنگل میں کہیں دور بیٹھ سکتے ہو۔ لیکن تم اپنی خود غرضی تو اپنے ساتھ وہاں بھی لے جاؤ گے۔ اور جب تک تم اس خود غرضی کو نہ چھوڑو گے۔ تم زیادہ تر مصیبت اور دھوکے میں پھنسو گے۔ جہاں تم ہو وہیں رہو۔ اپنے فرائض بجالاؤ اور اپنے اندرونی دشمن یعنی دنیوی جھگڑوں کو چھوڑ دو۔ سب سے اعلےٰ درجہ کی کمالیت اور کمال درجہ کی شانتی یہ ہے کہ دنیا میں رہو۔ اور پھر دنیا کے نہ بنو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور یہی سب سے اعلےٰ فتح حاصل کرنی ہے۔ ترک خودی ہی طریق معرفت یا راستی ہے۔ اس لئے "خودی کو ترک کر کے طریق معرفت میں داخل ہو جاؤ۔ کینہ کی مانند اور کوئی رنج نہیں ہے۔ جذبے یا شہوت کی مانند اور کوئی تکلیف نہیں ہے۔ حواس خمسہ کی مانند اور کوئی دھوکا نہیں ہے جو شخص ان میں سے کسی ایک معصیت کو بھی پاؤں تلے روند ڈالتا ہے۔ وہ گویا معرفت کے راستہ میں بہت دور چلا گیا ہے"۔

جب تم خودی پر غالب آجاؤ گے۔ تو تمہیں چیزوں کے اصلی اور حقیقی تعلقات معلوم ہو جائینگے۔ جو شخص کسی خواہش۔ تعصب۔ پسندیدگی یا نفرت کے بس میں ہوتا ہے۔ وہ ہر ایک شے کا اُس خاص میلان سے اندازہ کرتا ہے۔ اور اپنے ہی فریب اور دھوکوں کو دیکھتا رہتا ہے۔ جو شخص تمام خواہش۔ تعصب۔ پسندیدگی۔ اور طرفداری سے بالکل بری ہے وہ اپنے آپکو اور دوسرنکو اصلی حالت میں دیکھتا ہے۔ اور تمام چیزوں کو ان کے مناسب تعلقات اور صحیح رشتوں میں دیکھتا ہے۔ چونکہ اُسے نہ کسی پر حملہ کرنا ہوتا ہے۔ نہ کسی کی حمایت کرنی ہوتی ہے۔ نہ کچھ چھپانے کی ضرورت ہے۔ اور نہ کسی غرض کو مدّ نظر رکھنا ہے۔ اس لئے وہ امن اور شانتی کی حالت میں ہے۔ اُس نے اعلےٰ درجے کی اصلی معرفت حقیقی حاصل کر لی ہے۔ کیونکہ نفس اور دل کی یہ غیر متعصب آسودہ اور مبارک حالت ہی معرفت حقیقی کی حالت ہے۔ جو شخص اس حالت کو پہنچ جاتا ہے۔ وہ فرشتوں کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور قرب ایزدی حاصل کر لیتا ہے۔ جس شخص کو قانون علوی معلوم ہے۔ اور رنج و غم کی اصلیت کی خبر ہے۔ اور جو دُکھ کے بھید سے واقف ہے۔ اور یہ جانتا ہے کہ معرفت حقیقی کے باعث ہی نجات مل سکتی ہے پھر ایسا شخص لڑائی۔ جھگڑے یا برائی میں کس طرح شریک ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اگرچہ وہ یہ جانتا ہے۔ کہ اندھی اور خود پرست دنیا جو اپنے ہی دھوکوں کے بادلوں سے گھری ہوئی ہے۔ اور گمراہی اور خودی کی تاریکی میں مستغرق ہے۔ معرفت حقیقی کی دیپ پاروشنی کو معلوم نہیں کر سکتی اور جس شخص نے کہ جان دیدی ہے۔ یا جان دے رہا ہے خود پرستی کے مقابلہ میں اُس کے دل کی کمال صفائی اور سادگی کو نہیں سمجھ سکتی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تاہم وہ یہ بھی جانتا ہے۔ کہ جب دُکھی اور مصیبت زدہ لوگوں نے ہر زمانہ یا جُگ میں رنج اور تکلیف کے پہاڑ پر پہاڑ کھڑے کر دئے ہیں۔ دنیا کی کچلی ہوئی اور مغموم روح اپنے آخری ماوا کی طرف دوڑ کر بھاگیگی اور جب زمانے یا جُگ ختم ہو جائینگے۔ تو ہر ایک گمراہ شخص معرفت حقیقی کے راستہ میں واپس آجائیگا۔ اس طرح سے وہ سب کا خیر خواہ ہے۔ اور سب کو اُس شفقت آمیز ترحم کی نظر سے دیکھتا ہے جیسا کہ باپ اپنے ضدی اور ہٹیلے بچوں پر ترس کھاتا ہے +

انسان معرفت یا راستی کو نہیں سمجھ سکتے۔ کیونکہ وہ خودی کے گرویدہ ہیں۔ خودی ہی اُن کا ایمان ہے۔ اور اُسی پر مفتون ہیں۔ اور اُسی کو اصلی حقیقت خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ وُہ مطلق دھوکا ہی دھوکا ہے +

جب تم خودی پر ایمان لانا اور اس سے محبت کرنا بند کر دوگے تو تم اُسے ترک کر دوگے۔ اور معرفت کی طرف دوڑ کر رجوع کروگے اور ابدی کنہ کو پالوگے +

جب لوگ عیاشی۔ خوشی اور خود بینی کی شراب پی کر بدمست ہو جاتے ہیں۔ تو جینے کی خواہش ان کے اندر بڑھتی جاتی ہے۔ اور گہری ہوتی جاتی ہے۔ اور ان کے دل میں یہ بیہودہ اور باطل خیال سما جاتا ہے کہ یہ جسم غیر فانی ہے۔ لیکن جب وُہ اپنے بوئے کی فصل کاٹنے لگتے ہیں۔ اور دکھ درد غلبہ پاتا ہے۔ اُس وقت وہ چکنا چور اور ذلیل ہو کر خودی اور اُس کا سارا نشہ بھول جاتے ہیں۔ اور دردناک دلوں سے اُس حالت غیر فانی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ جس سے تمام دھوکے رفع ہو جاتے ہیں +

لوگ بدی سے نیکی کی طرف اور خودی سے معرفت کی طرف رنج و تکلیف کے تاریک دروازے میں ہو کر آتے ہیں۔ کیونکہ رنج اور خودی لازم ملزوم ہیں۔ صرف معرفت کے امن اور خوش نصیب حالت میں ہی تمام قسم کا رنج رفع ہوتا ہے۔ اگر تم کو اس بات کی مایوسی ہے کہ ہمارے منصوبے پورے نہیں ہوئے یا فلاں شخص نے ہماری امیدوں کے موافق کارروائی نہیں کی۔ یعنی تمہیں اُس سے بہت کچھ امیدیں تھیں لیکن وہ کسی کام کا نہ نکلا۔ اس سب کا باعث یہ ہے کہ تم خودی میں مبتلا ہو۔ اگر تم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنے چال چلن پر پشیمان ہو۔ تو اس کا باعث یہ ہے۔ کہ تم خودی کے بس میں ہو۔ اگر تم آزردہ اور رنجیدہ خاطر ہو۔ اس لئے کہ فلاں شخص تم سے ٹھیک طور پر پیش نہیں آتا۔ اس کا باعث یہی ہے۔ کہ تم خود پرست ہو جو کچھ تمہارے ساتھ کیا گیا ہے۔ یا جو کچھ تمہاری نسبت کہا گیا ہے اگر اس سے تمہاری ہتک عزت ہوئی ہے۔ اور تمہارا دل دکھا ہے اس کا باعث بھی یہی ہے۔ کہ تم خودی کے تکلیف وہ راستے میں چل رہے ہو۔ تمام تکلیف کا آغاز خودی ہے۔ اور تمام تکلیف کا خاتمہ معرفت حقیقی ہے۔ جب تم نے طریق معرفت میں داخل ہو کر اسے بخوبی سمجھ لیا ہے۔ تو تمہیں آئندہ مایوسی۔ پشیمانی اور افسوس کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑیگی۔ اور رنج تم سے پرے بھاگ جائیگا ؛

"خودی ہی ایک قید خانہ ہے۔ جو روح کو ہمیشہ قید میں رکھ سکتا ہے۔ معرفت ہی وہ فرشتہ ہے۔ جو مسدود دروازوں کو کھلنے کا حکم دے سکتا ہے۔ اور جب وہ فرشتہ تجھے بلانے کے لئے آئے تو تو اُٹھ کھڑا ہو اور جھٹ پٹ اُس کے پیچھے ہو لے۔ گو اُس کا گزر تاریکی میں سے ہوگا لیکن آخرش وہ تجھے روشنی میں لے جا کر پہنچا دیگا"؛

دنیا کا رنج دنیا ہی کا پیدا کیا ہوا یا مول لیا ہوا ہے۔ تکلیف روح کو پاک کر دیتی ہے۔ اور زیادہ زیرک اور عمیق بنا دیتی ہے۔ اور تکلیف کا انجام معرفت کا آغاز ہے ؛

کیا تم نے بہت تکلیف اُٹھائی ہے؟ کیا تم نے بہت کچھ رنج برداشت کیا ہے؟ کیا تم نے زندگی کے عقدہ پر نہایت غور و خوض کیا ہے؟ اگر تم نے درحقیقت ایسا کیا ہے۔ تو تم اس لائق ہو کہ خودی کے برخلاف جنگ کرو۔ اور عارف کہلاؤ ؛

جو شخص اپنے تئیں عقل کے پُتلے سمجھتے ہیں۔ وہ خودی کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں دیکھتے۔ اس کائنات کی نسبت لاانتہا قیاس گھڑ لیتے ہیں۔ اور اُن کو مسئلہ راستی کہتے ہیں۔ لیکن تجھے وہی سیدھا چلن اختیار کرنا لازم ہے۔ جو راست روی کی مشق پر مبنی ہے۔ اور تجھے وہ اصلی معرفت حاصل ہوگی جو قیاس سے کچھ علاقہ نہیں رکھتی اور جو ہرگز نہیں بدلتی۔ تم اپنے مزرعہ دل کا تردد کرو۔ یعنی اس کو سدھارو۔ اُسے

روحانی عروج

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بے غرضانہ محبت اور از حد رحم کے پانی سے متواتر سینچتے رہو۔ اور جو خیالات اور تاثیریں محبت سے تعلق نہیں رکھتیں۔ اُن سب کو اپنے دل کے اندر پیدا نہ ہونے دو۔ برائی کے بدلے بھلائی اور کینے کے بدلے محبت کرو۔ بدسلوکی کے عوض میں شرافت سے برتو۔ اور جب کوئی تم پر وار کرے خاموش رہو۔ اس طرح سے تم اپنی تمام خودغرضانہ خواہشوں کو محبت کا کھراکندن بنالوگے۔ اور معرفت کے آگے خودی کافور ہو جائیگی۔ اس طرح تم بے عیب ہوکر فروتنی کے آرام وہ جوے میں جت کر اور انکسار کی مقدس خلعت میں ملبس ہوکر لوگوں کے درمیان چلو پھروگے۔ سچ کہا ہے کہ دشمن کو فولاد کی تلوار سے نہیں بلکہ مہربانی کی تلوار سے مارنا چاہیئے +

روحانی طاقت کا حاصل کرنا

اس دنیا میں ایسے مرد اور عورت بھرے ہوئے ہیں۔ جو خوشی۔ جوش اور جدت کے خواہاں ہیں۔ جو ہمیشہ اس بات کے متلاشی ہیں۔ کہ وہ کھل کھلا کر ہنسیں یا خوب روئیں۔ جو مضبوطی۔ قیام اور طاقت کی جستجو میں نہیں ہیں۔ بلکہ ضعیف العقلی کو چاہتے ہیں۔ اور جو کچھ طاقت اُن میں ہے۔ اُس کے ضائع کرنے کے فکر میں لگے ہوئے ہیں +

اصلی طاقت اور رعب والے مرد اور عورت بہت ہی کم ہیں۔ کیونکہ بہت کم لوگ اس بات کے لئے تیار ہیں۔ کہ طاقت حاصل کرنے کے لئے حسب ضرورت جان نثاری عمل میں لائیں۔ اور ان سے بھی کم لوگ ایسے ہیں۔ جو صبر و تحمل سے اپنے میں نیک اور عمدہ خصائل قائم کرنے کے لئے مستعد ہوں +

اپنے ڈانواں ڈول خیالات اور حرکات کے بس میں ہو جانا اور اُن پر عمل کرنا کمزور اور پست ہمت ہونا ہے۔ ان قوتوں یعنے خیالات اور حرکات کو ٹھیک طور پر بس میں رکھنا اور راہ راست پر لئے چلنا مضبوط اور قوی ہمت ہونا ہے۔ جن آدمیوں میں حیوانی جذبے غالب ہوتے ہیں اُن میں حیوانوں کی سی تندی بہت کچھ ہوتی ہے لیکن یہ طاقت نہیں ہے۔ طاقت کے اجزاء عنصری موجود ہیں۔ لیکن اصلی طاقت اُسی وقت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شروع ہوتی ہے۔ جبکہ اس تندی کو اعلےٰ درجے کی عقل سے زیر اور مغلوب کیا جائے۔ اور انسان طاقت اُسی وقت حاصل کر سکتے ہیں جبکہ وُہ عقل اور عرفان کی بالاتر حالتیں اپنے میں پیدا کریں +

ضعیف العقل اور باہمت یا طاقتور آدمی میں فرق یہ نہیں ہے۔ کہ ایک شخص کی ذاتی قوتِ ارادت دوسرے شخص کی نسبت زیادہ مضبوط ہے۔ کیونکہ ضدی اور ہٹیلا آدمی عموماً ضعیف العقل اور بیوقوف ہوتا ہے بلکہ ان کا فرق عرفان کی قوت میں ہے۔ جو ان کی علمی حالتوں کو ظاہر کرتی ہے +

خوشی کے متلاشی۔ جوش کے خواہاں۔ جدّت کے طالب۔ جذبے اور خیالات فاسدہ کے بندوں میں اصولوں کا وہ علم نہیں ہے۔ جس سے وزن و وقار۔ قیام اور رعب پیدا ہو +

جو شخص اپنے جذبوں اور خود غرضانہ خواہشوں کو روک کر اپنے اندرونی اعلےٰ تر اور آسودہ عرفان کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو کسی عمدہ اصول پر قائم کرنے لگتا ہے۔ وہی شخص باہمّت اور طاقتور ہونے لگتا ہے +

عرفان میں غیر متغیّر اصولوں کا معلوم کرنا اور سمجھنا برتر طاقت حاصل کرنے کا منبع اور ذریعہ ہے +

جبکہ بہت کچھ تلاش۔ تکلیف اور جان نثاری کے بعد جاودانی اصول کی روشنی روح پر تو فگن ہوتی ہے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اعلےٰ درجے کا امن میسّر ہوگا۔ اور دل کمال خوشی سے محظوظ ہوگا +

جس شخص نے اس قسم کا اصول پالیا ہے۔ وُہ آوارہ گردی سے چھُٹ جاتا ہے۔ اور بھاری بھرکم ہوکر اپنی طبیعت پر ضابطہ رہتا ہے۔ وہ اب جذبہ کا غلام نہیں رہتا اور اپنی قسمت کے مندر کا میر عمارت ہے گویا اَب اُس کے بُرے دن گئے اور اچھے دن آئے +

جو آدمی خودی کے بس میں ہے۔ اور کسی اصول پر قائم نہیں ہے۔ تو جب کبھی اُس کے خود غرضانہ آرام و آسائش میں خلل آتا ہے۔ جھٹ اپنا رُخ بدل لیتا ہے۔ چونکہ وہ اپنی ہی اغراض کو نگہداشت رکھنے پر مائل ہے۔ اس لئے وُہ اُن سب وسائل کو جائز سمجھیگا جن سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس کی نفسانی اغراض پوری ہوں۔ وہ متواتر یہ منصوبے باندھتا رہتا ہے کہ وہ خود اپنے دشمنوں سے کس طرح محفوظ رہ سکے۔ اور وہ خودی میں اس قدر محو ہے۔ کہ یہ نہیں معلوم کر سکتا۔ کہ دراصل وہ اپنا دشمن آپ ہی ہے۔ ایسے شخص کا کام بگڑ جاتا ہے۔ کیونکہ وہ راستی اور طاقت سے معرّا ہوتا ہے۔ ہر ایک قسم کی کوشش جو خودی پر مبنی ہے زائل ہو جاتی ہے۔ صرف اُسی کام کو بقا ہے۔ جو لازوال اصول پر مبنی ہے +

جو شخص ایک اصول پر قائم ہے وہ ہر حالت میں یکساں۔ مطمئن نڈر اور ضابطہ رہتا ہے۔ جب آزمائش کا وقت آتا ہے۔ اور اُسے اپنے ذاتی آرام اور حق بات میں تصفیہ کرنا ہوتا ہے۔ تو وہ اپنے آرام و آسائش کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور مستقل اور ثابت قدم رہتا ہے۔ اگر اُسے عذاب یا موت کا ڈر دکھایا جائے تو بھی وہ بے خوف و خطر ہو کر اپنے پختہ ارادے یا طریق راستی سے منحرف نہیں ہوتا۔ جو شخص خودی کا طالب ہے۔ وہ اپنی دولت اپنے آرام یا اپنی زندگی کے نقصان کو ایک بڑی بھاری آفت سمجھتا ہے۔ جو اُس پر نازل ہو سکتی ہے۔ جو شخص اصول پر چلتا ہے۔ وہ ان واقعات کی اپنے اصول یا راستی کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں سمجھتا۔ اور اُس کے نزدیک یہ واقعات نیک چلنی اور راستی کے نقصان کی ہرگز ہرگز کچھ بھی تلافی نہیں کر سکتے۔ اس شخص کی رائے میں راستی کا ترک کرنا ہی ایک ایسا واقعہ ہے جس کو دراصل آفت یا بڑی بھاری مصیبت کہہ سکتے ہیں +

اڑی بھیڑ میں یا مصیبت ہی کے وقت اس بات کا فیصلہ ہوتا ہے۔ کہ کون سے شخص تاریکی پسند ہیں اور کون سے روشنی کے طالب ہیں۔ مصیبت۔ تباہی اور عقوبت کے زمانہ میں ہی یہ پتا لگتا ہے۔ کہ مرد کونسے اور نامرد کونسے ہیں۔ اور آئندہ زمانہ کی نظروں میں یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ طاقتور مرد اور عورت کونسے ہیں +

جب تک کہ ایک شخص کو سب طرح کی خوشی اور عیش کے سامان موجود ہیں۔ اُس کے لئے یہ یقین کر لینا آسان ہے۔ کہ وہ صلح کل اتفاق اور محبّتِ عامہ کے اصولوں پر ایمان لاتا ہے اور اُن پر قائم ہے لیکن جب اُس کے رنگ میں بھنگ پڑ جائے یا جب اُسے یہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خیال ہو کہ مجھ سے میرے عیش کے سامان چھن جائینگے - اور زور شور سے لڑائی کرنے کے لئے پکارنے لگے - تو اُس وقت وہ اپنی حرکات سے یہ ثابت کر دیتا ہے - کہ یہ شخص نہ تو صلح کل اتفاق اور محبت پر ایمان رکھتا ہے - اور نہ ان پر قائم ہے - بلکہ لڑائی - جھگڑے - خود غرضی اور کینہ پر آمادہ ہے - اور اسی کو سب کچھ سمجھتا ہے ✦

اگر کسی شخص سے ہر ایک دنیوی شے چھن جائے - یہاں تک کہ اُس کی شہرت - آبرو اور جان تک بھی جاتی رہے - اور پھر بھی وہ شخص اپنے اصولوں کو ترک نہ کرے - ایسا شخص طاقتور شخص ہے یہ شخص ایسا ہے جس کے ہر ایک کلام اور کام کو قیام ہے - اور جس کے مرنے کے بعد دنیا اُس کی عزت - تعظیم اور پرستش کرتی ہے دیکھو حضرت عیسےٰ عشقِ الٰہی کے اصول پر قائم تھے - اور اس میں اُن کو پورا پورا اعتقاد تھا - انہوں نے ہرگز اس اصول کو ترک نہیں کیا بلکہ از حد درجہ کی تکلیف اور مصیبت اور رنج و محن برداشت کئے - اور آج کے دن تمام دنیا پُر جوش پرستش سے اُن کے زخمی پاؤں میں سر جھکاتی ہے اور سجدہ کرتی ہے ✦

روحانی طاقت کے حاصل کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے سوائے اُس اندرونی روشنی اور گیان کے جس سے مراد روحانی اصولوں کا بخوبی سمجھنا ہے - اور یہ اصول لگاتار مزاولت اور مشق سے ہی سمجھ میں آ سکتے ہیں ✦

مثلاً عشقِ الٰہی کا اصول لو اور اس کی ماہیت کو بخوبی سمجھنے کی غرض سے اس پر دلجمعی اور محنت سے غور کرو - اپنی کل عادات اپنے افعال - دوسروں کے ساتھ گفتگو اور کلام - اور اپنے ہر ایک پوشیدہ خیال اور خواہش میں اس اصول کی تحقیق روشنی سے کام لو جس قدر تم اس امر میں ثابت قدم رہو گے - عشقِ الٰہی زیادہ مکمل طور سے تم پر منکشف ہو جائیگا - اور تمہارے اپنے نقص اس آئینہ کے مقابل زیادہ روشنی اور صفائی سے نظر آئینگے - اور تمہیں کوشش جدید کرنے کے لئے اکساتے رہینگے - اور ایک دفعہ اس غیر فانی یا ازلی اصول کی لاثانی عظمت و جلال کا لمعۂ نور حاصل کر کے تم پھر کبھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنے ضعف - خود غرضی اور ناقص حالت میں قدم نہ رکھو گے بلکہ اُس عشق حقیقی کے درپے رہو گے - یہاں تک کہ تم ہر ایک قسم کی مخالف حالت کو ترک کر کے اور اسی عشق میں سرشار ہو کر اُس کے ساتھ کمال درجے کی یگانگت اور موافقت ظاہر کرو گے - اور یہ اندرونی موافقت کی حالت روحانی طاقت ہے - اسی طرح اور روحانی اصولوں مثلاً پاکیزگی اور رحم کو لو اور ان کو بھی اسی طرح کام میں لاؤ - اور یہ راستی یا معرفت حقیقی اس قدر تقاضا کرنے والی اور اخذ کرنے والی طاقت ہے - کہ تم بیچ میں کہیں نہیں ٹھیر سکو گے - اور نہ آرام کر سکو گے - جتنے کہ تمہاری روح کے اندرونی لباس پر سے ہر ایک قسم کا داغ و دھبہ جاتا رہیگا اور تمہارے دل میں کسی قسم کی سخت مخالفت - اور بیرحمی کی تحریک ہرگز راہ نہ پائیگی +

جس قدر تم ان اصولوں کو سمجھو - اُن کی ماہیت کو جانو اور اُن پر پورا پورا بھروسہ کرو - اسی قدر تمہیں روحانی طاقت حاصل ہوگی - اور یہ طاقت امن و اطمینان - حلم و بردباری اور عدل و آسودگی کی صورت میں تمہارے اندر اور تمہارے ذریعے ظاہر ہوگی +

امن و اطمینان سے اعلےٰ درجے کا ضبط اور خواہشات نفسانی کا دُور ہونا ثابت ہے - حلم و بردباری علم الٰہی حاصل کرنے کی خاص علامت ہے - اور عدل و آسودگی یعنی زندگی کے تمام فرائض اور اضطرابیوں میں طبیعت کو مکدّر نہ کرنا اور ہر حالت میں آسودہ رہنا - زبردست اور طاقتور انسان کو تعبیر کرتی ہے - وہ دنیا میں دنیا کا سا ہو کر رہنا - یعنے دنیا کے لوگوں کے خیالات کے موافق زندگی بسر کرنا آسان ہے تنہائی یا خلوت میں اپنے جیسا ہو کر رہنا یعنی اپنی رائے کے مطابق زندگی بسر کرنا آسان ہے - لیکن بڑا آدمی وہی ہے - جو لوگوں میں رہ کر کمال خوش طبعی سے خلوت کی آزادی کو قائم رکھتا ہے" +

بعض عارفوں یا رازدان حقیقی کی رائے ہے کہ امن و اطمینان یعنے خواہشات نفسانی کو بس میں کرنے میں کمال حاصل کرنا اُس طاقت کا چشمہ ہے - جس کے ذریعہ معجزے (جیسا کہ یقین ہے) کئے جاتے ہیں اور فی الحقیقت جو شخص اپنی اندرونی قوتوں پر ایسا کامل طور سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قابض ہوگیا ہے کہ بڑے سے بڑا صدمہ بھی اُس کو ایک لمحہ کے لئے اُس کی جائے سکون سے نہیں گرا سکتا۔ اور اُس کی طبیعت کو منغض نہیں کر سکتا۔ وہی شخص اُن قوتوں کی بخوبی اور پوری پوری رہنمائی کر سکتا ہے۔ اور اُن کا انتظام کر سکتا ہے +

ضبط۔ علم اور عدل و آسودگی میں ترقی کرنا مضبوطی اور طاقت میں ترقی کرنا ہے۔ اور اپنے عرفان کو ایک اصول پر قائم رکھنے ہی سے تم اُس طرح ترقی کر سکتے ہو۔ جس طرح ایک بچہ بے سہارے چلنے کے لئے بہت سی سخت کوششوں کے بعد اور بہت دفعہ گر پڑ کر آخرش چلنا سیکھ لیتا ہے۔ اسی طرح یہ ضرور ہے کہ تم بھی پہلے اکیلے رہنے کی کوشش کر کے طاقت کے راستہ میں داخل ہو جاؤ۔ رسم و رواج کی تعدی۔ روایت۔ مصنوعی ریت اور دوسرے لوگوں کی رایوں کے پابند نہ رہو۔ یہاں تک کہ تم لوگوں کے درمیان تن تنہا اور سیدھا چلنا سیکھ جاؤ۔ اپنی ہی رائے یا قوت فیصلہ پر بھروسہ رکھو۔ اپنے ہی وجدان یا ضمیر پر قائم رہو۔ اپنی ہی اندرونی روشنی کی ہدایت پر عمل کرو۔ تمام قسم کی بیرونی روشنی جو نظر آتی ہیں ایک قسم کا چھلاوا ہے ایسے شخص بھی ہیں جو تم سے یہ کہینگے کہ تم بیوقوف ہو۔ تمہاری رائے یا عقل ناقص ہے۔ تمہارا ضمیر کجرو ہے۔ اور تمہاری اندرونی روشنی ایک قسم کی تاریکی ہے۔ لیکن اِن لوگوں کے کہنے کی کچھ پروا نہ کرو۔ اگر ان کا کہنا سچ ہے۔ تو تم اپنی عقل و حکمت سے تلاش کر کے جس قدر جلدی معلوم کر لو اُسی قدر بہتر ہے۔ اور تم اپنی طاقتوں یا قوتوں کو معرضِ خطر میں ڈال کر پرکھنے اور امتحان لینے ہی سے یہ بات دریافت کر سکتے ہو۔ پس بہادری سے اپنے راستہ پر چلو۔ کم از کم یہ تو ضرور ہے کہ تمہارا ضمیر خاص تمہارا ہی ہے۔ اور اس کی پیروی کرنا انسان بنا ہے۔ دوسرے شخص کے ضمیر کی پیروی کرنا غلام بنا ہے۔ تمہیں بہت سی شکستیں ہونگی۔ بہت سے زخم کھانے پڑینگے۔ اور کچھ عرصہ کے لئے بہت سی تکلیفیں سہنی پڑینگی۔ لیکن اپنے اعتقاد پر جمے رہو۔ اور بڑھے چلو۔ اور یہ یقین کرو کہ کامل اور تحقیق فتح آگے ہی جا کر ہے۔ ایک اصول جو مثل ایک پہاڑ کے مستقل اور اٹل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے اس کی تلاش میں رہو اور اس اصول کے مل جانے پر اُس پر قائم رہو۔ اس اصول کے پہاڑ پر قدم جمالو اور سیدھے کھڑے رہو۔ یہاں تک کہ آخرکار تم اس پر بلا کسی طرح کی جنبش کے متمکن ہو جاؤ کہ تم لہروں کی تندی۔ اور خود غرضی کے طوفانوں کا مقابلہ کرنے میں کامیاب ہو جاؤ ✦

کیونکہ ہر ایک قسم کی خود غرضی یا خود پرستی۔ اضطراب۔ کمزوری اور موت ہے۔ اور روحانی قسم کی بے غرضی۔ قیام۔ طاقت اور زندگی ہے۔ جس قدر تم روحانی زندگی میں ترقی کرو گے۔ اور اصولوں پر قائم ہو جاؤ گے اسی قدر تم ان اصولوں کی طرح خوشنما اور غیر متغیر بن جاؤ گے ان کی غیر فانی حالت کی حلاوت کا مزا چکھو گے۔ اور اپنے اندر الوہیت کی جاودانی اور لازوال اصلیت کو بخوبی سمجھو گے ✦

بے غرضانہ محبت کا سمجھنا اور حاصل کرنا

مکائیل اینجیلو جب کسی پتھر کے ناتراشیدہ ٹکڑے کو دیکھتا تھا۔ تو کہا کرتا تھا۔ کہ اس کے اندر ایک بڑا خوب صورت بت نہاں ہے جس کے عیاں کرنے کے لئے کامل اُستاد کا ہاتھ درکار ہے۔ اسی طرح ہر ایک شخص کے اندر جلوۂ نورِ الٰہی موجود ہے۔ جس کے ظاہر ہونے کے لئے اعتقاد کے مکمل ہاتھ اور علم کی چھینی کی ضرورت ہے۔ اور یہ نورِ الٰہی بے عیب اور بے غرضانہ محبت کی صورت میں نمایاں ہوتا ہے۔ اور اسی حالت میں بخوبی سمجھ میں آتا ہے ✦

ہر ایک انسان کے دل میں نہایت پوشیدہ اور چھپی ہوئی عشق الٰہی کی روح ہے۔ جس کا پاک اور بے عیب جوہر غیر فانی اور ابدی ہے۔ مگر اکثر اس عشق الٰہی کے اوپر اور چاروں طرف بہت سی سخت اور ناقابل گزر چیزیں جمع رہتی ہیں۔ جن کے باعث انسان اُس کی تہ تک مشکل سے پہنچ سکتا ہے۔ انسان میں معرفت حقیقی یہی ہے یہی شئے ہے جو خداوند پاک سے تعلق رکھتی ہے۔ اور جو اصلی اور غیر فانی ہے۔ اور تمام چیزیں بدلتی رہتی ہیں اور غائب ہو جاتی ہیں۔ صرف یہی شئے پائدار اور لازوال ہے۔ شب و روز کی لگاتار محنت سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اعلےٰ درجہ کی راست روی اختیار کرکے اس عشق الٰہی کو بخوبی سمجھنے اسی میں زندگی بسر کرنے اور اس سے پورا پورا ماہر ہو جانے سے انسان اسی جگہ اور اسی وقت عالم جاودانی میں داخل ہو سکتا ہے۔ اور اس قسم کے انسان اور معرفت اور خداوند تعالےٰ میں ایک اتحاد پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی انسان اپنی مقدس اور ابدی فطرت کو پہچان لیتا ہے ٭

اس عشق الٰہی تک پہنچنے اس کے سمجھنے اور محسوس کرنے کے لئے ہر ایک شخص کو اپنے دل و دماغ پر بڑے استقلال اور محنت سے کام کرنا لازم ہے۔ اور یہ بھی ضرور ہے کہ وہ اپنے علم کو از سرِ نو جاری رکھے اور اپنے اعتقاد کو مضبوط رکھے۔ کیونکہ شاہد ازلی کے جاہ و جلال اور حسن و جمال کا جلوہ دیکھنے سے پہلے اُسے بہت کچھ رزائل دور کرنے اور بہت کچھ فضائل حاصل کرنے ہیں ٭

جو شخص الوہیت کے درجہ تک پہنچنا چاہتا ہے اور کامل ہونے کی کوشش کرتا ہے اُسے بہت کچھ تکلیفیں اُٹھانی پڑینگی۔ اور یہ قطعی ضروری ہے۔ ورنہ کوئی شخص وہ اعلےٰ درجہ کا علم کس طرح حاصل کر سکتا ہے۔ جس کے بغیر نہ اصلی دانائی میسر آسکتی ہے نہ الوہیت۔ جس قدر یہ شخص آگے بڑھیگا اور ترقی کریگا۔ اس کا تمام کام کبھی کبھی بے سود معلوم ہوگا اور اُس کی تمام کوششیں رائگاں جائینگی۔ گاہے ماہے جلدی کرنے سے اس شخص کی اپنے خیال میں قائم کی ہوئی ذہنی تصویر بگڑ جائیگی۔ اور شاید جب اُسے یہ خیال ہے کہ میرا کام تقریباً پورا ہو گیا تو اسے معلوم ہوگا کہ جس شے کو وہ عشق الٰہی کی خوبصورت شکل خیال کئے بیٹھا تھا۔ وہ بالکل نیست و نابود ہو گئی۔ اور اپنے گذشتہ تلخ تجربے کو اپنا رہنما اور معاون بنا کر اُسے از سرِ نو شروع کرنا ضروری ہے۔ لیکن جس شخص نے پکا ہو کر اپنے آپ کو اعلےٰ ترین ہستی کے سمجھنے میں ہمہ تن مصروف کر دیا ہے۔ یہ شخص بالکل نہ معلوم کریگا کہ شکست یا ناکامیابی کیا شے ہوتی ہے۔ ہر قسم کی ناکامیابی ظاہری ہے اصلی نہیں۔ ہر ایک قسم کی لغزش۔ ہر ایک قسم کا تنزل یا زوال اور بار بار خود غرضی کی طرف عود کرنا۔ یہ ایک قسم کا سبق اور ایک قسم کا تجربہ ہے۔ جس کے ذریعہ کچھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ کچھ دانائی کا ذرہ استخراج کیا جاتا ہے۔ اور اس سے کوشش کرنے والے کو اپنے اعلےٰ مدعا کی تکمیل میں مدد ملتی ہے۔ یہ جان لینا کہ اگر ہم ہر ایک ذلیل کام کو اپنے پاؤں تلے روند ڈالیں تو ہم اپنی برائیوں کا ایک زینہ بنا سکتے ہیں۔ اس راستہ میں داخل ہوتا ہے جس سے ہم لاکلام الوہیت کے درجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ اور جس شخص کو یہ علم ہے اُس کی ناکامیابیاں۔ بہتر چیزوں کے حاصل کرنے میں سیڑھیوں کا کام دیتی ہیں +

اگر تم ایک دفعہ یہ سمجھو کہ تمہاری ناکامیابیاں تمہاری تکلیفیں اور رنج بمنزلہ لسان الغیب کے ہیں جو تمہیں صاف صاف یہ بتاتی ہیں کہ تم میں کہاں کہاں کمزوریاں اور نقص ہیں۔ اور کہاں تم اصلی اور ایزدی رتبہ سے گر گئے ہو۔ تب تم برابر اپنے چال چلن کو غور سے دیکھتے رہو گے اور ہر ایک قسم کی لغزش اور سخت تکلیف سے یا ٹھوکریں کھا کھا کر تمہیں ثابت ہو جائیگا کہ تمہیں کہاں سے کام شروع کرنا ہے۔ اور کونسی بات تمہیں اپنے دل سے دُور کرنی ہے۔ تاکہ تم اپنے دل کو خدا کی مشابہت پر اور کامل محبت کے قرب پر لے آؤ۔ اور جس قدر تم آگے ترقی کرو گے اور دن بدن اندرونی خود غرضی سے اپنے آپ کو علیحدہ کرو گے۔ اُسی قدر بے غرضانہ محبت رفتہ رفتہ تم پر ظاہر ہو جائیگی۔ اور جب تم حلیم اور متحمل ہوتے جاتے ہو تمہارا بڑپن بدمزاجی اور غصہ تم سے دُور ہوتا جاتا ہے۔ اور زیادہ طاقتور انسانی خواہشیں اور تعصبات تم پر غلبہ نہیں پاتے اور تم ان کے بس میں نہیں رہتے۔ اس وقت تمہیں معلوم ہوگا کہ محبت ایزدی تم میں پیدا ہوتی جاتی ہے۔ تم قرب ایزدی حاصل کرتے جاتے ہو۔ اور تم اس بے غرضانہ محبت سے دُور نہیں ہو۔ جس کا حاصل کرنا امن اور جاودانی حالت کا ملنا ہے +

محبت ایزدی یا عشق الٰہی اور انسانی محبت میں بڑی بھاری تمیز یہ ہے کہ عشق الٰہی تعصب یا یکطرفہ محبت سے بری ہوتا ہے۔ انسانی محبت اور کل چیزوں کو چھوڑ کر ایک خاص شے سے ہوتی ہے اور جب یہ شے اُس کے محبت کرنے والے کے پاس سے دور ہو جاتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے تو اس کو بڑا سخت رنج اور بڑی بھاری تکلیف ہوتی ہے۔ عشق الٰہی کل کائنات پر حاوی ہے اور یہ عشق کسی خاص چیز سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ اُس میں کُل شے بہ ہیئت مجموعی داخل ہے۔ اور جو شخص اپنی انسانی محبتوں کو رفتہ رفتہ پاکیزہ اور فراخ کر لیتا ہے۔ یہاں تک کہ ہر ایک قسم کے خود غرضانہ اور ناپاک خیالات قطعی غارت ہو جاتے ہیں تو وہ شخص تکلیف اور دُکھ درد سے چھُٹ جاتا ہے۔ چونکہ انسانی محبتیں تنگ اور محدود ہوتی ہیں اور خود غرضی پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اسی لئے یہ تکلیف کا باعث ہیں۔ جو محبّت کہ بالکل ایسی صاف اور خالص ہے کہ وہ اپنے لئے کچھ نہیں چاہتی۔ ایسی بے غرضانہ محبّت سے کسی قسم کی تکلیف پیدا نہیں ہو سکتی۔ تاہم عشق حقیقی تک پہنچنے کے لئے عشق مجازی ضرور ہے۔ اور کوئی شخص عشق حقیقی میں شریک نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس میں عشق مجازی یعنی پُر جوش اور از حد گہری انسانی محبت نہ ہو۔ انسانی محبتوں اور انسانی تکلیفوں میں سے ہی گزر کر عشق الٰہی تک پہنچ سکتے ہیں اور اس کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں +

فانی صورتوں کی طرح جن پر انسان مفتون ہیں انسانی محبتیں بھی فانی ہیں۔ لیکن ایک اور عشق ایسا ہے جو ہرگز فنا نہیں ہوتا اور اس کا لگاؤ ظاہری صورتوں سے نہیں ہے +

جتنی انسانی محبتیں ہیں ان سب کے مقابلہ میں انسانی نفرتیں یا عداوتیں ہیں۔ لیکن ایک ایسا عشق اور محبّت بھی ہے۔ جس کے مقابلہ میں ایسی کوئی شے نہیں ہے۔ یہ عشق الٰہی ہے اور تمام قسم کے خود پرستی کے داغ و دھبّہ سے بالکل پاک ہے۔ اور اس کی مہک سے ہر چہار طرف معطّر ہیں +

انسانی محبتیں محبت ایزدی کی عکس ہیں۔ اور روح کو اس اصلی محبت کے قریب تر کھینچتی ہیں۔ جو فکر و تکلیف اور انقلاب سے بالکل نا آشنا ہے +

بہتر ہے کہ ماں اپنے بچے سے از حد محبّت ظاہر کرے۔ جو ایک بیکس اور چھوٹی سی گوشت کی لوتھ کی مانند اُس کے سینہ پر پڑا ہوا ہے۔ اور وہی ماں جب اپنے بچے کو بستر مرگ پر پڑا ہوا دیکھے تو غم کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آنسو بہائے اور مارے رنج و الم کے تڑپ جائے۔ بہتر ہے کہ اُس کے آنسو جاری رہیں اور اُس کا دل دُکھے۔ کیونکہ اسی طرح سے اُس کو دنیاوی چیزوں اور خوشیوں کی چنچل خاصیت یاد آئیگی اور وہ بتدریج ابدی اور غیر فانی اصلی محبت کے قریب تر پہنچ جائیگی +

بہتر ہے کہ عاشق۔ بھائی۔ بہن۔ خاوند۔ بیوی سخت رنج سہیں۔ اور جس ظاہری شے پر وہ دل و جان سے فدا ہیں۔ اُس کے چھن جانے پر مایوسی اور غم کی حالت اُن پر طاری ہو جائے۔ تاکہ وہ اپنی محبت اس غیر مرئی منبع یعنے سب کے حقیقی پتا کی طرف لگائیں جس میں مستمرہ خوشی اور پورا پورا اطمینان حاصل ہو سکتا ہے +

بہتر ہے کہ مغرور۔ بلند نظر۔ حریص اور خود پسند لوگ شکست ذلت اور تباہی اُٹھائیں اور وہ مصیبت کی جھلسانے والی آگ میں سے ہو کر گزریں۔ کیونکہ اسی طرح سے سرکش اور ضدی شخص زندگی کے پیچیدہ معاملہ پر غور کرنے کے لئے آمادہ ہو سکتا ہے۔ اور اسی طرح سے انسان کا دل نرم اور پاک ہو کر معرفت حقیقی کے سمجھنے کے لئے تیار ہو سکتا ہے +

جب انسانی محبت کے دل میں رنج کا کانٹا چُبھتا ہے۔ اور جب دوستی اور اعتبار کے خیالات سے معمور روح کو تاریکی۔ تنہائی اور جدائی کے خیالات منغّص کرتے ہیں ایسے ہی اوقات میں دل لا زوال اور ابدی خداوند تعالےٰ کی محبت کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور وہیں پناہ اور امن ڈھونڈھتا ہے۔ اور جو شخص اس اعلےٰ محبت میں پناہ گزین ہوتا ہے۔ وہ دُکھی ہو کر مایوسی سے اُلٹا نہیں پھرتا نہ وہ رنج سے آزردہ ہوتا ہے اور نہ تاریکی سے سرگردان ہوتا ہے۔ اور یہ بھی نہیں ہوتا کہ مصیبت کے وقت سب لوگ اُسے چھوڑ کر چلے جائیں اور کوئی اُس کا ساتھ نہ دے +

عشق الٰہی کی عظمت اور جلال صرف اُس شخص کے دل میں ظاہر ہو سکتا ہے جو رنج و الم اُٹھا کر سُدھر گیا ہے۔ اور پاک ہو گیا ہے۔ اور خدائی حالت کا نور صرف اُسی وقت دکھائی دے سکتا ہے اور سمجھ میں آسکتا ہے۔ جبکہ جہالت اور خود پرستی کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بے جان اور بے ڈول لوازمے بالکل خارج ہو جائیں +

اُسی محبّت کو محبت ایزدی کہ سکتے ہیں۔جو ذاتی خوشی یا صلہ کی طالب نہیں۔جو مختلف چیزوں میں کسی قسم کی تمیز نہیں کرتی۔اور جس میں پیچھے سے دل کو دُکھ درد نہیں پہنچتا +

جو لوگ خود پرست ہیں اور بدی کی تکلیف دہ صورتوں کے گرویدہ ہیں۔وہ یہ خیال کیا کرتے ہیں کہ محبّت ایزدی ایک ایسی شے ہے جو اُس خدا سے تعلق رکھتی ہے۔جس تک ہماری پہنچ نہیں۔اور وہ ایک ایسی شے ہے جو ہم سے دُور ہے اور جو ہمیشہ کے لئے ہم سے دور رہیگی اور ہمیں کبھی میسر نہیں آئیگی۔فی الحقیقت محبّت ایزدی ہمیشہ خود پرستی سے بہت پرے ہے۔لیکن جبکہ نفس اور دل میں سے خودی خارج ہو جاتی ہے۔تو بے غرضانہ محبّت۔اعلےٰ محبّت۔وہ محبّت جو خداوند تعالےٰ اور مجسّم نیکی سے تعلق رکھتی ہے۔ہمیشہ کے لئے انسان کے اندر گھر کر لیتی ہے۔اور دل کا اصلی جزو بن جاتی ہے۔اور اس پاک محبّت کا دل میں بخوبی سمجھنا ہی حضرت عیسےٰ کی وہ محبّت ہے جس کا بہت کچھ ذکر اذکار ہوتا رہتا ہے۔لیکن جس کو لوگ بہت کم سمجھتے ہیں۔یہ اعلےٰ اور پاک محبّت روح کو گناہ سے نجات ہی نہیں بخشتی۔بلکہ اسے اس قدر بالا تر رتبہ پر پہنچا دیتی ہے کہ وہ پھر بُرائی یا بدی کی طرف ہرگز راغب نہیں ہو سکتی +

لیکن سوال یہ ہے کہ اس قسم کی اعلےٰ اور پاک محبّت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے؟ اصلی گیان یا راستی یا معرفت حقیقی کی رُو سے اس سوال کا جواب یہی ہے اور یہی ہوگا۔کہ "پہلے تو اپنے آپ کو خالی کر اور پھر میں تجھے بھر دونگا"۔عشق الٰہی معلوم نہیں ہوسکتا جب تک کہ خودی زائل نہ ہو جائے۔کیونکہ خودی کا ہونا عشق سے منکر ہونا ہے۔اور جو شے کہ معلوم ہے اُس سے ہم کس طرح منکر ہو سکتے ہیں۔جب تک کہ خودی کو دل سے علٰحدہ نہ کیا جائے تب تک عشق کی خالص روح جہالت کی قیود نہ توڑیگی اور اپنے جاہ و جلال میں جلوہ گر نہ ہوگی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مثلاً تمہارا یقین ہے کہ حضرت عیسےٰ مقتول ہوئے اور پھر زندہ ہو گئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ تمہارا اعتقاد غلط ہے۔ لیکن اگر تم اس امر پر یقین کرنے سے انکار کرو کہ محبّت کی پاک اور شریف روح تمہاری خود غرضانہ خواہشوں کی تاریک صلیب پر روز مرّہ کھینچی جاتی ہے۔ تو پھر میں تم سے یہ ضرور کہونگا کہ اس قسم کا یقین نہ کرنا سراسر تمہاری غلطی ہے۔ اور معلوم ہوا کہ تم نے حضرت عیسےٰ کی محبّت کی اصلیت کو قطعی نہیں سمجھا +

تم کہتے ہو کہ ہم نے حضرت عیسےٰ کی محبّت میں نجات کا مزہ چکھ لیا ہے یعنی نجات حاصل کر لی ہے۔ کیا تم نے ان باتوں سے بھی نجات حاصل کر لی ہے۔ یعنی اپنے مزاج۔ اپنی زود رنجی۔ اپنی خود بینی۔ اپنا ذاتی کینہ۔ اپنی رائے۔ اور اوروں کو بُرا ٹھیرانے سے۔ اگر ان باتوں سے نجات حاصل نہیں کی ہے تو پھر کس چیز سے نجات حاصل کی ہے اور کس چیز میں حضرت عیسےٰ کا کایا پلٹ دینے والا عشق حاصل کیا ہے؟

جس شخص نے عشق الٰہی کو بخوبی سمجھ لیا ہے۔ وہ ایک نیا آدمی بن گیا ہے۔ گویا اُس کی کایا پلٹ ہو گئی ہے۔ اور خودی کے پُرانے خیالات نے اس پر غلبہ نہیں پایا ہے۔ ایسا شخص اپنے علم۔ اپنی پاکی۔ خود ضبطی۔ دریا دلی اور کامل شرافت کے لئے مشہور ہے +

عشق الٰہی یا بے غرضانہ محبّت صرف ایک تاثر یا اعلےٰ درجہ کا جذبہ ہی نہیں ہے۔ یہ علم کی ایک ایسی حالت ہے۔ جو بدی کے تسلط اور بدی کے یقین کو غارت کر ڈالتی ہے۔ اور اعلےٰ درجہ کی نیکی کا آنند قلبی اور سرور روحانی حاصل کرتی ہے۔ جو لوگ علم الٰہی سے ماہر ہیں اور عشق الٰہی کے قائل ہیں۔ اُن کے نزدیک علم اور عشق ایک چیز ہے اور دونو لازم و ملزوم ہیں +

اسی عشق الٰہی کے بخوبی سمجھنے کے لئے تمام دنیا حرکت کر رہی ہے۔ کل کائنات اِسی غرض کے لئے وجود میں آئی۔ اور جب ہم ذرا بھی خوشی کو حاصل کر لیتے ہیں اور ذرا بھی روح کو چیزوں خیالات اور تصوّرات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تو گویا ہم اس عشق

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الٰہی کے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن دنیا اس وقت اس عشق الٰہی کو نہیں سمجھتی۔ کیونکہ وہ نظروں سے غائب ہونے والے سایہ کو پکڑ رہی ہے۔ اور اندھی ہوکر اصلی شے کے لینے میں کوتاہی کر رہی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ دنیا میں رنج و تکالیف برابر موجود ہیں اور موجود رہینگی۔ جب تک کہ دنیا اپنے اوپر خود ڈالی ہوئی مصیبتوں سے تعلیم حاصل کرکے بے غرضانہ محبت اور آسودگی اور امن پسند دانائی کو دریافت نہ کرلے +

اور یہ محبت یہ دانائی یہ امن یہ آسودگی اور اطمینان قلب وہ لوگ حاصل کرسکتے ہیں اور سمجھ سکتے ہیں جو خودی کو چھوڑ دیتے ہیں اور جو انکسار سے اُس تمام بات کے سمجھنے کے لئے آمادہ ہیں۔ جس میں ترک خودی شامل ہے۔ دنیا میں کوئی مطلق العنان اور خود مختار طاقت نہیں ہے۔ اور تقدیر کی نہایت مضبوط بیڑیاں جن میں انسان جکڑے ہوئے ہیں اُن کی اپنی ہی بنائی ہوئی ہیں۔ انسان اُس چیز کے بندھنوں میں پھنسے ہوئے ہیں جو اُن کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ ایسا ہی چاہتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ ان بندھنوں کو پسند کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اُن کا خیال ہے کہ ہمارا تنگ و تاریک خودی کا قید خانہ عمدہ اور خوشنما ہے۔ اور اُن کو یہ اندیشہ ہے کہ اگر ہم اس قید خانہ کو چھوڑ دینگے تو ہمارا سارا اصلی اور قیمتی مال و متاع جاتا رہیگا۔ تم خود ہی اپنی طرف سے تکلیفیں اُٹھاتے ہو اور کوئی تم کو مجبور نہیں کرتا۔ کوئی شخص تمہیں پکڑتا نہیں اس لئے کہ تم زندہ رہو اور مر جاؤ" اور اندرونی طاقت جس نے زنجیروں کو بنایا اور اپنے گرد تنگ و تاریک قید خانہ تعمیر کیا۔ جب چاہے اور ارادہ کرے تو فوراً توڑ کر باہر نکل سکتی ہے اور روح ایسا کرتی ہے جب اُسے اپنے قید خانہ کی بے وقری معلوم ہو جاتی ہے اور جب مدت تک تکلیف اٹھا کر وہ لا انتہا نور اور محبت کے استقبال کے لئے تیار ہو جاتی ہے +

جیسے کہ سایہ جسم کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے اور دھواں آگ کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ اسی طرح علت یا سبب کے بعد معلول یا نتیجہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آتا ہے اور انسان کو خیالات اور افعال کے بعد رنج و راحت پیش آتے ہیں۔ اِس دنیا میں ہمارے ارد گرد کوئی ایسی بات نہیں جس کا پوشیدہ یا ظاہری سبب نہ ہو۔ اور وہ سبب کامل انصاف کے مطابق ہوتا ہے۔ انسان رنج کی فصل کاٹتے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے قریب یا بعید کے زمانہ گزشتہ میں بدی کے بیج بوئے ہیں۔ اور انسان ہی نیکی کے بیج بونے سے خوشی کی فصل کاٹتے ہیں۔ ہر ایک شخص کو اس بات پر غور کرنا چاہئے اور اسے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور پھر وہ صرف نیکی کے بیج بونے لگیگا۔ اور جو گھاس پات اُس نے پہلے زمانہ میں اپنے دل میں اُگنے دیا ہے۔ اب اُس سب کو جلا ڈالے گا +

دنیا بے غرضانہ محبّت کو نہیں سمجھتی۔ کیونکہ وہ اپنی ہی عیش و عشرت کے حاصل کرنے میں لگی ہوئی ہے۔ اور فانی اغراض کی تنگ حدّوں میں محصور ہے۔ اور جہالت کے باعث اپنی غلطی سے ان عیش و عشرت اور اغراض کو اصلی اور مستمرہ چیزیں سمجھ رہی ہے۔ جسم کی نفسانی شہوتوں میں گرفتار ہوکر اور رنج والم سے جل بھن کر وہ معرفت حقیقی کے خالص اور بے غل وغش حسن کو نہیں دیکھتی۔ جب تک گمراہی اور مغالطہ کے دسترخوان پر قانع ہے تب تک محبّت عامہ کے قصر علوی کی دعوت سے محروم ہے +

چونکہ لوگوں میں یہ عشق نہیں ہے اور نہ وہ اسے سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ بے شمار اصلاحیں تجویز کرتے ہیں۔ جن میں کسی قسم کی اندرونی نفس کشی شامل نہیں ہے۔ اور ہر ایک شخص یہ خیال کرتا ہے کہ میری اصلاح سے ہمیشہ کے لئے دنیا نجات اور راستی کے راستہ پر آجائیگی۔ اور خود وہ اپنے دل میں بدی کا بیج بو کر بدی پھیلا رہا ہے۔ در اصل اصلاح صرف اس کو کہتے ہیں جو انسان کے دل یا باطن کی اصلاح کرے۔ کیونکہ تمام قسم کی بُرائیاں دل ہی سے اُپجتی ہیں اور جب تک کہ دنیا خود غرضی اور تعصّب کے جھگڑوں سے بری ہوکر عشق الٰہی کا سبق نہ سکھیگی تب تک اُس کو ست جگ کی برکت عامہ کہاں نصیب ؟ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لازم ہے کہ امیر غریبوں کو حقیر نہ سمجھیں اور غریب امیروں کو بُرا نہ کہیں۔ طامع اور حریص لوگ دینا اور خیرات کرنا سیکھیں۔ اور شہوت پرست۔ پاک طینت ہونا قبول کریں۔ مختلف فریق جھگڑا کرنے سے باز رہیں اور صلح و آشتی کو اختیار کرنا اپنا فرض سمجھیں۔ اور تنگدل اور تنگ ظرف شخص عفو کا سبق سیکھیں۔ حاسد دوسرں کی خوشی میں شریک ہونے کی کوشش کریں اور بد گوئی کرنے والے اپنی کارروائی سے شرمندہ ہوں اور اپنی حرکت سے باز آئیں۔ اگر کل مرد و زن یہ طریق اختیار کرلیں تو دیکھو ابھی ست جگ آجاتا ہے۔ پس جو شخص اپنے دل اور باطن کو پاک وصاف کر لیتا ہے وہی دنیا کا بڑے سے بڑا مربّی اور خیر خواہ ہے +

گو دُنیا ست جگ کی برکتوں سے محروم ہے اور مدت مدید تک محروم رہیگی۔ اور یہ ست جگ بے غرضانہ محبت کا حاصل کرنا ہے۔ لیکن تم اگر چاہو تو اب ست جگ میں داخل ہو سکتے ہو۔ تمہیں صرف یہ کرنا ہے کہ اپنی خود غرضانہ خودی کو ترک کر دو۔ اور تعصب۔ کینہ اور بد گوئی چھوڑ کر شرافت اور عفو سے بھرا ہُوا عشق اختیار کرو +

جہاں کہیں کینہ۔ نفرت اور بد گوئی ہے۔ وہاں پر بے غرضانہ عشق نہیں رہتا۔ ایسا عشق صرف اس شخص کے دل یا باطن میں جاگزین ہوتا ہے۔ جس نے تمام عیب جوئی اور بد گوئی کو چھوڑ دیا ہے +

تم کہتے ہو کہ "بھلا میں شرابی۔ ریاکار۔ پاکھنڈی۔ خوشامدی اور قاتل سے کس طرح محبّت کر سکتا ہوں۔ یہ ضرور ہے کہ میں ایسے شخصوں سے نفرت کروں اور اُن کو برا کہوں" یہ سچ ہے۔ کہ تم ایسے لوگوں کو دل سے پیار نہیں کر سکتے۔ لیکن جب تم یہ کہتے ہو کہ ہمیں مجبوراً اِن سے نفرت کرنی پڑتی ہے اور ان کو بُرا کہنا پڑتا ہے۔ تمہارے اس بیان سے یہ ثابت ہے کہ تم اُس اعلےٰ ترین عشق سے واقف نہیں ہو۔ کیونکہ ممکن ہے کہ تمہارا ہیا (ہردے) کھل جائے اور تمہارے باطن میں غیبی روشنی داخل ہو جائے۔ جس کے رُو سے تم اُن بواعث کا سلسلہ سمجھ سکو گے۔ جس سے ان لوگوں کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ حالت ہوئی۔ اُن کی سخت مصیبتوں اور تکلیفوں میں ہمدردی کر سکوگے۔ اور آخر میں اُن کے اصلاح کرنے کی ٹھیک ٹھیک تجویز معلوم کر لوگے۔ ایسا علم حاصل کرنے کے بعد قطعی ممکن نہیں کہ تم ایسے لوگوں سے نفرت کرو یا اُن کو بُرا کہو۔ ہمیشہ تم ان کو نہایت حلم اور رحم کی نظر سے دیکھوگے +

اگر تم لوگوں سے محبّت کرتے ہو اور ان کا ذکر تعریف کے ساتھ کرتے ہو۔ مگر جب وہ تمہاری مخالفت کرنے لگیں یا کوئی ایسا کام کریں جو تمہیں پسند نہیں اور پھر تم ان سے نفرت کرنے لگو اور ان کا ذکر بُرائی کے ساتھ کرو تو معلوم ہُوا کہ تم عشق الٰہی کی ہدایت پر نہیں چلتے۔ علاوہ ازیں اگر تم اپنے دل میں دوسروں کو ہمیشہ بُرا کہتے ہو۔ اور ان پر اتہام لگاتے ہو تب بھی بے غرضانہ محبّت تم میں نہیں ہے +

جس شخص کو یہ معلوم ہے کہ محبت تمام چیزوں کے دل یا باطن میں مرکوز ہے اور جس نے اُس محبت کی کافی و وافی طاقت کو محسوس کر لیا ہے۔ اُس کے دل میں دوسروں کی بدگوئی اور عیب جوئی کے لئے کوئی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ جیسا کہ شیخ سعدی صاحب فرماتے ہیں۔

مرا شیخ دانائے روشن شہاب دو اندرز فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ در خویش خود بیں مباش دگر آنکہ بر غیر بد بیں مباش

جن لوگوں کو اس عشق کی خبر نہیں افسوس وہی لوگ اپنے ہمجنسوں پر فتوے لگانے اور اُن پر پھانسی کا حکم دینے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور اس وقت یہ انہیں یاد نہیں رہتا کہ ایک ابدی منصف اور حقیقی منتقم بھی ہے۔ اور جس قدر لوگوں کی رائے ان کی اپنی رایوں۔ اُن کی خاص اصلاحوں اور طریقوں سے مختلف ہوتی ہے یا انحراف کرتی ہے اسی قدر وہ اُن کو مجذوب۔ ڈانواں ڈول۔ ضعیف العقل۔ ریاکار اور بے ایمان قرار دیتے ہیں۔ اور جس قدر اور لوگ اُن کے معیار کو تسلیم کرتے جاتے ہیں۔ اسی قدر وہ اُن کی تعریف کرتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں جو خودی یا خود پرستی میں غرق ہیں۔ لیکن جس شخص کا دل اعلےٰ محبت میں محو ہے وہ شخص لوگوں کو اس طرح بدنام نہیں کرتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور نہ وہ ان کی یہ تفریق کرتا ہے۔ نہ وہ لوگوں کو اپنی خاص رایوں پر لانا چاہتا ہے اور نہ وہ ان کو اپنے طریقوں کی فضیلت کا معترف بنانا چاہتا ہے قانون محبت کی ماہیت سے واقف ہوکر وہ اس کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔ اور اس پر عمل کرتا ہے۔ اور سب لوگوں کے ساتھ وہی دلی اطمینان اور آسودگی اور خوش طبعی ظاہر کرتا ہے۔ نیک و بد۔ دانا و بیوقوف۔ عالم و جاہل۔ خود غرض و بے غرض سب لوگ یکساں طور پر اُس کے اطمینان قلب اور نیک خیال کی برکت حاصل کرتے ہیں +

تم ضبطِ نفس میں لگاتار کوشش کرنے سے اور اپنی طبیعت پر فتح پر فتح حاصل کرنے سے ہی اس عظیم علم اور اس عشق الٰہی کو حاصل کر سکتے ہو۔ جن شخصوں کا باطن پاک ہے وہی خدا کو دیکھینگے۔ سچ کہا ہے۔ سچے رلچے رام۔ اور جب تمہارا باطن کافی طور سے پاک ہو جائیگا تب تم از سر نو جنم لوگے اور تمہارے اندر ایسی محبت پیدا ہوگی۔ جو لا زوال اور غیر متغیر ہے اور جس کا انجام رنج و تکلیف نہیں ہے اور تم بالکل مطمئن اور خاطر جمع رہوگے +

جو شخص عشق الٰہی کے حاصل کرنے میں کوشش کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ بدگوئی اور عیب جوئی کی عادت پر غالب آنا چاہتا ہے۔ کیونکہ جہاں کہیں خالص روحانی علم ہے وہاں بدگوئی رہ نہیں سکتی۔ اور جس شخص کے دل میں بدگوئی اور عیب جوئی کا مادہ نہیں اسی دل میں یہ عشق کمالیت کے کو پہنچتا ہے اور وہی دل اس کو بخوبی حاصل کر سکتا ہے +

دیکھو عیسائی دہریے کو بُرا کہتا ہے اور دہریا عیسائی کی ہجو کرتا ہے۔ ایک فرقہ کے لوگ دوسرے فرقہ کے لوگوں سے متواتر بحث مباحثہ کرتے رہتے ہیں۔ اور جہاں باہم امن اور محبت ہونی چاہئے۔ وہاں پر سخت لڑائی اور کینہ پھیلا ہوا ہے +

"جو شخص اپنے بھائی سے نفرت کرتا ہے وہ قاتل ہے" گویا وہ خداوند تعالےٰ کی محبت بھری روح کو ایذا پہنچاتا ہے۔ اور جب تک کہ تم ہر ملت و مذہب کے لوگوں کو اور لا مذہب لوگوں کو مساوات

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی نظر سے نہ دیکھو اور کینہ اور تعصّب سے بالکل پاک و صاف ہوکر اُن کو ایک نہ سمجھو تب تک تم اُس عشق کے محتاج ہو۔ جو آزادی اور نجات کا باعث ہے +

جس شخص کو علمِ الٰہی یا معرفت حقیقی اور بے غرضانہ محبت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس کے اندر سے بدگوئی اور عیب جوئی کا میلان جاتا رہتا ہے اور ہر قسم کی بُرائی یا بدی دُور ہو جاتی ہے۔ اور اس میں وہ اعلےٰ درجہ کی پاک روشنی بھر جاتی ہے جس میں سے صریح نظر آنے لگتا ہے کہ محبت۔ نیکی اور انصاف۔ عام۔ عظیم۔ عالمگیر اور لا زوال ہیں +

اپنے ذہن میں قوی۔ غیر متعصب اور شریفانہ خیالات پیدا کرو۔ اپنے دل کو پاکیزگی اور ترحم کی تربیت دو۔ اپنی زبان کو خاموش رہنے اور سچّی اور بے عیب گفتگو کرنے میں سدھاؤ۔ اس طرح سے تم پاکی اور امن کے راستہ میں داخل ہوگے۔ اور آخرش غیر فانی اور جاودانی محبت کو حاصل کر سکوگے۔ اس طرح زندگی بسر کرنے سے لوگ خود بخود تمہارے معتقد ہو جائینگے۔ تمہیں اُن کو مرید بنانے میں کوشش نہ کرنی پڑیگی۔ ایسی زندگی سے اور لوگ خود بخود تلقین حاصل کرینگے۔ تمہیں اُن کے ساتھ بحث مباحثہ کرنے کی حاجت نہ ہوگی۔ دانا تمہاری خود تلاش کر لینگے۔ تمہیں اپنے اظہار کمال کی ضرورت نہ ہوگی۔ لوگ خود بخود اپنے دلوں کو تمہارے تابع بنا دینگے۔ اور تمہاری رائے یا خیالات سے مطابقت ظاہر کرینگے۔ تمہیں ان کے خیالات معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرنی پڑیگی۔ کیونکہ محبّت ایک عالمگیر اور بڑی زبردست اور طاقتور شے ہے۔ اور محبت کے خیالات افعال اور الفاظ ہرگز فنا اور نیست و نابود نہیں ہو سکتے +

یہ جاننا کہ محبت عام اور عظیم ہے۔ اور ایک ایسی شے ہے جس کے بعد اور کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ بدی کے پھندوں سے آزاد ہونا۔ اندرونی بے چینی سے رہائی پانا۔ یہ جاننا کہ تمام لوگ معرفت حقیقی کے حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ گو ہر ایک اپنے اپنے جُداگانہ طریق پر کوشش کر رہا ہے۔ مطمئن۔ بے فکر اور سنجیدہ مزاج رہنا۔ یہی امن ہے۔ یہی خوشی ہے۔ یہی حیات جاودانی ہے۔ یہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تقدّس ہے۔یہی بے غرضانہ محبّت کا حاصل کرنا ہے +

ذات لا انتہا میں داخل ہونا

باوجودیکہ انسان اپنی جسمانی خواہشوں اور میلانوں میں گرفتار ہے۔ اور دنیاوی اور ناپائدار چیزوں سے رغبت رکھتا ہے۔پھر بھی وہ شروع زمانہ سے لیکر ہمیشہ سے اس بات کو جانتا ہے کہ اُس کی مادّی ہستی در اصل محدود چند روزہ اور مثل سُراب ہے۔اور اُس نے اپنے تنہا اوقات میں اُس لا انتہا ذات کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔اور آنسو بہا بہا کر خدا کی طرف رجوع کی ہے اور اس سے اپنے دل کو ایک سرور باقی اور لا زوال بخشا ہے +

گو انسان کا یہ بیہودہ خیال ہے کہ اس دنیا کی لذتیں اصلی اور اطمینان بخش ہیں۔لیکن دُکھ درد اور تکالیف متواتر اُسے یاد دلاتی رہتی ہیں کہ یہ تمام لذتیں بے ثبات ہیں۔یعنے ان کو بالکل قیام نہیں۔ اور نہ یہ کسی طرح سے تسلی دے سکتی ہیں۔گو انسان ہمیشہ اس بات کے یقین کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ کامل خوشی یا اطمینان مادّی چیزوں ہی میں ملتا ہے۔لیکن اُسے یہ بھی معلوم ہے۔کہ اُس کے اندر ایک ایسی شے ہے جو مستقل طور سے اس اعتقاد کے مخالف ہے اور یہ مخالفت انسان کے در اصل فانی ہونے کی تردید ہے اور اس بات کا بھی کامل ثبوت ہے کہ انسان کو مستمرہ خوشی اور پورا پورا اطمینان صرف اسی بارنی تعالےٰ کی ذات میں حاصل ہو سکتا ہے۔ جو غیر فانی ابدی اور لا انتہا ہے +

اور یہی اعتقاد کی بنیاد ہے۔یہی تمام مذاہب کی جڑ اور سرچشمہ ہے۔یہی اخوّت کی روح اور محبّت کی جان ہے۔یعنی یہ کہ انسان اصلیت اور روحانیت کے لحاظ سے ابدی ہے اور اسی کی ذات کا پرتو ہے۔گو حالت فانی میں مبتلا اور بیچینی اور تکلیف سے دکھی ہے تاہم ہمیشہ اس امر کی کوشش کر رہا ہے کہ اپنی حقیقت سے واقفیت حاصل کرے +

انسان کی روح ذات لا انتہا سے جدا نہیں ہو سکتی اور کسی چیز کو جو لا انتہا سے درجہ میں کم ہے حاصل کر کے مطمئن نہیں ہو سکتی۔اور انسان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے سینہ پر رنج کا بوجھ برابر قائم رہیگا اور غم و الم کی پرچھائیں اُس کے راستہ میں تاریکی پھیلائیگی۔جب تک کہ وہ خواب کی مانند ہیچ اور ناپائدار اس مادّی دنیا میں آوارہ بھٹکتا پھرنے سے باز رہ کر اپنے اصلی وطن کو واپس نہ آجائے۔جو ذات ابدی میں موجود ہے +

جیسا کہ سمندر کے چھوٹے سے چھوٹے پانی کے قطرے میں گو وہ سمندر سے علحدہ ہے سمندر کی تمام صفتیں پائی جاتی ہیں۔اسی طرح گو انسان اُس لا انتہا نور اور بے حد علم سے علیحدہ ہے۔پھر بھی انسان میں اُس باری تعالےٰ کی مشابہت پائی جاتی ہے۔اور جیسا کہ پانی کا قطرہ قانون قدرت کے مطابق آخرکار ضرور اُلٹا سمندر کی طرف جائیگا۔ اور اُس میں مل کر غائب ہو جائیگا۔اسی طرح انسان بھی ضرور اپنی طبیعت کے لازوال قانون کے مطابق آخرش اپنے اصلی ماخذ کی طرف رجوع کریگا۔اور اس لا انتہا ذات باری کے بڑے سمندر میں غائب ہو جائیگا +

انسان کا ذات باری سے وصل ہو جانا بس یہی اس کی علّت غائی ہے۔قانون ابدی پر اپنی پوری پوری تسلیم و رضا ظاہر کرنا بس یہی بصیرت محبّت اور امن ہے۔لیکن جب تک کہ انسان خودی کا بندہ ہے اس ملکوتی حالت سے دور ہے اور ہمیشہ دور رہیگا۔خودی۔بیگانگی اور خود غرضی ایک ہی شے ہیں اور دانائی اور الوہیّت کی ضد ہیں۔خودی کو بالکل ترک کر دینے سے بیگانگی اور خود غرضی جاتی رہتی ہیں۔اور انسان اپنی غیر فانی اور لا انتہا حالت موروثی پر قابض ہو جاتا ہے یعنی مقدّس ذات باری کو حاصل کر لیتا ہے +

جن لوگوں کے خیالات دنیوی اور خود غرضانہ ہیں۔وہ لوگ اس قسم کی ترک خودی کو ایک بڑی سخت مصیبت اور بڑا بھاری نقصان تصوّر کرتے ہیں۔لیکن سچ پوچھو تو یہی ایک نعمت عظمےٰ اور منفعت دوام ہے۔اور یہی اصلی دھن۔دولت ہے۔اور اس کے مقابلہ میں اور سب چیزیں ہیچ ہیں۔جس شخص کا نفس ہستی کے اندرونی قوانین سے ناواقف ہے اور اپنی زندگی کی اصلیّت اور سرنوشت سے بے بہرہ ہے۔وہ چند روزہ اور ناپائدار ظاہری صورتوں پر فدا ہے۔اور اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طرح محبت کرنے سے جب اُس کا سُراب اور دھوکا جاتا رہتا ہے خود بھی فنا ہو جاتا ہے +

لوگ اس مٹی کے پتلے سے اس طرح محبت کرتے ہیں - اور اس کی خواہشوں کو اس طرح سبر کرتے ہیں گویا یہ ہمیشہ کے لئے رہیگا - اور اگرچہ وہ اس بات کے بھولنے کی بھی کوشش کرتے ہیں کہ یہ عنقریب اور ضرور فنا ہوگا - لیکن موت کا خوف اور اس بات کا خوف کہ جن چیزوں سے ہم محبت کرتے ہیں - یہ سب فنا اور ضائع ہو جائینگی - اُن کے عیش کو تلخ کرتا ہے اور ان کی خوشی کو منغّص کر دیتا ہے - اور اُن کی اپنی خود غرضی - ڈراؤنی صورت میں مجسّم ہو کر ایک بیرحم غُولِ راہ کی طرح ان کے پیچھے پیچھے پھرتی ہے +

دنیوی آرام و آسائش اور عیش و عشرت کے اجتماع سے لوگوں کے اندرونی نور الٰہی پر بدہوشی کا پردہ چھا جاتا ہے - اور لوگ زیادہ تر مادّی تعلقات اور خواہشات نفسانی میں مستغرق ہو جاتے ہیں - جہاں کافی عقل ہے وہاں پر عقل کے زور سے جسم کے غیر فانی ہونے کی بابت مختلف قیاس بمنزلہ بے خطا مسئلوں کے خیال کئے جاتے ہیں جب انسان کی روح پر کسی قسم کی خود غرضی طاری ہو جاتی ہے - تو انسان میں روحانی امتیاز کی قوت جاتی رہتی ہے - اور انسان عارضی کو ابدی سے فانی کو جاودانی سے فانی حالت کو غیر فانی حالت سے اور دروغ کو راستی سے خلط ملط کر دیتا ہے - یہی وجہ ہے کہ دنیا میں اس قسم کے قیاسات اور خیالات بھرے ہوئے ہیں جو انسانی تجربہ پر مبنی نہیں ہیں - گوشت کے بنے ہوئے ہر ایک جسم میں دقّت پیدائش ہی سے زوال کے اجزا موجود ہیں - اور یہ جسم اپنی ہی اصلیّت کے غیر متغیّر قانون کی رُو سے ضرور فنا ہو جائیگا +

اس کائنات میں جس شے کو زوال ہے وہ ہرگز دائم نہیں ہو سکتی - اور جس شے کو دوام ہے وہ کبھی غائب نہیں ہوگی - فانی سے ہرگز غیر فانی نہیں ہو سکتی اور غیر فانی کبھی فنا نہیں ہو سکتی - جو شے عارضی ہے وہ کبھی ابدی نہیں ہو سکتی اور ابدی عارضی نہیں ہو سکتی - صوری کبھی معنوی نہیں ہو سکتی اور معنوی کبھی صوری نہیں بن سکتی -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دروغ راستی نہیں ہو سکتا اور نہ راستی دروغ ہو سکتی ہے۔ انسان جسمانی گوشت کو غیر فانی نہیں بنا سکتا۔ یا یہ کہو کہ اس میں حیات جاودانی نہیں ڈال سکتا۔ لیکن جسم پر غالب آکر اور اُس کی تمام خواہشوں کو ترک کرے انسان عالمِ جاودانی میں داخل ہو سکتا ہے۔ "خداوند تعالےٰ ہی صرف غیر فانی ہے" اور اس امر کو ہی بخوبی سمجھ کر انسان غیر فانی حالت میں داخل ہو سکتا ہے +

تمام قدرت یا کائنات معہ اپنی لاکھوں کروڑوں مخلوقات کے قابل تغیر بے ثبات اور ناپائدار ہے۔ قدرت جس اصول پر چل رہی ہے۔ صرف اُسی کو بقا ہے۔ قدرت کی بہت سی صورتیں ہیں اور اُن میں بیگانگی کی صفت پائی جاتی ہے۔ اس کی زندگی کا اصول ایک ہے اور وحدانیت اُس کی صفت ہے۔ نفس اور اندرونی خودغرضی پر غالب آنا یہی گویا قدرت پر غالب آنا ہے۔ اسی طرح انسان شخصی اور باطل حالت کے حجاب سے نکل جاتا ہے اور غیر شخصی حالت کی پُر جلال روشنی اور معرفت عامہ کے ملک میں پہنچ جاتا ہے۔ جو تمام فنا ہونے والی صورتوں کا منبع اور ماخذ ہے +

پس تمام بنی نوع انسان کو لازم ہے کہ نفس کُشی اختیار کریں۔ اپنی حیوانی خواہشوں کو زیر کریں۔ عیش و عشرت اور خوشی کے غلام نہ بنیں۔ نیکی پر عمل کریں اور روز مرّہ اعلےٰ تر نیکی پر چلیں۔ یہاں تک کہ آخر ذات الٰہی میں مل جائیں۔ اور فروتنی۔ انکسار۔ عفو۔ ترحم اور محبت کی صفات اختیار کرنے کی مشق کریں اور اُن کو بخوبی سمجھیں کیونکہ ان صفات پر عمل کرنا اور اُن کا سمجھنا الوہیّت میں داخل ہے +

"نیک نیتی سے اصلی بصیرت حاصل ہو جاتی ہے" اور جس نے اپنی خودی کو اس قدر مغلوب کر لیا ہے کہ تمام مخلوقات کی نسبت اس کے نفس کی ایک ہی حالت ہے۔ یعنی نیک نیتی کی حالت۔ یا یہ کہو کہ سب کو خیر خواہی اور نیک نیتی کی نظر سے دیکھتا ہے اور چاہتا ہے۔ ایسے شخص کو چشم معرفت حاصل ہے۔ اور وہ دروغ اور راستی میں تمیز کر سکتا ہے۔ پس نہایت ہی نیک آدمی وہ ہے۔ جو عقلمند اور دور اندیش ہے۔ پاک اور متبرک ہے۔ تہذیب یافتہ اور اہلِ بصیرت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ اور ابدیت کا جاننے والا یا حق شناس ہے۔جس شخص میں تم شرافت سلیم۔ حلم دائمی۔ انکسار عظیم۔ شائستہ کلامی۔ ضبط نفس۔ خود فراموشی اور وافر ہمدردی معلوم کرو۔ وہیں تم اعلےٰ ترین دانائی پاؤگے۔ ایسے شخص کی صحبت اختیار کرو۔ کیونکہ اُس نے ملکوتی درجہ حاصل کر لیا ہے۔یہ ابدی ذات باری کے ساتھ رہتا ہے۔ اور اُس کی لا انتہا ذات میں رل گیا ہے اُس شخص پر یقین نہ کرو۔ جو بے صبر ہے۔ مغلوب الغضب ہے۔ شیخی خورا ہے۔ جو عشرت پسند ہے۔ اور اپنی خود غرضانہ خواہشوں کو ترک کرنا نہیں چاہتا۔ اور جس میں نیک نیتی اور وسیع ترحم کی عادتیں نہیں ہیں۔کیونکہ ایسے شخص میں دانائی نہیں ہے۔ اس کا تمام علم بے سود ہے۔ اور اس کے افعال اور اقوال نیست و نابود ہو جائینگے۔ کیونکہ اِن کی بنا زوال پذیر اور غائب ہونے والی شے پر ہے ✦

انسان کو چاہیئے کہ خودی کو چھوڑ دے۔ اس دنیا کی خواہشوں کو مغلوب کرلے۔ اور شخصیت سے منکر ہو۔کیونکہ صرف اسی پگ ڈنڈی پر چلنے سے وہ لا انتہا خالق حقیقی کے دل میں جاگزین ہو سکتا ہے ✦

وقت مثل ایک ریگستان کے ہے۔ اور دنیا جسم اور شخصیت اس ریگستان کے سراب ہیں۔ اور یہ سراب روحانی نیند کی تاریک رات میں مثل ناپائدار خواب کے ہیں۔ جن لوگوں نے اس ریگستان کو عبور کر لیا ہے۔ اور جن کو روحانی گیان ہو گیا ہے۔ صرف انہوں ہی نے حقیقت کل کو سمجھ لیا ہے جہاں پر تمام ظاہری کیفیتیں منتشر ہو جاتی ہیں۔ اور خواب اور دھوکا بالکل معدوم ہو جاتا ہے ✦

ایک قانون عظیم ہے۔ جو طاقت کامل کو چاہتا ہے۔ ایک وحدانیت کا اصول ہے۔ جو تمام اختلاف کی بنا ہے۔ ایک ابدی مسئلہ ہے۔جس میں اس دنیا کے تمام قاعدے اور سوال مثل سایہ کے غائب ہو جاتے ہیں۔اس قانون۔ اس وحدانیت اور اس مسئلہ کو بخوبی سمجھ لینا اس ذات باری میں شامل ہونا اور رل جانا ہے۔ جو لا انتہا اور ابدی ہے ✦

اپنی زندگی کو محبت کے بڑے قانون میں مرکوز کرنا گویا آرام۔تسلیم رضا اور امن میں داخل ہونا ہے۔ بدی اور نا اتفاقی میں ہر قسم کی شرکت سے پرہیز کرنا۔ برائی کا ہر طرح مقابلہ کرنے سے باز رہنا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(یعنی جو شخص بُرائی کرے اُس کے ساتھ بُرائی نہ کرنا) نیکی سے دریغ نہ کرنا۔ اندرونی پاک اور مطمئن حالت کی طرف رجوع کرنا اور پوری پوری اطاعت کرنا۔ گویا چیزوں کی ماہیت معلوم کرنا۔ اور اُس ابدی اور لا انتہا برہم کے اصول کو حاصل کرنا ہے۔ جو محض خارجیات کے دیکھنے والی آنکھ کو کبھی دکھائی نہیں دیتا۔ جب تک کہ یہ اصول بخوبی سمجھ میں نہ آئے تب تک روح کو شانتی اور اطمینان نہیں ہے۔ اور جو شخص اس بات کو بخوبی سمجھ لیتا ہے۔ وہی درحقیقت عقلمند اور دانا ہے۔ یہ مراد نہیں کہ اُس میں عالم آدمیوں کی سی دانائی ہے۔ بلکہ یہ مراد ہے۔ کہ اُس کا دل بے عیب ہے۔ اُس کی طینت پاک ہے اور وُہ دغا اور فریب سے مبرّا ہے ✦

اُس لا انتہا اور ابدی ذات باری کو سمجھنے کے لئے وقت دنیا اور جسم کی قیود سے برتر ہونا ہے۔ کیونکہ یہ تینوں مل کر تاریکی کی سلطنت قائم کرتے ہیں۔ اور حیاتِ ابدی۔ فردوس اور روح میں قیام کرنا ہے۔ کیونکہ یہ تینوں مل کر نور یا روشنی کی بادشاہت بناتے ہیں ✦

غیر محدود یا لا انتہا ذات باری میں داخل ہونا کوئی جھوٹا مسئلہ یا خیال نہیں ہے۔ یہ ایک جاں بخش اور ضروری ملکہ ہے۔ جو قلب کی صفائی اور ریاضت سے حاصل ہوتا ہے۔ جبکہ ہم جسم کو ذرّہ بھر بھی اصلی انسان نہیں سمجھتے۔ جبکہ تمام بھوک۔ پیاس اور خواہشوں کو بالکل زیر کر لیتے ہیں۔ اور صرف پاک میلان دل میں ہوتے ہیں۔ جبکہ تاثرات اور جذبے ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ اور جبکہ عقل کی ڈانواں ڈول حالت نہیں رہتی اور پوری پوری آسودگی اور اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ صرف اُسی وقت اندرونی گیان یا عرفان ذات لا انتہا سے مل کر ایک ہو جاتا ہے۔ اور پاک بصیرت اور کامل امن نصیب ہوتا ہے۔ اور اس وقت سے پہلے ہرگز یہ حالت نہیں ہو سکتی ✦

لوگ زندگی کے مشکل عقدوں کو حل کرتے کرتے تھک جاتے ہیں۔ یا عاجز آجاتے ہیں۔ اور بوڑھے ہو جاتے ہیں۔ اور آخر میں اس دنیا سے رحلت کر جاتے ہیں۔ اور ان عقدوں کو بغیر حل کئے چھوڑ جاتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ وہ شخصیت یا نفسانیت کی قیود میں مستغرق ہو کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس کے تنگ و تاریک راستے سے باہر نہیں نکل سکتے۔ انسان اپنی شخصی زندگی کی حفاظت کرنے کی غرض سے اس سے برتر معرفت کی غیر شخصی زندگی کو تلف کر دیتا ہے۔ اور فانی شے سے محبّت کر کے وہ ذات ابدی کے علم سے محروم رہتا ہے

خودی کے ترک کرنے سے تمام مشکلات حل ہو جائینگی اور اندرونی نفس کشی کی آگ اس کائنات کی ہر قسم کی جہالت کو مثل بھوسی یا چھانس کے جلادیگی۔ کوئی عقدہ خواہ کتنا ہی بڑا اور مشکل کیوں نہ ہو۔ نفس کشی کی تیز روشنی کے سامنے مثل تاریکی کے غائب ہو جائیگا۔ یہ عقدے ہمارے اپنے ہی پیدا کئے ہوئے دھوکوں کے باعث وجود میں آتے ہیں۔ اور جب خودی جاتی رہتی ہے۔ تو اس کے ساتھ یہ دھوکے اور عقدے سب غائب ہو جاتے ہیں۔ خود پرستی اور گمراہی مترادف الفاظ ہیں۔ گمراہی عمیق اور انتہا پیچیدگی کی تاریکی پر مشتمل ہے۔ لیکن ابدی سادگی راستی یا معرفت حقیقی کا جلال ہے +

خودی کی محبّت لوگوں کو راستی سے محروم رکھتی ہے۔ اور چونکہ لوگ اپنی ہی شخصی خوشی کے متلاشی رہتے ہیں۔ اس لئے وہ زیادہ عمیق۔ زیادہ پاک اور زیادہ دیرپا سرور یا راحت کو کھو بیٹھتے ہیں۔ کارلائل صاحب فرماتے ہیں "انسان میں خوشی کی محبّت سے بڑھ کر بھی ایک اور محبّت ہے انسان خوشی کے بغیر رہ سکتا ہے۔ اور بجائے اس کے برکت حاصل کر سکتا ہے .... عیش سے محبّت نہ کرو۔ ذات باری سے محبّت کرو۔ یہی ازلی اقرار ہے۔ اور اس میں کسی قسم کے انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ اور جو شخص اس راستہ میں چلتا پھرتا ہے۔ اور کام کرتا ہے۔ وہ خوش نصیب رہیگا" +

جس شخص نے اُس خودی اور نفسانیت کو چھوڑ دیا ہے۔ جس کو لوگ اکثر چاہتے ہیں اور جس سے وہ سخت وابستہ ہیں۔ وہ شخص ہر طرح کی اضطرابی اور پریشانی سے چھوٹ گیا ہے۔ اور اس نے نہایت ہی اعلےٰ درجہ کی سادگی حاصل کر لی ہے۔ جس کو دنیا کے لوگ ذہول اور گمراہی کے جال میں مبتلا ہو کر بیوقوفی کہتے ہیں۔ لیکن ایسے شخص نے نہایت اعلےٰ درجہ کی دانائی حاصل کر لی ہے۔ اور وہ لا انتہا ذات باری میں بے فکر ہو کر متمکّن ہے۔ اور وہ بلا جدّ و جہد اپنا مدعا حاصل کرتا ہے اور تمام عقدے اس کے روبرو حل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ عالم حقیقی میں داخل ہوگیا ہے۔ اور اُسے بدلنے والے نتائج سے کچھ سروکار نہیں بلکہ وہ چیزوں کے غیر متغیر اصولوں سے کام رکھتا ہے۔ اس کا دل ایک ایسی دانائی یا حکمت سے منور ہو جاتا ہے۔ جس کا رتبہ منطق سے ایسا برتر ہے۔ جیسا کہ نطق کا حیوانیت سے۔ اپنی نفسانی خواہشوں۔ گمراہیوں۔ رایوں اور تعصبات کو چھوڑ کر اُس نے علم الٰہی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور جنت کی خود غرضانہ خواہش اور ساتھ ہی جہنم کے جاہلانہ خوف کو قطعی دُور کر دیا ہے۔ اس زندگی کی خواہش کو ترک کر کے اُس نے اعلےٰ درجہ کی نعمت اور ابدی زندگی حاصل کر لی ہے۔ ایسی زندگی جو اُس دنیوی زندگی اور موت کے درمیان پُل باندھ دیتی ہے۔ اور اپنی حالت جاودانی یا غیر فانیت کو جانتی ہے۔ جب اس شخص نے بلا دریغ سب کچھ دے ڈالا تو یوں کہنا چاہیئے۔ کہ اُس نے سب کچھ حاصل کر لیا۔ اور اب یہ شخص لا انتہا ذات باری کے آغوش میں امن سے آرام کرتا ہے +

وہی شخص لا انتہا ذات باری میں داخل ہو سکتا ہے جو خودی سے اس قدر آزاد ہو گیا ہے کہ اُس کے نزدیک زندہ رہنا اور فنا ہونا دونو حالتیں یکساں ہیں۔ اور وہ ہر حالت میں قانع ہے۔ وہی شخص لا زوال نعمت میں شریک ہو سکتا ہے۔ جس نے اپنی فنا ہونے والی یا زوال پذیر خودی پر اعتبار نہ کر کے قانون عظیم اور اعلےٰ ترین نیکی پر پورا پورا بھروسہ کرنا سیکھ لیا ہے +

ایسا شخص آئندہ کے لئے پشیمانی۔ مایوسی اور پچھتاوے سے بری ہے۔ کیونکہ جہاں ہر طرح کی خود غرضی جاتی رہی وہاں یہ تکلیفیں نہیں رہ سکتیں اور اس شخص پر جو کچھ گزرتا ہے۔ وہ جانتا ہے۔ کہ یہ صفت کچھ میری ہی بہتری کے لئے ہے۔ اور وہ ہمیشہ قانع رہتا ہے۔ کیونکہ وہ اب خودی کا غلام نہیں رہا۔ بلکہ وہ خدا کا بندہ ہے۔ اس دنیا کے تغیر تبدلات اس پر ذرا بھی اثر پیدا نہیں کر سکتے۔ اور جب وہ لڑائیوں کا اور لڑائیوں کی افواہوں کا ذکر سنتا ہے۔ تو اُس کے آرام میں ذرا خلل نہیں آتا۔ اور جہاں اور لوگ غصہ۔ ترش رو اور زود رنج ہو جاتے ہیں۔ یہ شخص رحم اور محبت سے پیش آتا ہے۔ گو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ظاہری صورت اس کے بر خلاف ہو۔ تاہم وہ جانتا ہے کہ دنیا در اصل ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور خداوند تعالےٰ کی رحمت ہر حال میں مبذول ہے۔ ایسے لوگ ہر حال میں خوش قانع اور شاکر ہیں ؛

جب سخت طوفان چل رہا ہے تو یہ لوگ اس سے کبھی دل پر ملال نہیں لاتے۔ کیونکہ انہیں معلوم ہے۔ کہ یہ فوراً دب جائیگا۔ اور جب لڑائی جھگڑوں کے طوفان دنیا کو غارت کر رہے ہیں۔ تو عقلمند شخص معرفت اور رحم کی نظر سے معلوم کرکے یہ جان لیتا ہے۔ کہ یہ لڑائی جھگڑا سب جاتا رہیگا۔ اور یہ بھی جان لیتا ہے۔ کہ ان آزردہ اور شکستہ دلوں کی تباہی اور بربادی سے جو اِس لڑائی جھگڑے کا انجام ہے۔ دانائی کا جاودانی مندر تعمیر ہوگا۔ یعنی لوگ آخر میں کامل دانائی کا سبق سیکھینگے ؛

چونکہ یہ شخص اعلےٰ درجہ کا حلیم۔ نہایت ہی رحیم۔ دانا۔ کم گو۔ اور پاک طینت ہے اس لئے اس کی موجودگی ایک برکت عظیم ہے۔ اور جب یہ شخص تقریر کرتا ہے۔ یا وعظ کرتا ہے۔ تو لوگ اس کے کلام کو دھیان دے کر سنتے ہیں اور اُس پر اپنے دلوں میں غور کرتے ہیں۔ اور اُس کلام کے ذریعہ بلند ترین مدارج سعادت حاصل کرتے ہیں۔ یہ وہی شخص ہے۔ جو لاانتہا ذات باری میں داخل ہوگیا ہے۔ اور جس نے نفس کشی کے ذریعہ اس زندگی کے پاک راز کو حل کر لیا ہے ؛

ولی۔ رشی۔ مُنی اور نجات دہندے

قانون خدمت

محبت آمیز طینت جو کامل زندگی کا اظہار ہے۔ اس دنیا میں تمام کائنات کا تاج ہے اور علم کا سب سے اعلےٰ مدعا ہے ؛

ہر ایک آدمی کی راستی کا اندازہ اُس کی محبت کے اندازہ سے ہو سکتا ہے۔ اور راستی یا معرفت حقیقی اُس شخص سے بہت دُور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ جس کی زندگی پر محبت حکمران نہیں ہے۔ جو لوگ متعصب۔ غیر متحمل اور عیب لگانے والے ہیں گو وہ اعلےٰ ترین مذہب کو مانتے ہوں۔ پھر بھی ان میں راستی یا معرفت بہت ہی کم ہے۔ برعکس اس کے جو لوگ حلم اور بردباری سے کام لیتے ہیں۔ اور جو ہر طرف کی دلائل کو غور توجہ اور اطمینان سے سنتے ہیں اور تمام عقدوں اور تنقیحوں سے خود بھی سوچ سمجھ کر اور تعصب سے بری ہو کر نتائج نکالتے ہیں۔ اور اور لوگوں کو بھی بلا رُو رعایت نتائج نکالنے پر رغبت دلاتے ہیں ان لوگوں کو پوری پوری معرفت یا راستی حاصل ہے۔ دانائی کا آخری معیار یہ ہے۔ ایک شخص کسی طرح زندگی بسر کرتا ہے؟ کیسی طبیعت یا طینت کا اظہار کرتا ہے؟ آزمائش اور تحریص کے موقع پر کس طرح کارروائی کرتا ہے؟ بہت سے شخص اس بات پر نازاں ہیں۔ کہ ہمیں معرفت حاصل ہے۔ حالانکہ وُہ ہمیشہ رنج۔ مایوسی اور غصّہ کے بس میں رہتے ہیں۔ اور پہلی ہی مصیبت کے آنے پر بھی اُس کے بوجھ تلے دب جاتے ہیں۔ اور اُس کو سہار نہیں سکتے۔ راستی اگر غیر متغیّر نہیں ہے۔ تو وہ نکمی ہے اور جس قدر انسان راستی پر قائم رہتا ہے۔ اسی قدر وہ نیکی میں مضبوط اور ثابت قدم ہو جاتا ہے۔ اور اپنے جذبات تاثرات اور قابل تغیّر شخصیت سے برتر درجہ پر پہنچ جاتا ہے +

لوگ زوال پذیر مسئلے خود گھڑ لیتے ہیں۔ اور انہیں راستی کہتے ہیں۔ وہ اصل راستی گھڑی نہیں جا سکتی۔ راستی بیان سے باہر ہے اور عقل کی رسائی اس تک نہیں۔ یہ مشق اور ریاضت ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اس کا اظہار بے عیب باطن اور پاک زندگی ہی میں ہو سکتا ہے +

پس سوال یہ ہے کہ جہاں ان گنت فرقوں۔ مذہبوں اور فریقوں کا اجتماع ہو۔ ان میں سے کس کو راستی کا مالک کہینگے؟ اصل میں جو شخص راستی پر چلتا ہے۔ اور اُس پر عمل کرتا ہے۔ وہی راستی پر قابض ہے جو شخص اپنی طبیعت کو قابو میں رکھ کر ان سب فرقوں مذہبوں وغیرہ سے برتر ہو جاتا ہے۔ اور کسی خاص فرقے۔ مذہب وغیرہ میں شریک نہیں ہوتا۔ بلکہ تمام لڑائی۔ جھگڑے۔ تعصب اور عیب جوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے بری ہوکر علٰحدہ چُپ چاپ بیٹھ جاتا ہے۔ اور مطمئن اور شانت سُبھاو ہوکر اپنی خواہشوں کو بس میں کر لیتا ہے اور سب کے ساتھ از حد خوشی اور بے غرضانہ محبّت سے پیش آتا ہے۔ اُسی کو پوری پوری راستی یا معرفت حقیقی حاصل ہے ؛

جو شخص ہر حالت میں بُردبار۔ مطمئن۔ حلیم اور خطا پوش ہے۔ وہی راستی کا اظہار کرنے والا ہے۔ راستی لفظی بحث مباحثے اور عالمانہ رسالوں سے ثابت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر لوگ راستی کو بے حد بردباری متواتر خطا پوشی (اغماض) اور ترحم عامہ میں نہیں معلوم کر سکتے۔ تو راستی ان پر لفظی بحث سے نہیں ظاہر ہو سکتی ؛

غصّہ ور لوگوں کے لئے حالت تنہائی میں یا آسودگی اور اطمینان کی حالت میں مطمئن اور بُردبار ہونا ایک آسان بات ہے۔ تنگدل اور بخیل لوگوں کے لئے بھی جب اُور لوگ اُن سے مہربانی سے پیش آئیں شریف اور مہربان ہونا آسان ہے۔ لیکن جو شخص ہر طرح کی مصیبت میں بُردباری اور اطمینان کو ہاتھ سے نہیں دیتا۔ اور جو نہایت مشکل اور سخت حالتوں میں بڑا انکسار اور شرافت برتتا ہے۔ اُسی شخص کو بے عیب راستی یا معرفت حقیقی حاصل ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی اعلےٰ نیکیاں اور اوصاف ذات باری سے ہی متعلق ہیں۔ اور وُہی شخص ایسی نیکیوں کا اظہار کر سکتا ہے۔ جس نے اعلےٰ ترین بصیرت حاصل کر لی ہے۔ جس نے خودی اور جذبوں کو زیر کر لیا ہے۔ جس نے سب سے اعلےٰ اور غیر متغیّر قانون کو بخوبی سمجھ لیا ہے۔ اور خود اس قانون کی پابندی اختیار کی ہے ؛

پس لوگوں کو راستی کی بابت بیہودہ اور پُرجوش دلائل دینے سے باز رہنا چاہیئے اور انہیں ایسی باتیں سوچنی کہنی اور کرنی چاہیئیں جن سے یگانگت۔ امن۔ صلح۔ محبّت اور نیک نیتی پیدا ہوں۔ اُنہیں باطنی نیکی کی مشق کرنی چاہیئے۔ اور انکسار اور جانفشانی سے اُس راستی یا معرفت حقیقی کی تلاش کرنی چاہیئے۔ جو روح کو تمام گمراہی۔ گناہ اور خبث باطنی سے بری کرتی ہے ؛

صرف ایک ہی بڑا قانون ہے۔ جس میں اَور سب قوانین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شامل ہیں - یہ قانون کل کائنات کی بنا اور باعث ہے - اور اس کو قانون محبّت کہتے ہیں - مختلف ملکوں میں اور مختلف اوقات میں اس قانون کو بہت سے ناموں سے تعبیر کیا گیا ہے - لیکن ان سب ناموں سے اہل معرفت وہی ایک غیر متغیّر قانون معلوم کر سکتا ہے - نام - شخصیّت اور فرقے صفحۂ ہستی سے مٹ جاتے ہیں - لیکن قانون محبّت سدا رہتا ہے - اس قانون سے واقفیت حاصل کرنے اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنے سے انسان غیر فانی اور اجیت بن جاتا ہے اور کبھی اُس کو زوال نہیں آتا +

چونکہ رُوح اس قانون کو بخوبی سمجھنے کی کوشش کرتی ہے - اور یہی وجہ ہے کہ لوگ بار بار زندہ رہنے - تکلیف اٹھانے اور مرنے کے لئے آتے ہیں - اور جب یہ قانون بخوبی سمجھ میں آجاتا ہے - تو سب دکھ درد دُور ہو جاتے ہیں - شخصیّت کافور ہو جاتی ہے - اور جسمانی زندگی اور موت غارت ہو جاتی ہیں - کیونکہ اندرونی گیان کی حالت ذات ابدی سے مل کر ایک ہو جاتی ہے +

یہ قانون محبّت بالکل غیر شخصی ہے اور اس کا اعلےٰ درجے کا اظہار خدمت گزاری ہے - جب انسان کا پاک شدہ دل معرفت حقیقی یا راستی کو بالکل سمجھ گیا ہے - پھر اُسے سب سے آخری اور نہایت عظیم اور پاک صدقہ دینا پڑتا ہے - اور وُہ صدقہ یہ ہے کہ راستی کی بڑی سعی و کوشش سے حاصل کی ہوئی لذّت کو اَوروں پر نثار کرے - اسی نیک صدقہ کی بدولت پاک اور نجات پائی ہوئی روح جسم میں ملبّس ہوکر دنیا کے لوگوں میں رہنے کے لئے آتی ہے - نہایت ہی مسکین اور ادنےٰ درجہ کے لوگوں کے ساتھ رہ کر اور کل بنی نوع انسان کی خادم بن کر قناعت سے رہتی ہے - اعلےٰ درجہ کا انکسار جو دنیا کے نجات دہندوں میں پایا جاتا ہے - وہی ذات باری تعالےٰ کی مہر و نگین ہے - اور جس شخص نے شخصیت کو نیست و نابود کر دیا - اور جو غیر شخص ابدی اور لا انتہا محبّت کے اظہار کا نمونہ اور تمثیل بن گیا ہے وہی شخص برگزیدہ ہے اور وہی اس قابل ہے - کہ اُس کی وفات کے بعد لوگ اُس کی دل کھول کر پرستش کریں - جو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شخص اعلےٰ درجہ کے انکسار کی صفت اپنے میں پیدا کر لیتا ہے۔ یعنی صرف خودی کو نہیں مار لیتا بلکہ سب کے ساتھ بے غرضانہ محبّت ظاہر کرتا ہے۔ اُسی شخص کی بے حد قدر و منزلت ہوتی ہے۔ اور وہی شخص کل بنی نوع کے دلوں میں روحانی سلطنت قائم کر لیتا ہے۔

جتنے بڑے بڑے روحانی تلقین کرنے والے ہوئے ہیں۔ اُنہوں نے ذاتی عیش و عشرت۔ آرام و آسائش اور انعام سے احتراز کیا ہے۔ دنیوی طاقت و ثروت حاصل کرنے سے انکار کیا ہے۔ اور بے حد اور غیر شخصی راستی یا معرفت حقیقی پر عمل کیا ہے۔ اور اس کی تلقین کی ہے۔ ان کی زندگی کے حالات اور ان کی نصیحتوں کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان سب میں ایک ہی قسم کی وصف یعنی سادگی۔ جاں نثاری۔ انکسار۔ محبّت اور آشتی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے ان نیکیوں پر عمل کیا اور انہی کی وعظ کی۔ اُن سب نے انہی ابدی اصولوں کی تلقین کی جن کو بخوبی سمجھنے سے ہر قسم کی بدی غارت ہو جاتی ہے۔ جو لوگ بنی نوع انسان کے نجات دہندے قرار دئے گئے ہیں۔ اور پرستش کئے گئے ہیں وہ غیر شخصی قانون عظیم کے نمونے ہیں۔ اور اس لئے وہ جذبات اور تعصّبات سے بری تھے۔ اور چونکہ اُن کے کوئی خاص عقائد نہ تھے اور نہ ان کا کوئی خاص مسئلہ تھا۔ جس کی وہ وعظ کرتے اور حمایت کرتے۔ اس لئے اُنہوں نے خود دوسروں کو اپنے مذہب میں لانا اور مرید کرنا نہ چاہا۔ چونکہ وہ نہایت اعلےٰ درجہ کی نیکی اور عظیم کمابیّت میں زندگی بسر کرتے تھے اُن کی علّتِ غائی یہ تھی کہ خیالات الفاظ اور کاموں میں اُس اعلےٰ نیکی کو ظاہر کر کے بنی نوع انسان کو رتبۂ اعلےٰ پر پہنچائیں۔ یہ پاک لوگ ذات انسان اور ذات باری تعالےٰ میں واسطہ ہیں۔ اور خودی کے بندوں بنی نوع انسان کی نجات کے لئے بطور عمدہ نمونہ اور مثال کے ہیں۔

جو لوگ خودی میں مستغرق ہیں اور جو مطلق اور غیر شخصی نیکی کو نہیں سمجھ سکتے وہ اپنے نجات دہندوں کے سوائے اور کل نجات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دہندوں کو الوہیت کا درجہ نہیں دیتے اور اس طرح ذاتی کینہ اور مذہبی مباحثہ کی لڑائی پھیلاتے ہیں - اپنے خاص خاص مسائل کی بڑے زور شور سے پرچ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو کافر یا بے ایمان سمجھتے ہیں - اور اس طرح سے جہاں تک ان لوگوں کی زندگی کا تعلق ہے - یہ لوگ اپنے مرشدوں کی زندگیوں اور نصیحتوں کی بے غرضانہ خوبی اور پاک عظمت کو ملیا میٹ کر دیتے ہیں - راستی محدود نہیں ہو سکتی اور ہرگز کسی خاص شخص - فرقہ یا قوم کی خاص ملکیت یا استحقاق نہیں بن سکتی - اور جب شخصیت کا قدم درمیان آیا تو راستی معدوم ہو گئی +

ولی - رشی - منی اور نجات دہندے کی عظمت صرف اس امر میں ہے کہ اُس نے غایت درجہ کی فروتنی اور اعلےٰ درجہ کی بے غرضانہ سرشت حاصل کر لی ہے - چونکہ اس نے سب کچھ چھوڑ دیا - یہاں تک کہ اپنی شخصیت بھی چھوڑ دی ہے - اس لئے اس کے تمام کام پاک اور پائدار ہیں - کیونکہ ان میں کسی قسم کی خود غرضی نہیں پائی جاتی - وہ دیتا رہتا ہے اور لینے کا اُسے کبھی خیال بھی نہیں آتا - وہ اس طرح کام کرتا ہے کہ گذشتہ پر پچھتاتا نہیں - اور آئندہ کی امیدیں نہیں رکھتا اور کبھی انعام یا صلہ کا منتظر نہیں رہتا +

جب کسان دھرتی میں ہل چلا کر اُس کو کما لیتا ہے - اور اُس میں بیج ڈال دیتا ہے تو وہ جانتا ہے کہ میں تو جو کچھ کرنا تھا کر چکا - اور اب مجھے لازم ہے کہ اندر دیوتا یا بارش اور اور لوازم سماوی پر اعتبار کروں اور صبر سے فصل پیدا ہونے کے لئے وقت کا انتظار کروں - کیونکہ میرے امید کرنے سے نتیجہ میں کچھ فرق نہیں آئیگا - اسی طرح جس شخص نے راستی یا معرفت حقیقی کو سمجھ لیا ہے - وہ شخص ایسا ہے جس نے نیکی - پاکیزگی - محبت اور امن یا آشتی کے بیج بو دئے ہیں - اور کسی طرح کی امید نہیں رکھتا اور نہ نتیجہ کا منتظر رہتا ہے - کیونکہ اُسے معلوم ہے کہ قانون اعظم کل پر حاوی ہے - یہی قانون وقت مناسب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پر اپنی فصل پیدا کر دیگا - اور یہی محافظت اور غارتگری دونو کا منبع ہے +

لوگ نہایت بے غرضانہ دل کی پاک سادگی کو نہیں سمجھتے اور اپنے خاص نجات دہندے کو ایک خاص معجزے کا اظہار خیال کرتے ہیں اور یہ تصوّر کرتے ہیں کہ یہ نجات دہندہ معمولی چیزوں سے بالکل علیحدہ اور جدا ہے - اور اخلاقی فضیلت کے لحاظ سے تمام بنی نوع انسان سے بڑھ کر ہے اور کبھی کوئی انسان اس کے برابر نہیں ہو سکتا - یہ کہنا کہ انسان میں درجۂ کمال کو پہنچنے کی طاقت نہیں ہے - انسان کی ہمّت توڑ دیتا ہے - اور انسان کی روحیں گناہ اور عذاب میں ہمیشہ کے لئے مبتلا رہتی ہیں اور گناہ سے نکلنے نہیں پاتیں - دیکھو حضرت مسیح نے معرفت میں ترقی کی اور تکلیفیں سہہ کر کمالیّت کو پہنچ گئے اور یہ درجہ انہوں نے اپنی ہی کوشش سے پایا اسی طرح بدھ جی مہاراج نے بھی یہ درجہ حاصل کیا - اور اس طرح جو ولی اور اور نبی ہوئے ہیں - سب متواتر ریاضت اور نفس کشی سے ہوئے ہیں - ایک دفعہ اس بات کو تسلیم کرو - اور اس امر کو بخوبی سمجھو کہ نہایت کوشش اور استقلال سے تم اپنے نفس امّارہ پر غالب آسکتے ہو پھر تمہیں بہت وسیع اور پُر جلال منظر دکھائی دیگا - اور تمہارا دیدۂ بصیرت کھل جائیگا - بدھ جی مہاراج نے عہد کیا تھا کہ جب تک میں کمالیّت کی حالت کو نہ پہنچوں اپنی کوشش نہ چھوڑونگا - اور اس قسم کے استقلال سے وہ اپنے ارادے میں کامیاب ہوئے اور ان کا دلی مقصد بر آیا +

جو کام ولی - رشی - منی اور نجات دہندوں نے کئے ہیں - تم بھی کر سکتے ہو - شرط یہ ہے کہ تم اُن کے قدم بہ قدم چلو اور اُن کا سا طریق اختیار کرو - یعنی نفس کشی اور خودی کو چھوڑ کر خدمت کرنے کا طریق +

راستی یا معرفت حقیقی بہت سیدھی سادی شے ہے - راستی اس طرح کہتی ہے "خودی کو چھوڑ اور مجھ میں آ" (تمام ناپاکی کو ترک کر اور اس سے دُور ہو جا) "تو میں تجھے آرام دونگی" اس پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو کچھ شرحوں کے طومار باندھے ہیں اور اس کی تشریح میں کتابیں سیاہ کی ہیں - ان تشریحوں کے باعث اصلی راستی اس شخص سے پوشیدہ اور غائب نہیں رہ سکتی جو حق یا راست روی کی تلاش میں ہے - راستی کو معلوم کرنے کے لئے علمیّت اور فضیلت کی ضرورت نہیں - بلا علمیّت بھی راستی معلوم ہو سکتی ہے - جو شخص خود پرستی کی تلاش میں ہے وہ بڑی غلطی پر ہے - اس کے لئے راستی بھیس بدل کر بہت سی صورتیں اختیار کرتی ہے - لیکن اصلی راستی کی خوشنما سادگی اور صفائی اور شفافی میں کچھ تبدیلی نہیں واقع ہوتی اور نہ وہ دھندلی پڑتی ہے اور بے غرض شخص راستی کے جلوۂ نور میں داخل ہو کر اُس سے حظ اٹھاتا ہے - پیچیدہ قیاسات باندھنے اور فلسفی خیالات دوڑانے سے راستی سمجھ میں نہیں آسکتی - بلکہ اندرونی پاکیزگی کا جالا بننے سے اور بے عیب زندگی کا مندر تعمیر کرنے سے - یعنی باطن کو پاک و صاف رکھنے اور نیک زندگی بسر کرنے سے ہی راستی حاصل ہو سکتی ہے +

جو شخص اس پاک طریق میں داخل ہوتا ہے اس کی ابتدا یہ ہوتی ہے کہ پہلے وہ اپنے جذبوں میں رکھنا سیکھتا ہے - یہی نیکی ہے اور ولی بننے کا آغاز ہے اور ولی بننا پاکی یا زہد کا آغاز ہے - جو شخص بالکل دنیا کے کاروبار میں پھنسا ہوا ہے - وہ اپنی تمام خواہشوں کو پورا کرتا ہے اور اس شخص کی ملکی قانون کے سوائے اُس کے لئے اور کوئی قید یا روک ٹوک نہیں ہے - نیک آدمی اپنے جذبوں کو قابو میں رکھتا ہے - یا اپنی اندریوں کو بس میں کر لیتا ہے - ولی اور زاہد راستی کے اُس دشمن پر حملہ کرتا ہے جو خود اُس کے ہی دل کے قلعہ میں بیٹھا ہوا ہے اور تمام خود غرضانہ اور ناپاک خیالات کو قابو میں رکھتا ہے - اور پاک آدمی وہ ہے جو شہوات نفسانی اور تمام قسم کے ناپاک خیالات سے بری ہے - اور جس کی سرشت میں نیکی اور پاکیزگی ایسی سرایت کر گئی ہے جیسی کہ خوشبو اور رنگ پھول میں بسے ہوئے ہیں - پاک آدمی کو الوہیّت کا علم ہے - وہی کامل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

راستی کو جانتا ہے اور ابدی آرام و امن میں داخل ہو گیا ہے۔ اُس کے نزدیک ہر قسم کی بدی اور شر نابود ہو گئی ہے اور خیر محض کی عالمگیر روشنی کے آگے اس تاریکی کا پتا نہیں رہا۔ پاکی یا زہد بصیرت کا نشان ہے۔ سری کرشن جی نے ارجن سے کہا ہے۔ "انکسار۔ راست بازی۔ ایذا رسانی سے پرہیز (اہنسا)۔ حلم (شانتی)۔ راست روی۔ داناؤں اور کاملوں کی تعظیم۔ پاک دلی۔ سنجیدگی۔ ضبط نفس۔ لذاتِ جسمانی سے نفرت۔ نفس کشی۔ پیدائش۔ موت۔ ضعیفی۔ بیماری۔ تکلیف اور گناہ میں بُرائی کا معلوم کرنا۔ خوشحالی اور بد حالی میں ہمیشہ یکساں رہنا اور طبیعت کو مکدّر نہ کرنا۔ ہمیشہ روحانی علم حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہنا اور نجات کا راستہ تلاش کرنے میں ساعی رہنا۔ یہ سب سچّا گیان یا معرفت حقیقی کہلاتی ہے۔ اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ سب جہالت ہے۔" (دیکھو گیتا باب تیرھواں شلوک ۷ ۹ اور ۱۱) +

جو شخص متواتر اپنی خود غرضی کا مقابلہ کرتا رہتا ہے۔ اور اس کی بجائے محبّت عامہ اختیار کرنے کی جد و جہد کرتا رہتا ہے۔ وہ شخص ولی ہے۔ خواہ وہ غریب ہو یا امیر اور با اقتدار ہو۔ خواہ وہ وعظ کرے یا گمنامی کی حالت میں رہے +

دنیا دار آدمی کے لئے جو اعلےٰ درجہ کی چیزوں کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ولی ایک شاندار اور جوش دلانے والا نظارہ ہے۔ اسی طرح ولی کے لئے رشی مُنی کا دلکش منظر ہے جو اطمینان اور زہد سے بیٹھا ہُوا ہے۔ جس نے گناہ اور رنج کو جیت لیا ہے۔ جس کی پشیمانی۔ افسوس۔ اور پچھتاوے کا دُکھ نہیں ہے۔ اور جس کو بدی کی طرف ہرگز ہرگز ترغیب نہیں ہو سکتی۔ اور رشی منی اس سے بھی زیادہ جلیل القدر کیفیّت دیکھ کر محو ہو جاتا ہے۔ یعنی نجات دہندے کی حالت اُسے بڑی دلفریب معلوم ہوتی ہے۔ یہ نجات دہندہ مستعدی سے اپنے علم کو بے غرضانہ کاموں میں ظاہر کرتا ہے۔ اور لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے اپنی شان رحمت کو قوی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ لوگوں کے دھڑکنے والے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غم آلودہ اور معرفت کے پیاسے دلوں پر رحم کھا کر اپنے آپ کو بالکل فراموش کر دیتا ہے۔ یعنی بنی نوع انسان کو نجات دینا چاہتا ہے +

اصلی اور سچی خدمت یہی ہے۔ یعنی کل کی محبت میں اپنے آپ کو بھول جانا اور کل کے لئے کام کرنے میں اپنا کچھ خیال نہ کرنا۔ اے خود بین اور بے وقوف شخص تیرا یہ خیال ہے کہ تیرے کام تجھے نجات دے سکینگے اور تو گمراہی میں مبتلا ہو کر بہت زور و شور سے اپنا۔ اپنے کام اور اپنی بہت سی قربانیوں کا ذکر کرتا ہے اور اپنی بڑائی جتاتا رہتا ہے۔ مگر یہ جان لے کہ گو تیری شہرت تمام روئے زمین پر پھیل جائے۔ لیکن یہ سب تیرا کام خاک میں مل جائیگا اور راستی کی سلطنت میں تو کمترین سے بھی کمتر خیال کیا جائیگا +

جو کام خودی سے پاک ہے وہی ہمیشہ رہ سکتا ہے۔ خودی کے کام یعنی جو کام خود پرستی کی غرض سے کئے جائیں وہ کم طاقت اور زوال پذیر ہیں۔ جہاں کہیں فرائض خواہ ادنےٰ درجہ کے ہوں بلا لحاظ خود غرضی اور خوشی سے نقصان اٹھا کر انجام دئے جائیں۔ یہی اصلی خدمت اور پائدار کام ہے۔ اور جہاں کہیں خود غرضی سے کام کئے جائیں خواہ وہ کتنے ہی بڑے ہوں اور خواہ ان میں ظاہرا کامیابی بھی حاصل ہو۔ یہ قانون خدمت کی نا واقفیت ہے اور اس قسم کا کام زوال پذیر ہے +

دنیا کو ایک بڑا اور پاک سبق سیکھنے کے لئے دیا گیا ہے۔ اس سبق میں خود غرضی کا مطلق نام نہیں۔ اس سبق میں بے غرضی کی تلقین ہے۔ تمام زمانہ کے ولی۔ رشی منی اور نجات دہندے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس سبق کے سیکھنے کا بیڑا اٹھایا اور اُسے سیکھا اور اس پر عمل کیا۔ دنیا کی تمام مقدس کتابیں یہی ایک سبق تلقین کرنے کی غرض سے بنی ہیں۔ اور جتنے بڑے بڑے واعظ اور تلقین کرنے والے ہوئے ہیں وہ یہی سبق بار بار سکھاتے چلے آئے ہیں۔ گو یہ سبق آسان اور سیدھا سادا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیکن دنیا کے لوگ اس پر توجہ نہیں کرتے - اور اس سبق یا نصیحت کی تحقیر کرنے سے خود غرضی کے پیچیدہ راستوں میں ٹھوکریں کھاتے رہتے ہیں +

تمام مذاہب کا لب لباب یہ ہے کہ باطن پاک ہو اور باطن پاک ہونا الوہیت کے درجہ کو پہنچنے کے لئے پہلی منزل ہے - اس راست روی کی تلاش کرنے میں راستی اور امن کے راستہ پر چلنا ہوتا ہے - اور جو شخص اس راستہ میں داخل ہوتا ہے وہ جلدی اُس جاودانی اور ابدی حالت کو معلوم کر لیگا جو جنم مرن سے بری ہے - اور اس بات کو بخوبی سمجھ جائیگا کہ اس کائنات کے مقدّس انتظام میں ادنےٰ سے ادنےٰ کوشش کا بھی صلہ ملتا ہے اور ذرا سی سعی بھی رائگاں نہیں جاتی +

کرشن - گئوتم - بدھ یا عیسےٰ کی الوہیت - نفس کشی اور خود انکاری کی سب سے اعلےٰ عظمت کا اظہار ہے - اور روح کی اعلےٰ ترین ترقی کا معیار ہے - اور دنیا کا لمبا سفر اختتام کو نہیں پہنچیگا - جب تک کہ ہر ایک روح ان جیسی نہ ہو جائے اور اپنی الوہیت کی اصلی نعمت کو حاصل نہ کرلے +

کامل اطمینان یا پرم شانتی کا میسّر ہونا

بیرونی دنیا میں متواتر خرخشے - تبدیلی اور بے چینی رہتی ہے - تمام چیزوں کے عین وسط ہی میں ایک سکون صافی ہے - اس اعلےٰ درجہ کی خاموشی اور امن میں ابدی ذات باری قیام رکھتی ہے +

انسان اس دو رنگی میں شریک ہے - ظاہری یا بالائی تبدیلی اور بیچینی میں - اور باطنی یا اندرونی امن میں +

جیسے کہ سمندر کی تہ میں نہایت گہرے سنسان مقامات ہوتے ہیں - جہاں تند سے تند طوفان کا بھی گزر نہیں ہو سکتا - اسی طرح انسان کے دل میں بہت اندر جا کر سنسان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پاک مقام ہیں جہاں گناہ اور غم کے طوفان ہرگز خلل انداز نہیں ہو سکتے - اس سنسان حالت تک پہنچنا اور اس میں گیان سے زندگی بسر کرنا اطمینان یا شانتی ہے +

بیرونی دنیا میں نا اتفاقی اور دشمنی غالب ہے - لیکن اس کائنات کے عین وسط میں برابر اتفاق اور یگانگت حکمران ہے - انسان کی روح جذبے اور رنج سے دُکھی ہو کر اندھا دھند پاکیزگی کی طرف بڑھتی ہے اور اس حالت تک پہنچنا اور اس میں گیان سے زندگی بسر کرنا اطمینان یا شانتی ہے +

کینہ کے باعث انسان ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں - ایک دوسرے کو عذاب پہنچاتے ہیں - اور قومیں بے رحمی سے آپس میں لڑتی بھڑتی ہیں - پھر بھی لوگوں کا کسی قدر یقین ہے کہ محبّت کامل ہماری حفاظت کر رہی ہے - اور اس کا سایہ سب کے سر پر ہے - گو اُن کو یہ معلوم نہیں کہ انہیں ایسا یقین کیوں ہے - اس اعلےٰ محبّت کو حاصل کرنا اور اس میں گیان سے زندگی بسر کرنا اطمینان یا شانتی ہے +

یہ اندرونی اطمینان - یہ خاموشی - یہ یگانگت - یہ محبّت خدا کی سلطنت ہے - جس کے اندر داخل ہونا بہت مشکل ہے - کیونکہ بہت ہی تھوڑے شخص ایسے ہیں جو اپنی خودی کو ترک کریں اور چھوٹے بچّوں کی طرح معصوم بن جائیں +

" فردوس کا دروازہ نہایت ہی تنگ اور بہت چھوٹا سا ہے - بیوقوف لوگ جو دنیا کے مایا جال میں پھنس کر اندھے ہو رہے ہیں اُس کو دیکھ نہیں سکتے - نیز وہ لوگ جن کی آنکھیں روشن ہیں - اور جو اُس راستہ کو دُور سے دیکھ کر اس میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کے لئے بھی یہ دروازہ بند ہے اور اس کا کھُلنا مشکل ہے - اس میں غرور - غصّہ - طمع اور شہوت کی بھاری بھاری بلّیاں لگی ہوئی ہیں - پس اس کے اندر وہی شخص داخل ہو سکتے ہیں جنہوں نے جذبوں - نفسانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شہوتوں اور خود پرستی کو قطعی ترک کر دیا ہے +

لوگ امن ! امن ! پکارتے ہیں - لیکن وہاں امن کہاں؟ برعکس اس کے لڑائی - جھگڑا - بے چینی اور دشمنی ہے - سوائے اس بصیرت کے جو ترک خودی کے ساتھ لازم ملزوم ہے اور کہیں اصلی اور دائمی امن نصیب نہیں ہو سکتا +

جو امن کہ مجلسی آرام - زیادہ لذت یا دنیوی فتح سے ملتا ہے - وہ صرف چند روزہ اور ناپائدار ہوتا ہے - اور سخت مصیبت اور آزمائش کے موقع پر نیست و نابود ہو جاتا ہے - تمام مصیبتوں میں صرف ابدی امن یعنی وہ امن جو ذات باری سے متعلق ہے قائم رہ سکتا ہے اور بے غرضانہ طبیعت ہی اس ابدی امن کو محسوس کر سکتی ہے +

پاکی یا بھگتی ہی لازوال امن ہے - ضبط نفس اس کا رہنما ہے - اور بصیرت کی روز افزوں روشنی سالک کے راستہ کی مشعل ہے - جونہی لوگ نیکی کے راستہ میں قدم رکھتے ہیں - اسی وقت یہ لوگ اس پاکی میں شریک ہو جاتے ہیں - لیکن اس پاکی کا پورا پورا مزہ اسی وقت اٹھاتے ہیں جبکہ بے عیب زندگی کے درجۂ کمالیت کو پہنچ جاتے ہیں - اور خودی کو بالکل چھوڑ دیتے ہیں +

شانتی کیا ہے ؟ خودی اور لذات دنیوی پر غالب آنا - دل سے کرودھ کی گہری جمی ہوئی جڑ کو اکھاڑ کے پھینک دینا - اور انتسکرن میں جو جنگ و جدال مچی ہوئی ہے - اس کو مٹانا +

پس اے ناظرین ! اگر تم لازوال روشنی کو حاصل کرنا چاہتے ہو پرم آنند کو پراپت ہونا چاہتے ہو اور بے غل و غش آسودگی کا مزہ چکھنا چاہتے ہو - اگر تم اپنے گناہوں - اپنے رنج و فکر - اپنے ترددات اور پریشانیوں سے نکلنا چاہتے ہو - یعنی اگر تم اس نجات اور اس اعلےٰ ترین پُر جلال زندگی میں شریک ہونا چاہتے ہو تو اپنے پر فتح حاصل کرو - ہر ایک خیال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہر ایک تحریک اور ہر ایک خواہش کو اپنی اندرونی طاقت ایزدی کا مطیع بناؤ۔ امن یا شانتی حاصل کرنے کا اس کے سوا اور کوئی طریق نہیں۔ اور اگر تم اس طریق پر چلنے سے انکار کرو۔ تو تم چاہے جتنی دعائیں مانگو اور کتنا ہی مذہبی رسموں کی پابندی کرو۔ یہ سب دعائیں اور پابندی بے سُود اور نشپھل ہونگی۔ اور نہ دیوتا تمہاری سہائے کرینگے نہ فرشتے۔ جو شخص اپنی خواہشوں کو بس میں کر لیتا ہے۔ اُسی کو نئی زندگی کی اوج صاف عنایت ہوتی ہے جس پر وہ نام کنداں ہے جو بالکل نیا اور مستغنی البیان ہے +

کچھ عرصہ کے لئے بیرونی چیزوں۔ نفس کی لذتوں۔ عقل کی دلیلوں اور دنیا کے غل غپاڑے سے کنارہ کشی کر کے اپنے دل کے نہائیت اندرونی حجرے میں اکیلے داخل ہو جاؤ۔ اور وہاں پر تم خود غرضانہ خواہشوں کی بیجا اور رندانہ مداخلت سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ یہاں بالکل ایک سنسان اور سکوت کا عالم ہوگا اور یہ وہ مقام ہوگا جہاں راحت ہی راحت اور اطمینان ہی اطمینان ہے۔ اور اگر تم کچھ عرصہ تک اس پاک جگہ میں رہ کر غور و خوض کرو اور مراقبہ میں بیٹھو تو راستی یا معرفت حقیقی کی ہمہ بین آنکھ تمہارے باطن میں کھل جائیگی۔ یا یہ کہو کہ راستی تم پر منکشف ہو جائیگی اور تم تمام چیزوں کو اُن کی اصلی حالت میں دیکھ سکو گے۔ تمہارے اندر یہ متبرک مقام تمہارا اصلی اور ابدی آتما ہے۔ یہ تمہارے اندر ایک نور الٰہی ہے۔ اور جب تم اس کو بخوبی پہچان لو اور اس کے ساتھ یک جان و دل ہو جاؤ۔ اُسی وقت تم "ملبّس اور اپنے حقیقی خیال میں مستغرق" کہلاؤ گے۔ یہ امن کی جگہ۔ بصیرت کا مندر اور حیات جاودانی کا قیام گاہ ہے۔ اس اندرونی قیام گاہ۔ اس وحی یا معراج حقیقت کے طور کو چھوڑ کر اور کہیں اصلی امن اور علم الٰہی میسر نہیں ہو سکتا۔ اور اگر تم وہاں پر ایک منٹ ایک گھنٹہ یا ایک دن بھی رہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سکو تو ممکن ہے کہ تم وہاں ہمیشہ کے لئے رہ سکو گے +
تمہاری تمام گناہیں رنج و مصائب اور تمہارے خوف و پریشانیاں تمہارے اپنے ہی پیدا کئے ہوئے ہیں - خواہ تم ان سے چمٹے رہو - خواہ اُن کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جاؤ - تم خود بخود اپنے آپ کو بے چینی اور تکلیف میں ڈالتے ہو اور تم خود ہی دائمی امن حاصل کر سکتے ہو - کوئی دوسرا شخص تمہاری خاطر گناہ چھوڑ نہیں سکتا - تمہیں خود ہی گناہ کو چھوڑنا ہوگا - بڑے سے بڑا مرشد کامل صرف یہی کر سکتا ہے کہ خود راستی کے طریق پر چلے اور تم کو وہ راستہ دکھائے - لیکن اس پر چلنا تمہارا کام ہے - تم اپنی ہی کوششوں سے روح کی قید کرنے والی اور امن کی غارت کرنے والی چیزوں کو چھوڑ کر آزادی اور امن یا شانتی حاصل کر سکتے ہو +

ایزدی امن اور خوشی کے فرشتے ہمیشہ تمہارے پاس ہی موجود رہتے ہیں - اور اگر تم انہیں نہ دیکھو - ان کی نہ سُنو اور ان کے ساتھ نہ رہو تو اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ تم اپنے آپ کو اُن سے علیحدہ کر لیتے ہو - اور بدی کے فرشتے جو تمہارے اندر موجود ہیں اُن کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہو - جو کچھ تم خود ہونا چاہتے ہو اور جو کچھ تم خود بننے کا پکا ارادہ کرتے ہو - وہی ہو - مثلاً اگر تم اپنے آپ کو پاک اور متبرک بنانا شروع کرو - تو تم شانتی حاصل کر سکتے ہو - یا اگر تم خود پاک بننے سے انکار کرو - تو تم مصیبت میں مبتلا رہ سکتے ہو +

پس ایک طرف چلو - اس دنیا کے خرخشوں اور تکلیفات سے باہر نکل آؤ - خودی کی جھلسانے والی لُوؤں سے بچو اور اندرونی سرد خانہ میں داخل ہو جاؤ جہاں کہ امن اور شانتی کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں تمہاری طبیعت کو تر و تازہ کرینگی اور فرحت بخشینگی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گناہ اور رنج کے طوفانوں سے باہر نکل آؤ۔ جبکہ سلامتی کی بندرگاہ پاس ہے۔ تو پھر کیوں مصیبت کے تلاطم میں پڑے ہوئے ہو +

تمام خود پرستی کو چھوڑ دو۔ خودی کو ترک کر دو۔ پھر دیکھو کہ امن الٰہی یا پاک شانتی تمہیں میں ہے +

اپنی حیوانی خواہشوں کو زیر کرو۔ ہر ایک خود غرضی کی امنگ اور نا اتفاقی کے خیال کو دبا دو۔ اپنی خود غرض سرشت کے ناکارہ مس کو ریاضت کی اکسیر سے خالص کندن بنا لو۔ پھر تمہیں پرم شانتی کی زندگی نصیب ہوگی۔ اے ناظرین! اس طرح زیر کرنے۔ دبا دینے اور کندن بنانے سے تم اسی جنم میں سنسار کے گھور سمندر سے تر جاؤ گے اور اُس کنارے پر پہنچ جاؤ گے۔ جہاں رنج کے طوفان کبھی نہیں آتے۔ اور جہاں گناہ۔ مصیبت اور شک و شبہ کی تاریکی نہیں آسکتی۔ اس کنارے پر پاکی۔ ترحّم۔ بصیرت۔ تحمّل اور پرم آنند کی حالت میں کھڑے ہوکر تم اس بات کو بخوبی سمجھو گے کہ "روح نہ کبھی پیدا ہوئی اور نہ کبھی نیست ہوگی۔ نہ کبھی روح ناپید تھی۔ اور نہ اس کا انجام ہے نہ آغاز۔ روح ہمیشہ کے لئے پیدائش۔ موت اور تبدیلی سے بری ہے۔ موت نے روح کو کبھی چھوا تک نہیں۔ گو وہ خول جس میں روح رہتی ہے۔ مردہ سا نظر آتا ہے" +

اس وقت تمہیں گناہ۔ رنج اور تکلیف کے معنے سمجھ میں آجائینگے اور تم جان لوگے کہ ان سب کا انجام بصیرت ہے اور تمہیں اس زندگی کا باعث اور نتیجہ بھی معلوم ہو جائیگا

اور یہ معلوم کرنے اور سمجھنے کے بعد تم آرامگاہ میں داخل ہو جاؤ گے۔ کیونکہ یہ عالم جاودانی کی راحت ہے۔ یہ غیر متغیّر خوشی ہے۔ یہ لا انتہا علم ہے۔ اور پاک بصیرت اور لا زوال محبت ہے۔ یہی پرم شانتی کا حاصل کرنا ہے +

مفید عام پریس لاہور میں باہتمام لالہ موتی رام مینجر چھپی ۱۹۲۶ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نئی کتاب

"وصال باری"

جس کو لالہ منشی لعل صاحب ایم - اے نے مسٹر رالف والڈو ٹرائنی صاحب کی انگریزی کتاب اِن ٹیون وِد دی اِنفنٹ سے اردو میں ترجمہ کیا ہے - چھپ کر طیار ہے - جو شایقین کے لئے نہایت مفید ہوگی +

قیمت صرف دس آنے (۱۰)

المشتہران

رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز - لاہور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

पुस्तकालय
गुरुकुल काँगड़ी

Stored in Database
Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar